تذکرۃ الخلفاء

کیفیت مضمون کتاب تذکرۃ الخلفاء

صفحہ	

کیفیت مضمون کتاب تذکرۃ الخلفاء	صفحہ
ذکر جانے مثنی ابن حارث کا مدینہ منورہ میں اور مقرر ہونے ابو عبید ثقفی کا واسطے اہل کفر کے	۱۵۷
ذکر واقعہ جسر و شہادت حضرت ابو عبیدہ ثقفی کا	۱۶۰
ذکر بھیجنے یزدجرد بن شہریار کا رستم کو واسطے جنگ مسلمانوں کی اور جانا حضرت سعد بن وقاص کا قادسیہ طرف	۱۶۵
ذکر جنگ قادسیہ و قتل رستم بن فرخ زاد او رافرار ہونے سپاہ گبران عجم کا	۱۷۱
ذکر تشریف لیجانے حضرت سعد بن ابی وقاص کا مدائن کے جانب اور جہیں لینے فوز نے	۱۸۰
ذکر جنگ جلولا او رغالب ہونے عرب کا عجم پر بحکم ایزد تعالیٰ	۱۸۴
ذکر جنگ نہاوند اور غلبہ مسلمانان عرب و مغلوب ہونے گبران عجم بحکم خداوند تعالےٰ	۱۸۶
ذکر شہادت سرور اصحاب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا	۱۹۹
اسماء عمال امیر المومنین حضرت عمر رضؓ وقت وفات	۲۰۴
اسماء ازواج حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	۲۰۵
اسماء اولاد امجاد حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب کا	۲۱۱
تفصیل اس اجمال کی یہ ہے	"
ذکر خلافت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا	"
ذکر توجہ فرمانے حضرت عثمان رضؓ ابی العاص و حضرت عبد اللہ عامر رضؓ واسطے جنگ یزدجرد شہریار اور بھاگنے	۲۱۶
کا طرف خراسان کے اور اوس کے مارے جانیکا	"
ذکر تسخیر خراسان اور تسلط مسلمانوں کا کفار اشرار پر	۲۱۸
ذکر شہادت امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذی النورین کا	۲۲۱
ذکر عاملان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا	۲۲۸
ذکر ازواج و اولاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا	"

صفحہ	کیفیت مضمون کتاب تذکرۃ الخلفاء

صفحہ	کیفیت مضمون کتاب افتخار الہدیٰ بجواب فتسرا اصحاب معیار الہدیٰ

پچاس روپیہ انعام

رسالہ بدر الدجیٰ (معروف بتکملہ) اظہار الہدےٰ (مولفہ مولوی جہانگیر خاں لکھنؤ آبادی سنی الحنفی) کے جواب دینے والے کو۔

یہہ کتاب (بدر الدجیٰ) غریب سنیون کے لئے اپنے بہائی شیعونکے مضبوط حملے روکنے کو ایک زبردست سپر ہے جسنے آفتاب نصف النہار کیطرح صاف روشن کردیا ہے شیعہ و شنام بزنیست کہ طاعت باشد و مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم۔ اودہر تو خلفائے ثلٰثہ کا زمانہ جاتا رہا اور ادہر بنی فاطمہ کا سایہ ہمارے سر سے اوٹہ گیا اگر دونون فریق اب ہوتے تو ضرور ہم خلافت جناب علی السلام کو دلا دیتے پہر چاہے حضرت علی شیر خدا اور یداللہ ہو کر ہمسے لڑا ہی کیون نکرتے ہم ایک نہ مانتے۔ وہ تو عالم ماکان و ما یکون ہو کر ان دونون کو لڑا گئے فیصلہ ہمین کرنا پڑا ہے اس لئے تکلیف کی جاتی ہے کہ جو سنی بہائی اس مار کے پیچھے کی توبہ سے اپنا پیچھا چہوڑانا چاہین وہ اس کتاب کو ضرور خریدین۔ تمام دفتر پارینہ کا لب لباب ہے بڑی بڑی کتابون کا انتخاب ہے۔ خلاصہ مین مطول کا مزا ہے جیساکہ فہرست مضامین سے ظاہر ہے جو حسب ذیل ہے۔ یہ کتاب تین حصون پر منقسم ہے۔ **حصہ اول** دیباچہ۔ ذکر اصحاب باصفا۔ ذکر صحت قرآن۔ ذکر خلافت ذکر امامت۔ ذکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ باغ فدک کا جہگڑا۔ قصۂ موسیٰ ؑ ذکر خلیفہ دوم۔ ذکر ابو شحمہ حضرت شہر بانو کا حال۔ شادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا ذکر خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ ذکر خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ۔ ذکر خلیفہ پنجم امام دوم رضی اللہ عنہ۔ قصہ بیعت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ ذکر امام سوم رضی اللہ عنہ معرکہ کربلا آداب عشرۂ محرم۔ ذکر امام چہارم۔ ذکر امام پنجم رحمۃ اللہ۔ ذکر امام ششم رضی اللہ عنہ ذکر امام ہشتم رضی اللہ عنہ۔ ذکر امام نہم رضی اللہ عنہ۔ ذکر امام دہم رضی اللہ عنہ ذکر امام یازدہم رضی اللہ عنہ ذکر امام دوازدہم رضی اللہ عنہ۔ ذکر عبد اللہ بن سبا۔ ذکر اہل شیعہ کے فرقونکا۔ ذکر مسائل شیعیان۔ مناظرہ شیعی و سنی۔ ذکر عقائد شیعیان۔ ذکر مطعونات شیعیان۔ ذکر تعصبات شیعونکا سوالات اہل سنت **حصہ دوم**۔ تردید کل انوار الہدےٰ شیخ احمد دیوبندی شیعی جدید کا۔ حکم پیروی خلفاء راشدین۔ اسناد علماے دیوبند۔ **حصہ سوم** موسوم بہ افتخار الہدےٰ جواب افترا صاحب معیار الہدےٰ جواب پہلے افترا کا۔ جواب دوسرے افترا کا۔ فہرست سے ناظرین سمجہینگے کہ یہ مستقل کتاب ہے اگرچہ یہ خیال بہی انکا صحیح ہوگا مگر اتنا اور بہی سن لین کہ حضرت شیخ احمد دیوبندی نئے شیعہ کی انوار الہدےٰ اور شمس الضحیٰ کا دندان شکن جواب ہے۔ اور طرفہ تر یہ ہے کہ لطیف یہ ہے مصنف نے اپنا ایک لفظ نہین لکہا تمام جواب کتب معتبرۂ شیعان پاک سے دیا ہے اس کتاب نے علاوہ ہندوستان کے عرب و افغانستان مین بہی شہرت پائی چنانچہ وزیر اعظم کابل و نیز دیگر رؤسا کے سارٹیفکٹ موجود ہین جسکا جی چاہے دیکہ لے یا نقل منگالے۔ بوجہ عدم گنجائش کے نقل سارٹیفکٹ نہین کیگئی۔ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹہ آنے

ہوئے مخلوط جب یہ چار عنصر
بنا تب قالب دین پیمبر
تذکرۃ الخلفا
معروف بہ
اخبار المہدی
جو چاروں رکن سے ہو ایک کمتر
تو ایوان نبی موزوں ہو کیونکر
مطبوع مطبع
واقع آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سوائے زنہار مشکل کشائی کی کسیکو طاقت نہین ہے
و نعت خواجۂ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلا شرکت غیرے مین مطلق کسیکو شراکت نہین ہے
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ اجمعین - دیکھو شیعو صرف دو فقرے حمدیہ و نعتیہ کا ہی
جواب نہ مولوی شیخ احمد صاحب نے دیا اور نہ حکیم افتخار علی جیو نے پھر اظہار الہدیٰ کے جواب
لکھنے کو بہت بڑی لیاقت چاہیئے **اما بعد** اصغر العباد زمان محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی خدمت
مین اہل ایمان کے مکرر عرض کرتا ہے کہ حضرات شیعہ صرف فضائل اصحابؓ باصفا ہی کا انکار
نہین کرتے بلکہ کمال کتاب اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین نعوذ باللہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ ع برین عقل و دانش بباید گریست * ہمارے اس دعوے پر حکیم افتخار علی جیو فیروزہ آبادی
نے مجبور ہوکر تین اعتراض پیش کیے - اول یہ کہ اہل سنت متمسک قرآن و عترت کے نہین دوم یہ
اہل سنت کے نزدیک یہ قرآن قابل اعتبار نہین اسلیے کہ اصلی قرآن جلا دیے گئے اہانت ہوئی سوم
یہ کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کیا تہا اس سبب سے اپنے جمع کیے ہوئے قرآن کے رواج دینے مین
کوشش نہین کی - ہرچند کہ ایسے پوچ و بیجا اعتراض لائق جواب نہین ع آنست جوابش کہ جوابش
ندہی * شاید ابن سبا کے چیلے اپنے جی مین خیال کرین کہ اہل سنت سے اعتراض رفع نہو سکے
اسلیے معترض کے ہر ایک اعتراض کو جواب دیے جاتے ہین چنانچہ جواب پہلے اعتراض کا
یہ ہے - حدیث قال رسول اللہ صلعم یایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و

عترتی ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے آدمیو تحقیق مین تمہارے درمیان مین دو چیزین جلیل القدر چھوڑے جاتا ہون ایک قرآن ہے دوسری میری عترت اگر تم ان دونون سے متمسک رہوگے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہوگے میرے بعد- اس حدیث صحیح متفق علیہ سے یہ بات ثابت ہوتی کہ حضرت پیغمبر خدا نے مقدمات دینی و احکام شرعی مین جمیع مدعیان اہل اسلام کو حوالہ کتاب اللہ اور اپنی عترت کے فرمایا پس جو کوئی بدنصیب ان دونون جلیل القدر رفیع الشان چیزون کا مخالف ہوگا وہ مارقین بالیقین دشمن خدا و رسول سمجھا جاویگا اب یہ امر تحقیق طلب ہے کہ فریقین یعنی سنی و شیعی مین کونسا فرقہ ناجیہ متمسک کتاب اللہ و عترت رسول اللہ کا ہے اور کون ان دونون حق الیقین حبل متین کو دین و ایمان سمجھتا ہے پس تمسک قرآن اہل سنت از روئے عقل و نقل مستغنی از بیان ہے اسلیے کہ کوئی اہل سنت نہین ہے جسکا مدار کار دینی اور شرعی اسی قرآن موجودہ سے نہو بلکہ جملہ علماء اہل سنت کا اسی کلام الٰہی پر اتفاق ہے کہ یہی قرآن پاک صحیح ہے اس موقع پر چند احادیث صحیحہ مستند کتب اہل سنت سے قلمبند کیے جاتے ہین و ہو ہذا حدیث روایت ہے حضرت عثمانؓ بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ افضل تمہارا وہ شخص ہے کہ سیکھا اوسنے قرآن شریف اور سکھایا لوگونکو روایت کیا اسکو بخاری- مسلم- ابوداؤد- ترمذی- نسائی- ابن ماجہ نے حدیث ہے حضرت موسیٰؓ اشعری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مثال اوس شخص کی جو پڑہتا ہے قرآن شریف مثل ترنج کے ہے کہ اوسکی بو بہی خوب ہے اور مزا بہی خوب ہے اور مثال اوس مومن کی جو نہین پڑہتا ہے قرآن شریف یعنی غفلت کی وجہ سے تمر کی سی ہے یعنی سوکہی کہجور کیسی کہ اوسمین بو تو نہین ہے مگر مزا میٹہا ہے اور مثال منافق قرآن شریف پڑہنے والے کی نیاز بو کی سی ہے یعنی بوے خوش ہے اوسمین مگر مزا تلخ ہے اور مثال منافق قرآن شریف نہ پڑہنے والیکی جیسے اندراین کا پہل کہ بوئے خوش بہی اسمین نہین اور مزا بہی تلخ ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری مسلم- نسائی ابن ماجہ چارون نے حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ ماہر

قرآن شریف کا ہوتا ہے ساتھہ فرشتون عالیشان کے یعنی جو عالم ہے قرآن شریف کا اور معانی اور
شان نزول اوسکے سے واقف ہے اور اوسکو مزا حاصل ہوتا ہے تلاوت سے تو اوسکے ساتھہ
فرشتے عالیشان رہتے ہین دنیا اور دین مین اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ پڑہتا ہے
قرآن شریف اور بسبب کند ذہن ہونیکے مشکل ہوگیا اوسکو قرآن شریف کا پڑہنا تو اوسکو دو اجر
ہین روایت کیا اس حدیث کو بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ چہہ کے چہہ اصحاب
صحاح ستہ نے۔ غرضکہ مثل انکے بکثرت حدیثین جنسے فضیلت اسی قرآن شریف کی تلاوت کرنیکی
ثابت ہوتی ہے نہ قرآن دیگر کی باقی بحث قرآن جمع کرنیکی تو اوسکا جواب یہ ہے کہ جب حضرت رسول خدا
پر آیت آیت کی پوری سورۃ نازل ہوجاتی ہتی تب آپ اوسکو اپنے اصحابؓ پر پڑہ دیتے تہے اور وہ
اوسکو ضبط کر لیتے تہے حدیث روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تہے رسول خدا نہین پہچانتے
فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورت سے یہانتک کہ نازل ہوتی اونپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نقل کی
ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلالت ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کیلیئے
درمیان دو سورتونکے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ح اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرتؐ نے
اپنے ہی حین حیات مین اپنے اصحابؓ باصفا کو ہر سورتین سنا دی تہین اور اونمین سے اکثر اوسکو
حافظ بہی تہے چنانچہ دوسری حدیث سے ثابت ہے حدیث روایت ہے زیدؓ بن ثابت سے کہ کہا
بہیجا میری طرف کسیکو ابو بکرؓ نے بیچ دنون قتل یمامہ کے پس گیا مین اونکے پاس ناگہان عمرؓ بن
الخطاب بیٹہے ہوئے تہے نزدیک ابو بکرؓ کے کہا ابو بکرؓ نے کہ تحقیق عمرؓ آئے میرے پاس اور کہا
شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے ساتھہ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت سے
قاری مارے گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سے ہوگا مارا جانا قاریونکا کتنی ہی جگہونمین
پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہ کہ حکم کرو ساتھہ جمع کرنے قرآن کے
کہا مین نے یعنی ابو بکرؓ نے واسطے حضرت عمرؓ کے کسطرح کروگے تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عمرؓ نے یہ قسم خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے عمرؓ گفتگو کرتے مجہسے یہانتک

کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی جمع کرنے قرآن کے اور دیکہی مین نے مصلحت اسمین جو کہ دیکہی عمر رضؓ نے کہا زید رضؓ نے کہ کہا مجکو ابوبکر رضؓ نے تحقیق تو مرد جوان ہے سمجہہ والا نہین متہم جانتے تجکو یعنی جو کہ نقل کری اوسمین تہمت جہوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتے بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق تہا تو لکہتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلعم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہی اللہ کی اگر تکلیف دیتے مجکو نقل کرنے پہاڑ کے پہاڑون مین سے نہوتا بہت بہاری مجہپر اوس چیز سے کہ حکم کیا مجکو ساتہہ اوسکے جمع کرنے قرآن سے یعنی اسلیے کہ اسمین محنت بدنکی ہی ہے اور روح کی بہی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کہا زید رضؓ نے کہا مین نے کسطرح کروگے تم ایک چیز کہ نہین کی وہ رسول اللہ صلعم نے کہا حضرت صدیق رضؓ نے وہ قسم ہے خدا کی بہتر ہے پس ہمیشہ رہے ابوبکر رضؓ گفتگو کرتے مجہسے یہانتک کہ کہولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کہولا واسطے اوسکے سینہ ابوبکر رضؓ کا اور عمر رضؓ کا پس ڈہونڈا مین نے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تہا اوسکو شاخون کہجور کی سے اور سفید پتہرونسے اور لوگونکے یعنے حافظونکے سینونسے یہانتک کہ پایا مین نے آخر سورۂ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری رضؓ کے نہ پایا مین نے اوسکو ساتہہ کسیکے سواے اونکے وہ آخر سورۃ کا یہ ہے۔ لَقَدْ جَاۤءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر سورۂ برات تک پس تہے صحیفے لکہے ہوئے نزدیک ابوبکر رضؓ کے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پہر نزدیک حضرت عمر رضؓ کے اونکی زندگی مین پہر نزدیک حضرت حفصہ رضؓ بیٹے حضرت عمر رضؓ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکر رضؓ نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید رضؓ کو ساتہہ لشکر کے وہان بہیجا اور وہان کے لوگونسے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بہی اوسمین مارا گیا اور بہت قاری اودہر کے مارے گئے بعضون نے کہا ساتہہ سو اور بعضون نے کہا بارہ سو پس وہانکی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر رضؓ نے زید رضؓ بن ثابت کو بلایا جیسا کہ حدیث مین مذکور ہوا اور تہا تو لکہتا وحی یعنی اکثر لکہتا تہا اسلیئے کہ لکہنے والے حضرتؐ کے چوبیس تہے کہ اونمین خلفاء اربعہ رضؓ بہی تہے پس معنی یہ ہین کہ تم اس کے جمع کرنے اور لکہنے مین امانت دار ہوا اور قرآن آنحضرت صلعم کے وقت مین لکہا ہوا سب تہا لیکن

ایک مصحف مین نتہا بلکہ پتہر کے ٹکڑون وغیرہ پر تہا پس جب آنحضرت صلعم کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ
نے ساتہہ مشورۂ حضرت عمر رضہ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اوراق متفرق کہ اونمین قرآن لکہا
ہوا تہا اونکو جمع کردیا اور جاننا چاہئے کہ ترتیب سورتونکی حضرت کے زمانہ مین نہتی بعد حضرتؐ کے ہوئی صحابہ رضہ کرام کے
اجتہاد وارشاد سے مگر ترتیب آیتونکی حضرت ہی کے زمانہ مین ہوگئی تہی کیونکہ جب حضرت جبرئیلؑ ایک آیہ کریمہ بر حسب وقائع لاتے تہے تو کہتے کہ
اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیت کے رکہو اور لوح محفوظ مین بہی اسی ترتیب سے لکہا ہے اور
وہانسے آسمان دنیا پر پہونچا اور وہانسے حضرت جبرئیلؑ بحسب وقائع کے سورتین اور آیتین
لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہے اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایک بار
تمام قرآن حضرتؐ سے اسی ترتیب سے دور کرتے اور جس سال مین حضرتؐ کا انتقال ہوا تو دوبار
دور کیا اور نہ پایا مین نے اوسکو الخ حضرتؐ کے زمانہ مین یاد کیا تہا تمام کلام اللہ بعضے صحابیون رضہ نے
مانند ابی رضہ بن کعب اور معاذ رضہ بن جبل اور زید رضہ بن ثابت اور ابی درداء رضہ وغیرہم کے پس
مراد نہ پانیسے ساتہہ کسی کے یہ ہے کہ لکہا ہوا کسی پاس نہ پایا سوائے اونکے اور تہے صحیفے الخ
یعنی جب جمع کیا قرآن زید رضہ بن ثابت نے ساتہہ اتفاق صحابہ رضہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے
یعنی جزونکے لکہا گیا ہنوز اتفاق ایک صحیفہ مین جمع کرنے کا نہ ہوا تہا پس وہ صحیفے
حضرت ابوبکر رضہ کے پاس رہتے تہے تا دم زیست پہر حضرت عمر رضہ کے پاس رہے اونکی زندگی بہر
پہر اونکے بیٹی پاس رہے کہ حضرت حفصہ رضہ نام تہا اونکا پہر حضرت عثمان رضہ نے جمع کیا اونکو ایک
مصحف مین اور لکہوا کر کے مصحف شہرون اسلام مین بہیجے جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے ع
اب سنئے حضرات اہل تشیع کا عقائد پر مکائد نسبت قرآن پاک کے جیسا کہ اونہون نے کلام حق کو تحریف
و تبدیل کر کے اسلام مین تفرقہ ڈالا ہے برخلاف سیاق و سباق بلکہ اونکی ایسی حرکتون بیہودہ
اور بیباکانہ شرارتون پر اطفال دبستان بہی مضحکہ اوڑاتے ہین ہرچند کہ تمام تفاسیر اس فرقہ
ناریہ کے اسی قبیل سے ہین مگر ہم بنظر اختصار چند نمونے ہدیۂ ناظرین کرتے ہین (۱) اِہْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے معنی حب علی رضہ کے لیتے ہین (۲) الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے مراد حضرت علیؓ

اوراونکی اولاد رضہ بتاتے ہین حالانکہ ربط کلام سے ہردو خیال خام ہین (۳) جہان کہین کلمۂ رَبّ یا رَبّکَ آیا ہے وہان حضرت علی رضہ سے مراد لیتے ہین چنانچہ اَنَّھُمْ مُلَاقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس آیت سے حضرت علی رضہ کو مالک روزجزا کا قرار دیتے ہین نعوذ باللہ من ذالک (۴) وَکَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَھِیْرًا اسکا مطلب یہ بیان کرتے ہین کہ خلفا ثلثہ رضہ نے معاذ اللہ اپنے رب سے زبردستی خلافت جناب امیر رضہ کی چہین لی حالانکہ یہان مطلب کافر سے مطلق عابد صنم ہے بدلیل آیۂ ماسبق وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَالَایَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَکَانَ الْکَافِرُ عَلٰی رَبِّہٖ ظَھِیْرًا (۵) کہتے ہین کہ سلطان کا لفظ جو اس آیت وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطَانًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا بِاٰیٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَکُمَا الْغَالِبُوْنَ مین واقع ہوا ہے وہ خاص صورت حضرت علی رضہ کی ہے کہ جب فرعون قصد کرتا تہا کہ حضرت موسیٰ وحضرت ہارون علیہما السلام کو ایذا پہونچائی ہردو صفا حسب فوٹوگراف تو ہم سے او سیدم تصویر جناب امیر رضہ کی کہینچکر دکہا دیتے تہے پس وہ سہم جاتا تہا حالانکہ آیۂ موصوفہ مین لفظ سلطان بصیغہ جمع آیات کے ساتہہ آیا ہے جسکا اقل درجہ دو آئت بالخصوص عصا، وید بیضاء ہے کیونکہ خدا تعالی نے اکثر حضرت موسیٰؑ کے قصہ مین ان دونون نشانیونکا ذکر کیا ہے پس صورت جناب امیر رضہ کی واحد ہے کیونکر معنی تثنیہ وجمع دیسکتی ہے قطع نظر جناب امیر رضہ کے صورت مجازی یعنے تصویر عکسی دیکہکر فرعون سخت تر خائف ہوتا تہا تعجب کہ اتنا بڑا ڈیل ڈول حقیقی دیکہکر حضرت شیخین رضہ نرم دل نہین ہوتے تہے یہان قضیۂ منعکسہ ہے (۶) کہتے ہین کہ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ مراد حضرت علی رضہ سے ہے حالانکہ کہان خالق کہان مخلوق (۷) کہتے ہین کہ لَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِہٖ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ غرض شیعان علی رضہ سے ہی یعنی شیعان علی رضہ کیسے ہی کیون نہ گناہ صغیرہ وکبیرہ کرین حتّٰی کہ محرمات کو کبہی استعمال مین لاوین صرف بسبب محبت علی رضہ کے وہ جملہ سئیات حسنات سے مبدل ہوجاتے ہین بلکہ عبادت بنجاتے ہین کچہہ بازپرس قیامت مین شیعونسے نہوگی اسکی تفسیر ابن بابویہ وابن طاؤس وغیرہمانے بہی یہی کی ہے مگر ناواقف یہ نہ سمجہے کہ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ اسم نکرہ ہے جو دلالت عام پر کرتا ہے بخلاف

لفظ شیعہ کے جسکی تخصیص اسم علی رضہ کے ساتھہ کہ معرفہ لگی ہوئی ہے (۸) کہتے ہین کہ قرآن پاک مین
جہان کہین صبر کا مذکور ہوا ہے مثل وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا ۔
وَإِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اوس سے مراد صبر شیعہ ہے حالانکہ
درصورت تقیہ صبر کے کوئی حاجت نہین کیونکہ اس پردہ مین اکثر شیعہ سُنیون کے مَنجن نوشجان فرماتے
ہین (۹) ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا کو کہتے ہین کہ مراد حضرت علی رضہ
وغیرہ دیگر آئمہ رضہ سے ہے مگر ظالم یہ نہین سمجھتے ہین کہ معنی بقیہ آیہ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ کے کیونکر
درست ہونگے (۱۰) وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا مراد حضرت علی رضہ کی ولایت
سے لیتے ہین کہ جمیع پیغمبر اوسی پر مبعوث ہوئے ہین (۱۱) لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ مراد ولایت
علی رضہ سے لیتے ہین کہ ہر ایک آدمی سے آپکی ولایت کا سوال ہوگا قیامت کے دن اگرچہ مثل اسکے
ہزارون آیات بینات کی لفظاً و معناً تحریف و تبدیل جملہ تفاسیر شیعون مین واقع ہے اور اسکا کوئی
شیعہ انکار نہین کرسکتا ہے مگر ہمنے جو کچھہ کہ لکھا ہے وہ شیعونکی اصح الکتاب کافی کلینی سے لکھا
ہے بعض آیتونکا مذکور تنزیۃ الانبیا والائمہ شریف مرتضےٰ مین بہی ہے جس شیعہ کا جی چاہے غیرت
کی عینک آنکھہ پر لگا کر دیکھہ لے ع محو حیرت ہے جہان اے گل تری تقریر سے ۔ کم نہین
منقار بلبل غنچۂ تصویر سے ۔ اور نسبت عترت کے ہمارا اعتقاد جسکے معنی خویشان ونزدیکان و فرزندان
جملہ لغت مین مرقوم ہین یہ ہے کہ ہم بعد خدا و رسول کے اونکو اپنا ممدوح ومخدوم جانتے ہین اور
اون حضرات رضہ مین سے کسی ایک کی بہی شان مین افراط و تفریط نہین کرتے چنانچہ ہمارے دعویکی
شہادت خطب عیدین وجمعہ سے ظاہر ہے دیکہو اونمین بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے مدح خلفا رضہ
راشدین علیٰ قدر مراتب کہ دو صاحب حضرت رسول خدا کے خسر ہین اور دو صاحب داماد بعدہ اونکے
مناقب حضرت امام حسن رضہ و امام حسین رضہ وحضرت فاطمہ زہرا رضہ وحضرت امیر حمزہ رضہ سید الشہدا و
حضرت عباس رضہ و سائرہ عترت کی مرقوم ہے قطع نظر عترت کا تو بہت بڑا رتبہ ہے غلامان عترت کی بہی
بہت کچھہ مدح جملہ کتب صحاح و سیر و تواریخ اہلسنت مین موجود ہین مگر حضرات شیعہ اکثر عترت

رسولؐ خدا کی فضیلت کے منکر ہین بلکہ اون حضرات کی شان مین ترک ادب کلمات بکتے ہین مثل
حضرت عباس رض عم رسول اللہ و حضرت عقیل رض برادر حقیقی حضرت اسد اللہ رض چنانچہ علامہ طبری نے
جناب امیر رض سے اپنی مستند کتاب احتجاج مین یہ روایت کی ہے ذھب من کنت اعتضد بھم علی
دین الله من اھلبیتی وبقیت من الحاضرین قریبة العھد بالجاھلیة عقیل وعباس
ترجمہ یعنی وہ لوگ میری اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین مجکو بہروسہ تہا اب
صرف دو خوار اور ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے باقی رہے ہین وہ عقیل رض و عباس رض ہین سوا اسکے
حضرت عباس رض اور اونکی اولاد امجاد کی نسبت حیات القلوب موئلفہ ملا باقر مجلسی مین بروایت
امام جعفر صادق رض ایسے کلمات واہیات مرقوم ہین جس فواحش کے لکھنے مین ایمان کانپتا ہے
جسکو شک ہو کتاب مذکور مین دیکھ لے مزید برآن حضرت زبیر رض ابن صفیہ رض عمہ رسولؐ اللہ اور اونکی
اولاد رشاد کو بہی بہت برا جانتے ہین اب اُس سے بڑہکر اور بہی ظلم کی بات سنیے کہ شیعہ اکثر اولاد
حضرت فاطمہ زہرا رض بنت رسولؐ خدا کو دشمن جانی سمجھتے ہین بلکہ بموجب اپنے اصول کلینی کے جسکا
ترجمہ یہ ہے کہ جو کوئی دعویٰ امامت کرے اور وہ دوازدہ آئمہ رض سے نہو منہ اوسکا کالا ہوگا قیامت کے
دن اگرچہ سید علوی و اولاد علی رض ابن ابیطالب ہے کیون نہو وہ کافر ہے معاذ اللہ اون بزرگونپر بہی
تبرا کرتے ہین ازانجملہ حضرت زید شہید رض ابن علی رض ابن حسین رض کو جو بڑے متقی و پرہیزگار و سخی و
دیندار تہے اونکو مروانیون نے شہید کیا تہا اور اونکے صاحبزادہ حضرت یحییٰ رض کو کہ سر برآوردہ
روزگار اور ازروے اعمال حسنہ کے بسا نیکوکار تہے دشمن قلبی جانتے ہین ازانجملہ حضرت ابراہیم رض
ابن امام موسیٰ کاظم رض و حضرت جعفر رض ابن امام موسیٰ کاظم رض کو کذاب کہتے ہین حالانکہ حضرت جعفر رض
اولیاء کبار سے ہین چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ نے آنجناب رض سے ہی علم طریقت اخذ کیا
ہے ازانجملہ حضرت جعفر رض بن علی رض کو کہ برادر حضرت امام عسکری رض کے تہے ملقب بہ کذاب کرتے
ہین ازانجملہ حسن رض بن الحسن المثنیٰ رض اور اونکے صاحبزادگان حضرت عبد اللہ و حضرت محمد رض
ملقب بہ نفس زکیہ کو مرتد و کافر ٹہیراتے ہین ازانجملہ حضرت ابراہیم رض بن حضرت عبد اللہ رض و

حضرت زکریا رضہ بن حضرت محمد باقر رضہ و حضرت محمد رضہ بن عبد اللہ رضہ بن الحسن رضہ و محمد رضہ بن القاسم رضہ
بن الحسن رضہ و یحییٰ رضہ ابن عمر رضہ کو کہ پوتون پر وتون حضرت زید شہید رضہ بن الحسین رضہ سے ہین کافر
و مرتد جانتے ہین سوائے ان حضرات کے بہت سی اولاد حسنیہ رضہ و حسینیہ رضہ کو جو قائل امامت و
بزرگی حضرت زید شہید رضہ تھے گمراہ بتاتے ہین چنانچہ سب بزرگونکا مشرح حال کتاب الانساب و
تاریخ السادات شیعون مین مرقوم ہے اور یہ عمل وائی تو بڑا ظاہر ہے کہ کوئی مرثیہ ایسا نہین جو عترت
کی اہانت سے خالی ہو سو منوہے یہی مسلمانی + اچھون کو بھی تو تم برا سمجھے۔

جواب دوسرے اعتراض کا یہ ہے **حدیث** روایت ہے حضرت انس رضہ بن
مالک سے کہ خذیفہ رضہ بیٹی یمان کی آئی حضرت عثمان رضہ کے پاس اور تھے حضرت عثمان رضہ سامان جہاد
درست کرتے اہل شام اور عراق کے لیے واسطے لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کے پس خوف مین
ڈالا خذیفہ رضہ کو لوگون کے اختلاف نے بیچ قرأت کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کی قرأت سنکر انکار
کرتا تھا پس کہا خذیفہ رضہ نے واسطے حضرت عثمان رضہ کے اے امیر المومنین رضہ تدارک کر و اس امت کا
پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس کہلا بھیجا حضرت
عثمان رضہ نے طرف حفصہ رضہ کے یہ کہ بھیجدو طرف ہمارے صحیفے کہ نقل کراوین ہم اونکو مصحفونمین
پھر پہونچا دینگے اونکو طرف تمہارے پس بھیجے صحیفے حفصہ رضہ نے طرف عثمان رضہ کے پس حکم کیا حضرت
عثمان رضہ نے زید رضہ بن ثابت کو یعنی انصار مین سے اور عبد اللہ رضہ بن زبیر اور سعید رضہ بن عاص اور
عبد اللہ رضہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیے سب نے وہ صحیفے مصحفون
مین اور فرمایا حضرت عثمان رضہ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوائے زید رضہ کے
اور اصحاب رضہ جو مذکور ہوئے اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید رضہ بن ثابت کسی جگہہ قرآن
مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اوسکو موافق لغت قریش کے اسلیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے
موافق زبان اونکی کے پس کیا سب نے اسی طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفونمین
بھیجدیے حضرت عثمان رضہ نے صحیفے طرف حفصہ رضہ کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک

اونمین سے کہ نقل کی ہتی اور حکم کیا ساتھہ قرآن کے کہ تہا سواے اون مصحفون کے بیچ ہر صحیفہ کے یا
مصحف کے جلادینے کا کہا ابن شہاب نے خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید رضہ ابن ثابت کی نے یہ کہ سنا
زید رضہ بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مین نے ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اوسوقت کہ نقل کی ہمنے
اور قریشیون نے مصحف مین تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو
پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ رضہ بیٹے
ثابت انصاری کے وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ
پس ملادی ہمنے وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہ بخاری نے
ف کرمانی نے شرح بخاری مین لکہا ہے کہ معنی یغازی کے یغزی ہین ان کان عثمان یجہز اهل
الشام واهل العراق بغزوة هاتين الناحيتين وفتحهما پس صاحب ترجمہ نے ترجمہ
اسی کے موافق کیا ہے اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان
قصبات تبریز سے انتہی۔ اور ملا علی اور حضرت شیخ رحمہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ رضہ
کو لکہا ہے اور قاموس سے ملا علی رح نے لکہا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان تعمیم
بعد تخصیص ہے مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے توراة و انجیل مین یہود و نصاریٰ نے
تغیر و تبدیل اور کمی و زیادتی کی ہے مبادا قرآن مین بہی مسلمان کرین پہلے برپا ہونے اس فتنہ کے
کچہہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ رضہ نے یہ کہا تو حضرت عثمان رضہ نے لوگونکو جمع کیا اور وہ اوس دن بارہ
ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہونچا مجہکو یہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قرأت
میری بہتر ہے قرأت تیری سے اور یہ قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم
کہا حضرت عثمان رضہ نے مناسب جانتا ہون یہ کہ جمع کرون لوگونکو ایک مصحف پر پس نہو اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب
جانی تمنے پس قصد کیا لوگونکی جمع کرنیکا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فارسل الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے
پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش مین پس حضرت عثمان رضہ نے ساتھہ اتفاق
صحابہ رضہ کے بخوف اختلاف لوگونکے اون لغات غیر کا جو اکثرون کی زبانوں پر چڑہ رہے تہے موقوف

کرنیکا حکم محکم فرمایا اور سبہون کو لغت قریش پڑہنے کی تاکید کی یہ ہین معنی اونکے قول کے کہ لکہو اوسکو
لغت قریش مین کہا سخاوی نے کہ پس اختلاف کیا لوگون نے لفظ تابوت مین پس کہا زید رض نے
التابوہ اور کہا اورون نے التابوت پس رجوع کی لوگون نے طرف عثمان رض کے پس کہا اونہون نے
لکہو اسکو ساتہہ ت کے اسلیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہے اور پوچہا لوگون نے حضرت
عثمان رض سے لفظ لَمْ يَتَسَنَّ پس کہا عثمان رض نے کہ لکہو اوسمین ہ اور بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے
ظاہر امراد ہر صحیفے سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ رض کے پاس تہے اور مراد ہر مصحف سے وہ کہ اور
بعضے لوگون نے جمع کیے تہے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رض لکہوانے
مصحف سے تو وہ صحیفے حضرت حفصہ رض کو پہیر دیے اور سوائے اونکے اور اپنے مصحف کے اور
مصحف مشکوکہ اور محکوکہ جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پہر اختلاف کرینگے اور
اختلاف ہے بیچ گنتی اون مصحفو نکے کہ حضرت عثمان رض نے ہر طرف بہیجے کہ کتنے تہے مشہور یہ ہی
کہ پانچ تہے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا مین نے ابو حاتم سجستانی سے کہ سات مصحف تہے ایک
مکہ کو بہیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو
اور ایک مدینہ مین رکہا اور اختلاف کیا ہے عالمون نے بیچ اوراق کہنہ مصحف کے جبکہ باقی
نرہے اوسمین نفع تو آیا اولی دہو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے کہا کہ جلا دینا بہتر ہی اسلیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین
ذلت کی بخلاف دہونیکے کہ روندا جاتا ہے دہوون اوسکا اور کہا بعضون نے کہ دہونا اولی ہی
بشرطیکہ ڈالا جاوے دہوون اوسکا پاک جگہہ مین بلکہ لائق ہے کہ پی جاوے پانی اوس کا
اسلیے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتونکی اور حضرت عثمان رض نے جلایا بنا بر
مصلحت کے تاکہ اختلاف باقی نرہے اور اہل نفاق کے طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو
کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ اوراق مشکوکہ و محکوکہ کا جلانا بے ادبی ہے جبکہ شرع مین یہ آیا نہو اور
اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہ کام کیا ہو تو کیون اوس پر طعن کرین کیونکہ مجتہد بحسب اپنے اجتہاد
مطلق کے مختار ہوتا ہے تنبیہ علما نے لکہا ہے کہ جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایک بار تو روبرو

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین مرتب نہ تہا اور دوسری بار ر و برو حضرت
ابو بکر رض کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگترین لوگونکے بیچ مقدمہ مصحف کے از روے
ثواب کے ابو بکر رض ہین رحمت کرے اللہ ابو بکر رض پر اور وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا
عز و جل کو اور تیسری بار حضرت عثمان رض کیوقت مین جمع ہوا باتفاق جمیع اصحاب کبار و صغار رض کے
پہر لکہا مصحفون مین ساتہہ لغت قریش کے اور جوانب و اطراف مین بہیجدیے یہ بات سنہ ۲۵ھ مین
ہوئی پس فرق درمیان جمع کرنے حضرت ابو بکر رض اور حضرت عثمان رض کے یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر رض نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مین سے کچہہ جاتا رہے اور حضرت عثمان رض نے جمع
اسلیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس حضرت عثمان رض حقیقت مین جمع کرنے والے قرآن کے نہین
ہین بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگونکو لغت قریش پر ۲۶ ج ۳ فی مظاہر حق۔ ہان حکیم جیو دیکہی ہمنے
مشکوٰۃ شریف بلکہ ہمنے مظاہر حق سے ترجمہ بہی نقل کر دیا اس سے تو آپکا کچہہ بہی مقصد پورا نہین
ہو سکتا البتہ آیۂ کریمہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کی تو تصدیق
ہوتی ہے اگر حضرات اصحاب ثلثہ رض جمعیت قرآن کا کامل طور پر بندوبست نکر دیتے تو منافق و کافر
و مرتد و ملحد کے برادر ہمرنگ ضرور ہے اوسمین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف و تبدیل کرڈ اسلئے
بالخصوص رفاض تو جتنی آیات بینات فضیلت صحابۂ کرام رض و خلافت خلفاء عظام رض مین نازل
ہوئی ہین اون سبکو نا معلوم بلکہ معدوم کر دیتے خوب ہوا جو خدا نے گنجے کو ناخون ندیے اب سنئے
فتح الباری کی حدیث جسکو آپ نے الزاماً لکہا ہے کہ حضرت ابن عمر رض نے فرمایا ہے کہ اس قرآن مین
ایک قرآن ہے کہ اوٹہا لیا گیا ہے حدیث ۱۵ کہا انس رض نے کہ حضرت عثمان رض نے چند
نسخے نقل کروا کے اطراف مین روانہ کیے اور عبد اللہ بن عمر و یحییٰ بن سعد اور امام مالک اس کو
جائز جانتے ہین اور حجت پکڑی ہے بعض اہل حجاز نے مناولہ کی صحت مین ساتہہ حدیث نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوسجگہہ سے لکہا امیر سریہ کو یعنی اپنے افسر کو خط اور فرمایا نہ پڑہہ اوسکو تا وقتیکہ مین
فلان فلان مقام پر پہونچون پس جب پہونچے اوس مقام پر پڑہی اونہر کتاب اور خبر دی اونکو حکم

۱۵ یہ حدیث فتح الباری کی پہلی جلد مین ہے ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **شرح** قولہ رتی عبداللہ رض بن عمر رض اسی طرح سے تمام نسخون جامع
مین عمر رض بضم آیا ہے اور مین اوسکو گمان کرتا تہا کہ وہ عمری مدنی ہو اور مین نے اوسکے اثر پر تعلیق
التعلیق مین نقل کیا ہے اور اسی طرح سے جزم کیا ہو کرمانی نے پہر اوسکے قرینۂ تقدیم سے مجکو ظاہر ہوا ذکر
یحیی بن سعید سے کہ وہ غیر عمری سے ہو اسلیے کہ یحیی عمر اور قدر مین اوس سے بڑا ہوا ہے پس تلاش
کیا مین نے پس نہین پایا مین نے اوسکو عبداللہ رض عمر رض بن الخطاب سے بتصریح لیکن پایا مین نے
کتاب الوصیت مین جسکو ابوالقاسم بن مندہ نے تصنیف کیا ہے طریق بخاری سے سند صحیح کیساتھ
طرف ابی عبدالرحمن حبلی کے یہ کہ اوسنے دی عبداللہ کو کتاب اوسمین حدیثین تہین پس کہا کہ دیکہے
اس کتاب کو جو حدیث پہچانتے ہو اوسکو چہوڑ دے اور جو نہین پہچانتے ہو اوسکو محو کر دے پس
ذکر کیا خبر کو اور یہ اصل ہے پیش کرنے مناولہ مین اور عبداللہ رض احتمال ہے کہ ہووے ابن عمر رض
بن الخطاب اسلیے کہ حبلی نے اوس سے حدیث سنی ہے اور احتمال ہے کہ ہووے وہ ابن عمرو رض
والعاص اسلیے کہ حبلی مشہور ہے اوسکے ساتھ روایت کرنے مین اور وہ اثر کہ نقل کیا ہے مین نے
ساتھ اسکے یحیی بن سعید اور مالک سے پس اخراج کیا ہے اوسکو حاکم نے علوم حدیث مین طریق
اسمعیل ابن ابی اویس سے کہا سنا مین نے ماموں اپنے سے کہ مالک بن انس سے کہتا ہے کہا
مجکو یحیی بن سعید انصاری نے جسوقت کہ وہ عزم سفر کر رہے تھے طرف عراق کے کہ سو حدیثین
حدیث ابن شہاب سے میرے لیے چن لو کہ مین اونکو تمسے روایت کرون مالک نے کہا پس لکہا مین نے
حدیثونکو پس بہیجا اونکو طرف یحیی کے اور رامہرمزی نے طریق ابی اویس سے بہی ایسے ہی مالک
نے وجوہ تحمل مین روایت کی ہے - کہا پہر پڑہنا تیرا عالم پر پہر پڑہنا اوسکا تجہپر اور حال یہ کہ وہ تجکو کتاب
دیوے اور کہے کہ روایت کر یہ مجہسے فقط **حدیث** عبداللہ رض بن عمر رض سے روایت ہے کہ
فرمایا مجہسے حضرت رسول خدا نے کہ تو قرآن کو ایک مہینہ مین ختم کیا کر مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
مجکو زیادہ پڑہنے کی طاقت ہے فرمایا تو سات روز مین پڑہا کر اور اسپر زیادہ نہ کر فقط اب بتاییے
حلیم جیو فتح الباری مین کہان ہے وہ روایت جو تم ابن عمر رض سے بیان کرتے ہو فضیلت قرآن پاک کا

مذکور تو انہی دو جلدون مین ہے سوا ونمین یہی دو حدیثین تہین جنکو ہمنے نقل کردیا مگر تمہارا مطلب
کسی حدیث سے برآمد نہین ہوسکتا ہے اسی طرحسے حکیم جیو نے اکثر کتب اہلسنت کے حوالے لکھدیے
ہین تاکہ شیعونکے منہ سے ذلت کی کالونچ دور ہوجاوے سو یہ بات غیر ممکن ہے ہم دعویسے کہتے ہین
کہ ہمارے آئمہ اربعہ رحمہ اللہ تعالی علیہم اجمعین اور اونکے مقلدین مین سے کوئی قائل نہین ہے کہ
قرآن پاک مین کسی قسم کا سقم ہے بلکہ جمہور کے نزدیک اسی کلام الٰہی کا ایک ایک نکتہ تک صحیح ہے باقی
رہی بحث تنزیل کی کہ آیات بینات وقتاً فوقتاً نازل ہوا کرتی تہین اوسی ترتیب سے قرآن کیون نہ
جمع کیا گیا سو یہ عقیدہ عنیدہ اہل رفض کا ہے اہلسنت کے نزدیک احادیث معتبرہ سے ثابت ہے
کہ جب حضرت جبرئیل ؑ وحی لاتے تو رسولخدا ؐ اسے عرض کرجاتے تہے کہ یا نبی اللہ ؐ اس آیت کو فلان
سورت مین فلان آیت کے بعد رکہدینا کیونکہ لوح محفوظ پر اسی طرحسے ہے چنانچہ ہر ایک سورت کو
حضرت رسول ؐ خدا نماز مین پڑہتے تہے اور اوسی طرحسے اپنی آل ؑ واصحاب رضہ و ازواج رضہ کو سکہاتے
تہے پہر ذلک الکتاب لا ریب فیہ مین کیسے نقصان آسکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر منافقون یا کافرون کا
بس چلتا تو جیسے یہود نے توریت کو اور نصاریٰ نے انجیل کو تحریف وتبدیل کیا ہے ویسے ہی یہ بہی
مریض القلب کر گزرتے مگر حافظ حقیقی نے خوب ہی ہوا جو گنجے کو ناخون نہ دیے سہ قبح کے دیکہنے
والے تو بہت ہین دلگیر ٭ اور یہان حسن شناسان سخن تہوڑے ہین ٭ اور تم جو یہ کہتے ہو کہ کتاب
استیعاب مالکی مین لکہا ہوا ہے کہ معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ حضرت عثمان غنی رضہ سے ناخوش
تہین اسلیے کہ سورۂ احزاب مین دوسو آیتین تہین مگر حضرت عثمان رضہ نے تہتر ۷۳ باقی رکہین سو اس کا
جواب باصواب یہ ہے کہ کتاب استیعاب اہلسنت کی نہین ہے بلکہ یہ کتاب تلمیذ صاحب علل الشرائع کی ہے اور
صاحب علل الشرائع کا لقب مشہور مالک ہے اور اسی نے اپنے علل الشرائع مین مسئلہ لفؔ حریر کو بوجہ
احسن ثابت کیا ہے پس اپنی بلا دوسرونکے سر ڈالنا عین سفاہت ہے قطع نظر یہ الزام صریح اتہام تمہارا
بہ نسبت محبوبہ رضہ حضرت حبیب ؐ خدا کے محض براہ قذف ہے ولیکن تکذیب اس افترا کی بچند دلائل
معقول ہوتی ہے **اول** حضرت ام المومنین رضہ خود ہی حافظہ تہین حضرت رسول ؐ خدا سے بموجب

حکم خدا وَاذْكُرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اپنے حجرۂ مقدسہ مین کہ اکثر محل نزدل وحی رب جلیل و ورود حضرت
جبرئیل ؑ تہا سیکہا کرتی تہین سوئے اسکے جامع قرآن لطیف آنحضرتؐ کے والد شریف رضؓ ہی تہے نہ حضرت
عثمان رضؓ ہان اسقدر البتہ صحیح ہے کہ حضرت عثمان رضؓ رافع اختلاف قرأت ہین جیسا کہ حدیث مشکوٰۃ
سے مذکور ہوا پہر حضرت صدیقہ رضؓ کا معاذ اللہ حضرت عثمان رضؓ سے ناخوش ہونا اور کم کردینے آیات کا
گمان کرنا عقلاً و نقلاً محالات سے ہے دوم فضیلت قرآن بلکہ متفرق سورتون مین بطریق وظائف
حضرت صدیقہ رضؓ سے اکثر احادیث کتب صحیحہ اہل سنت مین ناطق ہین اس دلیل معقول سے تمہارا
الزام خالی از افک نہین سوم اگر حضرت صدیقہ رضؓ برحق العیاذ باللہ حضرت عثمان رضؓ سے ناخوش
ہوتین توکیون حضرت عثمان رضؓ کے قاتلان کی پاداش کیواسطے لشکر آراستہ فرماتین اور یہ جو تم
لکہتے ہو کہ اہلسنت کی کتب مین ہے کہ اگر حضرت علی رضؓ کا قرآن جمع کیا ہوا ہوتا تو اوس سے کیفیت
ناسخ و منسوخ کی بخوبی معلوم ہوجاتی اسکا جواب یہ ہے کہ اہلسنت کے یہان بفضل خدا بکثرت رسائل
تحقیقات ناسخ و منسوخ مین موجود ہین بروایات صحیحہ صاحبان اجتہاد جو ناسخ و منسوخ کی دسترس
کامل رکہتے تہے جیسے آئمہ اربعہ اہلسنت پہر بحث ناسخ و منسوخ کی اہلسنت کو کیا ضرورت ہے شاید
اب تم یہ اعتراض کرو کہ جناب امیر رضؓ وحی نویس تہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ منجملہ آنجناب رضؓ کے
اور بہی توجو بلیس صاحب کاتب وحی تہے جب اون سب صاحبون نے کہ اونمین ایک آنجناب رضؓ
بہی ہین متفق ہوکر قرآن پاک جمع کیا پہر تمہارے طنز فضول اور طعن مجہول مبنی برحسد ہے اور یہ جو
تم کہتے ہو کہ الفاظ قرآن پاک کے بدل گئے چنانچہ امضوا کی جگہہ فاسعوا لکہدیا گیا اور تستاذنوا کی جگہہ
تستانسوا بنادیا سو یہ ذکر اون اختلاف کا ہے جو آنحضرتؐ کے بعد مسلمانونمین واقع ہوا کوئی کچہہ کہتا
کوئی کچہہ کہتا اسیلیے کاتبان وحی آسمانی نے اونکو صحیح کرکے لکہدیا تاکہ اختلاف قرأت باقی نرہے یہ الزام
آپکا بیجا ہے اور یہ جو تمنے لکہا ہے کہ حضرت علی رضؓ نے اپنا تنزیل کے مطابق جمع کیا ہوا قرآن جو کسیکو نہ دیا
اوسکے بہت وجوہ کتب اہلسنت مین پائے جاتے ہین بنظر اختصار اونکو ترک کیا گیا واہ حکیم جیو کیا
کہنا آپکی قابلیت کا جب کچہہ جواب نہ بن پڑا تو غاتین باتین شاتین کرکے اختصار پر اوتر آئے اور

اون وجہونمین ایک بہی وجہ نہ لکہی اگر سچے ہوتے تو کچہہ بہی تو لکہتے اسیطرح تفسیر درمنثور و کتاب مستدرک و
صحیح بخاری و موطا کا الزام بہی تمنے محض جہوٹا دیا ہے اونمین مطلق اون اعتراضونکا اثر نہین ہے
چونکہ تمہارے مذہب مین دروغ بولنا درست ہے اسیلیے ایسی ناجائز کارروائیون مین اپنے جی کو
خوش کرتے ہو اور اپنی ہی قوم کو دہوکے دیتے ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مسلم مین ہے کہ سورۂ
واللیل مین سے ماخلق کا لفظ اور تفسیر ثعلبی مین ہے کہ آیۂ ان اللہ اصطفی الخ مین سے آل محمد کا لفظ نکال
ڈالا گیا یہ بہی تمہارا بہتان ہے ہان تفسیر ثعلبی مین البتہ اہل خلاف کے توہم کی تردید کی گئی ہے اوسکو
تم ہمپر حجت لاتے ہو اور یہ جو تم کہتے ہو کہ فتاوی قاضی خان مین پیشاب سے قرآن کا لکہنا جائز ہی
سو اس مسئلہ مین تمہاری سمجہہ کا قصور ہے ع پڑین پتہر سمجہہ پر آپ کی سمجہے تو کیا سمجہے ÷ چونکہ اس
مسئلہ مین تمنے کید عظیم کیا ہے اسیلیے ہم اصل عبارت فتاوی قاضی خان کی نقل کرتے ہین والذی
رعف فلا یرقادمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبہتہ شیئا من القرآن قال ابوبکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب
بالبول قال لو کان فیہ شفاء لا باس بہ قیل لو کتب علی جلد میتۃ قال ان کان فیہ شفاء جاز عن ابی نصر
بن سلام معنی قولہ علیہ السلام ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم انما قال ذلک فی الاشیاء التی لا یکون فیہا شفاء
حاصل اس عبارت کا یہ ہوا کہ اگر کسی کی نکسیر ٹوٹ جاوے اور وہ یقین کرے کہ اوسی خون سے
کچہہ قرآن لکہکر پیشانی پر لگائے تو خون جاری تہم جائیگا کہا ابوبکر اسکاف نے جائز ہے - کہا گیا اگر لکہا
جاوے بول سے کہا اگر اوسمین شفا ہے تو کچہہ مضائقہ نہین ہے کہا گیا اگر لکہا جاوے مردہ کی جلد پہ
کہا اگر ہو اوسمین شفا جائز ہے روایت ہو ابی نصر بن سلام سے یعنی قول حضرت رسول خدا علیہ السلام مین تحقیق اللہ
نے نہین بنائی شفا واسطے تمہارے اوسچیز مین کہ حرام کی تمپر یعنی وہ چیزین کہ جنمین شفا نہین ہو پس قاضی
خان نے بہی اپنے فتاوے مین قول حضرت رسول خدا ان اللہ لم یجعل شفاءکم الخ کو ہر حال مین
ترجیح دی ہے اس صورت مین تمہارا الزام صریح اتہام ہے قطع نظر لفظ قیل خود ہے راوی مجہول کی
رذالت و خساست پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ شتم السلطان مین چونکہ فاعل شتم کا خسیس و کمینہ تہا
لہذا مذکور نہوا علی ہذا القیاس پس قول نامقبول کہ بلفظ قیل فتاوی مین مسطور ہے راوی مجہول کی رذالت

وخساست پر دلالت کرتا ہے لہذا عقلاً و نقلاً بمقابلہ نصّ صریح واقوال مجتہدین اہلسنت کے ایسی مجہول
روایات قطعی متروک و مردود ہین اگر ہمارے اس استدلال پر شیعہ کہین کہ قاضی خان نے کیون
راوی مجہول کے قول فضول کو درج فتاوے کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ روایت مجہول تو خود ہی
اپنی خساست پر بمقابلہ نص صریح دلالت رکھتی ہے بخلاف اصول شیعہ کے کہ کم سے کم چہارم حصہ
کافی کلینی کا مثل ابو بصیر وغیرہ رواۃ کذاب سے بھرا پڑا ہے حالانکہ شیعونکے مجتہدین کو بھی اونکے
کذب کا تہ دل سے اقرار ہے لہذا چند نمونے راویان کذاب حضرات شیعہ کے ہدیہ ناظرین ہوتے ہین
اول ایک بھید کی بات حضرت امام جعفر صادق رضہ نے ابو بصیر سے کہی اور اوسکے اخفا کی سخت تاکید کی
اوسنے آنجناب رضہ کے بھید کو فاش کردیا بلکہ امام صاحب رضہ موصوف کا ایسا گڈا باندھا کہ آنجناب رضہ نے
تنگ ہوکر اوسکے حق مین بددعا بھی کی حالانکہ افشاء راز ائمہ رضہ بروایات متواترہ حضرات شیعہ کفر ہے
رواہ الکلینی فی الکافی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال المذیع لامرنا والجاحد
لہ ایضاً فیہ عن معلی ابن خنیس قال قال ابو عبد اللہ یا معلی اکتم امرنا ولا تذعہ الی
ان قال یا معلی من اذاع امرنا ولم یکتمہ اذلہ اللہ بہ فی الدنیا وینزع النور من بین عینیہ
فی الآخرۃ وجعلہ ظلمۃ یقود الی النار دوم ابو بصیر کے ایک فرزند بھی تھا محمد نام وہ اپنے
باپ سے بھی بڑھکر کذاب تھا ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ✤ حضرت ابو الحسن رضہ نے اسکی طرف ایک
قرآن پھینک دیا اور تاکیداً حکم کیا کہ اسکو ہرگز نہ دیکھنا ظالم نے اوسی دم اوسکو کھولکر دیکھا اور لوگونمین
اپنی طرف سے مشہور کیا کہ سورۂ لم یکن الذی ہین مین نے ستر نام قریش کے معہ اونکی ولدیت کے لکھے ہوئے
دیکھے ہین روی الکلینی عنہ انہ قال دفع الیّ ابو الحسن مصحفاً وقال لا تنظر فیہ ففتحتہ
وقرءت فیہ لم یکن فوجدت فیہ سبعین رجلا من القریش باسمائہم واسماء آبائہم
سوم خود کلینی مین راویونکے عنف و اشتلم کی شکایت مرقوم ہے روی الکلینی عن عدۃ اصحابہ
عن محمد ابن ابی خالد شنبولۃ وغیرہ واکثر اخبارہم التی فیہا العنفۃ من ہذا القبیل اسی طرح بکثرت
روایات کاذبہ راویان کذاب سے کلینی مین بھری ہوئی ہین اور جو اونکے سوا ہے ہین وہ بھی سب

احادیث ہین اگر تمام لکہی جاوین تو دفتر لکہنے کو چاہئے اگرچہ ہم فتاوی قاضی خان کے آخر مضمون
قوله عليه السلام ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرّم عليكم سے ثابت کر چکے ہین کہ حرام چیز مین ہرگز شفا نہین
لہذا اسکی تائید مین اور بہی ہم اپنے مفتیون محققین کے فتاوونکو پیش کرتے ہین چنانچہ اسکی تردید
فتاوی سراجیہ مین باین مضمون کی گئی ہے ولو كتب بالبول ان علم ان فيه شفاء لا بأس به ولكن لم
يفعل یعنی اگر بول مین شفا بہی سمجہی تو بہی ہرگز نہ لکہے اور حاوی القدسی مین ہے واذا سال الدم من انف
انسان ولا ينقطع حتى يخشى عليه الموت وقد علم بالتجربة انه لو كتب فاتحة الكتاب او الاخلاص بذلك
الدم على جبهته فينقطع فلا يرخص فيه وعليه الفتوى ماحصل اسکا یہ ہے کہ اگر کسی کی نکسیر ٹوٹ
جائے اور بند نہو یہانتک کہ مریض کے مرجانیکا خوف بہی ہو اور تجربہ بہی اسپر ہو گیا ہو کہ اگر سورۂ فاتحہ
یا اخلاص لکہکر اوسکی پیشانی پر لگائی جاوے تو بند ہوجاویگا تب بہی اجازت نہ دی جائیگی اوسکو
پس یہی پر فتوی ہے اور نور الانوار مین ہے وعندهما هو منسوخ بقوله عليه الصلوة والسلام استنزهوا
من البول فهو عام لماكول اللحم وغيره فقد نسخ الخاص بهذا العام فبول ماكول لحمه وغيره نجس
حرام ولا يحل شربه للتداوي وغيره عند ابي حنيفة رحمه الله ماحصل اسکا یہ ہے کہ حضرت ابو حنیفہ رح کے
نزدیک استعمال حرام ونجس چیزونکا اگرچہ دواہی کے واسطے کیون نہو قطعی حرام ہے اور موطا
امام محمد مین ہے ولا يجوز ان يكتب شئ من القرآن بالدم او غيره من النجاسات ومن حكم
بجوازه فقد اتى بما يرضى به الشيطان ماحصل اسکا یہ ہے کہ حرام ونجس چیزون سے
قرآن پاک مین سے کچہہ بہی لکہنا قطعی ناجائز ہے اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے وہ بالیقین شیطان کی
رضامندی کا کام کرتا ہے بہرحال مذاہب اربعہ حقہ مین سے کوئی جاہل بہی اس امر کا معتقد نہین ہے
کہ یہ قرآن پاک ناقص ہے یا روے زمین پر اُسکا وجود ہی نہین ہے جیسا کہ فرقہ ہوائیہ واہیہ کا
مدار ملّت اسپر مقرر ومنحصر ہے اب ہم اپنے اس دعوے کی تمہاری ہی معیار الہدی کے جسکو اضرار الہدے
کہنا سزا ہے صفحہ ۱ سطر ۸ سے تصدیق کرتے ہین کہ درحقیقت شیعونکے یہان قرآن مطلق نہین ہے
ایہا الناظرین خدا کیواسطے ذرا نیم حکیم جیو کی اس عبارت پر خسارت کو جو مجتہدین کاملین لکہنؤ کی

بہی نظر سے گذر چکی ہے انصافاً ضرور ہی ملاحظہ فرمایئیے اور ہماری مظلومیت کی داد دیجئے وہو ہذا اور
اسپر بہی اکثر کتب معتبرہ (یعنی حضرات شیعہ کے روضہ کافی کلینی وغیرہ) سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت
امیر رضہ واسطے اتمام حجۃ کے اپنے ترتیب دیے ہوئے قرآن کو لیکے مجمع صحابہ رضہ مین تشریف
لائے اور فرمایا کہ یہ قرآن موافق اوسکے ہے جیساکہ نازل ہوا تہا اسکو تم لیلو حضرت عمر رضہ نے
کہا کہ ہمکو اسکی کوئی حاجت نہین پس حضرت رضہ نے فرمایا کہ تم پہر اسکو کبہی نہ دیکہو گے اور یہ فرماکر
معہ اوس قرآن شریف کے حضرت رضہ واپس آئے اب اگر قصور ہے تو خلیفہ ثانی رضہ یا اور لوگونکا ہے
حضرت امیر رضہ پر جتنا واجب تہا اوسکو ادا فرماچکے اور علاوہ اسکے حضرت عثمان رضہ نے اپنی ترتیب
دلوائے ہوئے قرآن کے رائج ہونیکے سبب سے بعضے جامعان قرآن یعنی ابن مسعود رضہ وغیرہ کو نہایت
درجہ کی تکلیف پہونچائی اور اونکے ترتیب دیے ہوئے قرآن کو آگ سے جلوانے مین کچہہ خوف و
خطر نہ کیا اور خبر حرف واحد سبعہ احرف قرآت قرآنی کو نیست ونابود کردیا اور اگر اس صورت مین حضرت
عثمان رضہ کو جناب امیر رضہ کی ترتیب بہی ہاتہہ لگ جاتی اور اوسکو وہ زیادہ رائج پاتے تو کاہیکو اوسکو
باقی چہوڑتے جیساکہ وہ اب صاحب الامر علیہ السلام کے پاس ہنوز موجود ہے
اور حضرت امیر رضہ نے اپنے اوس قرآن جمع کیے ہوئے کو اپنے عہد خلافت مین بسبب انتظام
صحیح نہونے خلافت کے رائج نہ کیا اور حضرت امیر رضہ ہمیشہ منتظر اسی بات کے رہتے تہے کہ تمام لوگ
ہماری طرف متفق ہوجاوین تو ہم اپنے جمع کیے ہوئے قرآن کو رواج دین لیکن جناب امیر رضہ
جس روز سے کہ برسر حکومت ہوئے اوسی روز سے لوگون نے بغض وحسد کی سبب سے شر و فساد برپا
کیے پہر چند سطر بعد اس عبارت کے لکہا ہے اب فرمایئیے کہ وہ کونسا زمانہ سلطنت حضرت امیر رضہ کا تہا
کہ جس زمانہ مین فرصت سے بیٹہہ کر اپنے قرآن جمع کیے ہوئے کا رواج قائم کرتے اور دیگر آئمہ
ہدیٰ علیہم السلام کے تو زمانہ مصیبت کو جناب خانصاحب آپ بہی جانتے ہونگے الخ ماحصل اس
جملہ ہذیان کا سوائے اسکے نہین کہ جناب اسد اللہ الغالب رضہ مظہر العجائب والغرائب نے جنہون نے
پرنالہ حضرت عباس رضہ کے جہگڑے مین حضرت جبرئیل ع کے چار پر ذوالفقار سے کاٹ ڈالے اور

ایک دم مین قوم عاد کو برباد کر دیا باین ہمہ قدرت کافی حضرت عمر رض کی ہیبت فاروقی سے اصل
ہدایت کو کہ مدار اسلام کا اوسپر منحصر و مقرر تہا گم کر دیا اور تمام خلائق کا بار معصیت اپنے سر پر لیا نہ
کوئی امام با ایمان رہا اور نہ کوئی مجتہدین شیعہ پہر عام کس شمار قطار مین ہے چو کفر از کعبہ برخیزد
کجا ماند مسلمانی ٭ اور اس عبارت سے یہ بات بہی باقرار حکیم جیو ثابت ہو گئی کہ جناب امیر رض کو انتظام
ملکی کی مطلق لیاقت نہ تہی کہ باوجود قدرت اسد اللّٰہی آنجناب رض اپنے زمانہ خلافت مین مجبور رہے
اور اظہار امر حق کا اپنے شیعون تک سے بہی نہ کرنے پائے ع اے وائے زمحرومی دیدار دگر
ہیچ ٭ اگر آنجناب رض بعد حضرت رسول خدا کے ہی خلیفہ بنا دیے جاتے تو پہر اسلام کی کیا حالت ہوتی
بلکہ ایسی بدنظمی سے النادر کالمعدوم ہو جاتا اور بتصدیق حکیم جیو یہ بہی معلوم ہو گیا کہ حضرات شیعہ کے
پاس خاص ہون یا عام کوئی دلیل قوی اصول مذہب اثنا عشریہ جعفریہ کی ایسی نہین ہے جس سے
وہ جناب امیر رض و نیز دیگر آئمہ کا ایمان بلکہ رسول اللّٰہ کی رسالت بلکہ مذہب اسلام کی حقیت بلکہ خدا
تعالیٰ کی خدائی بمقابلہ خصم قیامت تک ثابت کر سکین کیونکہ اصل ہدایت تو اس فرقہ پر تفرقہ سے
بقول حکیم جیو مفقود ہے اور اگر ہے بہی تو وہ ہنوز صاحب الامر مظنونہ شیعان کے پاس موجود ہی
اب تم اپنے صاحب الامر کو تار دو کہ وہ اپنے وکیل[1] دربار کو حکم کرین کہ فیروزآباد پہونچکر بدلائل عقلی
ونقلی و بحجج یقینی و قطعی ہمارے سوال محال کا جواب قرین صواب تحریر فرماوین اور اپنے کمال باطنی کا
نمونہ ہم کو بہی دکہلاوین ع بہ بینیم رویت کہ نادر کسی ٭ اور یہ جو تم تہمت قائم کرتے ہو کہ اہلسنت کے
نزدیک معاذ اللّٰہ قرآن کی کچھہ تعظیم نہین ہے اسلیے کہ وہ واسطے دوا کے قرآن کو بول سے لکہنا
روا رکہتے ہین مگر تمکو یہ تو معلوم ہی نہوا کہ باعث اس بحث کا کیا ہے اصل معاملہ یہ ہے کہ حضرت
رسولخدا صلعم نے قبیلہ عرینین کے لوگونکو کہ وہ کسی مرض مہلک مین مبتلا تہے ابتدا ء اسلام مین واسطے
پینے بول شتر کے فرمایا تہا پہر یہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ نورالانوار مین ہے قال والذی یدل علی
کون حدیث العرینیین منسوخا بهذا الحدیث ان المثلة التی تضمنها حدیث العرینیین
منسوخ بالاتفاق لانها کانت فی ابتداء الاسلام ماحصل اسکا یہ ہے کہ کہا نورالانوار مین

[1] عین الحیوٰۃ کے صفحہ ۵۳ مطبوعہ سلطان المطابع مین نام وکیل صاحب الامر شیعیان کا محمد بن عثمان عمروی لکہا ہے یہ کوٹہی تمام روے زمین کی کرسی بہشتی ہین اور روئداد وہمانی جز صاحب الامر کے دیکہا نہین ہے پاتین ۱۲

اور وہ چیز جو دلالت کرتی ہے اوپر منسوخ ہونے حدیث عرینین کے ساتھہ اس حدیث کے یہ ہی
کہ تحقیق مُثلہ کرنا یعنی ناک کان وغیرہ کاٹنا منسوخ ہے بالاتفاق اسلیے کہ تہا جواز شروع اسلام
مین پہر منسوخ ہوگیا پس ہمارے علماء محققین کے نزدیک اشیاء حرام کا استعمال بنص صریح خواہ ماکول
اللحم خواہ غیر ماکول اللحم قطعی حرام ہی بخلاف مذہب حضرات شیعہ کے کہ اونکے نزدیک ماکول اللحم کا بول و براز حلال
بلکہ طاہر و مطہر ہے بلا اشتباہ و اکراہ دیکہو تحفۃ العوام کے ۲ باب پہلی فصل کو اب اور سنیے اپنے
پاکیزہ مسائل تحریر الاحکام کی کتاب الصلوٰۃ مقصد اول فصل رابع مین ہے کہ نمازی کو واجب ہی
کہ ستر عورت صرف حلقہ مقعد و عضو تناسل کا کرے اور ستر خصیتین کی حاجت نہین ایسا ہی کچہہ
جامع عباسی مین ہی اور کلینی مین ہے کہ میت مومن پاک کی مانند خوک و سگ کے ناپاک ہوتی
ہے اور من لایحضر الفقیہ کے باب ارتیاد المکان المحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پائخانہ مین قرآن
کی تلاوت کرنا جائز ہے اور خلاصۃ المذہب کی کتاب الصّوم مین ہے کہ اغلام کرنیسے فاعل و مفعول کا
روزہ نہین ٹوٹتا اور استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل و مس الفرج مین ہے کہ مرد اور عورت کو
مذاقیہ اپنے عضو مخصوصہ سے حالت نماز مین بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے اور من لایحضر الفقیہ کی
کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے جلد خوک کا ڈول بنانا جائز ہے اور تحریر الاحکام اور من لایحضر
الفقیہ مین ہے کہ آب استنجہ خورد و کلان کا پاک ہے بلکہ طیب المطیب ہے اوسکا استعمال ہر دو حال
مین روا ہے اور کافی کلینی کی کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے کہ آب مستعمل وضو کا پاک ہے
جائز ہے کہ اوس سے دوسرا شخص وضو بناوے اور من لایحضر الفقیہ کے باب الغسل مین ہے کہ آب غسل
جنب کا پاک ہے اوسکا استعمال جائز ہے اور علل الشرائع کے باب الطہارت و الصلوٰۃ مین ہے کہ اگر
مومن پاؤن اپنے زانو تک اور ہاتہہ اپنے کہنیون تک گوہ کے چہ بچہ مین ڈالے جب خود بخود اسکا
ازالہ ہو جاوے تو بغیر دہونیکے نماز پڑہنی جائز ہوگی اور من لایحضر الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ
مین ہے کہ اگر موری کی دو سوراخ ہون ایک سے پانی نکلے اور دوسریسے پیشاب پس درصورت
ملان کے طاہر ہے اور اوسکا استعمال جائز ہے اور شرائع الاحکام مین ہے کہ حالت نماز مین اکل و

شرب جائز ہے اور تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین سر ذکر محاذی فرج عورت
جمیلہ لیجاوے حتّٰی کہ مذی اس مذاق مین نکل آوے اور پنڈلی تک بہی پہونچ جاوے بہرحال نماز
صحیح ہے اور تہذیب الاحکام مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین اپنے کپڑے یا بدن پر گوہ انسان
یا سگ یا گربہ کا یا منی یا خون لگا ہوا دیکہے ہر صورت مین نماز درست ہے اور جامع عباسی مین ہے
کہ سجدۂ تلاوت کیواسطے ستر عورت وطہارت حکمی ورعایت سمت کعبہ ضرورت نہین ہے اور استبصار کے
باب جنب والحائضۃ یقرء القرآن مین ہے کہ مومن ومومنہ ناپاک کو تلاوت قرآن کی جائز ہے علی ہذا
القیاس دیکہئے حکیم جیو یہ ہے تعظیم آپ کے مجتہدین کاملین کے نزدیک صوم وصلوٰۃ ووضو وتلاوت
وغیرہ کی اگر ہم مثل اسکے تمہاری کتب مستندہ سے تمام مسائل لاطائل استنباط کرین تو یقین ہے
کہ ایک حجیم وضخیم کتاب ہو جاوے ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۞ اور یہ جو تم کہتے
ہو کہ صاحب تفسیر اتقان نے لکہا ہے کہ قرآن مروجہ مطابق تنزیل کے نہین ہے اور علاوہ صاحب
تفسیر اتقان کے تمہارے اکثر مفسر اسبات کے قائل ہوئے کہ پہلے قرآن مجید مین سورۂ اقرا نازل
ہوئی پہر مدثر پہر مزمل اور مدنی سور تو نمین پہلے ویل للمطففین نازل ہوئی اور آخر مین بقول مولوی
عبد العزیز صاحب آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم - اجی حکیم جیو تمکو کیا ہو گیا ہے جو بہکی بہکی باتین کر رہے ہو
اور اقوال مجہول بلکہ فضول سے اپنی کتاب خراب کو بہر رہے ہو ہم تو مشکوٰۃ شریف سے پہلے ہی
ثابت کر چکے ہین کہ جب حضرت جبرئیل ؑ کسی معاملہ مین کوئی آیت یا سورۃ لاتے تہے تو عرض کر دیتے
تہے کہ یا رسول اللہ اس آیت کو فلان سورۃ کی فلان آیت سے ملا دیجیگا چنانچہ آنحضرت صلعم ایسا ہی
کرتے اور اپنے اصحاب رضہ باصفا کو اس امر کی خبر دیتے جیسا کہ مسطور ہوا قطع نظر اسکے جب حضرت
جبرئیل ؑ حضرت رسول ؐ خدا کو ہر برس ماہ رمضان المبارک مین دورہ قرآن پاک کا کرواتے اور
اور آخری وقت مین دو بار دورہ کروایا اور اوسکو ہزارون اصحاب ؓ باصفا نے حفظ وضبط کر لیا اور
اونہی بزرگوارون نے کہ منجملہ اونکے ایک جناب امیر رضہ بہی ہین ہمگروہ ہوکر قرآن جمع کیا پہر اہلسنت
کے نزدیک نقصان کہان باقی رہا جیسا کہ تم لکہتے ہو کہ تمہاری کتب مین بکثرت روایات نقصان روا

هین یه تم صریح جهوٹ لکهتے هو اور اپنی قوم ناانصاف کو دهوکے دیتے هو هم دعوی سے کهتے هین
که هماری کسی کتاب سے خواه صحاح هو خواه غیر صحاح هرگز هرگز قرآن پاک کا ناقص هونا ثابت
نهین هے برخلاف تمهارے عقیده عنیده کے که تم خود اقرار کر چکے که شیعونکا قرآن امام غائب کے
پاس هے اور ایسا هی تمهارے مجتهد صاحب لکهنو کے بمقابله عیسائیونکے فتوی دے چکے هین چنانچه
عیسائیون نے نغمهٔ تنبور مین مجتهد صاحب کا خوب هی خاکا اوڑایا هے ذرا تم سخن دانی کو بهی
غور سے ملاحظه کرنا اور هماری مظلومیت کی داد دینا اگر هٹ دهرمی کروگے تو منه کی کهاؤگے اور
یه جو تم کهتے هو که مولانا شاه عبد الحق رح نے لکها هے که امیر المومنین علی رض جمع کرد قرآن را بترتیب
نزول وگفته اند اگر آن مصحف معمول شدی ومشهور گشتی علم کثیر از آن حاصل شدی که معرفت ناسخ و
منسوخ است حق یه هے که تمنے بنا بر اپنے عقیده عنیده کے اصل عبارت حضرت شاه صاحب رح کو
ناتمام لکها هے واللہ حضرت شاه صاحب رح کا هرگز یه اعتقاد نتها اور نه کسی اور علماء اهلسنت کا هے دیکهو
اصل عبارت حضرت شاه صاحب رح کی مین سے تمنے یه عبارت نکالڈالی هے وهماناکه وی رضی الله عنه
بترس اختلاف آنرا بروی کار نیاورد تا همه عالم بریک وجه وبریک نسخ باشند چونکه اس عبارت
مین لفظ گفته اند کا موجود اور تحقیق نام ونشان قائل اس قول کا مطلق مفقود هے اس سے صاف
معلوم هوتا هے که شاه صاحب رح کو عبارت مذکوره بالا پر بالکل هی اعتبار نهین هے قطع نظر شاه صاحب رح
نے جو جمله که آخر مین لکها هے جسکو تمنے حفظاً ماتقدم سمجهکر حذف کیا هے اوس سے پوری تکذیب تمهارے
الزام کی هوتی هے وهماناکه وے رضی الله عنه بترس اختلاف آنرا بروئے کار نیاورد الخ ماحصل
اس جمله آخری کا یهی هوا که حضرت شاه صاحب رح فرماتے هین که گو بعض نے ایسا هی کها هے که
حضرت علی رض نے بهی قرآن جمع کیا تها چونکه آنحضرت م نے اس خوف سے که مبادا مسلمانونمین اختلاف
پڑ جاوے اسلیے اوسکو کسیکو نه دکهایا تاکه تمام جهان ایک هی صراط مستقیم پر قائم رهے اور کوئی
ضلالت کی راه مین نه اڑنے پاوے اور یه جو تم کهتے هو که تفسیر اتقان مین لکها هے که پهلی سورهٔ
اقرا نازل هوئی بعد اسکے فلان فلان سورهٔ سو اسکا جواب تمکو مشکوٰة شریف سے مل چکا هے

بہرحال جو کچھہ کہ تمنے الزام درباب نقص قرآن بہ نسبت فرقہ ناجیہ حقہ اہلسنت کے کہ مدار دین اور اسکا
اسی کتاب لاریب فیہ پر منحصر ہے محض براہ اتہام دیا ہے اور ناحق بہی بار معصیت بیفائدہ کا عقد
سیاہ کرکے اپنی گردن پر لیا ہے راست کو دروغ اور دروغ کو راست ٹہیرانا تمہارے ہی مقتدایونکا
شیوہ ہے بفضل خدا ہمارے سلف کے پیشوایونمین سے کوئی صاحب ایسے نہین گذرے
جنہون نے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کی ایک آیت تو بہت ہوتی ہے ایک
نقطہ کو بہی غلط نہین کہا ہے اور نہ انشاء اللہ تعالی تا قیام قیامت کوئی صاحب خلف مین سے
ایسی بیدینی کے معتقد ہونگے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ مگر فرقہ ناریہ ہوائیہ واہیہ
سبائیہ البتہ اس امر بین کے محض خلاف ہے اسپر تحریرات سلف و تقریرات خلف شاہد حال ہین
جو تم صفحہ ۱ مین خود ہی لکھہ چکے ہو کہ شیعونکا قرآن صاحب الامر پاس ہنوز موجود ہے پس ہم کو
حاجت شہادت پیش کرنیکی بہی نہ ہی اور تمہارا وہی دعوی بحال رہا کہ بعد مرور زمانہ اصحاب ثلثہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضرت مظہر العجائب کرم اللہ وجہہ نے کہ حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا
بعقیدہ شیعان اونکی شان مین ناطق ہے کیون نہ تحریف و بے ترتیبی کلام الہی کو درست کیا اب تو قید
تقیہ سے بہی آزادی حاصل ہو چکی تہی مزید برآن دیگر آئمہ رضی اللہ عنہم نے بہی اس کار خیر مین کہ مدار
اسلام کا اسی پر موقوف تہا کچھہ خیال نہ فرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکسہ پایا جاتا ہے بلکہ بہت
بڑا جرم خطا اور بیجد جفا کا نسبت آئمہ کرام کے لازم آتا ہے اگر تمام روے زمین کے شیعہ جمع ہوکر
قیامت تک خامہ فرسائی کرین انشاء اللہ ہمارے الزام مدلل کو ہرگز رفع نہین کرسکتے ہین اور نہ تمسے
بہی دفع کیا گیا ہم پہر کہتے ہین ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ** اور یہ جو تم لکھتے ہو کہ اہلسنت
بہی نقص کلام مجید کے قائل ہوئے ہین یہ تمہارا صریح بہتان ہے بلکہ تمنے اپنے ہی علماء کے اقوال
نقل کرکے اپنی قوم کو دہوکے دیے ہین حاشا و کلا ہماری کتب معتبرہ مین اونکا اثر نہین اور اگر ہے
بہی تو ویسا نہین ہے جیسا کہ تم اپنی قوم کے جی خوش کرنیکو جہوٹے الزام دیتے ہو البتہ اسبات مین
تمہارے ہی مجتہدین نے مثل یہود و نصاری کے سبقت فرماکر مذہب شیعگی مین قسم قسم کی خرابیان

پیدا کی ہین چنانچہ کتاب المثالب مین ابن شہر آشوب مازندرانی تحریر فرماتے ہین کہ کلام آلہی سے تمام ہا نکال ڈالی گئین مثل
سورۃ الولایت اور بعضی سورتین باکثرہا ساقط کردی گئین مثل سورۃ الاحزاب اور لفظ ویلک قبل ولا تحزن ان اللہ معنا
اور عن ولایت علی بعد آیت وقفوھم انہم مسئولون سے اور لفظ بملک بنوامیۃ بعد آیت خیر من الف شہر
سے اور لفظ لعلی ابن ابیطالب بعد آیت کفی اللہ المؤمنین القتال سے اور لفظ آل محمد بعد آیت وسیعلم
الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون سے اور لفظ علی بعد ولکل قوم ہاد سے نکال ڈالی گئی اور
تمہارے قبلہ وکعبہ مجتہد لکھنوی جنکے تم پیرو ہو اپنی کتاب عماد الاسلام مین تحریر فرماتے ہین کہ تحریف
قرآن مین بہ تسلیم احادیث واخبار یقینی ہے کسی طرحکا اسمین شک نہین لیکن تحریف کیونکر واقع ہوئی
اسکے جاننے پر تیقن قطعی نہین ہے اسمین احتمالات ہین ایک احتمال تحریف واقع ہونیکا قرآن مین یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال تو معلوم ہے کہ آپ کسقدر اپنی قوم سے تقیہ کرتے تھے
باوصف اس امر کے کہ جناب امیر رضہ کے خلیفہ کرنیکی بدرجہ اتم رغبت رکھتے تھے پس احتمال ہے کہ
حضرت م نے صحابہ رضہ کے اسلام ظاہری کے حفظ کیواسطے بحکم خدا یہ طریقہ نکالا ہو کہ اصل قرآن کو کہ
جسمین آئمہ رضہ کی مدح مین نام بنام آیتین اور منافقین کی مذمت مین نام بنام سورتین مندرج تہین
بحکم خدا حضرت علی رضہ کو دیدیا ہو کہ صحابہ رضہ آئمہ کی تعریف اور اپنا نفاق قرآن مین دیکھکر ظاہر اسلام سے
نہ پہر جاوین اور بقدر مصلحت کے اونکو بہی دیدیا ہو اور چونکہ یہ لوگ باعث ہوئے تحریف قرآن کے
اسواسطے تحریف کی نسبت اونہی کی طرف کیجاتی ہے یہ اُردو خلاصہ ہے اصل عبارت عربی بعد اللتیا
والتی تقتضیہا تلک الاخبار ان التحریف فی الجملۃ فی ہذا القرآن بین ایدینا الخ مجتہد
صاحب لکھنوی کا دیکہئے آپ کے قبلہ وکعبہ نے اس مضمون مذکور الصدر کے ذیل مین خدا کو آمر تحریف
اور رسول م کو مرتکب تحریف اور صحابہ رضہ کو باعث تحریف فرمایا ہے ع این کار از تو آید و مردان چنین
کنند ٭ اور ملا یعقوب نے تخمیناً چہارم حصہ کافی کلینی مین اقرار کیا ہے کہ اس قرآن موجودہ مین بارہ
ہزار آیت سے زائد نکال ڈالی گئین اور جو باقی بچین سو اونکا یہ حال ہوا ہے لیس من کلام اللہ بل
ہو محرف عن موضعہ بہرحال خاص وعام حضرات شیعہ کے نزدیک کتاب اللہ ناقص بلکہ تمام محرف ہے

ے این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم + ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم + لہذا اصل ہدایت کے گم یا ناقص یا محرف ہونیسے تمام امام و مجتہدین متشعین دائرہ ایمان و ایقان سے خارج سمجھے گئے ع ہمین ہست انجام اہل نفاق + **جواب** تیسرے اعتراض کا یہ ہے کہ بنابر اصول حضرات شیعہ جناب اسد اللہ الغالب علی کل غالب مظہر العجائب والغرائب ایسی حالت مین تہے کہ خلفاء عظام رض سے ڈر کر یا صحابہ رض کرام سے دب کر ضروریات دینیہ مین تقیہ کیا کرتے اور معاذ اللہ اپنی موجودگی مین قرآن مجید و فرقان حمید کو کہ رکن اعظم اسلام بلکہ خلاصۂ دین ہے جل جانے دیتے اور چپکے بیٹھے رہتے خدا کے حکم محکم کو رد ہوجانے دیتے اور دم نہ مارتے جناب سیدہ رض بضعۂ رسول اللہ کے تازیانے لگ جانے دیتے اور خود بذاتہ غیرت نہ فرماتے کیونکہ بزعم اہل التشیع رتق و فتق تمام جہان اور انتظام و اہتمام زمین و آسمان کا آنجناب رض ہی کے تو اقتدار مین تہا اور اسم اعظم بہی آپ ہی کے اختیار مین تہا موکلین پر آپ حاکم تہے ملائکہ پر آپ ناظم تہے قوم یاجوج آپکی تابع تہی قوم ماجوج آپکی مطیع تہی ابر آپکا تابعدار تہا اور ہوا آپکی فرمانبردار تہی خلقت کوہ قاف کی جو اس مخلوقات ظاہری سے صدہا حصہ زیادہ تہی آپکی منقاد تہی انبیاء اللہ مردہ کو آپ ایک دم مین زندہ فرماتے تہے درخت آپ سے کلام کرتے تہے اگر خشک ہوتے تو سرسبز ہوجاتے تہے زمین کی دم بہر مین سیر کرتے تہے طرفۃ العین مین آسمان پر عروج فرماتے تہے ذوالفقار مین آپ کی وہ قدرت تہی کہ ایک لمحہ مین قوم عاد کو جو نہایت ہی قوی ہیکل تہی قتل کر ڈالا اور اون سب کو دم زدن مین گردن مارا اس موقع پر ہم اوس حدیث بساط کا اُردو خلاصہ لکھتے ہین جسکو ابن بابویہ صدوق قمی نے منہج التحقیق کے باب معجزات مرتضوی رض مین بسند معتمرہ حضرت سلمان فارسی رض و حضرت مقداد کندی رض وغیرہما سے روایت کی ہے اور عالم محقق شیعی اردستانی نے بہی اس حدیث کے مستند ہونیکا صدق دل سے اقرار کیا ہے اب ہم کتاب امامت اردستانی سے اوسکا حاصل اُردو مین تحریر کرتے ہین۔

خلاصہ حدیث بساط

ابن بابویہ قمی اپنی سند سے حضرت سلمان فارسی رض سے یون روایت کرتے ہین کہ سلمان رض فرماتے

ہین کہ ایک روز مین اپنے مولا اور سردار امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ کی خدمت مین حاضر تہا اوسوقت
عمر رضہ ابن خطاب کے ہاتہہ پہ لوگونکی بیعت کا بازار گرم تہا میرے علاوہ خدمت مبارک امیر المومنین رضہ
مین دونون صاحبزادے یعنی حسنین رضی اللہ عنہما حاضر تہے اور محمد رضہ ابن حنیفہ اور محمد ابن ابی بکر رضہ
وعمار رضہ بن یاسر اور مقداد رضہ بن اسود بہی موجود تہے باتین آپسمین ہورہی تہین تذکرہ باہم دگر ہر قسم کے
کیے جاتے تہے اتنے مین حضرت امام حسن رضہ نے اپنے پدر بزرگوار کیطرف متوجہ ہوکر عرض کیا کہ اے
امیر المومنین رضہ اور اے امام المسلمین اللہ تعالی نے سلیمان رضہ ابن داؤد کو عجیب سلطنت بخشی کچہہ
اوسمین سے خدا تعالی نے اپنے وصی یعنی آپکو بہی عنایت کی حضرت شاہ رضہ سریر ولایت مسکرائے
اور فرمایا قسم کہاتا ہونمین اوس معبود کی کہ جو دانہ خشک کو زمین سے اوگاتا ہے اور حلف کرتا ہون اوس
قادر مطلق کا کہ جسنے آدم ؑ کو خاک سے پیدا کیا ہے کہ جو سلطنت تیرے باپ کو دی ہے سلف مین نہ
کسی وصی کو دی اور نہ کسی ولی کو عطا فرمائی اور نہ اب آیندہ کسیکو دیگا پس امام حسن رضہ اور اونکے
ساتہہ حضار مجلس نے عرض کیا کہ یا حضرت ہم چاہتے ہین کہ جو کچہہ خدا تعالی نے آپکو عطا فرمایا ہے
اوسمین سے کچہہ ہمکو بہی دکہلا دیجیے تاکہ ایمان ہمارا زائد ہو اور علم و ایقان ہمارا قوی سید اوصیا نے
فرمایا کہ اچہا ہم تمہین کسیقدر دکہلاتے ہین اور یہ کہکر دو رکعت نماز فوراً ادا فرمائی اور بعد نماز کے
کچہہ کلمے ایسے فرمائے کہ حضار مجلس کی سمجہہ مین نہ آئے اور ہاتہہ کو طرف مغرب کے بڑہایا ایک لمحہ کے
بعد جو ہاتہہ کو کہینچا تو حاضرین نے آپ کے ہاتہہ پر ایک ٹکڑا ابر کا دیکہا اوسکو وہین رکہکر پہر اپنے
ہاتہہ کو طرف پچہم کے بڑہا دیا کہ معاً دوسرا ٹکڑا مشتاقین کو دکہا دیا حضرت سلمان رضہ اوسوقت پکار کر
کہنے لگے کہ بیشک اللہ ایک ہے اور اوسکا رسول صلعم حق ہے اور بے شبہ تم اوسکے وصی ہو جو کوئی
شک کریگا تمہاری وصایت و خلافت مین ہلاک ہوگا اور جو تمہاری پیروی کریگا نجات پاویگا
پہر وہ دونون ابر پہیل گئے آپنے سب حاضرین سے فرمایا کہ اوٹہو اور بیٹہہ جاؤ اس بساط یعنی
فرش پر سب لوگ ایک ابر پر بیٹہہ گئے اور حضرت رضہ دوسرے ابر پر سوار ہوگئے آپ نے پہر
کچہہ کلمے فرمائے کہ کسینے اونکو نہ سمجہا اور اشارہ ابر کو طرف مغرب کے کیا اوسیوقت ہوا ابر کے

نیچے آ گئے اور باہستگی تمام ابر کو اوٹھا کر پچھان کیطرف لیچلے اوسوقت جو ہمنے حضرت رض کو دیکھا تو آپ
زرد جامہ پہنے ہوئے تھے اور ایک تاج یاقوت کا سر پر رکھے ہوے تھے اور نعلین مبارک کے بند بھی
یاقوت کے بنے ہوئے تھے اور ایک انگوٹھی مروارید کی بھی زیب دست مبارک کیے ہوے تھے اور
کرسی نور پر تشریف فرماتھے امام حسن رض نے حضرت امیرالمومنین رض سے عرض کیا کہ تمام مخلوقات
بوجہ انگشتری کے سلیمان علیہ السلام کے مسخر تھے اور آپ کے کس وجہ سے مطیع ہوئے آپ نے
فرمایا کہ اسے بیٹے میرے مین اللہ کا منہ ہون مین اللہ کی آنکھہ ہون مین اللہ کی زبان ہون
مین اللہ کا دل ہون مین اللہ کا نور ہون کہ نہین سمجھا سکیگا کوئی مجکو مین اللہ کی حجت ہون
اوسکے بندون مین مین اللہ کا خزانہ ہون اوسکی زمین مین مین بانٹنے والا جنت اور دوزخکا ہون
مین ذوالقرنین کی دیوار ہون تمکو ہم سلیمان ع کی بھی انگوٹھی دکھائے دیتے ہین فوراً آپ نے
ہاتھہ بغل مین کیا انگوٹھی سلیمان ع کو معاً دکھا دیا طلاے سرخ کی تھی اور نگینہ یاقوت سرخ کا فرمایا
اسے بیٹے یہ انگوٹھی تھی سلیمان ع کی ہمارے ہی نام اسپر بھی منقوش ہین سلمان فارسی رض کہتے
ہین کہ حاضرین اور زیادہ متعجب ہوئے آپ نے فرمایا ابھی سے تم کیا تعجب کرتے ہو ہم آج تم کو
وہ عجائبات دکھاوینگے کہ تمنے کبھی نہ دیکھے ہونگے حضرت امام حسن رض نے فرمایا ہمکو دیوار ذوالقرنین
کی دکھا دیئے آپنے ہوا کو حکم کیا کہ اوسی طرف کو چل معاً ہوا مین سے ایک آواز مشابہ رعد کے نکلی اور
ہوا اوسی طرف کو لیچلی یہانتک کہ ایک پہاڑ پر پہنچایا اوسپر ایک درخت عظیم کھڑا ہوا دیکھا مگر خشک
ہو گیا تھا حضرت امام حسن رض نے عرض کیا کہ اسے امیرالمومنین رض اس درخت کو کیا ہو گیا آپ نے
فرمایا کہ اوسی سے نہ پوچھہ لو آپنے اوس درخت سے پوچھا کیا ہوا تجکو اسے درخت جو خشک ہو گیا
اوسنے کچھہ جواب نہ دیا تب امیرالمومنین رض نے فرمایا جواب کیون نہین دیتا جواب دے حضرت
سلمان رض فرماتے ہین کہ خدا کی قسم اوسیوقت درخت بولنے لگا اور کہنے لگا حضرت امام حسن رض سے
کہ تمہارے باپ ہر شب وقت سحر کے کرسی نور پر بیٹھکر ابر پر سوار ہو کر میرے پاس آیا کرتے ہین
اور دو رکعت نماز پڑھا کرتے ہین حضرت رض کی مصاحبت اور ابر کی خوشبو سے مین تر و تازہ رہتا تھا

چار شب سے حضرت رضؓ تشریف نہین لائے اوس جدائی سے میرا یہ حال ہوا اور اس مفارقت سے
مین خشک ہوگیا میری سفارش حضرت رضؓ سے کردو کہ مجکو مہجور نہ رکہین امیر المومنین رضؓ نے دو
رکعت نماز اوس درخت کے نیچے پڑہی اور ہاتہہ اپنا اوسپر پہیر دیا وہ اوسیوقت سر سبز میوہ دار ہوگیا
پہر کرسی نور پر بیٹہے اور وہانسے چلے سلمان فارسی رضؓ کہتے ہین کہ ہوا مین ایک فرشتہ دیکہا سر اوسکا آفتاب
کے قرص کے نیچے تہا اور پانون قعر محیط مین ایک ہاتہہ اوسکا مشرق مین اور ایک مغرب مین امیر المومنین رضؓ
سے ہمنے پوچہا یہ کون ہے فرمایا کہ مین نے اوسکو خدا کے حکم سے اسی مقام پر مقرر کیا ہے اور رات دن
کی تاریکی اور روشنی پر موکل ٹہیرایا ہے قیامت تک یہ ایسا ہی رہیگا پس ہوا ہم کو یاجوج ماجوج کے
پاس لیگئی حضرت امیر رضؓ نے ابر سے فرمایا کہ ہمکو اس پہاڑ کے نیچے اوتار وہ پہاڑ بہت تاریک تہا قوم
یاجوج کی تین قسمین تہین بعضے تو بیس گز کے لانبے اور دس گز کے چوڑے تہے اور بعضے سو گز کے لانبے
اور ستر گز کے چوڑے اور بعضے ایسے تہے کہ ایک کان اپنا اوڑہتے تہے بجائے لحاف کے اور ایک بچہاتے
تہے بجائے توشک کے حاضرین مین سے کسینے پوچہا کہ حضرت انکا حاکم کون ہے جناب امیر رضؓ نے
فرمایا کہ اس قوم بیشمار کا مین حاکم ہون اور یہ سب میرے محکوم ہین پہر آپنے کچہہ کلمے ہوا سے فرمادیے
ہوا ہمکو کوہ قاف کو لیگئی وہ پہاڑ یاقوت سرخ کا تہا اور تمام زمین کو گہیرے ہوئے تہا ایک فرشتہ
بشکل آدمی کے اوسپر موکل تہا جسوقت اوسنے ہمکو دیکہا حضرت رضؓ کو سلام کیا اور رخصت چاہی آپنے
اوسکو رخصت دی چلدیا پہر ایک درخت مثل درخت اول کے دیکہا اوس سے بہی وہی سوال وجواب
واقع ہوئے درخت نے کہا کہ حضرت امیر رضؓ ہر شب اول رات مین میرے پاس آکر نماز پڑہتے ہین
چالیس روز سے نہین آئے اسواسطے سوکہہ گیا ہون حضرت امام حسن رضؓ نے حضرت امیر رضؓ سے
سفارش کی آپنے ہاتہہ اپنا اوسپر پہیر دیا وہ درخت گواہی دینے لگا خدا اور رسولؐ و اوسکے وصی کی
اور سر سبز ہوگیا حاضرین مین سے کسینے پوچہا کہ یا حضرت رضؓ سب ملائکہ آپ کے حکم مین ہین آپنے
قسم کہا کر فرمایا کہ بے اذن میرے کوئی فرشتہ اپنی جگہہ سے حرکت نہین کر سکتا اور اگر کرے تو
خدا تعالی اپنی آتش غضب سے اوسے جلا دے اور بعد میرے حسن رضؓ کو اور اونکے بعد حسین رضؓ کو او

اونکے بعد نو آدمیونکو میری اولاد سے کہ نوین اونکے قائم آل محمد ہونگے یہی حکومت حاصل ہوگی ملائکہ
مقربین ۳ سے کوئی دم نہ مارسکیگا بے اونکے اذن کے کسینے پوچھا کہ حضرت کوہ قاف کے موکل کا کیا
نام ہے فرمایا کہ برخائیل پھر آپنے حاضرین سے فرمایا کہ آنکھین بند کرو سب نے بند کرلین فرمایا کھولو
سب نے کھولدین تمام حاضرین نے اپنے آپ کو ایک دوسرے ملک مین پایا اسوجہ سے اور زیادہ
تعجب آیا آپ نے فرمایا کہ ملک الموت میرے اختیار مین ہے باوصف اسکے کہ مین خدا کا بندہ ہون اور
جو کچھہ مین جانتا ہون تھوڑا سا بھی تمکو سناؤن تو تمہارے دل سننے کی تاب نہ لاسکین گے پھر فرمایا آپنے
کہ اسم اعظم کے تہتر حرف ہین وزیر سلیمان علیہ السلام آصف برخیا کو ایک حرف معلوم تہا جسکی وجہ سے وہ
تخت بلقیس کو اوڑا لایا تہا اور مجکو ستر اور دو بہتر حرف معلوم ہین البتہ ایک حرف علم غیب ہے کہ وہ مخصوص
خدا کے ساتھہ ہے پہچانا مجکو جسنے پہچانا اور منکر ہوا جو منکر ہوا وہانسے پھر ابر نے ایک باغ مین پہنچایا کہ
وہ مثل بہشت کے تہا اوسمین ایک جوان کو ہمنے دیکھا کہ دو قبرونکے درمیان مین بیٹھا تہا ہمنے عرض کیا
کہ حضرت رض یہ کون شخص ہے آپنے فرمایا یہ ہمارے بہائی صالح ۳ نبی ہین اور یہ دونون قبرین انکے
مان باپ کی ہین حضرت صالح ۳ دیکھتے ہی حضرت علی رض کو بیتابانہ دوڑے اور حضرت کے سینہ کے
بوسے لینے لگے اور ڈیک مار کر رونے لگے اور شکوہ و شکایت کرنے لگے آپ نے اونکی تسکین کردی
ہمنے پوچھا کہ یا حضرت صالح ۳ کیون روے آپنے فرمایا اونہی سے پوچھہ لو حضرت امام حسن رض نے
پوچھا کہ تم کیون روئے اونہون نے کہا کہ تمہارے باپ ہر روز وقت صبح کے میرے پاس آکر میرے
ساتھہ نماز پڑہتے ہین اسوجہ سے مین محظوظ اور مسرور رہتا تہا آج دس روز ہوئے کہ آئے نہین ہتے
مین نے کہا اے امیر المومنین رض ہم روز وقت صبح کے آپکی خدمت مین ہوتے ہین آپ کیونکر یہان آکر
حضرت صالح ۳ کیساتھہ نماز پڑہتے ہین آپ نے فرمایا کہ سلیمان ۳ کو دیکھو گے ہمنے کہا ہماری بہی یہی
آرزو تہی حضرت رض وہانسے روانہ ہوئے ایک باغ مین پہونچے کہ کسینے اوسکی مثل نہ دیکھا ہوگا تمام جانور
اوسکے حضرت رض کا طواف کرنے لگے درمیان بہشت کے ایک تخت فیروزہ پر ایک جوان سو رہا تہا اور
دو سانپ اوسکے سر اور پیر کے پاس بیٹھے تہے دونون سانپ حضرت رض کے قدمون پر لوٹنے لگے ہمنے

پوچہا کہ حضرت رضہ یہ کون شخص ہے کہ جسکے سرہانے اور پائین دو سانپ ہین آپ نے فرمایا یہی سلیمان
ہین آپنے انگوٹہی اپنے ہاتہہ سے اوتار کر اونکے ہاتہہ مین پہنا دی اور فرمایا اوٹہہ تو اوسکے حکم سے جو
بوسیدہ ہڈیونکو جلاتا ہے فوراً سلیمان علیہ السلام اوٹہہ بیٹہے اور گواہی خدا و رسول ص اور اوسکے وصی کی
دینے لگے اور کہنے لگے مین نے آپ کے واسطہ سے سلطنت پائی تہی اگر آپکا توسل نہ ہوتا تو یہ سلطنت
مجکو کبہی نہ ملتی پہر حضرت سلیمان ع سے رخصت ہوئے اور وہ بدستور مردہ ہو گئے حاضرین نے عرض کیا
کہ یا حضرت امیر رضہ کوہ قاف کے بعد کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ چالیس عالم ہین ہر عالم مثل اس جہان کے
ہے مجہے سب کا علم ہے اور بعد رسول خدا کے مین عوالم کا حاکم ہون اور بعد میرے میری اولاد حافظ
شریعت نبوی اور وارث علم مصطفوی ص ہو گی اور ہم آسمان کی بہی راہین جانتے ہین اور زمین کے
راستہ بہی پہچانتے ہین اور ہم خدا کے اسماء حسنیٰ ہین اور ہم دوزخ و جنت کے تقسیم کرنیوالے ہین
اور فرشتون نے ہم ہی سے تسبیح و تہلیل سیکہی ہے آدم ع کے کلمات ہم ہی ہین کہ جس سے آدم ع
کی توبہ مقبول ہوئی ہمارے ہی نام عرش پر لکہے ہین ہمارے ہی نامونکے سبب سے آسمان بے
ستون کے قائم ہے زمین پر ہمارے نام منقوش ہین ہم اسم اعظم کو جانتے ہین ہمارے نام جب
ہوا پر لکہے گئے چلنے لگے اور برق پر پڑہے گئے تو وہ چمکنے لگی رعد پر منقوش ہوئے تو وہ عاجزی
کرنے لگی پہر حضرت نے فرمایا کہ آنکہین بند کرو بند کر لین پہر کہا کہولدو کہولدین ہمنے دیکہا کہ ایک
شہر عظیم الشان مین پہنچے آپ نے فرمایا کہ قوم عاد کے باقیماندہ لوگ اسی مین آباد ہین ابہی تک
کفر مین گرفتار ہین مین نے سب کا قلع وقمع کر دیا تہا البتہ یہ شہر رہ گیا ہے مین دعوی رکہتا ہون
کہ اس گروہ سے اکیلا مقابلہ کرونگا یہ کہکر آپ نے اون لوگونپر خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت
اور اپنی ولایت کو پیش کیا اونہون نے انکار محض کیا آپنے ذوالفقار سے اکثر کو قتل کر دیا پہر آپنے
جب ہم لوگونکو خائف دیکہا ہمارے پاس چلے آئے اور سینون پر ہاتہہ پہیرا وہ خوف زائل ہوگیا
پہر آپنے قوم عاد کے لوگونپر باآواز بلند اسلام کو پیش کیا اونہون نے پہر انکار محض کیا اوسوقت
آپ کے منہ سے صاعقہ و برق و رعد نکلنے لگے اور سخت آوازین ظاہر ہونے لگین وہ لوگ

اس صدمہ سے سب مر گئے جب آپ اون لوگونسے فارغ ہوئے تب ہمنے کہا کہ اے امیر المومنین رضہ
ہمکو ہمارے وطن پہونچا دیجئے اب ہم لوگونمین طاقت کسی امر کے مشاہدہ کی نہین ہے حضرت رضہ نے
ابر کو بلوایا اور کچھہ کلمے فرمائے کہ ہم نہ سمجھے ہوا ہمکو اوس مقام تک لیگئی کہ دنیا وہانسے ایک درہم کی
مانند معلوم ہوتی تہی بعد ایک لمحہ کے ہم وطن پہونچگئے اوسیوقت موذن نے ظہر کی اذان دی تہی
وقت طلوع آفتاب سے ہمنے سفر کیا تہا ظہر کے وقت آگئے اتنی دیر مین پچاس برس کی راہ طے کی
حضرت رضہ نے جب ہمکو متعجب دیکھا فرمایا مین تم کو پلک مارنے مین تمام زمین و آسمان کو دکھا سکتا
ہون یہ قدرت خدانے مجکو بخشی ہے مین ولی و وصی ہون رسول صلعم کا لیکن اکثر لوگ نہین جانتے
ہین سلمان رضہ نے کہا اللہ لعنت کرے اوس شخص پر جسنے تمہارے حق کو غصب کیا فقط
اے گروہ شیعہ اور اے فرقہ امامیہ دیکھو اس حدیث بساط کو اور خیال کرو جناب مرتضوی کے
اقتدار اور اختیار کو کہ ہر شے آپ کی محکوم ہر چیز آپ کو معلوم تمام مخلوقات کے آپ حافظ جمیع بندگا
خدا کے آپ واعظ ملائکہ آپ کے قبضہ قدرت مین موکلین آپ کی ملکیت مین بہشت کے جانور آپکا
طواف کرین حضرت سلیمان کے سانپ آپ کے قدمونپر لوٹین زمین و آسمان کی ایک ساعت مین
آپ سیر کرین ابر و ہوا بغیر آپ کے حکم کے حرکت نکرین فرشتے آپ کے بے اذن جنبش نہ کرین
درختونکو آپ سرسبز کرین مردونکو آپ زندہ فرماوین انبیاء آپ کے وصی ہونیکا اقرار کرین نباتات
آپ کے ولی ہونیکا اظہار کرین تینون قسمین یاجوج و ماجوج کی آپکی ہواخواہ چالیسون عالم کوہ قاف کے
آپ کے خیرخواہ فرشتہ روشنی و تاریکی کا آپ کا تابعدار موکل کوہ قاف کا آپکا فرمانبردار رعد آپ کی
دہن مین کڑکے برق آپ کے منہ سے چمکے ذوالفقار آپکی کفار کو ایک دم مین تباہ کرے صاعقہ
آپکا فجار کو ایک لمحہ مین خاک سیاہ کرے الغرض ہر طرح سے قدرت آپکو حاصل تہی اور ہر نوع سے مقدرت
آپ کی کامل تہی پہر صحابہ کرام رضہ سے تقیہ کرنیکی آپ کو کیا ضرورت تہی اور خلفاء عظام رضہ سے مذہب
چھپانیکی کیا حاجت تہی جو ہمارے مخاطب جا بجا تقیہ کو لاجواب ہوکر سپر بناتے ہین اور آپکو ہماری
الزام حق بجانب سے بچاتے ہین۔ (فی ارغام الشیاطین)

ذکر اصحابؓ باصفا حضرت رسول خدا صلعم کا

مخفی نماند کہ ہمنے بمقابلہ شیخ احمد صاحب دیوبندی سکے یہ دعوی کیا تہا کہ ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور اصحاب انصار و مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کیجانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول صلعم رب مطلق صریح کفر ہے اور دعوی بے دلیل اہل بغض کا محض باطل ہی اسلیے کہ آیات بینات قرآن مجید اور روایات آئمہ شیعان قدیم و جدید شاہد حال خیر آل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانونکی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھہ آیات اور روایات نقل کرنا ضروری سمجھا گیا جواب رقاض حکیم جیو فرماتے ہین۔ ہم بہی بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء ملحدین ظالمین اور اکثر مہاجرین قارین اور اصحاب انصار رض بے اعتبار کی جانب ارتدا اور کفر اور نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسول صلعم رب مطلق صریح ایمان اور اسلام ہے اور دعوی بیدلیل اہل بغض کا محض باطل ہے اسیلیے کہ اکثر آیات بینات قرآن مجید اور روایات آئمہ سُنیان قدیم و جدید شاہد حال بدافعال اون عیان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانونکی قطعی تردید کرتے ہین الخ جواب الجواب کا جواب جب اس راہ دشوار گذار مین ہمکو سخت پریشانی درپیش ہوئی تو ہمنے ناچار ہوکر یہ مضمون رافضی غالی کا خوارج کو دکھلایا اونہون نے معاذ اللہ بنا بر اپنے عقیدے کے بلا دغدغہ یہ جواب مشکل دیا کہ ہم بہی تو بالیقین یہی کہتے ہین کہ آئمہ اور اُنکے اصحاب انصار پر بہی تو وہی الزام عائد ہوتے ہین جو کہ روافض بہ نسبت صحابہ کرام کے قایم کرتے ہین اور اسکے ثبوت مین خوارج نے اوسی قسم کے دلائل لاطائل آئمہ رض کی شان مین معاذ اللہ ثم معاذ اللہ پیش کئے جیسے کہ نعوذ باللہ حضرات شیعہ از راہ عناد قلبی و فساد دلی کے صحابہ رض باصفا کی شان مین پیش کیا کرتے ہین اور اپنے دعوی کی شہادت مین خوارج نے بنا بر اپنی اصول ملت و سوء عقیدت کے چنانچہ اُن کی شرارت کی قدر حضرات شیعہ کو بخوبی معلوم ہے وہی جزو کل آیتین جو منافقون اور کافرون اور مشرکون اور ملحدون کی تہدید شدید مین نازل ہوئی ہین

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بلا تکلف آئمہ کرام رضہ کی شان مین پڑہنا شروع کین بلکہ آئمہ عظام کو قطعی خارج
از اسلام کر دیا اور وہی روایتین جنکو شیعہ حضرات آئمہ رضہ کی فضیلت و خلافت و امامت مین حجت لاتے
ہین اون سب روایتون سے خوارج نے عیاذ باللہ آئمہ رضہ کی مذمت و مخالفت وضلالت ثابت کی اب
ہم دیکہین کہ روافض خوارج کے مقابلہ مین کیا جواب تحریر کرتے ہین التماس اگر حضرات علماء
شیعہ جواب لکھنے کا ارادہ فرماوین تو اوس سے پہلے امور مندرجہ ذیل کو ملحوظ خاطر رکہین جیساکہ
معیار الہدی مین کلمات سبیہ بکثرت تحریر کیے گئے (۱) کوئی کلمہ سخت و خلاف تہذیب استعمال
نہ فرماوین (۲) ہمارے نزدیک جناب امیر کرم اللہ وجہہ ایسے ہی صحابی رضہ جلیل القدر اور کامل الایمان
اور افضل امت اور واجب المحبت والتعظیم ہین جیسے کہ حضرات شیخین وذی النورین رضی اللہ عنہم
ہین اور جن دلائل سے ہم بزرگی اور افضلیت اور کمال ایمانی حضرات خلفاء ثلثہ رضہ وغیرہم کے ثابت
کرتے ہین اونہی دلائل سے جناب امیر رضہ کا بہی فضل و کمال و قرب من اللہ بموجب ہمارے
اعتقاد کے ثابت ہوتا ہے اور ہم دعوی کے ساتہہ کہتے ہین کہ اگر یہ دلائل عقلیہ و نقلیہ جنکو ہم بیان
کرتے ہین بفرض محال غلط اور باطل ہون تو پہر صرف ثبوت ایمان و افضلیت حضرات خلفاء رضہ
ہی مین خلل نہین پڑتا ہے بلکہ جناب امیر رضہ کا بہی ایمان کسی طرحسے ثابت نہین ہوسکتا ہے بلکہ
ثبوت رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحقیت دین مین سخت رخنہ واقع ہوتا ہے مگر حضرات
شیعہ اپنی سادہ لوحی و ناعاقبت اندیشی سے بوجہ بغض و عداوت حضرات خلفاء رضہ و نیز دیگر
صحابہ رضہ اون دلائل بدیہیہ و آیات بینات قطعیہ مین شبہات و تاویلات بیجا و توہمات و احتمالات
ناسزا و قیاسات لاحاصلہ و خیالات لاطائلہ کرتے ہین جس سے صرف اونکا اسیقدر مدعا ہے کہ
اون اکابر رضہ دین کا ایمان و فضائل ثابت نہو لیکن حضرات شیعہ خوب اس بات کو ذہن نشین
کر رکہین کہ یہ کسیطرح ممکن نہین کہ اون بزرگان ارکان دین و اسلام کا تو ایمان و فضائل ثابت
نہو اور جناب امیر رضہ کا منہ زوری سے ایمان و فضیلت ثابت ہے ہو جاوے لہذا اب ہم محض
مجبور ہو کر حضرات شیعہ سے سوال کرتے ہین کہ جو دلائل ہم اہلسنت والجماعت درباب اثبات

ایمان وفضائل حضرات خلفاء ونیز دیگر صحابہ باصفا رضی اللہ عنہم مین پیش کرتے ہین اگر بفرض محال
وہ سب غلط اور باطل ہون تو فرمائیے کہ ایمان وفضائل جناب امیر رضہ کس دلیل سے آپ حضرات
ثابت فرماتے ہین اگر آپ بہی اونہی دلائل کو تسلیم کرینگے تو علی الرغم آپ کے بالیقین ایمان و
فضائل خلفاء راشدین رضہ ونیز دیگر صحابہ مکرمین رضہ بہی بلا تکلف ثابت ہوجائیگا ورنہ ہرگز ممکن
نہین کہ ایمان جناب امیر رضہ کا قیامت تک کسی دلیل سے ثابت ہوجاوے اس سوال سے
معاذ اللہ ہماری یہ غرض ہرگز نہین ہے کہ فی الواقع ایمان جناب امیر رضہ ہمارے نزدیک ثابت
نہین حاشا وکلّا واللہ باللہ ہمارے نزدیک جناب امیر رضہ کامل الایمان اور افضلین امت مین
ہین اگر خوارج بہی ہمارے ان دلائل مین مثل روافض درباب ایمان جناب امیر رضہ رد وقدح
کرین تو اونسے بہی ہم یہی سوال کرینگے کہ علاوہ ان دلائل کے کسی دوسری دلیل سے ایمان حضرات
شیخین رضہ کا ثابت کردین ہمارے اس سوال سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجہے کہ ہمکو سوء عقیدت بجناب اسد اللہ
الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی کچہہ بہی ہے حاشا وکلّا (۴۳) اب ہم اپنے سوال کے
دائرہ کو وسیع کرتے اور اجازت دیتے ہین کہ اگر علماء شیعہ کو جناب امیر رضہ کے ایمان ثابت کرنیکا
حوصلہ وہمت ہو تو اونکو اختیار ہے خواہ دلائل عقلیہ یقینیہ سے ثابت کرین یا دلائل نقلیہ قطعیہ پیش
کرین مگر یہ یاد رہے کہ اون دلائل مین کوئی احتمال مخالف کا اوس قسم کا پیدا نہو جو اہل
حق اثبات فضائل حضرت خلفاء رضہ مین بیان کرتے ہین اگر اون دلائل مین کسی احتمال مخالف
کی گنجایش ہو تو اوسکے پیش کرنیکا ہرگز قصد نہ فرماوین (۴۴) اگر کسی مذہب مخالف کے
اصول پر حضرات شیعہ کو جناب امیر رضہ کے ایمان ثابت کرنیکا خیال ہو تو اول مذہب خوارج کے
اصول پر ثابت فرماوین کیونکہ جو نسبت کہ حضرات شیعہ کو حضرت شیخین رضہ ونیز دیگر صحابہ رضہ سے
ہے وہی نسبت حضرات خوارج کو جناب امیر رضہ سے ہے پس شیعو نکو ایسی دلیل لانا چاہیے جسکے
مقابلہ مین خوارج کو گنجایش چون وچرا کی باقی نرہے جیسے کہ حضرات شیعہ کو بمقابلہ اہلسنت و
الجماعت باقی رہتی ہے ورنہ پہر انصاف کی رو سے اپنے آپکو اثبات ایمان جناب امیر رضہ سے

عاجز سمجھیں اور اگر اہل حق کے مذہب پر ثابت کرنیکا قصد ہو تو بسم اللہ اوسپر بھی ثابت کریں
مگر یہ امر بچند شرائط مشروط ہے پہلی حضرات شیعہ اپنے عجز کا اقرار تحریر فرما دین کہ حضرات
خوارج کے اصول مذہب پر جناب امیر رض کا ایمان ہم نہین ثابت کرسکتے دوسری جو امر کہ
محض تسلیم اہلسنت ہو اوسکو اپنی حجت مین پیش نکرین کیونکہ اسکے یہ معنی ہونگے کہ اثبات ایمان
جناب امیر رض کے لیے ہمارے پاس بجز تسلیم خصم باعتبار واقع کے کوئی دلیل نہین ہے گویا خلاصہ
اسکا یہ ہوگا کہ فی الواقع جناب امیر رض معاذ اللہ مومن نہین ہان حسب تسلیم ایک فریق مخالف کے
مومن ہین اور دوسرے فریق کے اعتبار سے مومن نہین تیسرے اوس قسم کے دلائل
بھی پیش نہ فرمادین جس قسم کے دلائل کو اثبات ایمان وفضائل حضرت شیخین رض مین جو کہ
اہلسنت کی طرف سے پیش ہوئے ہون اور اونکو خود ہی باطل و مجروح کر چکے ہون کیونکہ
اپنی مجروحہ دلائل کو بمقابلہ خصم پیش کرنا عین دلیل عجز کی ہے پس بپابندی شرائط مذکورہ
جو دلیل پیش کرینگے نہایت ہی شکر گزاری کے ساتھہ قبول ہوگی ورنہ ہرگز قابل التفات نہوگی
چوتھی اگر یہ بھی نہوسکے تو آخر مین ہم اسکی بھی اجازت دیتے ہین کہ جناب امیر رض کا ایمان اپنے
ہی اصول مذہبی کی روسے ثابت کر دیجیے مگر یہ امر بھی مشروط بشرائط ذیل ہے پہلے یہ اقرار
تحریر فرمادین کہ بروے نفس الامر مذہب مخالف ہم جناب امیر رض کے ایمان ثابت کرنیسے
عاجز ہین دوسری چونکہ یہ مسئلہ اعتقادی ہے پس دلیل قطعی غیر محتمل التاویل ہو تیسری
یہ کہ اون دلائل قطعیہ یا عقلیہ یا اجماعیہ یا نقلیہ کے معارض و مخالف نہون جنسے از روے
اصول مذہب شیعہ جناب امیر رض کا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خارج از ایمان ہونا ثابت ہوتا ہی
اس اجمال کی تفصیل تمہارے جواب دینے پر موقوف رکھی گئی ہے چوتھی اگر کسی امر کا
مدار تقیہ یا حدیث سکوت یا مسئلہ بدا پر رکھین تو پہلے اوسکو بدلائل معقول اپنے خصم کو بھی تسلیم
کروا دین اور اگر امور متذکرہ بالا مین سے کوئی پیش نکرسکین اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک
نہ پیش کرسکینگے تو حضرات شیعہ صرف جناب امیر رض ہی کے ایمان سے ہاتھہ نہ دھو بیٹھین بلکہ

مذہب اسلام سے بہی دست بردار ہون اور تحریر جواب کا ہرگز ہرگز قصد نہ فرمادین۔ یہ سوال ہم نے
بضرورت اسوۂ علماء عظام قدوۂ فضلاء کرام رئیس المتکلمین انیس المناظرین جناب مولانا مولوی
محمد ابو القاسم صاحب ادام اللہ فیضہ ساکن محلہ خلد آباد شہر الہ آباد مطبوعہ نامور پریس الہ آباد
سے نقل کیا ہے۔ اب ہم اپنے مخاطب جیو سے استفسار کرتے ہین کہ تمنے جو بنا بر اپنے اصول کے
سوائے دو چار مہاجرین رض کے جملہ مہاجرین رض و انصار رض کو سخت الفاظ سبیہ سے یاد کیا آیا تمہارے
پاس کوئی دلیل قطعیہ یا عقلیہ یا اجماعیہ یا نقلیہ بموجب شرائط موصوفہ بالا ایسی بہی ہے جس
سے تم یا تمہارے مقتدا جنکی تم پیروی پر گونہ ناز کرتے ہو جناب امامت دستگاہ رض کا ایمان اپنے
خصم کو بلا حجت تسلیم کرو اسکو پیش کیجئے واللہ پیش کیجئے ورنہ پہر کبہی مناظرہ کا نام نہ لیجئے
اور جو تم ہر ایک آیت کی تکذیب لفظی و تحریف معنوی مین منافقانہ و دہریانہ یہ لکہتے ہو کہ سب
صحابہ رض صحابہ نہ تہے اور سب مہاجرین رض مہاجرین نہ تہے اور ایسا ہی کچہہ تمنے متواتر روایات
آئمہ ہدیٰ رض اور اپنے مجتہدین کی نسبت لکہا ہے حالانکہ ہم مثل شیخ احمد صاحب تمہارے
بہی قول فضول و مجہول کی کما ینبغی بدرا لدجیٰ مین جسکو تم ملاحظہ کرکے شیخ جی سے زیادہ داغی
ہوئے تردید و تکذیب کر چکے ہین اور کل آیتون اور روایتون کی جواب دندان شکن بلکہ گردن زن
جنسے شیخ جی منکر ہوئے تہے تمہاری تفسیرون و نیز دیگر کتب معتبرہ سے دیچکے ہین اور وہی تمہارے
جواب کے واسطے کافی و وافی ہین ہمکو حاجت اصرار و تکرار کی نہین ہے پہلے تمنے آپنے مفسرین
و مجتہدین بالخصوص ملا فتح اللہ کاشانی کی تفسیر خلاصۃ المنہج و کتاب الخصال شیخ صدوق وغیرہ کی
تکذیب و تردید کی ہوتی تب ہی آگے قلم اوٹہائے ہوتے یہ کیا کہ وہی پرانی دہرا سنے راگ گلو و
لونا چماری کے سے گاتے رہے اور ہمیشہ بے سُری بین بجاتے رہے حقیقت مناظرہ کی تو تم کو
اوسوقت معلوم ہوتی جبکہ تم ہمارے جواب الجواب کے جواب کا جواب لکہتے مرغی کی ایک ٹانگ
بتانی اور اندہیری رات مین نشانے لگانے عقل کی فاختہ اوڑانی تشنہ کو سراب دکہانے سے
سوائے اسکے کہ اپنے شیعونکے دل کو خوش کرو اور اون ناواقفونکو گرداب ضلالت مین ڈالو

اور کیا فائدہ اوٹھا سکتے ہو ع او خویشتن گم است کرا رہبری کند ٭ اب دیکھئے اپنی تحریف لفظی و معنوی کے دو تین نمونے معیار الہدیٰ صفحہ ۳۲-۳۳-۳۴ - اس آیہ شریفہ مین نہ ذکر صحابہ رض کا ہے نہ ذکر ثلاثہ رض کا بلکہ لفظ اُمّۃٍ کا واقع ہوا ہے اور اُمّۃٍ سے کل امت مراد نہین ہے اسلیے کہ کل امت مین منافقین اور مرتدین اور جہلا اور فجار امثال یزید اور ابن زیاد اور شمر وغیرہ بہی کہے جاتے ہین اور تہتر فرقون مین ایک فرقہ درحقیقت ناجی ہے اور بہتر فرقے ناری لیکن وہ بہی سب سب امت ہی مین شمار کرنے پڑتے ہین اور وہ ہرگز مصداق تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کے نہین ہین البتہ اس آیت مین خدائے تعالیٰ نے خاص امت معصومہ یعنی آئمہ معصومین کی تعریف اور توصیف بیان فرمائی ہے اور انہی سے درحقیقت مخاطب ہو کر فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ یعنی تم بہترین امت ہو علم و فضل اور زہد اور تقویٰ اور جمیع امور آخیر مین اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی چن لیے گئے ہو واسطے ہدایت آدمیونکے اور تمہاری امامت اور ولایت اور خلافت صحیحہ کی صاف اور صریح یہ نشانی اور دلیل قوی ہے تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ یعنی حکم کرتے ہو نیک باتونکا اور روکتے ہو لوگونکو بری باتونسے اور ایمان رکہتے ہو اللہ تعالیٰ پر پس اس آیت پر غور کرنیسے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیبؐ کے اوصیاء معصومین کی اس طرح تعریف کرتا ہے کہ جسمین کوئی تاویل اور بناوٹ ہو ہی نہین سکتی اور کلام عرب کا اکثر یہ محاورہ ہے کہ خطاب عام ہوتا ہے اور مراد اوس سے بعض کو لیا جاتا ہے ہمچنین ہذیان الخ **جواب** اگر ہم اس تحریف لفظی کی داد فضلاء اہلسنت سے چاہتے حضرات شیعہ اوسکو تعصب پر قیاس فرماتے اور اگر ہم تبدیل معنوی کی فریاد علماء خوارج سے کرتے حضرات امامیہ ہمکو تشدد کی تہمت لگاتے لہذا اب ہم اپنی مظلومیت کی اصلاح مجتہدین متشعین سے ہی چاہتے ہین **اول** یزید پلید اور ابن زیاد عامل جناب امیر رض اور شمر ماموں حضرت عباس رض علمدار و خسر پورہ حیدر کرار رض اور بہتر فرقے ناریہ کہ منجملہ اونکے بقول شیخ احمد صاحب بہتروان فرقہ شیعونکا ہے آیا یہ سب منافقین اور مرتدین

اور جہلا اور فساق اور فجار داخل کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ ہو سکتے ہین جیسا کہ حکیم جیو فرماتے ہین لیکن وہ بہی سب کے سب امت ہی مین شمار کرنے پڑتے ہین **دوم** بدلائل عقلیہ یا نقلیہ یا اجماعیہ یا قطعیہ بمقابلہ مخالف ثابت کیجئے کہ درحقیقت آیہ کریمہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ مین لفظ صحیح اُمَّةٍ واقع ہوا ہے یا آئمة۔ اگر فرماوین کہ شیعون کے قبلہ وکعبہ نے حدیقہ سلطانیہ کے باب سوم مین بحوالہ صوارم بجائے اُمَّةٍ کے لفظ آئمة کو تسلیم کیا ہے تو یہ جہل مرکب بہرحال محض خلاف شرائط مذکورہ بالا ہوگی **سوم** آئمہ درصورت تقیہ یعنی دین منافقانہ وتعمیل حدیث سکوت مخالف نصوص قطعی آیات جہاد خیر بنیاد جنکو جابجا حکیم جیو نے سپر بنا کر اپنا دامن چہوڑانا چاہا ہے آیا بلا تاویل وبناوٹ کے معصوم وہادی وزاہد ومتقی سمجہے جا سکتے ہین اور اونکی امامت اور ولایت اور خلافت کی نشانیان کس دلیل صریح وصاف سے صحیح وقوی ہوسکتی ہین بینوا تو جروا۔ اب ہم تمہاری خشک مغزی کا تنقیہ ملا فتح اللہ کاشانی کی خلاصة المنہج سے کرتے ہین وہو ہذا۔ ہستید شما اے امت محمد بہترین گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ اید از برای مردمان تا ایشانرا براہ راست دعوت کنید خیریت این امت درین سہ جہت است کہ بیان میکند میفرماید بہر چیزیکہ فرماینده است آنست ونہی میکنند بہر چیزیکہ شریعت نہی کنندہ آنست ومیگروند بخدا بروجہ ثبات ورسوخ یا خیر آن دو قسم است از قسم اول آنکہ حق آن تقدیم این قسم بدان دو قسم بجہت دلالت است بر آنکہ ایشان امر معروف میکنند و نہی از منکر بجہت ایمان آوردن بخدا وتصدیق بآن واظہار دین او انتہی دیکہو ہر ایک لفظ اس تفسیر کا تمہارے دعوے کی تردید کرتا ہے اور ہمارے دعوے کی بوجہ احسن تائید جیسا کہ فرمایا ملا کاشانی نے ہستید شما اے امت محمد بہترین گروہے الخ پس یہ وصف بلا تاویل وبناوٹ کے مخصوص بذات بابرکات جملہ صحابہ رض بالخصوص خلفاء ثلثہ رض کے ثابت ہوتا ہے اور اسکے خلاف تاویل اور بناوٹ مین صریح کلام ربانی جہوٹا ٹہیرتا ہے جیسا کہ تمنے بنا بر اپنے عقیدے کے بیہودہ تاویل وبناوٹ کرکے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کی تکذیب کی۔ اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ آیہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ سے فقط جناب اسد اللہ الغالب علی رض ابن ابیطالب ہی مراد ہو سکتے ہین جیسے

آیۂ مباہلہ مین مراد اَنْفُسَنَا سے حضرت امیر رضؓ ہین باوجودیکہ لفظ اَنْفُسَنَا جمع ہے مگر مراد اوس سے فقط جناب امیر رضؓ باتفاق مفسرین و محدثین فریقین ہین ہچپین ہذیان الخ یہ بہی تمہارا افترا ہی کوئی اہلسنت حضرت رسولخدا ص و جناب امیر رضؓ کو نفس واحد نہین سمجہتا مگر حضرات شیعہ البتہ شرکت نبوت کے معتقد ہین اب ہم تمہارے اس خبط بے ربط کی تردید ملا فتح اللہ کاشانی کی تفسیر خلاصۃ المنہج سے کرتے ہین چنانچہ ملا صاحب آخر سورہ توبہ کے آیہ کریمہ مین فرماتے ہین لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ترجمہ کاشانی بتحقیق و یقین کہ آمد بشما اے کافہ مسلمانان فرستادہ بحکم خدا یعنی از جنس شما در بشریت تا بواسطہ جنسیت با او مخالطہ نمائید و بر وجہ سہولت افادہ و استفادہ در خود گیر پیدا آمد اے اہل عرب رسولے از شما متکلم بلغت شما یا از قبیلہ شما دیکہو تمہاری ہی مفسر صاحب فرماتے ہین کہ عام گروہ مسلمانونکو بمقتضائے بشریت کے حضرت بے شبہ نظیر سے واسطہ جنسیت کا حاصل ہے اسمین تخصیص جناب امیر رضؓ کی کیا ہے - اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ مولوی مہدی علی صاحب نے اپنی کتاب آیات بینات مین یہ بہی لکہا ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ مین جلشانہ نے واسطے تاکید کے فرمایا ہے کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور اوسکے وقوع مین کچہہ شک نہوگا جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سلسلۂ امامت و ولایت حضرات معصومین رضؓ تا حیات حضرت صاحب الامر ہرگز منقطع نہوگا حکیم جیو یہ بہی تمہارا بہتان عظیم ہے واللہ نواب معلی القاب جناب مولوی مہدی علیخانصاحب بہادر دام اقبالہ نے ہرگز ایسا نہین لکہا ہے جس سے تمہارے عقائد رکیکہ کی تائید ہو بلکہ آنجناب معلی القاب نے بوجہ احسن تمہارے امثال کے خیال خام کا استیصال کیا ہے - دیکہو اصل عبارت نواب صاحب ممدوح کی یہ ہے - اس مقام پر جاہلون کو كُنْتُمْ کے لفظ سے ایک شبہ پیدا ہوسکتا ہے کہ خدا صحابہ رضؓ سے فرماتا ہے کہ (تم بہترین امت سے ہتے) اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ اخیر تک ویسے ہی رہے ہون شاید بعدہ بدترین امت سے ہوگئے ہون لیکن اون ہی کے علامہ طبرسی نے اسکا ہی جواب دیدیا چنانچہ اپنی تفسیر مین علامہ موصوف لکہتے ہین کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اللہ جلشانہ نے واسطے تاکید کے فرمایا کہ ضرور ایسا ہی ہوگا اور

اوسکے وقوع مین کچھہ شک نہوگا اور صحابہ رض جیسے بہتر ہین ویسے ہی رہینگے اور اوسکی مثال یہہ ہے کہ خدا اپنی نسبت فرماتا ہے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا کیا اسکے معنی یہ ہین کہ خدا تعالی تہا بخشنے والا مہربان اور اب نہین اور آیندہ نہ ہیگا) نواب صاحب موصوف کے اس مضمون سے تمہارے دعوے کی قطعی تکذیب ہوئی اب تم یہ تو بتلاؤ کہ تمہارے صاحب الامر کس ملک عدم مین بستے ہین اور کیا مشغلہ رکہتے ہین ذرا ملاقات توکروائیے ہم ہی تو دیکہین کہ وہ عنقا صفت کس فش کے آدمی ہین ہمارے نزدیک توسوتے جاگتے کا قصہ ہے یا خشک مغز یکا سودا ہے معیار الہدیٰ صفحہ ۱۶ جناب خانصاحب آپ اس آیت کے معنی ہی نہین سمجھے خلافت مصطلحہ جوکہ نیابت پیغمبر ہے اس آیت سے مراد نہین ہوسکتی ایسے مقامات پر تو خلافت کے معنی لغوی ہی لیے جاتے ہین یعنی مالک اور وارث زمین کے اور یہ ذکر حقیقت مین زمانہ رجعت کا ہے کہ اوسوقت آئمہ معصومین رض کو تسلط فی الارض حاصل ہوگا اور جمیع مومنین صالحین بے خوف وخطر خدا کی عبادت کیا کرینگے ہمچنین ہذیان الخ جواب جناب حکیم جیو آپکی لسانی پر ابن سبا کی جان قربان ہو خوب ہی اصطلاحی و لغوی معنی کو سمجھے اور جو کوئی سمجھے سو گدہا کیونکہ یہ حصہ حضرات شیعہ ہی کا ہے کوئی اہلسنت رجعت کا معتقد نہین اور نہ اسکی از روئے لغت واصطلاح کے کچھہ اصلیت ہے ہان حقیقت مین مسئلہ رجعت کو جسکی امید مین حضرات شیعہ مدت العمر سے دہونی رمائے بیٹھے ہین اونہی کے دادا پیر نے ایجاد کیا ہے چنانچہ ترجمہ مستند تاریخ طبری مین جسکا مترجم بہی متعصب شیعہ ہے صاف صاف لکہاہے کہ موجد اس مسئلہ یعنی رجعت کا عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی ہے کہ بطمع دنیا مسلمان ہوا تہا اور بوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمان رض مین جانب مصر نکالدیا گیا تہا ۳۵ھ مین اسنے مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور شیعہ لوگونکو سمجہایا کہ عیسائیونکا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی پہر اس جہانمین اوتارینگے پس حضرات شیعہ اثنا عشریہ امامیہ جعفریہ زیادہ حقدار ہین اسبات کے کہنے اور سمجھنے پر کہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر اس جہانمین واپس آوینگے

یعنی بعقیدہ شیعان اوتارینگے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ترجمہ یعنی جس خدانے کہ فرض کیا تجہپر قرآن کو البتہ پہیر نیوالا ہے تجکو جگہہ پہر آنیکی۔ پس معلوم ہوا کہ مسئلہ رجعت مین حضرات شیعہ بصدق ارادت اپنے دادا پیر کی سنت پر عمل کرتے ہین اسی وجہ سے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کے منکر ہین حالانکہ بالاتفاق آیہ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ الخ سے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ بلاتاویل وبناوٹ کے ثابت ہے چنانچہ ملا فتح اللہ کاشانی اپنی خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیۃ کریمہ موصوفہ بالا کے باین عبارت تحریر فرماتے ہین۔ وعدہ داد خدائے آنانرا کہ گرویدہ اند از شما وکردند کارہای شایستہ ہر آئینہ البتہ ایشانرا در زمین کفار از عرب وعجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر وشام بدیشان داد بعد از ہلاکت جبابرۃ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ممالک خود ودر اندک زمانی حقتعالی وعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب ودیار کسریٰ وبلاد روم بدیشان ارزانی فرمود وہر آئینہ تمکن وساکن سازد وباقوت گرداند برائے مومنان صالح دین ایشانرا آن دینے کہ پسندیدہ وبرگزیدہ است برای ایشان یعنی اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گردانید وہر آئینہ بدل دہد ایشانرا از پس ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان کہ بپرستند مرا وشریک نسازند بمن چیزے را یعنی خلافت وحکومت وجاہ ایشانرا از عبادت وتوحید باز ندارد وہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد این نعمت پس آنگروہ فاسقانند۔ اسی طرح ہم تمام آیات بینات کی تصدیق درباب فضیلت کل اصحاب رض مہاجرین رض وانصار رض کی بدرالدجی مین کر چکے ہین لہذا ضرورت تکرار کی نہین جسکو حسب اغوائے حکیم جی کے آیہ کریمہ مین شبہ ہو وہ بدرالدجی لاحظہ فرماوے اور ہماری مظلومیت کی براہ انصاف داد دے معیار الہدیٰ صفحہ ۱۹ مین حکیم جیو لکہتے ہین کہ صحیفہ کاملہ کی یہ دعا جو تمنے نقل کی ہے اسمین توصریح وصاف طور سے ان اصحاب رض اور تابعین رسول اللہ کا ذکر ہے کہ

جنہون نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنہون نے سب قطع کی مصیبتون اور ایذاؤن کو آنحضرت صلعم کی اعانت مین گوارا کیا اور جنہون نے ملکر اونکی مدد کرنے مین کوئی دقیقہ نہین چہوڑا اور جنہون نے اونکی رسالت کے قبول کرنے مین بڑی جلدی کی اور دعوت کی اجابت مین نہایت سبقت کی اور جب اونکو پیغمبر خدا نے اپنی پیغمبری کی حجتین بتائین تو اونہون نے بلا توقف قبول کر لین اور اونکے کلمہ کے ظاہر کرنے مین اپنے سب عزیزون و قریبونکو چہوڑ دیا اور اونکی محبت کے مقابلہ مین کسی رشتہ داری کا خیال نہ کیا نہ وہ لوگ جو کاہنونکے کہنے سے بطمع مال دنیا مسلمان ہوئے اور اصحاب کہلائے ہمچنین ہذیان الخ۔

جواب اجی حکیم جیو وے چار یا چہہ صحابہ جو مثل آئمہ تقیہ کے پابند تہے ہرگز اس مدمین داخل نہین اور نہ اونسے کوئی کارنمایان ایسا ظہور مین آیا جو شایان آفرین وتحسین کا ہوتا بلکہ یہ تعریف وتوصیف خاص مخصوصان جان نثار وعاشقان کارگذار ملازمان عتبہ رسالت کی ہے اسلیے کہ جملہ صحابہ رض بالخصوص اصحاب ثلثہ رض نے جانی ومالی ایسے سلوک اسلام مین کیے کہ مستحق رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے بنگئے اگرچہ مشہور لقب آنحضرت م کا اشدا على الكفار رحماء بينهم ہے نہ وہ لوگ کہ جنہون نے معاذ اللہ بعقیدہ شیعان بطمع جاہ ومناصب ومال ومنال دنیا کے اپنے ایمان وعزت کو برباد کیا بقول شاعر جامی ؎ چون آئمہ رض حب دنیا داشتند ❊ دین حق را از طمع بگذاشتند ❊ یہ اعتراض حضرات شیعہ کا کہ معاذ اللہ صحابہ رض بطمع مال دنیا مسلمان ہوتے بعینہ ایسا ہے جیسا کہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ کفار اشرار بہ نسبت حضرت رسول خدا م کے کہا کرتے تہے کیا یہی خدا کا رسول ہے جو کہاتا پیتا ہے اور بازارونکی سیر کرتا ہے چنانچہ خداے تعالی نے کافرون کے جواب مین فرمایا کہ عیسلے وغیرہ بہی تو کہاتے پیتے تہے اور بازارونکی سیر کرتے تہے تعجب کیا ہے جو ہمارا رسول بہی کہاتا پیتا اور بازار مین پہرتا ہے آخر تو بشر ہی ہے فرشتہ تو نہین اب حضرات شیعہ جواب دین آیا آئمہ رض کی غذا ہوا تہی یا بہول سونگہکر زندگی بسر کرتے تہے یا قوت ملکی یا فقط طاقت روحی ہی رکہتے تہے ہم جہانتک کہ کتب حضرات

شیعہ کو دیکھتے ہین رونق لنگرخانہ امیر رضہ باذل ونیز دیگر آئمہ رضہ عادل کے مال ومنال غنیمت اونہی مجاہدین دنیا طلب کی بدولت پاتے ہین اگر اسکے برعکس ہو تو حضرات شیعہ ظاہر وباہر فرمائین اور حلال وحرام کے بارہمین بہی ضرور ہی قلم اوٹہائین اب ہم حقیقت خلافت واثبات ایمان حضرت خلفائے ثلثہ مستند کتب شیعونسی کرتے ہین

ذکر حقیت خلافت وامارت تا روز قیامت شیعونکی مستند تفسیر وحدیث

منہج الصادقین مطبوعہ طہران جلد اول صفحہ ۲۵۳

قُلِ اللّٰھُمَّ بگوای محمد بار خدایا مٰلِکَ الْمُلْکِ ای خداوند پادشاہی ومتصرف در ہر ملک کہ ملک دنیا وآخرت است برای تست وہر مالک کہ غیر تست ہالک است وہر ملکی کہ سوای توفانی تُؤْتِی الْمُلْکَ عطا میکنی پادشاہی را مَنْ تَشَآءُ ہر کرا خواہی ومصلحت بینی وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ ومیستانی ملک را مِمَّنْ تَشَآءُ از ہر کہ خواہی مراد آنست کہ حقتعالی زمام اختیار جہانداری بقبضۂ اقتدار ہر کہ خواہد سپارد وعنان اختیار ہر کہ خواہد بیرون آورد مفتاح اختیار بدست قضاے اوست از ہر کہ خواست بستد وآنرا کہ خواست داد واز جملہ ایالت مکہ وحوالی آن کہ ازان کفار قریش بود از ایشان نزع کردہ بملازمان رضہ عتبہ علیا اولیا نبوی حوالہ فرمود وملک روم وفارس ویمن را از ارباب آن انتزاع نمودہ ارزانی داشت وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وارجمند میسازی ہر کرا خواہی ارجمندی اورا بایمان ونور معرفت چون پیغمبر ومتابعان او وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ وخوار وبیمقدار میگردانی ہر کرا خواہی خواری اورا بکفر ونکرت چون ابوجہل وتابعان او یا مراد عزت باین امت است باستیلای دیار عرب وعجم ومراد ذلت اہل فارس وروم وغیر ایشان از کفار امم یا عزت مومنان بظفر بر یہود ونصاری وذلت ایشان بقبول جزیہ وقتل یا جلا بِیَدِکَ الْخَیْرُ بدست تست یعنی بقدرت کاملہ تست تحصیل ہمہ نکوئیہا از عطای ملک واعزاز مومنان وچون نزع واذلال متضمن حکمت ومصلحت است مانند تعذیب کفار ومحروم ساختن ایشانرا از عزت دارین اِنَّکَ بدرستیکہ تو عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ برہمہ چیز از عطا ونزع واعزاز واذلال قَدِیْرٌ توانائی ماحصل اس آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ قادر مطلق

فرماتا ہی کہ ہم اپنی قدرت کاملہ و رحمت واسعہ سے جسکو چاہتے ہین ملک کا مالک کر دیتے ہین اسمین کسیکی
تخصیص نہین ہی کہ فلان باستحقاق فلان منصب خلافت یا امارت کا ضرور ہی مستحق ہی بلکہ عزت دینا ہمارے
ہی قبضہ اقتدار مین ہی جیسی کہ عزت دی ہمنے ملازمان عتبہ نبوی یعنی خلفاء الراشدین رضؓ کو کہ ہمنے اُنکو اپنے
فضل عمیم سے تمام ملک روم و فارس وہین وغیرہ کا فتح کروادیا اور اُنکی جورؤن بچون اور مال و منال کا مالک
بنا دیا جنکی صولت کا اثر اہل نفاق کے دلوں پر ہنوز باقی ہی اور ذلت دینا بھی ہمارے ہی اختیار مین ہی کہ
ہمنے واسطے شوکت بڑہانے ملازمان عتبہ نبوی رضؓ کے سارا کارخانہ اہل فارس و روم اور انکے سوای قسم
قسم کی کفار اشرار کا چند روز مین درہم برہم کر دیا جیسا کہ دستور العمل ہمارے حبیب کے عاشقان صادق سے ظاہر
ہی اگر حضرات شیعہ صرف اس ایک ہی آیہ کریمہ کے معنی اور مطلب پر انصاف سے غور فرماوین تو وے ہرگز دعوے
خلافت بلا فصل نسبت جناب امیر رضؓ کے جسکو وہ بچند شرائط اپنی رای سے مشروط کرتے ہین نکرین ؎
لطف حق با تو مواساہا کند + گر تو از حد بگذری رسوا کند ایضاً صفحہ ۳۳۳ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ و اوست آنکہ
گردانید شمارا ای مومنان خَلَائِفَ الْأَرْضِ خلفاء زمین بعد از قوم نبی الجان و یا خطاب با اہل ایمانست کہ امت
محمد اند و یا اہل ہر عصر را از شما اہل عصر سابق گردانید و بر ہر تقدیر خطاب با اہل ایمانست کہ امت مرحومہ اند و
معنی آنست کہ مومنان شمارا خلیفہ گذشتہ گردانید وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ و برداشت بعضی را از شما فَوْقَ بَعْضٍ برتر
دیگر دَرَجَاتٍ پایہای بلند در شرف و بزرگی و در غنا و تونگری و امثال آن لِيَبْلُوَكُمْ تا بیازماید شمارا
فِي مَا آتَاكُمْ در آنچہ کہ داد شمارا از مال و جاہ تا شمارا معاملہ آزمایندگان کند تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از
شما شاکر است بر غنا و صابر است بر فقر إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ بدرستیکہ پروردگار تو زود عقوبت کنندہ
است ناسپاسان و ناشکیبا ترا ما حصل اس آیہ کریمہ کا یہ ہی کہ رب الارباب فرماتا ہی کہ ای امت
مرحومہ ہمنے جو تمکو ایک دوسرے پر عموماً بغیر تخصیص ترجیح دی ہی اور مراتب و مدارج بلند کئے ہین
سبب اُس فضل عمیم و لطف جسیم ہماری کا یہ ہی کہ ہم تمکو آزماتے ہین کہ آیا تم در صورت غنی ہونیکے کسطرح شکر
کرتے ہو اور یہ مشیت ہماری خاص اسوجہ سے ہی ہمنے تا کہ جانچنے والونکو معلوم ہوجاوے کہ ہمارے محبوب کے عاشقین
صادقین مین سے کسنے کیسی خلافت کی اور کسکے زمانہ مین ہمارے بندونکو امن چین رہا جلد دوم
صفحہ ۵ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ پس ما گردانیدیم شمارا ای گروہی کہ محمد بشما مبعوث شد خَلَائِفَ خلیفہا سے

گذشتگان جانشینان ایشان فِی الْاَرْضِ در زمین مِنْ بَعْدِهِمْ پس از قرون که ہلاک شدند و مسکن و مقام ایشان را باشما گذاشتیم و شمارا بر جائے ایشان رہا کردیم لِنَنْظُرَ تا ببینیم در صورت شہادت بعد از انکہ دانستہ ایم در غیب کہ شما کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ چگونہ عمل خواہید کرد از خیر و شر تا باشما بمقتضائے آن اعمال شما معاملہ کنیم ان خیر فخیر و ان شر فشر۔ ماحصل اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ احسن الخالقین فرماتا ہے کہ اے بندو تمہارے گروہ مین جو ہمنے اپنی رحمت کاملہ سے اپنے رسول مقبول ؐ کو بہیجا ہے اوسمین خاص ہماری حکمت بالغہ یہ ہے کہ ہم اوسکے جانشین و خلیفہ بنائین تاکہ وے کفار اشرار کو ہلاک کرکے تمام روئے زمین کے مالک ہو جائین اور مال و دولت امراء کفر کو تصرف اسلام مین لائین پہر ہم بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ کارگذاری خلافت مین کسکا نمبر اول ہے ایضاً صفحہ ۴۳ وَلَقَدْ کَتَبْنَا و بدرستیکہ نوشتیم فِی الزَّبُوْرِ در زبور کہ کتاب داؤد است مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ پس از تورات یعنی بعد از انکہ در تورات نوشتہ بودیم در زبور نیز ثبت کردیم و سعید بن جُبیر و مجاہد بن زید گویند کہ مراد بزبور از جنس کتب منزلہ است و ذکر لوح محفوظ یعنی در جمیع کتب آسمانی نوشتہ ایم پس از انکہ در لوح محفوظ ثبت کردہ بودیم و قول اول از ابن عباس رضؓ است و بروایت دیگر ازو نقل کردہ اند کہ زبور از کتب منزلہ است و ذکر تورات یعنی در ہمہ کتابہا کہ تورات بر آن سابق بود ثبت کردیم و در تورات نیز نوشتہ ایم و شعبی گفتہ کہ مراد بذکر قرآن است و بعد بمعنی قبل یعنی در ہمہ کتابہا کہ پیش از قرآن بودند نوشتہ ایم و در قرآن نیز ثبت نمودہ ایم اِنَّ الْاَرْضَ بدرستیکہ زمین بہشت یَرِثُهَا میراث گیرند آنرا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ بندگان من کہ ستودہ اند و متسم[له] بسمت صلاح و تقوی مراد عامہ مومنانند و تسطیر این است قولہ تعالے وَاَوْرَثْنَا الْاَرْضَ الْاٰیَةِ و قولہ اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ و نزد بعضے از مفسران مراد بارض درینجا ارض مقدسہ است کہ امت پیغمبر ؐ آنرا میراث گیرند و برخے دیگر گفتہ اند کہ ارض اسم جنس است و مراد بصالحان عامہ اہل ایمان قولہ تعالی وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا

[له] متسم صیغہ اسم مفعول یعنی سمت کردہ شدہ ۱۲

يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ونزد جمعی دیگر مراد بصالحان امت
مرحومه اند نه امم دیگر یعنی حکم کرده ایم که زمین دنیا را بندگان ما که امت پیغمبر آخر الزمان ؐ اند
بمیراث گیرند یعنی بفتح و نصرت و اجلاء کفار دران تصرف نمایند بیانه قوله تعالی لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ و از حضرت رسالت صلی الله علیه و آله وسلم مرویست که فرمود زُوِيَتْ
لِيَ الْأَرْضُ فَأُرِيتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ أُمَّتِي مَا زُوِيَ مِنْهَا یعنی فراہم
آورده شد برائے من همه زمین پس نموده شدم بمشارق و مغارب آن و زود باشد که برسد
ملک امت من آنمقدار که فراہم آورده شده است برای من از زمین ماحصل اس آیہ کریمہ کا
یہ ہے کہ رب کریم فرماتا ہے کہ ہمنے اپنے لطف عمیم سے جملہ کتب سماویہ مین ثبت کر دیا ہے کہ ہم
زمین بہشت یا زمین دنیا کا ضرور ہی امت محمد مصطفیٰ ؐ کو وارث کرینگے اسلیے کہ وہ بصفت
صالحین کے موصوف ہونگے چنانچہ اسکی تائید مین کل روایات واقع ہین جو ذیل مین آیہ
موصوفہ بالا کے مرقوم ہین پس دستور العمل امت مرحومہ سے معنی آیہ موصوفہ کے پُر ظاہر ہین
ایضاً صفحہ ۲۳ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ معنی آیہ آنست که جماعت ماذونان آنکسانی
اند که اگر قدرت و تمکین دہیم یا اذن بقتال داده شده است مر آنانرا که اگر جاے دہیم ایشانرا
یاری خداے آنہارا فِي الْأَرْضِ در زمین و زمام حکومت در کف کفایت ایشان نہیم یعنی
عطا نمائیم بایشان انچه صحیح باشد یا آن تسلط و حکومت از علم و سلامتی قوی و قدرت ازاله علت
و غیر آن از الطاف أَقَامُوا الصَّلَاةَ بپا دارند نماز را بجهت تعظیم ما وَآتَوُا الزَّكَاةَ و
بدهند زکوٰة مال را بجهت مساعدت بندگان ما وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ و بفرمایند نیکوئی یعنی انچه
شرعاً و عقلاً احسن دانند وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ و باز دارند مردمانرا انچه بسبب عقل و شرع
قبیح شمرند وَلِلَّهِ و مر خدا راست عَاقِبَةُ الْأُمُورِ نہایت کارہا یعنی مرجع همه با حکم
اوست بهر که خواهد نصرت دهد و هر کرا خواهد فرو گذارد بر وفق حکمت کقوله تعالی تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

این تاکید وعدہ نصرت است وگویند کہ این آیہ کریمہ بمعنی وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ست پس
مراد آنست کہ بعد از فناء مدعیان ملک کہ امروز دعوے بے موقع کنند وحکم ہمہ امور بحکم او راجع گردد
بدون منازعی ومانعی وہیچکس نباشد کہ در آنروز دعوے مالکیت کند مگر او سبحانہ تعالی کما قال لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ از حسن وعکرمہ مرویست کہ این متمکنان ہمہ امت مرحومہ اند وقتادہ گفتہ کہ صحابہ رض
پیغمبر ع اند ماحصل اس آیہ کریمہ کا یہ ہے کہ رب قدیر فرماتا ہے کہ اگر ہم جماعت ماذون کو یعنی جنکو ہم حکم
بموجب اُذِنَ لِلَّذِيْنَ الخ جہاد کا دیچکے ہین بڑے کامونپر مقرر کرین اور اونکو حکومت دین تو بلاشک
اونسے اعمال وافعال حسنہ ہی ظہور مین آوین یعنی نماز پڑہین زکوٰۃ دین اور ہمارے بندونکو نیک
کامونکی رغبت دلاوین اور بد کامونسے نفرت پس ہم اپنے علم ازلی سے یہ جانتے ہین کہ ہمارے
رسول مقبول ع کی اُمت قدرت وتمکین پاکر بہی اپنے نفس کی خواہشونمین نہ پڑینگے بلکہ ادنی واعلی
کے ساتہہ بلا رورعایت عادلانہ برتاؤ کرینگے اور انہی وجہ سے اونکو بموجب تُؤْتِي الْمُلْكَ الخ کے
بکثرت نصرت حاصل ہوگی چنانچہ اسکی تائید روایات ذیل بہی کرتی ہین ایضاً صفحہ ۳۷۶ وَعَدَ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ داد خدا آنانرا کہ گرویدہ اند مِنْكُمْ از شما وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وکردند کارہائے
شایستہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ہر آئینہ البتہ خلیفہ گرداند ایشانرا این جواب قسم مضمر است تقدیرہ وعدہم اللّٰہ
واقسم لیستخلفنہم ویا جواب وعدہ است کہ در تحقق نازل منزلہ قسم است وبہر تقدیر حقتعالی وعدہ
دادہ وقسم یاد فرمودہ کہ مومنانرا خلیفہ گرداند فِي الْاَرْضِ در زمین کفار از عرب وعجم ونزد بعضی
مراد زمین مکہ است كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدند حفص استخلف بفعل
معلوم خواند یعنی ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنانرا کہ بودند مِنْ قَبْلِهِمْ پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین
مصر بدیشان داد بعد از جبابرۃ تا تصرف کردند در آن چنانکہ تصرف ملوک در ممالک خود و در اندک فرصتے
حقتعالی وعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب ودیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی داشت وامید است
کہ جمیع اطراف وانحاے مشارق ومغارب بحکم لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ بحوزہ تسخیر ملازمان سدۂ
شرع نبوی ع ومتابعان احکام مصطفوی ع درآید وَلَيُمَكِّنَنَّ یعنی ہر آئینہ متمکن وثابت سازد وباقوت

گردانند لَهُمْ برائے مومنان صالح دِيْنَهُمْ دین ایشانرا مراد آنست کہ دین اسلام الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برائے ایشان یعنی دین اسلام را برہمہ
ادیان غالب گردانید وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ و بدل دہد ایشانرا مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ از پس ترس ایشان
از اعادی اَمْنًا ایمنے از ایشان یعنی تبدیل خوف ایشان نماید بامن و نزد بعضے مراد خوف ست
از عذاب آخرت و امن اہل ایمان ازان و مؤید اینست قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاکیا عن اللہ تعالی انی لا اجمع علی
واحد بین خوفین ولا بین امنین ان خافنی فی الدنیا امنتہ فی الاخرة وان
امنني فی الدنیا اخفتہ فی الاخرة یعنی حقتعالی میفرماید کہ بدرستیکہ
من جمع نمیکنم بریک بندہ دو خوف و دو امن را اگر از من خائف باشد در دنیا او را ایمن گردانم در
آخرت و اگر ایمن باشد از من در دنیا تخویف وے نمایم در آخرت يَعْبُدُوْنَنِيْ عبادت کنند
مرا حالست الذین بجہت تقیید وعدہ بثبات بر توحید و منصوب المحل ای وعدہم اللہ ذلک
فی حال عبادتہم واخلاصہم یعنی وعدہ استخلاف داد خدائے اہل ایمانرا درحالتیکہ می پرستند
خدائرا قائلی گفت کہ انہم یستخلفون و یومنون یعنی بجہ عمل ایشان مرتبہ استخلاف
و امنیت یابند حقتعالی فرمودہ کہ میپرستند مرا لَا يُشْرِكُوْنَ شریک نسازند حالست از ضمیر مرفوع
یعبدوننی یعنی عبادت من کنند درحالتیکہ شریک نسازند بِيْ شَيْئًا با من چیزیرا یعنے
خلافت و حکومت و جاہ ایشانرا از توحید و عبادت باز ندارد و این دلیلست بر اعجاز قرآن و حجت
صحت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم آن قدوۂ عالمیان چہ این اخبار ست از غیب کہ معلوم نمیشود مگر بوحی ملک
منان وَمَنْ كَفَرَ و ہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بَعْدَ ذٰلِكَ بعد ازین
وعدہ یعنی پس از راست شدن او فَاُولٰٓئِكَ پس آنگروہ مرتد یا کافر نعمت هُمُ الْفٰسِقُوْنَ
ایشانند فاسقان یعنی کاملان در فسق بجہت ارتداد بعد از وضوح این آیات یا کفران ورزیدن
باین نعمت عظمی ایضاً صفحہ ۳۸ ۵ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ و فرود آورد خدائے تعالی آنانرا کہ
ظَاهَرُوْهُمْ یاری دادہ اند خدائے را و ہم پشت ایشان گشتند مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

از اہل کتاب یعنی یہود بنی قریظہ کہ عہد پیغمبر را بشکستہ مدد کفار نمودند فرود آورد من صیاصیھم
از قلعہاے ایشان وَقَذَفَ و افگند فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ در دلہاے ایشان ترس از پیغمبر
و لشکریان او فَرِيقًا تَقْتُلُونَ گروہے را می کشید یعنی مردان ایشان را وَتَأْسِرُونَ
فَرِيقًا و اسیر میکردید گروہے را یعنی زنان و فرزندان ایشان وَأَوْرَثَكُمْ و میراث داد
خداے تعالی شما را أَرْضَهُمْ زمین ایشان را یعنی مزارع و حدائق وَدِيَارَهُمْ و سراہاے
ایشان یعنی حصون و قلاع وَأَمْوَالَهُمْ و مالہاے ایشان از نقود و امتعہ و مواشی وَأَرْضًا
لَمْ تَطَئُوهَا و زمینے کہ گام ننہادہ اید و نرفتہ اید بجانب آن یا مالک آن نبودہ اید مراد خیبر
است یا فارس و روم و یا زمینے کہ بخیل و رکاب آنرا نگرفتہ اید و عکرمہ رض گفتہ کہ ہر زمینے کہ بحوزۂ
اہل اسلام در آید تا قیامت درین داخل است وَكَانَ اللَّهُ و ہست خداے تعالے عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا بر ہمہ چیزہا توانا پس قادر باشد بر فتح بلاد و تسخیر آن براے ملازمان سید
عباد ما حصل اس آیۂ کریمہ کا یہ ہے کہ رب جلیل فرماتا ہے کہ جن لوگون نے امت مرحومہ ہماری کی
مدد کی ہے ہم اونکو تمام مال و منال و متاع و اثقال منقولہ و غیر منقولہ کفار اشرار کا مالک و وارث
بنا دینگے اور اونکو وہ شوکت عطا کرینگے کہ اونکے رعب سے کافر خاسر ہر وقت ڈرینگے اور یہ شوکت
اہل اسلام کو قیامت تک حاصل رہیگی چنانچہ اسی کی تائید مین حدیث بہی ناطق ہے کہ بفضل خدا
و ببرکت سید الانبیا ملازمان سید عباد تا قیام قیامت کامیابی حاصل کرتے رہینگے۔

حدیث کلینی و نص جعفری

کلینی نے من یجب علیہ الجہاد و من لا یجب جہاد مین یہ روایت نقل کی ہے عن علی بن ابراھیم عن ابیہ
عن بکر بن الصالح عن عمرو بن یزید عن ابی عمر الزبیری عن ابی عبد اللہ قال قلت اخبرنی
عن الدعاء الی اللہ والجہاد فی سبیلہ اھو لقوم لا یحل الا لھم ولا یقوم الا من کان منھم
ام ھو مباح لکل من وحد اللہ عز وجل و آمن برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و من کان کذا
فلہ ان یدعوا الی اللہ عز وجل والی طاعتہ و ان یجاھد فی سبیلہ فقال ذلک لقوم لا یحل الا لھم

ولا يقوم بذلك الا من كان منهم قلت من اولئك قال من قام بشرائط الله عزّ وجلّ فى القتال و الجهاد على
المجاهدين فهو الماذون له فى الدّعاء الى الله عزّ وجلّ و من لم يكن قائماً بشرائط الله فى الجهاد على المجاهدين
فليس بماذون له فى الجهاد ولا الدّعاء الى الله حتى يحكم الله فى نفسه ما اخذ الله عليه من شرائط الجهاد
قلت فبين لى يرحمك الله تعالى قال ان الله تبارك و تعالى اخبر فى كتابه الدّعاء اليه و وصف الدّعاء اليه فجعل
ذلك لهم درجات معرف بعضنا ويستدل بعضنا على بعض فاجره انّه تبارك و تعالى اول من دعا الى نفسه
فدعا الى طاعته وتباع امره فبدأ بنفسه فقال والله يدعوا الى دار السلام و يهدى من يشآء الى صراط
مستقيم فقال برسوله ادع الى سبيل ربّك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتى هى احسن يعنى
بالقرآن ولم يكن داعياً الى الله عزّ وجلّ من خالف امر الله و يدعوا اليه بغير ما امر فى كتابه والذين امر ان
يدعى الآية وقال بنبيه صلى الله عليه و آله وانك لتهدى الى صراط مستقيم لقول يدعوا ثم ثلث بالدّعاء
اليه بكتابه ايضاً فقال ان هذا القرآن يهدى للّتى هى اقوم اى يدعوا يبشر المؤمنين ثم ذكر من
اذن فى الدعآء بعدهٗ و بعد رسوله فى كتابه فقال ولتكن امة يدعون الى الخير و يأمرون بالمعروف
و ينهون عن المنكر اولئك هم المفلحون ثم اخبر عن هذا الامة و ممن بنى و فيها
من ذرية ابراهيم و من ذرية اسمٰعيل من مكان الحرم و ممن لم يعبد و
اعزّ الله قط الذين وجبت لهم دعوة كدعوة ابراهيم و اسمٰعيل من
اهل مسجد الحرام الذين اخبر عنهم فى كتابه انهم اذهب عنهم الرجس
وطهرهم تطهيرا الّذين وصفناهم قبل هذا فى صفته امة ابراهيم
الذين عناهم الله تبارك و تعالى فى قوله ادعوا الى الله على بصيرة
انا و من اتبعنى يعنى اول من اتبعه على الايمان به والتصديق له و
بما جاء من عند الله عزّ وجلّ من الامة التى لقنت فيها و منها و اليها
قبل الخلق ممن لم يشرك بالله قط ولم يلبس ايمانه بظلم وهو الشرك
ثم ذكر اتباع نبيه صلّى الله عليه و آله وسلّم و اتباع هذه الامة

التی وصفہا فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وجعلہا داعیة
الیہ وان لہ فی الدعاء الیہ فقال یا ایہا النبی حسبک اللہ
ومن اتبعک من المؤمنین ثم وصف اتباع نبیہ من المؤمنین
فقال عز وجل محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء
بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم
فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراة ومثلہم فی الانجیل
وقال یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ نورہم
یسعیٰ بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا
واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر یعنی اولئک المؤمنین
فقال قد افلح المؤمنون ثم احلاہم وصفہم کیلا یطمع
فی اللحاق بہم الا من کان منہم فقال فیما احلاہم ووصفہم
الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون
الیٰ قولہ تعالیٰ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس
ہم فیہا خالدون ثم حلاہم ووصفہم کیلا یطمع فی
اللحاق بہم الا من کان منہم فقال فیما حلائہم بہ ووصفہم
وقال فی وصفہم وحلیتہم ایضا الذین لا یدعون مع اللہ الٰہا اخر ثم اخبر انہ
اشتریٰ من ہولاء المؤمنین ومن کان علیٰ مثل صفتہم انفسہم
واموالہم بان لہم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون و
یقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراة والانجیل والقرآن ثم ذکر و
رفاہم لہ بعہدہ ومبایعتہ فقال ومن اوفی بعہدہ من اللہ
واستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز

العظیم فلمّا نزل هٰذه الآیة إنّ اللّٰه اشتریٰ من المؤمنین انفسهم واموالهم بانّ لهم الجنّة قام رجل الی النّبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم فقال یا نبی اللّٰه ارئیت الرّجل یاخذ فیقاتل حتّٰی یقتل الا انّه یقترف من هٰذه المحارب اشهید هو فانزل اللّٰه عزّ وجلّ التّائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الاٰمرون بالمعروف والنّاهون عن المنکر والحافظون لحدود اللّٰه وبشّر المؤمنین ففسر النّبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم المجاهدین من المؤمنین الذین هٰذه صفتهم وحلیتهم بالشهادة والجنة وقال التّائبون من الذنوب العابدون الذین لا یعبدون الّا اللّٰه ولا یشرکون به شیئًا الحامدون الذین یحمدون اللّٰه علیٰ کلّ حال فی الشدّة والرّخاء سائحون وهم الصّائمون الرّاکعون الساجدون الذین یواظبون علی الصّلوٰة الخمس الحافظون لها والمحافظون علیها برکوعها وسجودها وفی الخشوع فیها وفی اوقاتها الاٰمرون بالمعروف بعد ذلک والعاملون به والناهون عن المنکر والنّاهون عنه قال فبشر من قتال وهو قائمٌ بهٰذ الشروط بالشهادت والجنّة ثم اخبر تبارک وتعالیٰ انّه لم یامر بالقتال الّا اصحاب هٰذ الشروط فقال عزّ وجلّ اذن للّذین یقاتلون بانهم ظلموا وانّ اللّٰه علیٰ نصرهم لقدیر الذین اخرجوا من

دیارهم بغیر حق الآن یقولوا ربّنا الله و ذلك ان جمیع
ما بین السمآء والارض لله عزّ وجلّ ولرسوله والاتباعه
من المؤمنین من اهل هٰذه الصّفة فیما کان من الدّنیا
فی ایدی المشرکین والکفّار والظّلمة والفجّار من
اهل الخلافته لرسول الله صلعم والمولی عن
طاعتهما ممّا کان فی ایدیهم ظلموا فیه المؤمنین
من اهل هذه الصّفات وغلبوهم علیه ما افاء الله
علی رسوله فهو حقهم لقاء الله علیهم ردّه الیهم
وانّما معنی الغئی کلّما صار الی المشرکین ثم رجع
ممّا قد کان علیه او فیه فما رجع الی مکانه
من قول او فعل فقد فآء مثل قول الله عزّ وجلّ
فان فاؤ فان الله غفور رحیم ای رجعوا ثم قال
وان عزموا الطلاق فانّ الله سمیع علیم وقال ان
طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما
فان بغت احدٰهما علی الاخری فقاتلوا الّتی
تبغی حتّی تفئی الیٰ امر الله ای یرجع فان فاءت
الی رجعت فاصلحوا بینهما بالعدل واقسطوا ان الله
یحب المقسطین یعنی بقوله لفئی ترجع فذلك
الدّلیل علی ان الفئی کل راجع الی مکان قد
کان علیه او فیه ویقال للشّمس اذا زالت قد
فائت الشمس حین تفئی الفئی عند رجوع الشمس

الی زوالها وکذلک ما افآء الله علی المؤمنین
من الکفّار فانما حقوق المؤمنین رجعت الیهم
بعد ظلمهم ایّاهم فذلک قوله اذن للّذین
یقاتلون بانّهم ظلموا ماکان المؤمنون احق
به منهم وانّما اذن المؤمنین الذین قاموا بشرائط
الایمان التی وصفناها وذلک انّه لا یکون
ماذونًا له فی القتال حتّٰی یکون مظلومًا ولا یکون
مظلومًا حتّٰی یکون مؤمنًا ولا یکون مومنا حتّٰی
یکون قائمًا بشرائط الایمان الّتی شرط الله عزّوجلّ
علی المؤمنین والمجاهدین فاذا تکاملت فیه
شرط الله عزّوجلّ کان مومنًا واذا کان مؤمنًا
کان مظلومًا واذا کان مظلومًا کان ماذونا
فی الجهاد بقوله عزّوجلّ اذن للّذین یقاتلون
بانهم ظلموا وانّ الله علی نصرهم لقدیر وان لم
یکن مستکملًا بشرائط الایمان فهو ظالم
ممّن ینبغی ویجب جهاده حتّٰی یتوب ولیس
مثله ماذونًا فی الجهاد والدّعاء الی الله عزّوجلّ
لانّه لیس من المؤمنین المظلومین الذین اذن لهم فی
القتال فلمّا نزلت هذه الاٰیة اذن للّذین یقاتلون
بانّهم ظلموا فی المهاجرین الّذین اخرجهم اهل
مکّة من دیارهم واموالهم احل لهم جهادهم

يظلمهم اياهم واذن لهم فى القتال فقلت فهذه الأية نزلت
فى المهاجرين بظلم مشرك اهل المكة فما بالهم فى
قتال كسرى وقيصر ومن دونهم من مشرك قبائل العرب
فقال لو كان ايما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل
المكة فقط لم يكن لهم فى قتال جموع كسرى وقيصر و
غير اهل المكة من قبائل العرب سبيل لان الذين
ظلموهم غيرهم وانما اذن لهم فى قتال من ظلمهم من اهل
المكة لاخراجهم من ديارهم واموالهم بغير حق ولو كانت
الاية انما غيب للمهاجرين الذين ظلمهم اهل المكة كانت الاية
من نفعة الغرض عمن بعدهم اذا لم يبق من الظالمين و
المظلومين احد وكان فرغا من فرغا عن الناس بعدهم اذا لم يبق من
الظالمين والمظلومين احد وليس كما ظننت ولا كما ذكرت
ولكن المهاجرين ظلموا من حيثهن ظلمهم اهل المكة باخراجهم
من ديارهم واموالهم فقاتلوهم باذن الله تعالى لهم فى ذلك و
ظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل العرب والعجم بما
كان فى ايديهم مما كان المؤمنون احق بهم
منهم فقد قاتلوهم باذن الله عز وجل لهم فى ذلك والحجة هذه
الاية تقابل مومنوا كل زمان وانما اذن الله عز وجل للمؤمنين الذين
قاموا بما وصف الله عز وجل من الشرائط التى شرح الله على المؤمنين
فى الايمان والجهاد ومن كان قائما بتلك الشرائط فهو مومن وهو
مظلوم ومأذون له فى الجهاد بذلك المعنى ومن كان على خلاف ذلك

فهو ظالم وليس من المظلومين وليس بماذون له فى القتال ولا بالنهى عن المنكر
ولا بالامر بالمعروف لانّه ليس من اهل ذٰلك ولا ماذون له فى الدعاء الى الله
عزّوجلّ لانّه ليس هديًا مثله وامر بدعائه ولا يكون مجاهدًا و قد امر
المؤمنون بجهاد او خطر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعيًا الى اللّه
عزّوجلّ من الامر بدعاء مثله الى التوبة والحق والامر بالمعروف والنهى
عن المنكر ولا يامر بالمعروف من قد امر ان يؤمر به ولا ينهىٰ عن المنكر من
قد امر ان ينهىٰ عنه فمن كانت قد تمت فيه شرائط الله عزّوجلّ اللّتى وصف
بها اهلها من اصحاب النبىّ صلى الله عليه وسلم وهو مظلوم فهو ماذون فى الجهاد
كما اذن لهم لان حكم الله عزّوجلّ فى الاوّلين والاٰخرين وفرائضه عليهم
سوآء الامن علية احاديث يكون الاوّلون والاٰخرون ايضا فى منع الحوادث
لشركآء والفرائض عليهم واحدة يسال الاٰخرون من اوائل الفرائض عمّا يسئال
عنه الاوّلون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن على صفة من اذن له فى الجهاد من
المؤمنين وليس من اهل الجهاد ليس بماذون له فيه حتّٰى تفئ بما شرط
الله عزّوجلّ عليه فاذا تكاملت فيه شرائط الله عزّوجلّ على المؤمنين و
المجاهدين فهو من الماذونين لهم فى الجهاد فليتّق الله عزّوجلّ عبد ولا
تغــــير لايات التى نهى الله عزّوجلّ عنها من هذه الاحاديث الكاذبة على
الله اللّتى يكذبها القرآن ونبيه تبرء منها ومن جملتنا وروايتها لا تقدم على
الله عزّوجلّ لشبهة لا تقدر بها فانّه ليس ورآء المفترض للقيل فى سبيل
الله منزلة يوفى الله من قبلها وهى غايــة الاعمــال فى عظم قدرها فليحكم
امرٔ لنفسه وليسرها كتاب الله عزّوجلّ وبعرضها عليه فانّه لا احد اعرف
بالمرآد من نفسه فان وجدها فانما بما شترط عليه فى الجهاد فليقدم على الجهاد

وان علم تقصیر فلیصلحہا والتقیہا علیٰ ما فرض اللہ علیہا من الجہاد ثم
لیقدم بہا وھی طاہرۃ ومطہرۃ من کلّ دنس یحول بینہا وبین جہادھا یقول
لن اراد الجہاد وھو علیٰ خلاف ما وصفنا من شرائط اللہ عزّ وجلّ علی
المؤمنین والمجاہدین لایجاہدوا ولٰکن یقول قد علمنا کم ما شرط اللہ عزّ وجلّ
علی اھل الجہاد الذین بایعھم واشتریٰ منہم انفسہم واموالھم بالجنان فیصلح
امرا ما علم من نفسہ من یقصر عن ذلک ولیعرضہا علی شرائط اللہ فان رای انہ
وفی بہا وتکاملت فیہ فانہ ممن اذن اللہ عزّ وجلّ فی الجہاد وان ابی لما یکون
مجاہدًا من الاصرار علی المعاصی والمحارم والاقدام علی الجہاد بالخبط
والعمی والقدوم علی اللہ عزّ وجلّ بالجہل والروایات الکاذبۃ
فلقد لعمری جاء الاثر فی من فعل ھذا الفعل للہ عزّ وجلّ بنصر ھذا الدین
باقوام لاخلاق لہم فلیتق اللہ عزّ وجلّ امرؤ ولیحذر ان
یکون منہم فقد بین لکم ولا عھد لکم بعد البیان فی الجہل
ولا قوّۃ الا باللہ حسبنا اللہ علیہ توکلنا والیہ المصیر ط

ماحصل حدیث ونصّ جعفری

راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام جعفر صادق رضؓ سے کہ دعوت کرنا طرف خدا کے اور جہاد
کرنا اللہ کی راہ مین مخصوص کسی قوم کے ساتھ ہے یا مباح ہے ہر موحد مومن کو فرمایا خاص
ہے ساتھ ایک قوم کے اور قائم نہین ہو سکتا ہے کوئی مگر وہ شخص کہ اونمین سے ہو پوچھا
مین نے وہ کون قوم ہے فرمایا وہ لوگ مستجمع شروط ہین کہ خدا نے اونکو مجاہدین اور داعین الی اللہ
کے مرتبہ پر مقرر فرمایا ہے اور جو شخص کہ خالی اون شروط سے ہوگا نہ وہ اذن دیا گیا ہو دعوت
اسے اللہ مین نہ جہاد کفار مین عرض کیا مینے کہ بیان فرمایئے فرمایا کہ اللہ عزّ وجل نے

اپنی کتاب مین اونکے مرتبے اور درجے مقرر فرمائے ہین اول اپنی دعوت کو اسطرح پر
بیان فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
پہر فرمایا دعوت پیغمبر صلعم کو اس طرحسے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ پہر ہدایت قرآن مجید کو ارشاد فرمایا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ
لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ پہر اوس قوم کو بیان فرمایا کہ جو اذن دی گئی ہین واسطے دعوت اسلام کے
جیساکہ فرمایا خداے تعالی نے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی چاہیئے کہ ہو تم مین سے ایک گروہ کہ
بلاوین لوگونکو طرف نیکی کے اور حکم کرین اچھے کامونکا اور روکین بُری باتونسے اور وہی لوگ
فلاح پانیوالے ہین پہر خبر دی اللہ تعالی نے اس گروہ سے کہ یہ لوگ ذریت حضرت ابراہیم
اور حضرت اسمعیل علیہما السلام سکنہ حرم سے ہین کہ غیر خدا کو اونہون نے کبھی نہین پوجا اور مصداق
آیہ تطہیر کے ہو گئے ہین اور وہ مصداق اس آیۂ کریمہ کے ہین اُدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ یعنی بلاتا ہون مین اونکو طرف خدا کے اوپر بینائی کے اور جو کوئی کہ پیروی
کرے میری یعنی وہ شخص کہ جسنے تابعداری کی ایمان کی اور تصدیق کی اور شرک سے پرہیز کیا پہر
اتباع پیغمبر صلعم اور اتباع اس گروہ موصوفہ کو نام لیکر فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اے نبی ؐ کافی ہے تجکو خدا اور جس شخص نے کہ پیروی کی تیری ایمان
والونمین سے پہر بیان فرمایا اتباع پیغمبر صلعم کو ایمان والون مین سے پس فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَ
مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ یعنی محمد صلعم بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ ہین اونکے سخت
ہین اوپر کافرونکے اور مہربان ہین آپسمین دیکھتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب
کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو اوس سے علامتین اونکی اونکے چہرونپر سجدہ کرنیسے ظاہر ہین

یہ جو مذکور ہوا یہ صفت اونکی توریت مین لکہی ہے اور صفت اونکی انجیل مین ہے اور پہر فرمایا
اللہ جل جلالہ نے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُہُمْ یَسْعٰی بَیْنَ
اَیْدِیْہِمْ وَبِاَیْمَانِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
یعنی فرمایا اللہ نے اونکی صفت مین کہ قیامت کے روز نہین شرمندہ کریگا اللہ تعالی پیغمبر صلعم کو
اور نہین رسوا کریگا اون لوگونکو جو رسول اللہ صلعم پر ایمان لائے ہین اور ساتہہ ہین رسول اللہ
صلعم کے نور اونکے چمکتے ہونگے آگے اونکے اور داہنے بائین اونکے پہر فرمایا اللہ تعالی نے
قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ
فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے اس گروہ کی صفت مین کہ تحقیق فلاح
پائی ایمان والون نے پہر توصیف کی انکی تاکہ توقع انکے ساتہہ الحاق کی پکڑے مگر وہ شخص کہ جو
اونکی سی صفت رکہتا ہو کہ اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین اور بیہودہ باتونسے اعراض کرنیوالے
ہین یہانتک کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہ گروہ وارث ہین اور فردوس انکی میراث مین ہے
اور ہمیشہ رہینگے اوسمین پہر صفت کی اس گروہ کی اَلَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ
یعنی نہین بلاتے ہین ہمراہ خدا کے معبود دوسرے کو پہر خبر دی اللہ جل جلالہ نے اسی گروہ کی
نسبت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
وَالْقُرْاٰنِ یعنی خریدا اللہ جل جلالہ نے اس گروہ کی جان و مال کو ساتہہ جنت کے
اور جہاد کرتے ہین یہ لوگ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین اور قتل ہوجاتے ہین وعدہ ہو چکا
اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین پہر فرمایا حق سبحانہ تعالی نے وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ
مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ
یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کون ہے زیادہ وفا کرنیوالا عہد اپنے کو خدا تعالی سے یعنی کوئی نہین

پس شاد ہو تم کہ مول لیا تمنے جنت کو اور بیچڑالا اپنے آپکو متابعت رسول اللہ صلعم مین اور یہ بیع
بزرگ ہے جسوقت کہ اوتری آیہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی ایک شخص اوٹھا اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ صلعم جو شخص کہ
تلوار ہاتھ مین لے اور قتل ہو جاوے آیا شہید ہو گا یا نہین پس حقتعالی نے نازل فرمایا اس
آیت کو اَلتَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاکِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی لایق شہادت اور جنت کے وہ لوگ ہین کہ گناہونسے توبہ کرنیوالے ہین عبادت
خدا کرنیوالے ہین تنگی اور فراخی مین شکر کرنیوالے ہین بے تعلق رہنے والے ہین رکوع کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے
ہین نیک باتونپر حکم کرنیوالے ہین بُری باتونسے باز رکھنے والے ہین اللہ کی حدونکی حفاظت
کرنیوالے ہین ایسے شخص مبشر بشہادت اور جنت ہین پہر خبر دی خدا نے عزوجل نے کہ حکم نہین
کیا ساتھ قتال کے مگر اون لوگونکو جنمین یہ شروط پائی جاتی ہین پس فرمایا اُذِنَ لِلَّذِیْنَ
یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُنِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ
یعنی حکم کیا گیا اون لوگونکو جنسے لوگ لڑتے ہین اسواسطے کہ اونپر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر
قادر ہے وہ لوگ ہین کہ نکالے گئے ہین گہرون اپنے سے کوئی قصور نہین ہے مگر یہ کہ اللہ کو
اپنا رب کہتے ہین کسواسطے کہ جو کچھ درمیان آسمان و زمین کے ہے واسطے خدا و رسولؐ اور
مومنین کے ہے پس مشرکین اور کفار اور ظالمین اور فاجرین کہ صاحب ریاست ہین ظلم کیا
اونہون نے اوپر اون مومنین کے اور جو کچھ اونکے پاس ہے وہ سب حق اون مومنین کا
ہے جو مورد آیۂ اذن کے ہین باقی رہا یہ امر کہ فقط اون ہی مومنین نے پروانگی جہاد کی پائی
کہ جو موصوف بشرائط مذکورہ ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ پروانگی جہاد کی نہین ہوسکتی مگر اوس شخص
کو کہ مظلوم ہو اور مظلوم نہین ہو گا مگر مومن اور مومن نہین ہو گا مگر وہ شخص کہ قائم ہے شرائط ایمان
پر وہ شرطین کہ اللہ تعالی نے قرار دی ہین واسطے مجاہدین کے بعد ان شرطون کے

پاسے جاتے ہیں کے مومن مظلوم جہاد کا اذن دیا جاتا ہے ورنہ ظالم ہے جبکہ آیت اذن بیچ مہاجرین رضہ
کے اوتری حلال ہوا اونکو جہاد کفار سے راوی کہتا ہے کہ پوچھا مین نے امام صاحب رضہ سے کہ
مہاجرین رضہ نے پروانگی قتال اہل مکہ کی پائی تہی پس ان لوگون نے جہاد کسریٰ اور قیصر اور
دوسرے مشرکین پر کسواسطے کیا امام صاحب رضہ نے فرمایا کہ اگر فقط اہل مکہ کے لیے اذن
ہوتا تو ہرگز کسریٰ اور قیصر پر جہاد نہ کرتے کیونکہ یہ لوگ مہاجرین رضہ پر ظالم نہ تہے بلکہ ظالمین اہل
مکہ تہے اور اگر فقط مراد مہاجرین رضہ ہی ہوتی تو حکم اس آیت کا متاخرین سے اوٹہہ جاتا کسواسطے
کہ نہ ظالم رہا نہ مظلوم ایسا نہین ہے جیسا تو نے گمان کیا کیونکہ مہاجرین رضہ مظلوم ہین دو
طرفسے ایک اہل مکہ سے دوسرے کسریٰ اور قیصر سے اسواسطے کہ سلطنت اونکی حق مہاجرین رضہ
کا تہا پس قتل کرنا مہاجرین رضہ کا کسریٰ اور قیصر کو ساتھہ اذن خدا کے تہا اور اسی دلیل سے
ہر وقت کے مسلمان جہاد کر سکتے ہین لیکن اذن جہاد اونہی لوگونکو ہے کہ مستجمع شرائط ہین تا کہ
ایمان اور مظلومی اور ماذونی حاصل ہو جاوے اور جو شخص کہ ایسا نہین ہے ظالم ہے نہ مظلوم
داعی ہے نہ مجاہد بلکہ مومنین کو حکم ہے کہ اوسکے ساتھہ قتال کرین اور امر بالمعروف نہین ہو سکتا
ہے تا وقتیکہ یہ نہ کہین کہ ایسا کر اور نہی عن المنکر نہین ہو سکتی ہے جبتک کہ باز نہ رکہین گناہ سے
پس جو شخص کہ مستجمع ایسی شرائط کا ہو جیسا کہ حقتعالی نے اون لوگونکو جنمین یہ شرائط پائی جاتی
ہین بیان کیا ہے کہ وہ لوگ اصحاب رضہ محمد صلعم کے ہین وہ شخص مظلوم اور ماذون فی الجہاد ہین
جیسا کہ اذن دیے گئے تہے اللہ کیطرفسے اصحاب رضہ پیغمبر صلعم کے کسواسطے کہ حکم الہی بیچ اولین
اور آخرین کے برابر ہے اور فرائض الہی ان لوگونمین برابر جاری ہوتے ہین اور بغیر اجتماع
ان شروط کے ہرگز آدمی مامور بجہاد نہین ہو سکتا پس چاہئے آدمی کو اپنے نفس پر غرہ نہ کرے
اور شروط کو ملاحظہ کرے اگر اپنے آپ کو مستجمع شروط پاوے اقدام جہاد پر کرے اور جس شخص مین
یہ شروط مفقود ہین یعنی اصرار کرتا ہے معاصی پر اگر وہ اقدام جہاد کریگا پس البتہ مصداق اوس
خبر اور اثر کا ہوگا کہ بالیقین اللہ تعالی تائید کریگا اس دین کو ساتھہ اون قومون کے کہ بہرہ

نہ کہین حضرات شیعہ لحاظ کرین اور مجتہدین اثنا عشریہ خیال کرین کہ یہ حدیث صادقی نص
جعفری اوس کتاب غیر مرتاب کی ہے کہ جو امام عصر کی نظر سے گذر چکی ہے جو اقدام اصول
اربعہ قرار پا چکی ہے جسکے اعتقاد و اعتبار پر متقدمین و متاخرین شیعہ کا اقرار ہے جسکا استناد
و اشتہار مذہب تشیع مین کالشمس فی نصف النہار ہے ہم اسکی تعریف کہانتک لکہہ سکتے ہین
اور کس حد تک توصیف کرسکتے ہین صرف اس مرتبہ سے جان لینا چاہئے اور اس درجہ سے
سمجھ لینا چاہئے کہ اگر مذہب اثنا عشری حق ہے تو یہ کتاب کلینی بہی حق ہے چنانچہ مجتہد
لکہنوی نے آئینہ حق نما مین نقل کرنے حدیث فضیلت علم و علماء دین کے لکہا ہے کہ در کتاب
کلینی کہ در مذہب امامیہ بہتر و معتمد تر از ان کتابی نیست و اگر مذہب اثنا عشری حق است آن
کتاب حق است از جناب صادق علیہ السلام منقول است انتہی یہ وہ حدیث ہے کہ جو امام
ابو عبد اللہ جعفر صادق رض کی زبان سے نکلی ہے یہ وہ حدیث ہے کہ مقتدائے شیعہ نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے یہ وہ حدیث ہے کہ ہر فقرہ اوسکا مذہب شیعہ کو میٹتا ہے
یہ وہ حدیث ہے کہ ہر حرف اوسکا مسلک اثنا عشریہ کو محو کرتا ہے اسی حدیث کی یہ صفت
ہے کہ اصول و فروع مذہب تشیع کو بیخ و بن سے کاٹتی ہے اسی حدیث کی یہ مدح ہے کہ خشک
و تر اکابر شیعہ کو سوخت کرتی ہے اسی حدیث کی یہ توصیف ہے کہ صحابہ اکبر رض اور مجاہدین رض
کسریٰ و قیصر کے جنتی ہونے کی خبر دیتی ہے اسی حدیث کی یہ تعریف ہے کہ خلفاء کرام کے
استحقاق خلافت کو ظاہر کرتی ہے ہم متحیر ہین کہ کیونکر اسکے تمام فوائد اس رسالہ مختصرہ مین لکہہ
سکتے ہین ہم متحیر ہین کہ کسطرح جمیع شواہد اسکی تحریر مین لاسکتے ہین بہر حال بمقتضائے ما لا
یدرک کلہ لا یترک کلہ چند فائدے واسطے تنبیہ اہل تشیع کے لکہتے ہین اور چند قاعدے
واسطے تائید اہل تسنن کے ذکر کرتے ہین **فائدہ اولیٰ** اول یہ کہ اس نص امام جعفر
صادق رض اور اس حدیث امام بحق ناطق رضوان اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام سے آیت
بیعت مہاجرین رض اور خلفائے راشدین رض کے حقیت اور مجاہدین کسریٰ اور قیصر و تبعین و

وسلمین خلافت فاروق رضہ وصدیق اکبر رضہ پر بالکل وجوہ منطبق اور باحسن وجوہ مطابق ہوگئی یعنی امام جعفر صادق رضہ فرماتے ہین کہ آیت معیت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ یعنی محمد صلعم بہیجے ہوئے خدا کے ہین اور جو لوگ کہ ہمراہ اونکے ہین سخت ہین اوپر کافرونکے اور مہربان ہین آپسمین ایک دوسرے پر دیکہتے ہو تم اونکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے اور طلب کرتے ہین فضل اور خوشنودی کو خدا سے علامتین اونکی اونکے چہرونسے ظاہر ہین سجدہ کرنیسے یہ جو مذکور ہوا یہ صفت اونکی توریت مین لکہی ہے اور علامت وتمثیل اونکی بیچ انجیل کے یہ ہے جیسا کہیتی نے اوگایا اپنا پٹہا اور پہر اوسکی کمر مضبوط کی پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والونکو تاکہ جلاوین اونسے جی کافرونکا وعدہ کیا اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین کام بہلے معافی کی اور اجر عظیم کی مہاجرین رضہ نامور اور مجاہدین رضہ کسریٰ وقیصر کی شان مین نازل ہوئی ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین رضہ اور مجاہدین رضہ کی رسول اللہ کے ساتھہ مین معیت مذکور ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین اکبر رضہ ومجاہدین رضہ کسریٰ وقیصر کی کفار پر شدت وحمیت مسطور ہے کیسی آیت کہ جسمین مہاجرین رضہ کے تقولے اور عبادت کا بیان ہے کیسی آیت کہ جسمین مجاہدین رضہ کے ابتغائے رحمت خدا کا نشان ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین رضہ او رمجاہدین کسریٰ وقیصر کی مقبولیت عبادت کو انجیل مین بیان کررہی ہے کیسی آیت کہ جو مہاجرین رضہ اور مجاہدین رضہ کسریٰ اور قیصر کی علامتون مندرجہ توریت کو بتارہی ہے پس مہاجرین رضہ اور خلفاے راشدین اطہر رضہ اور اونکے تابعین رضہ مسلمین ومجاہدین رضہ کسریٰ وقیصر جنکی نسبت حقتعالی آیت معیت مین موافق فرمان امام صادق رضہ کے خبر دیتا ہے کہ یہ لوگ محمد صلعم کی

معیت رکھتے ہین یہ لوگ کفار پر تشدد تام کرتے ہین یہ لوگ آپسمین ساتھہ رافت وشفقت کے رہتے ہین یہ لوگ عبادت خدا ساتھہ خشوع کے ادا کرتے ہین یہ لوگ خدا کی رضامندی ساتھہ خضوع کے ڈہونڈہتے ہین ان لوگونکی مقبولیت عبادت کا ذکر انجیل ہین موجود ہے ان بزرگونکی علامتین توریت بین مرقوم ہین اگر العیاذ باللہ صنادیق آتش بین مقید کیے جاوین اور بغذاب جہنم بین معذب کیے جاوین جیساکہ تابعین زرارہ اور مطیعین ابونصیرہ اور متبعین مومن لطاق اور مقلدین اعمی سرحوب گمان کرتے ہین بلکہ یقیناً جانتے ہین لازم آتا ہے کہ امام صادق صادق نرہین بلکہ کاذب ہو جائین ہذا خلف دیکہئے کہ جناب امام صادق رضہ اون لوگونکی شان ہین کہ جنہون نے رسول اللہ صلعم کے ساتھہ معیت کو اختیار کیا جنہون نے خلافت خلفائے راشدین رضہ کو تسلیم کیا جنہون نے شیخین رضہ کے حکم سے کسریٰ وقیصر وغیرہ پر جہاد کیا جنہون نے حضرت فاروق رضہ اور صدیق رضہ کے ارشاد سے بلاد و امصار کو فتح کیا جنہون نے فاروق اعظم رضہ کے فرمانونکو اطراف و اکناف مین جاری کیا آیہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کو بتلاوین اونکو داعی الی اللہ کے لقب سے ملقب کرین اونکو مَاذُوْنٌ مِّنَ اللّٰہِ فرماوین اور اون ہی بزرگونسے حضرات شیعہ سوء ظن رکہین حیف ہے مذہب فرقہ سبائیہ پر **فائدہ ثانیہ** دوسرے یہ کہ حدیث کلینی اور اس روایت کافی سے آیہ معیت یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ اون بزرگونکے حق ہین کہ جنہون نے نبی اللہ صلعم کی معیت ہین اپنے وطنون کو ترک کیا جنہون نے رسول صلعم کی رفاقت ہین غربت کو اختیار کیا جنہون نے حبیب اللہ صلعم کی اعانت ہین مال اور اولاد کو چہوڑ دیا اور اون اکابرون کی شان ہین کہ جنہون نے خلافت خلفاء راشدین رضہ کا اقرار کیا جنہون نے صدیق اکبر رضہ و فاروق اعظم رضہ کی بعیت کو اختیار کیا جنہون نے نائبین رسول اللہ کے حکم سے کسریٰ اور قیصر کے شہرونمین اللہ کے کلمہ کو بلند کیا جنہون نے احکام شرعیہ کو موافق بیان شیخین رضہ کے جاری کیا جنہون نے مسائل دینیہ کو مطابق فرمان فاروق رضہ کے تعلیم کیا بالکمال تام وتکمیل مالا کلام مستقر ہوئی یعنی گنجینہ اسرار مطلع الانوار جناب امام صادق علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین اور یون ارشاد کرتے ہین

کہ آیۂ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یعنی قیامت کے روز اللہ تعالی نہین شرمندہ کریگا اپنے پیغمبرؐ کو اور نہین رسوا کریگا رسول اللہؐ کے یارونکو کہ جو اللہ کے رسولؐ پر ایمان لائے ہین اور ساتہہ ہین رسول اللہ صلعم کے نور اون کے چمکتے ہونگے کہتے ہین وہ لوگ کہ اے رب ہمارے تمام کر ہمارے نورونکو اور بخش تو ہمکو تحقیق تو اوپر ہر شئے کے قادر ہے یہ آیۂ مہاجرینؓ و مستحقین خلافت راشدہ اور مجاہدین کسریٰ و قیصر وغیرہ کی صفت اور مدح مین نازل کیگئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق سبحانہ تعالی اوصاف و صریح فرماتا ہے کہ روز قیامت کو مین اپنے نبیؐ کو شرمندہ نہین کرونگا پہر کہولکر ارشاد کرتا ہے کہ روز جزا کے مین اونکے ساتہیونکو رسوا نہین کرونگا رسولؐ خدا کی معیت مین یوم الحشر کو اونہی کے نور سے اونکے آگے پیچہے روشنی کردونگا نبی الورئؐ کے ساتہہ مین یوم النشر کو اونہی کے نور کو اون کے دائین بائین چمکا دونگا اللہ اکبر کیا شان اعلیٰ ہے مہاجرین رضؓ و خلفاء راشدین رضؓ کی اور کیا کیفیت اقصیٰ ہے کسریٰ و قیصر کے مجاہدین رضؓ کی کہ معیت دنیویہ اونکو موافق آیت محمدؐ رسول اللہؐ کے یہی دنیا مین حاصل تہی کہ کفار اونکی جمعیت کو دیکہکر غیظ مین آتے تہے اور غصہ مین جلتے تہے اور معیت آخرویہ مطابق آیۂ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ اسطرح ظاہر ہوگی کہ یوم البعث کو رسول اللہ کے ہمراہی مین پہرتے ہونگے انوار اونکے حوالی مین چمکتے ہونگے کفار اوسوقت ندامت اوٹہائینگے سر بگریبان ہونگے ہر کافر یہی تمنا کریگا یَا لَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا اللھم احشرنا تحت تراب اقدام احبائك وارزقنا شفاعة نبیك وحبیبك پس اگر مہاجرین رضؓ ممدوحین اور مجاہدین رضؓ موصوفین خلافت جناب مرتضوی رضؓ کو غصب کرتے یا جناب سیدہ رضؓ پر ظلم کرتے یا اہلبیت رضؓ سے انحراف کرتے یا انکی اعانت سے دست بردار ہوتے یہانتک کہ جناب امیر رضؓ انکے جبر سے دین خدا کو چہپاتے انکے ظلم سے محرمات کو حلال اور محللات کو حرام فرماتے آپ کے انکے رعب سے جہوٹی روایتین مثل حرمت متعہ وغیرہ کے نقل کرتے تو ضرور یہ بزرگ معذب بعذاب جہنم کیے جاتے

اور رسول اللہ صلعم کی دونون معیتوں سے محروم رکھے جاتے وہو خلاف النص **فائدہ ثالثہ** تیسری یہ کہ امام مفترض الطاعت مجمع علیہ الامامت کے فرمان واجب الایقان سے معلوم ہوا کہ جن اوصاف پر آیات شروع سورہ مومنون نازل کی گئی تہین وہ صفات مہاجرین رضہ اور مجاہدین رضہ مین کما ینبغی راسخ اور متمکن تہین یعنی برہان محبت نبوی ۴ جگر گوشہ جناب مرتضوی رضہ عارف عاشق امام جعفر صادق رضہ فرماتے ہین کہ صفات مقبولہ بارگاہ خداوندی جنپر آیہ کریمہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ تحقیق فلاح پائی ایمان والون نے جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالے ہین اور جو بُری باتوں سے اعراض کرنیوالے ہین اور جو زکوٰۃ دینے والے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو تہامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتہونکے مال پر پس تحقیق اونپر نہین ہے ملامت پہر جو کوئی ڈہونڈے اسکے سوائے بس وہی حد سے بڑہنے والے ہین اور جو اپنی امانتون اور اپنے عہد سے خبردار ہین اور جو اپنی نمازون پر حفاظت کرتے ہین وہ لوگ میراث لینے والے ہین اور جنت کے وارث ہونیوالے ہین اور وہی لوگ ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین شامل ہے نفوس قدسیہ مہاجرین رضہ اور کسریٰ وقیصر کے مجاہدین رضہ مین اسلیے کہ یہ صفتین اونمین متحقق اور واقع تہین سبحان اللہ کیسی آیت ہے جو اپنے اول مین مہاجرین رضہ ومجاہدین رضہ کی فلاح تامہ بیان کر رہی ہے اور اپنے آخر مین جنت کو اونکی میراث مین بتلا رہی ہے اپنے وسط مین اونکے حسنات کو فرداً فرداً ظاہر کر رہی ہے کہ نمازونمین یہ لوگ خشوع کرتے ہین بُری باتوں سے پرہیز کرتے ہین زکوٰۃ کو ادا کرتے ہین اپنی زوجہ یا مملوکہ سے

مقاربت کرتے ہین ان دونوںکے سواسب کوحرام جانتے ہین امانتون مین ویانت رکھتے ہین اپنے عہدکو
کبھی نہین توڑتے ہین اپنی نمازون پر ہمیشہ محافظت کرتے ہین پس ان اوصاف کے موصوفین جنت
کے وارث ہین فردوس کے مورث ہین بہشت انکے ارث مین ہے خلد انکی میراث مین ہے پس اگر
بعد وفات سید کائنات مہاجرین وجاہدین کسری وقیصر کہ جو مطابق ارشاد فیض بنیاد امام جعفر
صادق کے مومنین کامل تھے مَاذُونِیْنَ مِنَ اللّٰہِ تھے مجاہدین فی سبیل اللہ تھے متصف بصفات
مندرجہ آیات سورۃ مومنون تھے جنت کوارث مین پائے ہوئے تھے جناب سیدہ رض پر معاذاللہ من
ذٰلک تہمت زنا کی کرتے اور العیاذ باللہ جناب بضعہ رسول اللہ کو زدوکوب کرتے اور نعوذ
باللہ حضرت سیدۃ النساء رض کے حمل کو ساقط کردیتے اور استغفر اللہ اہلبیت رض پیغمبر کے گھر کو جلادیتے
یا ان امور کو حق سمجھتے جیساکہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکھا ہے کہ ہم حق چنین حق دانستند شیخین
نسبت باہلبیت رسالت واقع ساختند ونسبت زنا استغفر اللہ بحضرت فاطمہ رض دادن ودشنام دادن
وغصب فدک وخلافت نمودن وکشتن وزدن آن مظلومہ بآن وسقط شدن محسن ششماہہ وآتش
بخانہ پیغمبر انداختن الی آخر الہذیانات توکبھی امام برحق رض اونکومومن کامل نہ بتاتے اونکو مَاذُونُ
مِنَ اللّٰہِ نہ فرماتے اونکو مجاھد فی سبیل اللہ سے ملقب نہ کرتے اونہین صفات مندرجہ آیات
مذکورہ کو محمول نہ فرماتے وھو باطل قطعاً کما عرفتہ آنفاً جناب مخاطب سوچین اور سمجھین کہ
جب اللہ جل جلالہ ان بزرگونکی فلاح کی خبر دیوے اور جنت کو انکے ارث مین بتلاوے لغو باتونسی
انکے اعراض کو بیان کرے انکے استحکام اور دیانت کو عہد وامانت مین ظاہر کرے صلوٰۃ وزکوٰۃ پر
انکی حفاظت تامہ اور ادائے کاملہ کو ارشاد فرماوے اور حضرت امام جعفر صادق رض کی حدیث سے
تصدیق وتائید کامل ہووے توکیا قیاس مین آسکتا ہے اور گمان ووہم پہنچ سکتا ہے کہ یہ بزرگ
منہیات شرعیہ کو جاری کرتے تھے اور خدا کے حکم کو رد فرماتے تھے **فائدہ رابعہ** چوتھے یہ کہ
نص جعفری اور حدیث کلینی سے واضح ولائح ہوا کہ یہ جماعت موصوفہ مورد آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
کی تھی یعنی جناب سلطان الطریقت برہان الحقیقت امام جعفر صادق علیہ الثنا والتحیۃ ارشاد فرماتے

ہین اور یون اظہار کرتے ہین کہ آیۂ بشارت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

یعنی اللہ نے خرید لئی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت وانجیل وقرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس اپنی بیع پر جو تم نے کی ہے اللہ سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنے والی- اون بزرگونکی شان مین کہ جنہون نے رسول اللہ کے ساتھ مین ہجرت کی اور کسریٰ وقیصر اور دوسری کفار ونکے خون مین تلوار ڈبوئی نازل ہوئی ہے سبحان اللہ کیسی آیت کہ جسمین حق جل وعلا وسبحانہ تعالیٰ صاف وصریح فرماتا ہے اور اسطرح تشریح کرتا ہی کہ مول لے لیا اللہ نے مہاجرین رضہ اور کسریٰ وقیصر کے مجاہدین رضہ سے جان ومال کو اور دیدیا اوسکے عوض مین روضہ رضوان کو پس خوش ہو تم اے مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ اس بیع رحمان پر اور محظوظ اور مسرور رہو اس فوز عظیم الاحسان پر اللہ اللہ کیا رحم ہے مہاجرین رضہ پر اور کیا کرم ہے مجاہدین رضہ پر کہ خدا تعالیٰ نے جان ومال کو اونکی مول لے لیا اور اوسکے عوض مین جنت مین داخل کرنیکا وعدہ کر لیا اور پہر اس عہد کو قرآن وتوریت وانجیل سے مستحکم کر دیا اور پہر اس بیع پر بشارت اور خوشخبری کو سنا دیا اور پہر اس معاملہ کو فوز عظیم فرما دیا سبحان اللہ بکرمہ وبرحمہ پس جبکہ مہاجرین رضہ ومجاہدین رضہ کسریٰ اور قیصر نے اپنی جان ومال کو بیچ ڈالا اور خدا تعالیٰ نے اوسکو قبول کر کے اونکے جنت مین داخل کرنیکا وعدہ صریح کر لیا اور امام جعفر صادق رضہ نے اس امر کو بہ ندائے بلند فرما دیا کہ بے شبہ مہاجرین رضہ ومجاہدین رضہ کسریٰ وقیصر نے اپنے نفوس کو بیچا اور اوسکی عوض مین جنت کو پایا پس اگر یہ حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین روز قیامت کو معاذ اللہ بعوض جنت کے جہنم مین داخل کیے جاوین اور بدلے ثواب کے عذاب مین مبتلا کیے جاوین جیسا کہ طائفہ ہوائیہ کا اعتقاد

ہے تو خدا تعالی کے وعدہ مین تخلف صریح لازم آویگا اور اوسکی شان مین ظلم قبیح پایا جاویگا وھو محال
عقلاً ونقلاً **فائدہ خامسہ** پانچوین یہ کہ حضرت امام صادق رضہ بحق ناطق کی تصریح کرنے اور
تشریح فرمانیسے روشن اور واضح ہوا کہ جو صفات اور اوصاف آیۃ کریمہ و نص عظیمہ اَلتَّائِبُوْنَ
اَلْعَابِدُوْنَ مین مذکور و مسطور ہین اون بزرگونکی ذات مین کہ جنہون نے ہجرت کو اختیار کیا اور
کسری اور قیصر اور دوسرے قبائل کفار و مشرکین پر جہاد کیا متمکن اور مستقر تہے یعنی سفینہ بحر دیانت
سکینہ اہل متانت حضرت امام ابو عبد اللہ رضہ علیہ الثنا والتحیۃ یون فرماتے ہین اور اسطرح ارشاد
کرتے ہین کہ آیۃ کریمہ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی توبہ کرنیوالے گناہوںسے عبادت کرنیوالے خدا کے اور شکر کرنیوالے
تنگی اور فراخی مین اور روزہ رہکہنے والے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور حکم کرنیوالے
نیک باتونکا اور باز رہکہنے والے بُری باتونسے اور حفاظت کرنیوالے اللہ کی حدود پر اور خوشخبری
دی تو مومنین کو۔ یعنی جن صفتونکو اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے اور جن اوصاف کو کہ ظاہر فرمایا ہے
مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ کسری وقیصر اون جمیع صفات کے جامع تہے اور اون کل اوصاف کے
مستجمع تہے سبحان اللہ کیسے مجاہدین رضہ کہ جو ہر وقت خدا کے سامنے توبہ کرتے رہتے تہے کیسے مہاجرین رضہ
کہ ہر ساعت خدا کی راہ مین مصروف رہتے تہے کیسے مجاہدین رضہ کہ ہر لحظہ خدا کے شکر مین مشغول
رہتے تہے کیسے مہاجرین رضہ کہ ہمیشہ صائم رہتے تہے کیسے مجاہدین رضہ کہ علی الدوام رکوع مین جہکو
رہتے کیسے مہاجرین رضہ کہ آٹہہ پہر سجدہ مین پڑے رہتے کیسے مجاہدین کہ جو نیک باتونکا حکم کرتے
کیسے مہاجرین رضہ کہ جو بُری باتونسے باز رہتے کیسے مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ کہ جو اللہ کی حدود سے کسی
حالت مین تجاوز نہ کرتے تہے کیسے مجاہدین رضہ و مہاجرین رضہ کہ جو ان امور کی مقبولیت پر خدا تعالی
کی جانب سے بکرات و مرات بشارت و خوشخبری سے مشرف ہوتے تہے پس اگر یہ بزرگ نعیاذ باللہ
متصف بصفات ذمیمہ قرار دیے جائین اور موصوف باموو غیر مشروعہ ٹہیرائے جاوین جیسا کہ پیروان

شیخ حلّی اور متبعین شیخ طوسی کہتے ہین تو لازم آتا ہے جہوٹا ہونا امام صادق رضہ کا وہو بدیہی البطلان

فائدہ سادسہ چہٹے یہ کہ فریقین اس امر کو جانتے ہین اور طرفین اسبات کو ملتے ہین کہ کسریٰ

وقیصر اور دوسرے قبائل کفار پر جہاد بعد وفات رسول خدا صلعم کے زمانہ خلافت راشدہ خصوصاً عہد

شیخین رضہ مین واقع ہوا اور انہی کے حکم سے یہ کل ملک مفتوح ہوکے خاصۃ جناب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے ملک فارس کو فتح کیا اور آپ ہی کے لشکر نے جابجا ان بلاد وامصار مین نیزہ اسلام کو نصب

کیا اور خدا کے دین کو بشوکت وحشمت جاری کیا پس اے اہل ایمان اور اے اہل ایقان خیال کرو

کہ یہ متبعین یعنی خلفائے راشدین رضہ اور انکے تابعین یعنی مہاجرین رضہ مجاہدین رضہ وہ لوگ ہتے کہ جنکی

نسبت امام جعفر صادق رضہ فرماتے ہین کہ انکو معیت رسول اللہ کی دارین مین حاصل ہتی انکی شدت کفار

پر کونین مین روشن تہی انکی عبادت کی قبولیت کتب مقدسہ اور صحف معظمہ سے ظاہر ہتی انکے اعمال

کی مقبولیت قیامت مین ظاہر ہوگی انکی روشنی صحابیت رضہ حشر کے روز چمکے گی یہ لوگ خدا کیطرف سے

فلاح پا چکے ہین یہ لوگ حق سبحانہ کی جانب سے بشیر بجنت ہو چکے ہین ان لوگون نے خدا یتعالیٰ

کے ہاتہ اپنی جان ومال کو بیچڈالا ان لوگونکو حقتعالیٰ نے بعوض جان ومال کے جنت کو دے ڈالا

یہ لوگ خدا یتعالےٰ کی عبادت ساتہ خشوع کے ادا کرتے ہتے یہ لوگ رضامندی خدا یتعالیٰ کی ساتہ

خضوع کے ڈہوندہتے ہتے ان لوگون نے جنت کو ارث مین لیا تہا ان لوگون نے اپنے عہد

وپیمان کو مستحکم کر لیا تہا یہ لوگ تائب تہے یہ لوگ عابد تہے یہ لوگ راکع تہے یہ لوگ ساجد تہے یہ

لوگ **آمر بالمعروف** تہے یہ لوگ **ناهی عن المنکر** تہے یہ لوگ **حافظ لحدود اللہ** تہے یہ لوگ

مجاہدین فی سبیل اللہ تہے ان لوگونکو خدا یتعالیٰ کیطرف سے دعوت الی اللہ کا اذن دیا گیا تہا ان لوگونکو

حقتعالیٰ کیجانب سے جہاد فی سبیل اللہ کا حکم کیا گیا تہا ان لوگونکو ایمان ساتہ کمال کے حاصل تہا ان

لوگونمین اسلام ساتہ تکمیل کے موجود تہا یہ لوگ جامع صفات ایمان تہے یہ لوگ مستجمع شروط اذن

دعوت وجہاد تہے پس ہم اب حضرات شیعہ سے استفسار کرتے ہین اور کبرائے اثنا عشریہ سے پوچہتے

ہین کہ جن لوگونکو حدیث کلینی جنتی بتارہی ہے جن بزرگونکو نص جعفری رضہ بہشتی بیان کر رہی ہے جن لوگونکو

امام ابوعبداللہ رض ماذون من اللہ کہہ رہے ہین جن بزرگونکو جگرگوشہ رسول اللہ داعی الی اللہ فرما رہے ہین جن لوگونکی شان مین امام جعفر صادق رض اون آیات کو کہ جنسے اونکا مقبول خدا اور محبوب کبریا ہونا ثابت ہے محمول فرماتے ہین جن بزرگونکی ذات کو امام مستحق ناطق اون صفات کیساتہہ کہ جنسے اعلی وافضل اور عمدہ کوئی صفت امت رسول اللہ مین نہین ہے موصوف بتلاتے ہین آیا اونکو غاصب یا ظالم یا جابر یا مرتد یا منافق یا منحرف عن دین اللہ بارادہ حکم اللہ کہنا درست اور جائز ہے جیسا کہ طائفہ ہوائیہ اور فرقہ واہیہ کہتا ہے کہ صحابہ کرام رض نے خلافت کو غصب کیا اہلبیت رض پر ظلم کیا جناب مرتضوی رض پر جبر کیا جناب سیدہ رض کے گہر کو جلادیا اونکی اعانت ومدد سے ہاتہہ کو کہینچ لیا سوائے دو چار صحابہ رض کے سب نے ارتداد کو اختیار کیا خدا کے حکم کو رد کیا ممنوعات شرعیہ کو حلال کیا محللات شرعیہ کو حرام کیا الی آخر الہذیانات والخرافات **خلاصہ** یہ کہ زمانہ خلافت راشدہ خلفاء راشدین مین بحکم خلفاء راشدین رض کے کسری وقیصر پر مہاجرین رض جہاد کرتے تھے اور جو حضرات کہ ایسے تھے وہ لائق دعوت جہاد کے تھے پس خلفائے کرام رض بنص امام لائق دعوت وقابل جہاد کے ہوئے اور لائق دعوت وجہاد بمنطوق حدیث کلینی وہ شخص ہے کہ مستجمع شروط مذکورہ اور صفات مسطورہ کا ہو پس خلفاء عظام رض مستجمع شروط اور جامع صفات تھے وہو المطلوب الحمد للہ کہ اس حدیث کلینی اور اس نص جعفری سے صحابہ رض رسول اکبر خصوصاً مہاجرین ومجاہدین کسری وقیصر کا اعلی اور افضل امت ہونا بدرجہ اتم ثابت ہوا اور خلفائے راشدین رض کی خلافت کا حق ہونا باکمل مراتب متحقق ہوا۔

تکمیل جسوقت علماء اہل سنت حضرات اہل تشیع پر جمیع طرق فرار کو مسدود کردیتے ہین اور کل توجیہات رکیکہ شیعہ کو مردود فرما دیتے ہین اوسوقت حضرات موافق مضمون الغریق یتعلق بکل حشیش مایوس محض ہوکر مطابق مفہوم کل شیٔ یرجع الی اصلہ دامن تقیہ پر ہاتہہ مارتے ہین عجب نہین کہ ہمارے مخاطب لاثانی اور اونکے برادران ایمانی اس حدیث جعفری رض مین بہی وہی طریقہ اختیار فرماوین اور اوسی وتیرہ پر قدم نازا اوٹہاوین لیکن بحمد اللہ کہ اس نص صادقی مین وہ طریقہ کلیتہً مدفوع ہے اور اس حدیث جعفری رض مین وہ وتیرہ بالکلیہ مرفوع ہے کیونکہ کلینی سے ثابت ہے

کہ آئمہ رضؓ کیواسطے جو صحیفہ خدا یتعالی کیجانب سے نازل ہوئے تہے ہر امام موافق اپنے صحیفہ کے عمل
فرماتے تہے امام جعفر رضؓ کے صحیفہ مین یہ حکم تہا کہ تو علی الاعلان اپنے مذہب کی دعوت کرنا اور علیٰ
رؤس الاشہاد اپنے آبا و اجداد کے علوم کو ظاہر کرنا خبردار کسی سے خوف مت کرنا اور ہرگز تقیۃً
کوئی بات مت کہنا اللہ ہی پر بہروسا رکہنا اور اوسی پر ہر وقت توکل کرنا کوئی تجکو ضرر نہ پہنچا سکیگا تو ہمیشہ
خدا کی امان مین رہیگا عبارت اوسکی یہ ہے حدث الناس وافتہم ولاتخافن احدًا الا اللہ
وانشر علوم اهل بیتك وصدق اٰبائك الصالحین فانك فی حرز و امان المنت للّٰہ
کہ یہ حدیث تقیہ سے بہی محفوظ رہی اور تمام خس وخاشاک سے پاک ہوئی دست درازی حضرات
شیعہ کی اوس سے منقطع ہوئی اور زبان تاویلات علیلہ سے بند ہوئی صحابہ کرام رضؓ خصوصاً خلفائے
عظام رضؓ کی افضلیت من جمیع الوجوہ علیٰ جمیع الامۃ متحقق ہوئی فی ارغام الشیاطین واضح ہو
کہ جو کچہہ یہانتک ہمنے درباب خلافت وامارت کے لکہا وہ حضرات شیعہ کی ہی مستند تفسیر و معتمد
حدیث سے لکہا نہ اسمین خلافت بلافصل جناب امیر رضؓ کو دخل ہے اور نہ خطبہ خم غدیر من کنت مولاہ
کو گنجایش ہے چونکہ اس اجمال کی تفصیل متعلق بتواریخ ہے اسیلیے ہم حضرات شیعہ کی نہایت ہی
معتبر تاریخ روضۃ الصفا مولفہ راس المورخین متشعین اخوندشاہ ایرانی سے جو صاحب مجالس
المومنین کے نزدیک بہی فی الجملہ اعتبار تمام رکہتا ہے توضیح وتشریح کرتے ہین اگرچہ وہ سب مطاعن
بہی جو حضرات شیعہ اہلسنت پر کیا کرتے ہین اس تاریخ مین جزو کل موجود ہین بعض کا جواب ہمنے
رسالہ ہذا مین تحریر کیا ہے اور اکثر کا جواب بدر الدجیٰ مین دیا ہے اسیلیے اوسکی تکرار کی ہمکو حاجت
نہین ہے اگر کوئی باقی رہ گئی ہو تو ناظرین مناظرہ وشائقین مباحثہ تحفہ اثنا عشریہ کے باب المطاعن
مین ملاحظہ فرماوین ہمکو صرف اظہار خلافت وامارت کا منظور ہے اسوجہ سے کہ بنائے مخاصمت
اسی امر پر موقوف ہے چنانچہ شاہد ہمارے دعوے حق بجانب کی انوار الہدیٰ مولفہ شیخ احمد صاحب
دیوبندی مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی ہے مگر صاحب معیار الہدیٰ نے محض لاجواب ہوکر
اس کارخیر کا مطلق ذکر نہ کیا بلکہ مجبور ہوکر قطعی چہوڑ دیا بنابراین ہمنے اونکے ناسور کہنہ کو پہر

نمک پاش کیا اور اوسکے نکتہ سُویدا کو پُرخراش و ہونڈا۔

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ صدیق اکبر کا

جب حضرت رسولؐ خدا نے اس خاکدان پر محن سے عنان عزیمت جانب دار الملک آخرت کے منعطف کی متقلدان قلادۂ شریعت یعنی اصحابؓ رسالت مآبؐ بسبب کثرت دشمنان دین و ایمان و قلت انصار و اعوان کی بمقتضائے بشریت خائف و اندیشہ ناک ہوئے اور حیرانی اور پریشانی نے ہر ایک مسلمان کے دلونپر اس خوف کا بہت بڑا اثر ڈالا اسلیے کہ اوسطرف اہل شقاق و نفاق یعنے کفار اشرار و منافق ناموافق از روے حقد و حسد یعنی کینہ خواہی کے ہر ایک گوشۂ مدینہ منورہ مین مجلسین ترتیب دیکر قسم قسم کے خیالات خام پکاتے تہے اور درباب انہدام بنیان اسلام کے طرح طرحکی باتین بناتے تہے جب مسلمانون نے کافرونکی یہ کیفیت دیکہی حد سے زیادہ متردد ہوئے او سدم مجمع مہاجرینؓ و انصارؓ مین ایک صاحب ابو الہیثم بن التیہان کہ نقباء اثنا عشریہ سے تہے کہڑے ہوگئے اور اس مضمون کے چند اشعار پڑہے کہ اے مسلمانون تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مین نہ کوئی ہمیشہ رہا اور نہ رہیگا کیونکہ یہ بات از روے عقل کے بہی محالات سے ہے تفصیل اس اجمال کی یہ کہ اس واقعہ جان فرسا و حادثۂ دل گذا یعنی رحلت فرمانے حضرت مقدس شہنشاہ ہر دوسرا نے ہمارے حواسونکو مختل کر دیا ہے اور عقلون ہماری کو مضمحل۔ دشمنان دین کہ جنکی گردنین ہمنے نرم کر دی تہین سخت تر سرکشی پر آمادہ ہین اور ہماری اس مصیبت جانکاہ پر شادان مسیلمہ کذاب قبیلہ یمامہ مین جوش مخالفت مار رہا ہے اور طلیحہ بن خویلد قبیلہ بنی اسد مین علم منازعت بلند کر رہا ہے ہرچند کہ دشمنان دین سوائے اسکے کہ ہمارے برائیان کرین آچکے دن ہمارا کچہہ نہین کرسکتے ہین مگر ہمکو کل کے دن کا بہت بڑا خیال ہے اور کل کے دن کی فکر کرنا آج ہے ضرور ہے از روے گمان کے ایسا یقین کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب صنادید قریش سے امر خلافت کے متصدی نہونگے اور اس معاملہ مین قیام

نفرما وینگے تو امت محمدی بالکل ہی ضائع ہوجائیگی جیسے گوسفند بغیر شبان اور زراعت بغیر
باران کے تلف ہوجاتی ہین مین امیدوار ہون کہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ یا حضرت ابو بکر صدیق رضؓ یا
کوئی دوسرے صاحب کفیل اس امر بزرگ کے ہون اسی اثنا مین حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے
فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین و انصار حضرت رسول خدا برحمت حق سے ملے یعنی جانب ایزد ذوالجلال
انتقال فرمایا چونکہ معبود تمہارا رب الارض والسما ہے وہ پاک و مبرا ہے نقصان سے اور منزہ ہے
فنا سے پس اوسکے فضل پر بہروسہ کرکے بموجب ﴿ ﴾ اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار ہرگز نہو اوس سے
مایوس امیدوار رہو اگر کوئی صاحب مسلمانونکے ولی ہون تو قصر اسلام کو کسیطرحکا خلل و زلل نہوگا
مسلمانون نے جواب دیا کہ درصورت مشورہ یعنی جسپر سب کا اتفاق ہو ہمکو بہی یہ امر بدل وجان منظور
ہے بعد اسکے اہل اسلام مقام سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئے حضرت خزیمہ رضؓ بن ثابت جنکو حضرت
رسول خدا نے لقب ذوشہادتین کا کسی معاملہ مین دیا تہا اہل مدینہ کو ترغیب دلاتے تہے کہ جہانتک
ممکن ہو تم اپنا ولی کسی انصار ہی کو کرنا اور خلافت قریش پر راضی نہو نا گروہ انصار نے کہا کہ صدقت
والحق نطقت یعنی تو سچ بولا لہذا ہمنے سعد رضؓ بن عبادہ کی امارت کو پسند کیا اور اونکی حکومت پر ہم سب
راضی ہوئے لیکن اسید رضؓ بن حضیر نے اسبات سے انکار کیا اور فضیلت اصحاب رضؓ ہجرت مین
ایک مضمون پڑہا اور عویم رضؓ بن ساعدہ نے اونکے کلام کی تائید کی خلاصہ یہ کہ فرقۂ انصار رضؓ مین
بسبب نہونے متفق البیان کے تفرقہ پڑ گیا جب حضرت ابو بکر رضؓ و حضرت عمر رضؓ و حضرت ابو عبیدہ رضؓ
نے دیکہا کہ حضرت سعد رضؓ بن عبادہ بوجہ اوس مرض کے کہ رکہتے تہے کملی اوڑہے ہوئے بیٹہے
ہین اور گرداگرد اونکے انصار رضؓ کہڑے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ اونکے ہاتہ پر بیعت کرین
جب اشراف مہاجرین بہی اوس مقام خیر انجام یعنی سقیفہ مین جمع ہوگئے تہوڑی دیر بعد حضرت ثابت
بن قیس نے فضیلت انصار مین بہت کچہ مناقب بیان کیے اور کہا لائق یہ ہے کہ امر خلافت
و ہم حکومت اسی گروہ مین سے کسی صاحب کو سپرد کیا جاوے حضرت ابو بکر رضؓ نے اسپر معقول جواب
دیا پہر کسی نے انصار مین سے کہا کہ منا امیر و منکم امیر یعنی ایک شخص ہم مین سے امیر ہو اور ایک شخص تم مین سے ہو آگے مسلمانونکو

اہل تجربہ نے پسند نہ کیا اسلیے کہ ایک مقام مین دو امیر اور ایک نیام مین دو شمشیر کا رہنا غیر ممکن ہی
بعد اسکے حضرت فاروق اعظم رض نے چاہا کہ کچھہ گفتگو کرین لیکن حضرت صدیق اکبر رض نے اشارہ
سکوت کا فرمایا حضرت عمر رض خاموش ہو رہے اوسوقت حضرت ابو بکر رض نے فرمایا کہ اے گروہ انصار
ہمکو تمہارے مناصب و مناقب کا بدل اقرار ہے واللہ ہم تمہارے اون احسانات بیغایات کو جو تمنے
درباب آراستگی دین متین و پیراستگی شرع مبین کے فرمائے ہنوز نہین بہولے لیکن قریش کو
تمام عرب مین قدیم سے شرف عظیم حاصل ہے اور ایسی فضیلت دوسرونکو حاصل نہین ہے اور تمام عرب
تاوقتیکہ کوئی صاحب قوم قریش سے متصدی اس امر خطیر کا نہو اطاعت نہین کرسکتے ہین لہذا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے درمیان مین سے کوئی صاحب امیر ہون اور تمہاری درمیان مین سے
کوئی صاحب وزیر خدا سے ڈرو اور ایسا نکرو کہ اسلام مین تفرقہ پڑجاوے اور شرع شریف مین رخنہ
بعد اس گفتگو کے حضرت معن رض بن عدی نے کہڑے ہو کر بیان کیا کہ اے گروہ مہاجرین رض قسم
ہے خدا کی بلاشک تم ہمارے نزدیک معظم و مکرم ہو ہمکو صرف اس امر کا اندیشہ ہے کہ خلاف عدالت
امارت نہ واقع ہو اوسوقت حضرت عمر رض نے کہا کہ اے گروہ انصار کیا تمنے حضرت رسول صلعم خدا سے نہین
سنا ہے کہ فرمایا الآئمة من قریش ولا تکونو هذا الامر الا فیهم یعنی خلافت سوائے قریش کے
کسی کو سزاوار نہین ہے مگر اونہی مین سے اسپر حضرت بشیر رض بن سعد نے کہا کہ واللہ یہ حدیث مینے
خاص حضرت رسول خدا صلعم سے سنی ہے اسوجہ سے مجکو یقین ہے کہ بلاشک کوئی صاحب قریش ہی
سے امیر ہونگے اسکے جواب مین حضرت صدیق اکبر رض نے فرمایا کہ احسنت و احسنت و نعم الرجل انت

لہ صاحب روضة الصفا نے براہ تعصب صرف بغرض الزام دینے اہلسنت کے اس بحث کو چہوڑ دیا کہ جب مسلمانون نے حضرت
صدیق اکبر رض سے کہا کہ آپ امیر ہون اوسوقت آپنے فرمایا کہ بموجودگی حضرت علی رض کے مین امارت منظور نہین کرسکتا چنانچہ قول
حضرت صدیق رض برحق کا احقاق الحق ونیز دیگر کتب شیعو نمین باین عبارت مرقوم ہے اقیلونی یعنی لست بخیرکم وعلی فیکم
ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمہارا اور حال یہ کہ علی رض تم مین موجود ہین- اس سے معلوم ہوا کہ حضرت
صدیق اکبر رض کو جناب امیر رض کی امارت بدل منظور تہی مگر اصحاب رائے نے بموجب اپنے مشورہ کے حضرت صدیق اکبر رض ہی کو خلیفہ
کیا اور فی الواقع خیریت امت کی بہی آپ ہی کی خلافت مین تہی جیسے کہ آنحضرت رض کے دستور العمل سے ظاہر ہے ۱۲

یعنی تونے بہت ہی اچھا کہا اور تو خوب آدمی ہے امر واقعی یہ ہے کہ یہ بات مین اپنے واسطے نہین
کہتا ہون بلکہ مطلب میرا یہ ہے کہ ان دو صاحبون مین سے ایک صاحب امیر مقرر کیے جاوین تو
بہتر ہے یا تو حضرت عمر رضہ کو امیر اپنا بناؤ یا حضرت عبیدہ رضہ بن جراح کو اسلیے کہ مصلحت مسلمانونکی انہی
صاحبونکی بیعت مین بہتر سمجھی جاتی ہے انصار نے کہا حاشا وکلا علامات امارت کی تمہارے ہی
چہرۂ منور سے عیان ہین ونشانات خلافت تمہارے ہی رخ انور پر نمایان تم بلاشک یار غار
حضرت رسولخدا ص کے ہو تم صاحب اسرار محمد مصطفیٰ کے ہو باوجود سبقت اسلام وفضیلت تمام
تمہاری کے کیونکر ممکن ہے کہ ہم دوسرے کی نسبت یہ امر بزرگ وکار سترگ تجویز کرین چنانچہ اکثر
اصحاب رضہ حضرت صدیق اکبر رضہ کی خلافت پر راضی ہوگئے سب سے پہلے حضرت بشیر رضہ بن سعد
نے بیعت مین سبقت کی اور اپنا ہاتھہ حضرت صدیق اکبر رضہ کے ہاتھہ مین دیا بعض کا قول ہے
کہ حضرت عمر رضہ نے پہلی پہل بیعت کی تہی غرضکہ بعد اسکے برغبت تمام مہاجرین رضہ وقبیلہ اوس نے
حضرت صدیق اکبر رضہ کی بیعت کی اس دن خاص لوگون نے بیعت کی تہی جب دوسرے
دن حضرت صدیق اکبر رضہ نے منبر پر کہڑے ہوکر خطبہ غرا پڑہا اوسوقت کل خواص وعوام یعنی بنی ہاشم
وغیر بنی ہاشم نے آنجناب رضہ کی دل وجان سے اطاعت اختیار کی اور آپکے دست اقدس پر برضا ورغبت
بیعت کی۔

ذکر بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا

اگرچہ صاحب روضۃ الصفا نے بنابر تعصب وابن سبائی مذہب کے درباب بیعت جناب امیر رضہ بہت
کچھہ اقوال پراگندہ بل دروغ آگندہ نقل کیے ہین اور اونکا نتیجہ مطابق عقائد پر مکائد ملت شیعی کے
جبر واکراہ کا نکالا ہے ہم اون جملہ خرافات کی تردید مین ایک قول جناب امیر رضہ ہی کا نقل کرتے ہین
اور اوسکی شرح بہی ملا فتح اللہ کاشانی مستند مجتہد شیعان سے لکہتے ہین جیساکہ شرح نہج البلاغت
معتبر ومتواتر کتاب شیعان مین مرقوم ہے فنظرت فی امری این کلامیست مقطوع از کلام آنحضرت رضہ
کہ دران ذکر نمودہ احوال خود را بعد از وفات حضرت رسالت پناہ وبیان کردہ رمز پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم را با و در عدم نزاع درامر خلافت و وجوب تصدی او بامر خلافت یا حصول آن برفق و ملائمت

دحاصل کلام آنست کہ چون مامور بودم درامر خلافت از جانب آنحضرت صلعم پس نظر کردم در کار خویش

فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی پس ناگاہ فرمان بردن پیغمبر صلعم را بترک قتال پیشی گرفتہ

بود بر بیعت من باین گروہ واذا المیثاق فی عنقی لغیری وناگاہ پیمان در گردن من بود از برای

غیر من یعنی در ذمت من بود پیمان پیغمبر صلعم وعہد او بترک کارزار با مخالفان در اول کار۔ اسکا مطلب

یہ ہے کہ جناب امیر رض فرماتے ہین کہ مجکو حضرت رسول خدا نے حضرت اصحاب ثلثہ رض کا محکوم و مامور بنادیا

تہا پس مجکو اطاعت کرنا آنحضرت رض موصوف کا لازم آیا اور کیون نہ مین اطاعت کرتا کہ حضرت صلعم

نے سبقت بیعت خلفاء ثلثہ رض پر عہد و پیمان سے لیا تہا اسبات کا کہ جب خلفاء ثلثہ رض کی بیعت واقع

ہو تو تم اونکے مقابلہ مین کچہہ جہگڑا نہ کرنا۔ صرف جناب امیر رض کے اس قول فیصل سے جملہ روایات

جبر و اکراہ شیعونکا قلع وقمع ہوگیا اب ہم اسی روضۃ الصفا سے جناب امیر رض کی بیعت کا حال جو

قریب بہ یقین ہے نقل کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب حضرت علی رض نے سنا کہ جملہ مسلمانون نے

حضرت ابوبکر رض کی بیعت پر اتفاق کیا نہایت ہی شتابی کے ساتہہ اپنے دولت خانہ جنت آشیانہ

سے باہر تشریف لائے سوائے تہبند شریف کے کوئی کپڑا بدن اقدس پر نتہا چنانچہ اوسی حالت

مین آنجناب رض نے حضرت صدیق اکبر رض کی خدمت مین پہنچکر فرط شوق سے بیعت کی روایت

ہے کہ حضرت ابوسفیان رض نے قبل از بیعت جناب امیر رض سے عرض کی کہ بڑے تعجب کی بات ہے

کہ ایک شخص قبیلہ بنی تیم سے متصدی اس حکومت کا ہو اور آپ محروم رہ جاوین اگر آپ فرماوین

تو مین اس جنگل کو سواران بیشمار و پیادگان ہزاران ہزار سے بہردون حضرت علی رض نے فرمایا

کہ اے ابوسفیان رض تو زمانۂ جہالت مین بہی ایسے فتنہ و فساد برپا کیا کرتا تہا اور اب بہی چاہتا ہے

کہ اسلام مین تفرقہ پڑ جائے واللہ ہم ابوبکر رض کو شایستہ تر اس منصب کا جانتے ہین جب حضرت

صدیق اکبر رض کو معلوم ہوا کہ ابوسفیان رض ارادہ مخالفت کا رکہتے ہین آپنے بنظر مصلحت اونکے

صاحبزادہ حضرت یزید رض کو نوید امارت ملک شام کی سنائی حضرت ابوسفیان رض نے سنتے ہی

۵۱ تصدی یعنی پیش آمدن

اس خبر فرحت اثر کے قطعی ترک منازعت ومخالفت کی وبصدق اعتقاد حضرت صدیق اکبر رضٔ
کے مطیع ومنقاد ہوگئے بلکہ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کی مصداق بنگئے۔

ذکر تشریف لیجانے حضرت اُسامہؓ کا حدود شام مین

جب امر خلافت حضرت صدیق اکبر رضٔ پر مقرر ہوا اوسوقت حسب الحکم آپ کے تمام مدینہ منورہ مین
منادی کی گئی کہ کوئی لشکر اُسامہ رضٔ سے مخالفت نہ کرے اور جس کسیکو کہ حضرت رسول خداؐ نے
اونکے ہمراہی کو نامزد فرمایا تہا وہ جانے مین تاخیر نکرین بعض اصحاب دانش نے حضرت صدیق
اکبر رضٔ سے عرض کی کہ جس جماعت کو کہ آپ ہمراہ لشکر حضرت اسامہ رضٔ کے لڑائی مین بہیجتے ہین
اور وہی عظمائے اسلام سے ہین اب ایسا سنا گیا ہے کہ قبیلہ عرب وفرقہ یہود درپے ارتداد و
مخالفت کے ہین اور مدینہ منورہ کے گرد ونواح مین جمع ہورہے ہین شاید کہ بعد چلے جانے
حضرت اسامہ رضٔ کے کوئی خلل ملک وملت مین واقع ہو اگر چند روز اس معاملہ مین تاخیر کیجاوے
تو خالی از مصلحت وصواب سے نہوگا حضرت صدیق اکبر رضٔ نے جواب دیا کہ اگر درندہ خونخوار
غیبت اسامہ رضٔ مین میرے جسم کو پارہ پارہ کرڈالین توبہی مین اسامہ رضٔ کو ضرور ہی بہیجونگا۔
نقل ہے کہ ایک گروہ نے انصارؓ سے حضرت فاروق اعظمؓ کو کہا کہ تم خلیفہ حضرت رسول خداؐ یعنی
حضرت ابوبکر رضٔ سے عرض کرو کہ آپ زمام مہام وعنان انتظام اس امر خطیر کی اوس امیر کے
ہاتہہ مین دیجئے جو حضرت اسامہ رضٔ سے از روے سن وسال کے بزرگتر ہو جونہی یہ بات حضرت
عمر رضٔ نے عرض کی حضرت صدیق اکبر رضٔ نے اپنے دست مبارک سے ریش حضرت فاروق اعظم رضٔ
کی پکڑکر فرمایا ثکلتک امک یا ابن الخطاب یعنی روے تجکو مان تیری اے بیٹے خطاب کے
جبکہ یہ منصب حضرت رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیا ہے تو مین کون ہون جو اوسکو اس منصب سے
معزول کرون القصہ حضرت صدیق اکبر رضٔ نے حکم محکم دیا کہ اسامہ رضٔ اپنی منزل مقصود کیطرف
روانہ ہو حضرت اسامہ رضٔ بموجب فرمان واجب الاذعان خلیفہؓ دوران کے گہوڑے پر بیٹھے

اور جانب ملک شام متوجہ ہوئے حضرت صدیق اکبر رضہ بہی پاپیادہ ہمراہ حضرت اُسامہ رضہ کے ہوئے ہرچند حضرت اسامہ رضہ نے عرض کی کہ اے خلیفہ برحق رضہ یا تو آپ سوار ہولیجئے یا سواری سے اوتر پڑنے کی مجکو اجازت دیجیے حضرت صدیق اکبر رضہ نے اونکی معروضہ کو نامنظور فرمایا یعنی نہ خود سوار ہوئے اور نہ اونکو سواری سے اوترنے کا حکم دیا ع این کار از تو آید مردان چنین کنند۔ اثنا راہ مین سرداران لشکر کو وصیت و نصیحت باین مضمون فرماتے جاتے تہے کہ شام مین پہنچکر کوئی خیانت نکرے اور گرداگرد غادر کے نہ پہرے اور بچون اور بوڑہون اور عورتونکو نہ مارین اور درخت پہلدار کو نہ کاٹین اور جو راہب کہ معابد مین خدائے پاک کے عبادت کرتے ہون اونسے متعرض نہون جب حضرت صدیق اکبر رضہ نصیحت سے فارغ ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے اور حضرت اسامہ رضہ مع لشکر اہل اسلام بعد طے منازل و قطع مراحل قبائل قضاعہ تک پہنچے اور اونکا تخت تاراج کردیا وہان بہت کچھہ مال و منال مسلمانونکے ہاتہہ لگا بعد اسکے حضرت اسامہ رضہ اوس موضع مین پہنچے جہان اونکے والد ماجد حضرت زید رضہ شہید ہوئے تہے اور وہان بہی بفضل خدا اپنے پدر بزرگوار کے قاتلونسے انتقام لیکر بخیریت تمام مدینہ منورہ کو واپس آئے اور بعض روایت مین ہے کہ حضرت اسامہ رضہ نے کسی کو موضع مذکور مین نہ دیکہا اور صحیح و سلامت مراجعت کی روایت ہے کہ بعد انتقال حضرت رسول ؐ ذوالجلال کے اہل نفاق و شقاق یعنی کفار اشرار کو یہ گمان تہا کہ اب اہل اسلام کو قوت و شوکت نرہی تاکہ لشکر کشی کرسکین بلکہ انکا دفع کرنا آسان تر ہے جب یہ خبر ہیبت اثر گوش گذار کفار فجار کے ہوئی کہ حضرت اسامہ رضہ بڑا زبردست لشکر لیکر مدینہ سے جانب شام روانہ ہوئے ایسی دہشت و وحشت اونکے دلونپر غالب ہوئی کہ مسلمانونسے جان چراتے پہرتے تہے بلکہ آنکھہ تک نہین ملاتے تہے

ذکر اسود عیسیٰ اور اوسکا قتل ہونا فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے

جب شہیر بن باذان حاکم یمن مسلمان ہوا ساکنان اوس ملک کو دعوت اسلام کی چنانچہ اوس کی

سعی موفورہ سے اہالیان اوس دیار پر ایسا اثر ڈالا کہ سب کے سب مسلمان ہوگئے از آن جملہ اسود
عیسلی بہی تہا جب شہر بن باذان نے رخت سفر جانب جنان باندہا یعنی دنیا سے انتقال کیا حضرت
رسول خدا صلعم نے ایک جماعت اہل اسلام کی ولایت یمن کیطرف روانہ کی تاکہ اوس ملک پر اپنا قبضہ
کرین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت مقدس نبوی صلعم نے عمرو رض بن خرام کو نجران کا حاکم کیا
تہا اور خالد رض بن سعید بن ابی العاص کو اوس موضع پر جو درمیان زبید و نجران واقع ہو والی
بنایا تہا اور عامر رض بن قہیرہ کو ہمدان کی حکومت دی تہی اور شہیر رض بن باذان کو دار الملک یمن کا مالک
کیا تہا اور ابو موسی رض کو مارب پر مقرر کیا تہا اور زیاد بن ولید رض انصار کو عمال حضرموت پر تعین فرمایا
تہا اسی طرح سے اوس نواح مین عکاشہ رض بن ثور و مہاجر رض بن امیہ و طاہر رض بن ابی ہالہ کو حکومت
عطا کی اور یعلی رض بن منیہ کو تمام لشکر پر سپہ سالار مقرر فرمایا اور معاذ رض بن جبل کو تعلیم احکام شریعت
کے واسطے ممتاز فرمایا تاکہ ہر شہر مین پہر کر تمام مسلمانون کو ارکان اسلام سکہلا دین غرضکہ ہر ایک
صاحب رض اپنے اپنے کار منصبی مین قیام رکہتے تہے جب حضرت رسول صلعم خدا آخر حیات مبارک
مین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ مین مراجعت فرما کر صاحب فراش ہوئے اسود عیسلی جسکو عہیلۃ بن
کعب بہی کہتے تہے اور اوسکا لقب ذو الحمار بہی تہا اوسنے اپنی نسبت نواح یمن مین دعوے
نبوت کیا یہ ملعون کاہن بہی تہا اور عجیب وغریب شعبدے جانتا تہا اسکے ریب و فریب سے
ایک جماعت کثیرہ قبیلہ مذحج کی گمراہ ہوگئی اور اوس شعبدہ باز حیلہ ساز کی نبوت پر ایمان لائے
اور قیس بن عبد یغوث کہ ایک عظمائے اوس دیار سے تہا صراط مستقیم اسلام سے منحرف ہوکر اوسکا
سپہ سالار ہوا وہ ظالم مرد دو سات سو سوار ہمراہ لیکر کہف حنان کہ مسکن اوسکا تہا واسطے مقابلہ
شہیر رض بن باذان کے صنعا کو روانہ ہوا جب یہ خبر شہیر رض بن باذان کو پہونچی وہ بہی شہر صنعا
سے مسلح ہوکر اسود کی طرف متوجہ ہوئے جانبین سے لشکر صف آرا ہوا بعد بہت بڑی حرب و ضرب
و جدال و قتال کے حضرت شہیر رض بن باذان شہید ہوگئے جب اسود نے اس جنگ مین کامیابی
حاصل کی ضبط ملک یمن مین مشغول ہوا اور حضرت شہیر رض شہید کی بی بی سے اپنا عقد کر لیا اس

بی بی کا ایک چچازاد بہائی تہا فیروز نام اسود نے فیروز اور ایک دوسرے شخص داد و یہ نام کو اہل
عجم پر جو یمین مین آبسے ہتے سردار مقرر کیا **روایت** ہے کہ عمرو معدی کرب حضرت رسولخداؐ
کے حضور مین حاضر ہوکر مسلمان ہوا غرض اوسکی یہ ہتی کہ آنحضرتؐ زبید کی ریاست پر مجکو امیر مقرر
فرماوین چونکہ آنحضرتؐ زبید پر دوسرے کو حاکم مقرر کر چکے تہے عمرو رنجیدہ خاطر ہوکر اپنے وطن کو
واپس گیا اور حال نبوت اسود عنسی کا سنکر اسلام سے پہر گیا اور شعبدہ باز کی اطاعت قبول کرلی
اسکے سبب سے اسود عنسی کے معاملات کو ترقی ہوئی اور اوسکی معاونت سے تمام ملک یمن پر
متصرف ہوگیا اسوجہ سے مسلمان وہانکے خائف ہوکر پریشان ہوگئے چنانچہ امراء اسلام سے
حضرت عمرو رضہ بن حزام وحضرت خالد رضہ بن سعید مدینہ منورہ مین واپس آئے اور تمام اہل
ایمان طاہر بن ہالہ کے پاس مجتمع ہوئے جب یہ خبر حضرت رسولؐ خدا کو پہونچی بقیہ امراء اسلام
موصوفہ بالا کو فرمان لکہے اور اوس مدعی کذّاب کے ساتہہ لڑنے کو ترغیب فرمائی اہل اسلام
دیکہتے ہی فرمان واجب الاذعان آنحضرتؐ کے قوی دل ہوگئے اور اوس شریر اشرار کے شر
رفع و دفع کرنے مین نہایت ہی درجہ کی کوشش کی روایت ہے کہ جس زمانہ مین آنحضرتؐ
کے فرمان امراء اہل ایمان کے پاس پہونچے اوسوقت مین قیس بن عبد یغوث وفیروز دیلمی و
داد و یہ کہ جنپر اسود مردود کو بہت بڑا اعتماد تہا اوسکی حرکات قبیحہ وسکنات شنیعہ دیکہکر اپنے
دلون مین نہایت کے درجہ کو رنجیدہ خاطر تہے جب اونہون نے خبر فرمان حضرت مقدس
نبویؐ کی سنی تینون شخص اوسکے قتل پر آمادہ ہوگئے مگر فرصت وقت ڈہونڈہتے تہے
پیشتر اونہون نے اون لوگونکو اپنے موافق کیا جنپر اونکو بخوبی اعتبار تہا بعد اوسکے اسود کے
قتل کی تدبیر کے ذکر کرتے ہین کہ اسود کے تابع شیطان تہا وہ اوسکو حالات پوشیدہ کی خبر
دیا کرتا تہا چنانچہ یہ خبر بہی شیطان نے اسود کو دی اسود نے قیس کو خلوت مین طلب کرکے
کہا کہ تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتہہ کے میرے قتل کے درپے ہین عنقریب تجہپر وبال
آنیوالا ہے قیس نے اسود کی زندگی کی قسم کہاکر کہا کہ یہ بات محض خلاف ہے بعد اس کے

باہر آکر اپنے یاران صادق و دوستان واثق سے یہ ماجرا بیان کیا کہ اسود چنین وچنان کہتا ہے اب ہمکو بہی اوسکے مکر سے غافل نرہنا چاہیئے کیونکہ وہ ظالم ضرور ہے ہمکو ضرر پہونچا دیگا اسی حالت مین خطوط عامر بن شہیر و ذی الکلاع وغیر ہما کے جو اسود سے رنجیدہ دل تہے قیس کے پاس باین مضمون پہونچے کہ حتے الامکان قلع وقمع اسود مین سعی موفورہ فرمائی ہم تمہاری مدد کو موجود ہین فیروز کہتا ہے کہ جب ہمنے خطوط امراء عظام کے دیکہے قوی دل ہوکر اسود کے قتل کو متفق البیان ہوئے اور سب نے کمر ہمت اس کار خیر مین چست کی مین پہلے اوسکی زوجہ یعنی اپنی چچازاد بہن پاس کہ وہ مسلمان نیک اعتقاد تہی گیا اور درباب قتل اسود کے مین نے اوس سے گفتگو کی اوس مومنہ صالحہ نے جواب دیا کہ امر واقعی یہ ہے کہ مین نے بہی ایسا بدکار ناہنجار کوئی آدمی نہین دیکہا یہ ظالم تمام رات شراب پیتا ہے اور پہر دن چڑہے تک سوتا ہے اور ناپاک سیہ دل غسل جنابت بہی نہین کرتا ہے اب مین تم کو ایک تدبیر بتلاتی ہون تم فلانے باغ مین آجانا مین وہان ایک نشان کردونگی اوسکے سبب سے تم کو معلوم ہوجائیگا کہ اسود رات کو فلانے مکان مین استراحت کریگا جبسے اوسنے سنا ہے کہ خاص میرے ہی مصاحب مجکو قتل کرنا چاہتے ہین اسیلیے اوسکا محل پاسبانان بیشمار سے بہرا رہتا ہے مطلب میرا یہ ہے کہ جس مکان مین وہ خواب کرے تم رات مین آنا اور اوسکی دیوار مین نقب لگاکر اندر گہس جانا اور فوراً اوس شیطان کا کام تمام کرنا فیروز کہتا ہے کہ جب رات ہوئی مین اور داذویہ اور قیس مقام معینہ پر پہونچے اور دیوار مین نقب لگائی پہر ہمنے آپسمین کہا کہ پہلے کون اندر جاویگا داذویہ نے کہا کہ مین بوڑہا آدمی ہون شاید مین نے ہاتہہ مارا اور کارگر نہوا تو نہایت مشکل ہوگی تب مین نے قیس سے کہا کہ یہ کام تیرا ہے جواب دیا کہ مجکو اس امر کا اندیشہ ہے کہ اگر مین جاکر قتل کرون تو شاید اسود جاگ پڑے تو میری کوشش ضائع ہوگی اور مطلب ہاتہہ سے جاتا رہیگا جب مین اپنے دوستونکی مدد سے مایوس ہوا آپ ہی گہر مین اسود کے گہس گیا وہان جاکر خیال آیا کہ کوئی حربہ میرے ہاتہہ مین نہین اسوجہ سے کہ چلتے وقت گہبراہٹ مین ہیبت کے مارے تلوار اپنے گہر مین بہول آیا تہا

چونکہ مین مرد قوی ہیکل تہا اپنا دل مضبوط کرکے اوس ملعون کے سرہانے کہڑے ہوکر اور اوسکا سر اور ڈاڑہی پکڑکر ایسی گردن مروڑی کہ ٹوٹ گئی اوسکے صدمہ سے اسود چیخنے لگا یہانتک کہ چوکیدار اوسکی آواز مہیب سنکر دوڑے اور بیتابانہ دروازہ پر آکر اوسکی بی بی سے دریافت کیا کہ ہمارے پیغمبر کو کیا ہوا جو ایسا بے تحاشا چلاّتا ہے اوسکی عورت نے جواب دیا کہ گہبراؤ مت اسوقت تمہارے پیغمبر پر وحی اوتر رہی ہے اوسکی ثقالت کے سبب سے نالان ہے فیروز کہتا ہے بعد اسکے قیس میرے پاس آگیا اور سر اوس ناپاک کا تلوار نکالکر تن سے جدا کیا پہر ہم دونو شادان و فرحان باہر آئے اور اپنے ڈیرا ونمین جاکر آرام سے سو رہے جب صبح ہوئی ہمنے باواز بلند اذان کہی امت اسود سے ایک جماعت کثیرہ ہتہیار لیکر ہماری طرف دوڑے ہمنے اوسوقت سر اسود ملعون کا اونکے روبرو پہینکدیا دشمنان دین نے جونہی سر اپنے سردار کا دیکہا خائف ہوکر پراگندہ ہوگئے بفضل خدا پشت کفر ٹوٹ گئی اور کمر اسلام مضبوط ہوگئی بعد اسکے حضرت معاذ رضی بن جبل اور تمام امت محمدیہ جو حسب مصلحت گوشونمین پوشیدہ تہے خوشی خوشی باہر آئے اور خبر اس فتح عظیم و نصرت جسیم کی خلیفہ رضی حضرت رسول خدا کے حضور مین روانہ کی کہتے ہین کہ سب سے پہلے جو اسلام مین مرتد ہوا وہ اسود ملعون تہا اسنے تین مہینے تک ملک مین اپنے تصرف مین کہا بعدہ فی النار و السقر ہوا۔

ذکر حملہ مرتدین کا اور شرح خطبہ حضرت صدیق اکبر رضی کی

ارباب تواریخ بیان کرتے ہین کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی مسند آراے خلافت ہوئے آپنے ایک مجمع خاص مین بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑہا کہ ایہا الناس گوش ہوش سے سنو کہ عہدۂ ولایت یعنی خلافت تمہاری کا میرے ذمہ فرض ہوا اگر زندگی میری بطریق عدالت و مروت کے گذرے تو تم اپنی ہمت و قابلیت کے لایق میری مدد کرنا اور اگر مجہسے بمقتضائے بشریت کسی امر مین بہول چوک ہوجائے تو تم مجکو متنبہ کرنا اور کوئی بات مجہسے

خوشامد کی نہ کہنا اسیلیے کہ سچ بولنا امانت ہے اور جھوٹ بولنا خیانت یقین جاننا کہ میرے
نزدیک ادنی واعلی دونون برابر ہین اگر قوی ضعیف کو ستائیگا تو مین اوس سے اوسکی داد
لونگا اور کوئی قوم خلاف دین وایمان کے عمل درآمد نکرے اور اگر کریگی تو ذلیل وخوار ہوگی
اور کوئی گروہ بغاوت وفساد وشقاوت وعناد مین جرارت ودلیری نکرے اور اگر کرینگے تو
حوادثات زمان وبلائے ناگہان مین مبتلا ہونگے جبتک مین پروردگار وآفریدگار عالمیان
کی متابعت کرون تم بہی میری اطاعت کرنا اور اگر مجہسے خلاف حکم خدا کوئی کام سرزد ہو تو تم بہی
میری مخالفت کرنا والسلام - جب حضرت صدیق اکبر رض خطبہ سے فارغ ہوئے منبر سے اوترکر
اپنے دولت خانہ عدالت کاشانہ مین تشریف لائے اور نہایت ہی جہد بلیغہ وسعی کثیرہ سے
انتظام مہام خلافت مین مصروف ہوئے -

قضیۂ فدک

واہ حکیم جیو کیون نہو مانتا ہون سچ کہنا ہی جواب الجواب ہے ہمارے دندان شکن بلکہ گردن شکن
جواب کا جیساکہ آپ نے بیفائدہ چند اوراق اپنے سیاہ کرکے شیعونکو خوش کردیا ارے صاحب
ہوش کی بنوا سئیے بہکی باتونکا تو علاج حضرت لقمان پاس بہی نہین پہر تمہاری سوء مزاجی کا
معالجہ کون کرسکتا ہے خدا آپ کے امراض کبدی کو دور کرے تاکہ تم اعتدال کی راہ پر آجاؤ
اور کجی کی پگ ڈنڈی چہوڑکر راستی کے دڑے پر پڑجاؤ ہٹ دہرمی کی راہ ناپنا اچہا نہین
ہے کیا پڑہا یا اوسے کچہہ غیر دن نے ۔ خط ہمارا نہ پڑہا کیا باعث ۔ ہم پہلے ہی اقرار کرچکے ہین
کہ البتہ ہماری کتب معتبرہ مین صرف اسقدر مذکور ہے کہ حضرت زہرا رض نے دعوی فدک کیا تہا
حضرت صدیق اکبر رض نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ مین حضرت رسول خدا صلعم کے طریق پر اسکا
عملدرآمد کرونگا اوسکے خلاف نہین کرسکتا ہون جب حضرت فاطمہ رض نے یہ بات سنی تو بمقتضائے
بشریت کسیقدر آپکو رنج ہوا سو حضرت علی رض نے درمیان مین پڑکر اُسکو رفع دفع کروا دیا
یہ تحقیق بات ہے جملہ محدثین اہلسنت کے نزدیک اب تم جو الزامًا ہر جواب کے جواب مین کہتے

ہوکہ اہلسنت کے یہان بہی تو ایسا ہی ہے اجی حکیم جیو اگر اہلسنت کے یہان بہی ایسی باتین
یعنی خرافاتین ہوتین توہرگز ہمارے علما تمہارے جواب مین نہ پیش کرتے کیونکہ خیال رہتا
ے چو تیر انداختی بر روے دشمن ٭ چنان دان کاندر آماجش نشستی ٭ اب ہم صاف
صاف کہتے ہین کہ آپسے زیادہ کوئی بہی جہوٹا نہوگا کیونکہ آپنے محض دروغ الزام دیے ہین
اونکا ذکور ہماری کتب معتبرہ مین نہین ہے اگر ہے تو اوسیقدر ہے جو ہم اوپر لکہہ چکے بہلا
بتاے تو کہ بخاری شریف مین یہ بات کہان ہے کہ حضرت زہرا رض نے تا بزیست حضرت
صدیق اکبر رض سے کلام نہ کیا (کلام نہ کرنے کی گڑہت آپکی نہین بلکہ آپ کے پشت پناہ ہونکی
طرفسے ہے نہ مضمون حدیث صحیح بخاری کا) اسی طرحسے آپنے محض افترا کیے ہین اور کوئی
بہی جواب آپسے نہین بن پڑا ناحق اپنی عمر عزیز کو ضایع کیا خیر یہ بحث تو پرانی پڑگئی اب ہم
جدید بحث تمہارے ہی لکہے ہوئے پر کرتے ہین ے یہان کا تو قصہ یہ چہوڑا یہان پسنو
پہر اوسی غمزدیکا بیان ٭ دیکہو حکیم جیو اپنے صفحہ ۵۰ سطر ۱۲ کو اور غور کرو اپنے عقیدہ عقیدہ کو
مَآ اَفَاۤءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ پس اب اس آیت کے خلاصہ اور مطلب پر نظر کرنی چاہیئے وہ یون ہے
کہ جو مال فی بدون جنگ کرنیکے ہاتہہ آتا ہے اگر لوگ وہانکے جلاوطن ہوجاوین یا صلح کرلین
تو وہ موافق حکم خدا کے چہہ حصونپر تقسیم ہوتا ہے ایک حصہ تو خدا کا ہے اور ایک حصہ پیغمبر خدا کا
اوسکو بہی رسول خدا صلعم اپنی مصلحت کے موافق خرچ کرتے تہے اور ایک حصہ جناب
رسول خدا کے قریبونکا ہے کہ وہ حضرت کے اہلبیت کو پہونچتا ہے اور ایک حصہ آل محمد کے
یتیمونکا اور ایک حصہ آل محمد کے مساکین اور ایک حصہ آل محمد کے مسافرونکا اہلبیت کے مذہب
کے موافق تو اس طرحسے ہی ہم اہلبیت کے مذہب کو چہوڑکر اور تمہاری لغو تفسیر کو کب تسلیم کرسکتے
ہین ہمچنین ہذیان الخ جواب اچہا صاحب آپ ہماری تفسیرونکو نہ مانیے مگر آپ اپنی
تفسیرونکو تو تسلیم کرینگے یا نہین دیکہیئے آپ کی منہج الصادقین وخلاصۃ المنہج اسی آیت کے

ذیل مین بلفظہ یہ عبارت مرقوم ہے فیٔ آن مالیست کہ از کفار بمسلمانان منتقل شود بدون قتال
و آن رسول صلعم را باشد در حال حیات و بعد از وے کسی را کہ قائم مقام او باشد اس عبارت سے
یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ فیٔ ایسے مال کو کہتے ہین کہ بے وقت قبضہ اسلام مین آوے
اوسکے تصرف کا مجاز یا تو نبی صلعم کو ہوتا ہے یا اونکے قائم مقام یعنی نائب و جانشین کو پس تصرف
مال فیٔ آیہ کریمہ کی ہے معنی سے مستغنی از بیان ہے وہ یہ ہے کہ ایک حصہ خدا کا ہے اور ایک
حصہ رسول صلعم کا اور ایک حصہ اقربائے رسول مثل حضرت زہرا رض و حضرت عباس رض و حضرت
ازواج مطہرات رض وغیرہم اور ایک حصہ امت کے یتیمونکا اور ایک حصہ امت کے مسکینونکا
اور ایک حصہ امت کے مسافرونکا اس صورت مین عام مسلمانونکے حقوق ثابت ہین اسکے
خلاف تاویل کرنے مین آیہ کریمہ کے معنی بگڑتے ہین خدا کی تقسیم مین فرق آتا ہے رسول اللہ صلعم
پر تہمت قائم ہوتی ہے مسلمان حقوق آلہی سے محروم رہے جاتے ہین افسوس حکیم جیو کی سمجھ پر
اور حیف محبان اہلبیت کی عقل پر کہ کیسے اپنے مطلب کے معنی بناتے ہین صریح قرآن کو
جھٹلاتے ہین اگر فرض کر لیا جاوے کہ بقول حکیم جیو مذہب اہلبیت یعنی مدعیان ظاہری
محبت اہلبیت کا ہی صحیح ہے تو حسب عقائد پر مکائد شیعونکے آیہ کریمہ کے یون معنی ہونگے کہ ایک
حصہ خدا کا اور ایک حصہ اوسکے رسول صلعم کا اور ایک حصہ رسول صلعم کے قریبونکا یعنی حضرت علی رض کا
ایک حصہ یتیمونکا یعنی حضرت زہرا رض کا کیونکہ آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو چکا تھا اور ایک حصہ
مسکینونکا یعنی حضرت حسنین رض کا اور ایک حصہ مسافرونکا یعنی شیعان علی رض کا جو ایران و لکھنو
سے سفر ناگزیر اختیار کر کے کوفہ مین ڈیرے ڈالتے ہونگے اسکے سوائے اور کیا تاویل ہو سکتی
ہے بقول شخصے وہی تین بیسی وہی ساٹھہ لوٹ پھیر کر کے بر عکس حکم خدا اہلبیت ہے مالک
مال فیٔ کے بن بیٹھے اور مسلمانونکا تو کچھہ حق ہی ثابت نہوا تف ایسے مذہب پر جو آیہ کریمہ کو
چیستان ٹھہرائے نفرین ایسی ملت پر جو کلام آلہی کو پہیلی بنائے قطع نظر ما افاء اللہ الخ جملہ موصولہ
ہے بغیر اپنے صلہ کیونکہ اپنے نتیجہ سے خبر دیسکتا ہے اب ہمسے سنئے اوسکا صلہ یعنی نتیجہ کیا یا کون

دُولَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ وَمَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا وَاتَّقُوا
اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ترجمہ تا نباشد آن دولت یعنی آن چیزی کہ متداول باشد
و دست گردان میان تونگران از شما کہ بآن معاشرہ کنند وبقوت وغلبہ زیادہ از حق خود بردارند
وبفقرا اندکے دہند ویا محروم سازند چنانکہ در زمان جاہلیت بود خطاب باہل ایمانست غیراز پیغمبر
واہلبیتؑ او وانچہ بدہد پیغمبرؐ از فی وغنیمت پس فراگیرید آنرا کہ حق شما است وانچہ نہی کند شمارا ازان
پس باز ایستید ازان وبترسید از عذاب خداے در مخالفت رسولؐ بدرستیکہ خداے سخت
عقوبت کنندہ است بر مخالفان حکم رسولؐ درین اشارتست بآنکہ تدبیر امت است بآنحضرتؐ وقائم
مقام او ولہذا آنحضرتؐ اموال خیبر را قسمت فرمود بر اہل اسلام وبر اہل خیبر منت ایشان را
بحال خود گذاشت وبنی نضیر وبنی قینقاع را حکم جلا فرمودہ وبعضی اموال را بایشان داد
چنانکہ حقتعالی میفرماید لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ الخ یہ پوری آیت بدر الدجی مین
تفسیر وترجمہ ملا فتح اللہ کاشانی کے مرقوم ہے جسکا جی چاہے منصفانہ دیکھ لے اس موقع پر ہمکو اختصار
منظور ہے خلاصہ آیۂ صلہ ونتیجہ کا یہ ہے کہ خداے تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے جو مال فی کو تقسیم کیا ہے
تو اوسکا سبب یہ ہے کہ ہماری مشیت وحکمت خاص یہ ہے کہ کہین مالدارون ہی مین دولت
نہ رہ جاوے تاکہ محتاج لوگ محروم رہ جاوین اور زبردست زیردست پر ظلم کرے یعنی کسیکو دے
یا نہ دے جیسا کہ زمانۂ جاہلیت مین کرتے رہے ہو پس جو کچھ کہ تم کو ہمارا رسولؐ دے اوسکو سر
آنکھو پر قبول کرو ورنہ درصورت مخالفت حکم رسولخدا کے تم پر عذاب آلہی نازل ہوگا چنانچہ اس خلاصہ
کی تائید مین ملا صاحب خود ہی فرماتے ہین علماء محققین بر آنند کہ حکم این کلمات عام است معنی آنکہ
ہرچہ رسولؐ فرماید از مامورات آنرا غنیمت دانید وبرغبت تمام آنرا اخذ کنید وہرچہ نہی کند از منہیات
ازان باز ایستید کہ امر ونہی خدا است دیکھو حکیم جیو ملا فتح کاشانی کے قول سے بخوبی ثابت ہے
کہ فیؐ مین مسلمانونکا بھی حق ہے صرف آلؑ ہی کیواسطے نہین ہے اور صاحب اگر آلؑ ہی یعنی حضرتؐ

فاطمہ زہرا رض کا حق ہوتا تو کیون پروردگار عالم خطاب عام فخذوہ کا فرماتا کہ اے مسلمانو جو کچھہ ہمارا رسول مال فی سے تمکو دے اوسکو خوشی سے لیلو جھگڑا مت کرو اگر جھگڑا کرو گے تو تمپر عذاب کیا جاویگا اور کیون حضرت رسولخدا اوس مال فی مین سے اہل اسلام اور خیبر کو دیتے ان دلائل معقولہ سے شیعونکا دعوی صحیح نہ ٹھیرا اگر کہین کہ صاحب تفسیر منہج الصادقین وخلاصۃ المنہج کا بہی تو عقیدہ مذہب اہلبیت ہی کے مطابق ہے تو ہم جواب دین کہ جیسا کہ ہمنے تمہارے اور معاونان دوراندیش تمہارے کی منہج الصادقین خلاصۃ المنہج سے تکذیب کی ویسے ہی ہم دونو مدعیان مذہب اہلبیت کی ہی اونہی کے قول سے تردید کرتے ہین کیونکہ ہردو صاحب کا اقرار ہے کہ مال فی مین دیگر اہل اسلام بلکہ اہل خیبر کا بہی حق ہے خیر یہ تو جو کچھہ ہوا سو ہوا اجی حکیم جیو یہ تو فرمائیے کہ ہمنے طعن ہشتم کے جواب مین لکھا تہا کہ اگر حضرت رسولخدا نے وصیت کی تہی کہ فدک مین سوائے حضرت زہرا رض کے کسیکا حق نتہا تو حضرت امیر رض نے فدک کیون نہ حوالہ حضرت حسنین رض کیا اس صورت مین آپکا عملدرآمد محض خلاف وصیت رسول خدا کے ٹھیرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت بنص قرآنی ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خانہ برانداز جناب امیر رض کی معصومیت کا ہوا شاید اسکے جواب مین حکیم جیو باتباع اپنے علما کے کہنے لگین کہ زمانہ خلافت جناب امیر رض مین تو حضرت زہرا رض کا جو مدعیہ فدک تہین انتقال ہو چکا تہا پہر دعوی کون کرتا اسکے جواب مین ہم کہہ سکتے ہین کہ ورثائے مورث اعلی تو اوسوقت مین بجین حیات تہے مثل حضرت حسنین و حضرت ام کلثوم زوجہ مطہرہ حضرت فاروق اعظم رضوان اللہ علیہم اجمعین پہر کیا وجہ جو آیہ ذوی القربی کی مخالفت کی گئی اور کیون ذوی الفروج حق شرعی سے محجوب الارث کیے گئے شاید اسکے جواب مشکل مین حکیم جیو بدحواس ہو کر فرمانے لگین کہ ورثا موصوفہ نے اپنی وراثت کا استغاثہ نہین کیا تہا ہان اگر ورثا مدعی وراثت ہوتے اور جناب امیر رض نہ دیتے تو یہ امر البتہ عدالت کے خلاف تہا اسپر ہم ایک ایسا زبردست اعتراض پیش کرتے ہین جسکا جواب انشاءاللہ بڑے بڑے صاحبان اجتہاد سے بہی قیامت تک نہ بن پڑیگا بلکہ اوسکا اثر خاص وعام شیعان کے دلونپر ابدالآباد تک باقی رہیگا اب ہم جملہ حضرات شیعہ سے دریافت کرتے ہین کہ گو مدعیہ موصوفہ رض کا انتقال ہو گیا تہا اور ورثا نے بہی دعوی وراثت نہین کیا تہا پس باوصف اسکے کہ جناب امیر رض کو

بخوبی ثابت تہا کہ فدک کے مستحق فلان فلان ہین پہر بہی آنجناب رضہ نے اپنے علم الیقین کی رو سے اوسکو ورثا مستحق پر تقسیم نہ فرمایا آیا آنجناب رضہ کو علم نہتہا یا دیدہ و دانستہ حق تلفی ورثا کی منظور رہتی اس صورت مین معاذ اللہ حسب عقیدۂ شیعان مثل خلفاء ثلثہ رض جناب امامت دستگاہ بہی غاصب ٹہیرے قطع نظر آنجناب رضہ بہی تو اس ورثہ مین اپنا حق شوہری رکھتے تہے آنجناب نے بہی تو اپنا حق نہ لیا آپ تو بڑے باذل تہے اگر کسی محتاجکو ہی بخشدیتے ثواب تو ہوتا ع اسے واے زمحرومی دیدار دگر ہیچ ٭ شاید اسپر بہی حکیم جیو یا اونکے معاون حکم مجبوری یعنی تقیہ یا حدیث سکوت کا لگاوین (جیساکہ صفحہ ۱۱۷ معیار الہدیٰ مین مرقوم ہے کہ جناب رسول خدا نے اونسے فرمایا تہا کہ اے علیؑ بعد میرے تم اہلبیت رضہ پر لوگ ظلم وستم کرینگے پس تم اوس حالت مین صبر اختیار کرنا کہ اوسکا اجر بڑا ہے پس جناب امیر رضہ نے حسب وصیت رسول خدا کے لوگونکے جبر کرنے پر صبر کو اختیار فرمایا بلفظہ عبارتہ) تو اس حکمت عملی کی بہی چال اونکی محض فضول بلکہ سراسر مجہول ہوگی اسیلیے کہ اسکی تردید مین بہت بڑی دو شہادتین قوی موجود ہین جسکا اقرار بلا تکرار شیعونکو بہی ہے ایک جنگ جمل دوسری جنگ صفین اگر جناب امیر رضہ پابند تقیہ یا وصیت ہی کے ہوتے تو اس مرتبہ بہی ذوالفقار کو میان مین رکہتے جب آنجناب رضہ نے صریح مخالفت تقیہ و وصیت کی کی اور جم غفیر کے مقابلہ مین اسد اللّہی کا نمونہ دکہلا یا پہر تقیہ و وصیت کہان رہی بلکہ از روے ان دونون شہادتونکے تقیہ وصیت کا جز وکل قلع وقمع ہوگیا ؎ مرض یہ پہیل رہا ہے تپ جدائی سے ٭ کہ بیٹہہ لگ گئی شیعونکی چارپائی سے ٭ اب حضرات شیعہ صرف اپنی ہی کتب مستندہ سے یہ بات ثابت کردین کہ جناب امیر رضہ کو اس معاملہ کی خبر مطلق نہ ہتی کہ در اصل فدک کے کون صاحب وارث ہین اگر اس امر کو ثابت نکر سکینگے تو ہمارا وہی الزام شیعان خاص وعام کے سر پڑیگا کیونکہ معاذ اللہ بعقیدہ شیعان جناب امیر رضہ بہی تو غاصب فدک ٹہیرتے ہین انشاء اللہ اسکا جواب شیعونکے پاس قیامت تک نہوگا ؎

اپن چہ شور یست کہ در دور قمر مے بینم ٭ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم

باز آمدم بذکر ماسبق غرضکہ تہوڑاہی زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر رضؓ کا گذرا تہا کہ نواح ملک عرب سے خبرین متوحش آنا شروع ہوئین اہل عرب سے ایک گروہ سرکش مرتد ہوگیا اور بعض نے اسپر بہی صبر نہ کرکے اپنی نسبت دعوی نبوت کیا ایک گروہ نے حقوق بیت المال کے ارسال مین توقف کیا اور ایک گروہ نے تن آسانی قبول کرکے نماز روزہ چہوڑدیا طلیحہ بن خویلد اسدی مدعی پیغمبری کا ہوا اور قبیلہ بنی اسد نے اوسکی اطاعت اختیار کی اور مسیلمہ کذاب نے بہی یمامہ مین دعوی نبوت کیا اور تمام سرکش اوس ملک کے اوس کے مطیع ہوگئے اور سجاح بنت منذر بہی کہ موصل شہر مین ایک عورت تہی بس جسین آپکو پیغمبر قرار دیا اور ایک جماعت کثیرہ نے جو اوسپر فریفتہ تہی اوسکی پیغمبری کا اقرار کیا اور ازراہ ارتداد کے قسم قسم کی شرارت پر کمر باندہی اسی طرح قبائل بنی عامر و غطفان و بنی سلیم و بنی تمیم وغیرہ مرتد ہوگئے اگر تمام اہل ارتداد عرب کا حال مفصل لکہا جاوے تو اوسکے لیے دفتر طویل چاہئے لہذا بموجب خیر الکلام ما قل و دل مجملاً مرتدین عرب کا حال بیان کیا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ جب خبرین مرتدین عرب کے ارتداد کی حضرت صدیق اکبر رضؓ کو پہونچین آنجناب رضؓ نے سنتے ہی اون خبرون کے مبارزان صف شکن و دلیران شیر افگن کو اطراف عرب مین روانہ کیا تاکہ مخالفین مرتدین و مارقین بیدین کی سرکوبی کرکے ازسرنو قواعد شریعت غرا کو مستحکم کرین چنانچہ منجملہ اون سپہ سالارون کے ایک خالد بن ولید رضؓ تہے کہ اونکو تین ہزار پیادہ وسوار دیکر طلیحہ بن خویلد اسدی و نیز بعض دیگر مفسدین و مرتدین کیطرف روانہ فرمایا۔

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالد بن ولید رضؓ کا واسطے جنگ طلیحہ بن خویلد اسدی اور قتل ہونے سلمی بنت مالک کے

جب حضرت اسامہ رضؓ مسرور و شادکام ملک شام سے واپس آئے حضرت ابوبکر رضؓ خلیفہ برحق نے شروع سال دوازدہم ہجری صلعم کو ایک لشکر ظفر پیکر ترتیب دیکر اور وہ مال جو سابق مین

اہل ضلال سے ہاتھہ لگا تھا بیت المال سے نکالکر لشکر اسلام پر تقسیم فرماکر بنفس نفیس واسطے جنگ
طلحہ بن خویلد مدینہ منورہ سے باہر تشریف لیگئے جب مقام ذی الحلیفہ مین کہ مدینہ طیبہ سے ایک
منزل کے فاصلہ پر تہا پہونچے حضرت علی رضؓ نے گہوڑی کی باگ پکڑکر بنابر مصلحت وقت عرض
کی کہ اے خلیفہ رسول مقبول صلعم آپ ہرگز نہ جائے اور کسیکو بجائے اپنے بہیج دیجئے تب حسب
صلاح محض فلاح جناب امیر رضؓ خیرخواہ امت مرحومہ کے حضرت صدیق اکبر رضؓ نے حضرت خالد
بن ولید رضؓ کو طلحہ بن خویلد کی جنگ کیواسطے روانہ فرمایا اور آپ مدینہ منورہ مین واپس آئے
حضرت خالد رضؓ بہی اپنی منزل مقصود کیطرف روانہ ہوئے اوسوقت مین طلحہ حوالی بزاحہ مین
کہ جائے سکونت وآب قبیلہ بنی اسد کا تہا لشکرگاہ اپنا کیے ہوئے تہا یہ طلحہ وہی ہے کہ زمانہ حضرت
مقدس نبوی صلعم مین مسلمان ہوا تہا جب اپنے قبیلہ مین گیا پہر مرتد ہوکر مدعی نبوت کا ہوا تہا۔
ظالم نے روزہ نماز سب پر معاف کردیا اور زنا کو حلال ٹہیرادیا اس تن آسانی اور وسوسہ
شیطانی کے سبب سے تمام قبیلہ بنی اسد اوسکا مطیع ومنقاد ہوگیا اور اوسکی رسالت کا اقرار کیا
اور عتیبہ بن حصن معہ بنی فرازہ وعمرو بن معدی کرب بہی اوس سے جاملے خلاصہ یہ کہ بعد وفات
حضرت رسول کائنات صلعم کے دن بدن اوسکے معاملات کو ترقی ہوتی گئی جب حضرت خالد بن
ولید رضؓ لشکر طلحہ کے قریب پہونچے حضرت عکاشہ رضؓ بن محصن وحضرت ثابت رضؓ بن ارقم کو کہ صحابہ
کبار رضؓ سے تہے واسطے خبر لینے حالات دشمنونکے بطور مخبر مقرر فرمایا جب ہر دو بزرگوار لشکرگاہ
طلحہ کی جانب روانہ ہوئے اتفاقاً اثناء راہ مین طلحہ اور اوسکے بہائی سلمہ سے کہ اپنے لشکر سے
واسطے خبر لینے حضرت خالد رضؓ کے باہر آئے تہے مقابلہ ہوگیا دیکہتے ہی سلمہ نے حضرت ثابت رضؓ
پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ مین اونکو شہید کرڈالا اور طلحہ نے حضرت عکاشہ رضؓ سے جنگ کی جب
طلحہ آپ کی جنگ سے تنگ ہوا اپنے بہائی سے مدد چاہی سلمہ نے حضرت عکاشہ رضؓ کو بہی
شربت شہادت چکہایا پہر دونون ظالم اپنے لشکر کو لوٹ گئے سپاہ اسلام قتلگاہ حضرت عکاشہ رضؓ
وحضرت ثابت رضؓ مین پہونچے دونون بزرگونکو مقتول پایا سوائے رضاء وتسلیم کے چارہ کیا تہا

جب لشکر مخالفین سے بہت ہی کم فرق باقی رہا حضرت خالدرضؓ نے یکے بعد دیگرے چند قاصد طلحہ پاس بہیجکر یہ نصیحت کی کہ اے طلحہ تو خیال مخالفت کا سر سے باہر کر ورنہ تیرے حق مین اچہا نہ ہوگا مگر طلحہ کے دل سخت پر کچہہ بہی آپ کی نصیحت نے اثر نہ کیا جب حضرت خالدرضؓ موافقت طلحہ سے مایوس ہوئے لشکر ظفر پیکر کی صف بندی کی میمنہ پر یعنے دائین لشکر کیطرف حضرت عدیؓ بن حاتم طائی کو مقرر فرمایا اور میسرہ پر یعنی بائین فوجکی جانب حضرت زید الخیل رضؓ کو تعین کیا اور آپ قلب مین یعنی درمیان لشکر کے قیام پذیر ہوئے طلحہ معہ قبائل بنی اسد و غطفان و فرازہ کے صف آرا ہوا اور آپ ایک کمل اوڑہ کر ایک جگہہ جا بیٹہا اور اپنی سپاہ سے ایسا ظاہر کیا کہ بالفعل مین انتظار جبرئیلؑ کا کرتا ہون تم جنگ کرو غرضکہ دونون طرفسے لشکر مانند دریائے مواج کے جوش و خروش مین آئے بقول لیکہ ؎ خروش سواران وگرد سپاہ ٭ بپوشید رخسار خورشید و ماہ ٭ عتبہ بن حصن سات سو سوار لیکر حضرت خالدرضؓ بن ولید کے لشکر سے مقابل ہوا ہر چند کہ بہت کچہہ کوشش کی مگر مفید نہوئی جب شوکت لشکر اسلام کی مشاہدہ کی مضطرب ہوکر ترک جنگ کی اور گہبراتا ہوا طلحہ پاس آیا اور دریافت کیا کہ جبرئیلؑ نازل ہوا یا نہین جوابدیا کہ ابہی تک نازل نہین ہوا پہر عتبہ طوعاً کرہاً جنگ گاہ کیطرف گیا پہر تہوڑی دیر بعد دوبارہ طلحہ پاس آیا اور پوچہا کہ جبرئیلؑ نازل ہوا یا نہین طلحہ نے کہا نہین عتبہ پہر اپنی صف مین سہ بارہ جا کہڑا ہوا اور بیدلی کے ساتہہ لڑتا رہا جب جنگ دلیران شیر افگن و شیران دلیرفن اسلام سے سخت عاجز ہوا پہر طلحہ پاس گیا اور کہا کہ اب بہی جبرئیل نازل ہوا یا نہین طلحہ نے کہا ہان عتبہ نے کہا کیا خبر لایا جواب دیا کہ جبرئیل نے مجہسے یہ خطاب کیا کہ ان لک رحا کرحاہ وحدیثاً ینساہ مترجم تاریخ اعثم کوفی نے ان کلمات کا ترجمہ باین الفاظ کیا ہے کہ امید تیرے ساتہ امید خالدرضؓ کی روشن نہوگی اسلیئے کہ درمیان تمہارے وہ حالت ہے کہ اوسکو بہولنا نکروگے جونہی عتبہ نے یہ بات سُنی کہا قسم خدا کی عنقریب تیری ہی وہ حالت ہوگی کہ تو اوسکو کبہی نہ بہولیگا پہر عتبہ اوس سے رنجیدہ ہوکر اپنی قوم کیطرف گیا اور کہا کہ اے بنی فرازہ جلد بہاگو یہ

بدبخت نہایت ہی کذّاب و دروغگو ہے سنتے ہی اسباب کے تمام بنی فرازہ نے معرکہ سے منہ پھیرا
بعض تواریخ مین یون بھی آیا ہے کہ جب عتبہ اپنی قوم کو ہمراہ لیکر بھاگنے لگا اوسوقت طلیحہ
نے کہا کہان جاتا ہے تو عتبہ نے کہا کہ ہماری نوبت آخر پہونچی اب اپنے جبرئیل سے کہہ کہ وہ
آکر جنگ مین اپنی قوت ملکوتی دکھاوے جب بنی فرازہ نے میدان سے پیٹھ دکھائی
حضرت خالد رضہ نے ایک ہی حملہ مین صفوف بنی اسد وغطفان کو درہم وبرہم کر دیا یہ بھی ایسی
دم دباکر بھاگے کہ پیچھے پھر کرنہ دیکھا طلیحہ نے جو دیکھا کہ حضرت خالد رضہ کو فتح حاصل ہوئی اپنی
جورو کو گھوڑے پر بٹھا کر ملک شام کیطرف بھاگ گیا پھر تو حضرت خالد رضہ نے تیغ آبدار میان سے
نکالکر بیدریغ مرتدین اشرار کا جنھون نے چند مسلمانونکو شہید کیا تھا قتل کرنا شروع کیا حق یہ ہے
کہ کشتونکے پشتے لگادیے کثرت سے مال ومنال اولیاء اسلام کے ہاتھہ لگا جب حضرت
خالد رضہ نے اس مہم عظیم سے فراغت پائی مغروران بیدین کا تعاقب کیا اور موضع وادی
الاحزاب مین پہونچکر پھر نائرہ قتال کو مشتعل کیا جب مخالفین مقابلہ نکر سکے بے اختیار بھاگ
نکلے وہان عتبہ مذکورہ بالا وقرہ بن مسلمہ کو کہ یہ بھی منجملہ سرداران مرتدین سے تھے گرفتار ہوگئے
مگر طلیحہ بھاگ کر دیار شام کیطرف چلا گیا اور وہان پہنچکر ملوک غسان سے پناہ چاہی انجام
اوسکا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اوسکو سچا و پکا مسلمان کر دیا اور گروہ سعادت
پژوہ اہل ایمان مین شامل ہوا جب حضرت خالد رضہ بن ولید طلیحہ کے معاملات سے مطمئن ہوئے
عتبہ اور قرہ کے ہاتھونمین ہتکڑیان اور پاؤنمین بیڑیان پہنا کر اور گلےمین طوق ڈالکر بحالت
پریشان نہایت ہی بُری حالت سے حضرت صدیق اکبر رضہ کی خدمت فیض برکت مین روانہ
کیا جب نظر حضرت صدیق اکبر رضہ کی دونون مجرمون پر پڑی اونکو بہت کچھہ ملامت کی دونون
نے اپنی خطا وجفا کا اقرار کیا اور بصدق دل توبہ واستغفار کی حضرت صدیق اکبر رضہ نے دونون
گنہگارونکا قصور معاف کیا پھر حضرت خالد رضہ بن ولید حسب فرمان واجب الاذعان حضرت
صدیق اکبر رضہ کے واسطے جنگ فجاہ روسیاہ کے کہ یہ ملعون بھی ایک مرتد ناپاک ومفسدین

بیباک سے تہا متوجہ ہوئے اور تہوڑے ہی زمانہ مین اوس شریر کا قلع وقمع کر ڈالا جب اس
جنگ سے بہی فراغت پائی سلمہ بنت مالک بن حذیفہ بن بدر کہ طالب حکومت وشائق ریاست
کی ہوئی تہی یہ عورت حضرت رسول خدا صلعم کے حضور مین مسلمان ہوئی تہی پہر حضرت صدیق اکبرؓ
کے زمانہ خلافت مین مرتدہ ہوگئی چنانچہ اسکے ارتداد کی خبر حضرت رسولخدا صلعم نے بہی بطریق پیشین
گوئی دی تہی جب آنحضرت صلعم نے رحلت فرمائی سلمہ بطمع ریاست مرتدہ ہوگئی اور ایک بہت بڑی
جماعت نے قبائل غطفان وہوازان واسد وسلیم وطی سے اطاعت اوسکی قبول کی جب یہ حال
حضرت خالدرضؓ بن ولید نے سنا فوراً لشکر جرار لیکر اوسکے مقابلہ کو پہونچے سلمہ بہی خنجر وخدنگ لیکر
مستعد بجنگ ہوئی جسوقت دونون طرفسے صفین آراستہ ہوچکین لڑائی شروع ہوئی اوسدن
ایسی سخت حرب وضرب واقع ہوئی کہ جسکے مقابلہ مین رستم سیستانی واسفندیار ایرانی کے کارنامے
گرد ہین آخرکار غلبہ اہل اسلام سے کفار مغلوب ہوئے اور خوف جانسے جدہر جسکا منہ اوٹہا
بہاگ نکلے مسلمانونکے ایک گروہ نے جہپٹ کر بہت سے دشمنونکو گہیر لیا قضاراً سلمہ بہی اوسی
حلقہ مین تہی ایک دلیر نے لپک کر اوسکے اونٹ کو پکڑ لیا دوسرے شیر نے خنجر نکالکر اونٹ کی
کونچین کاٹ ڈالین تیسرے جوانمرد نے سلمہ کو واصل جہنم کیا بفضل خدا وبرکت سید الانبیاء صلعم
یہ فتح عظیم علاوہ دیگر فتوحات کے نصیب اہل اسلام ہوئی۔

ذکر دعوی نبوت سجاح اور اوسکے اختلاط کرنے مسیلمہ کذّاب کیساتہ

سجاح بن منذر ایک عورت تہی نصرانی فصاحت بیان وبلاغت لسان مین بس معروف وموصوف
بنبوت حضرت عیسیٰؑ کی قائل اور اونکی شریعت مین کامل بسبب اپنے علم فصاحت ومحبت ریاست کے
آرزومند اس امر کی تہی کہ اپنی نسبت دعوی رسالت ونبوت کا کرے لیکن بموجودگی حضرت
رسول خدا صلعم کے یہ خواہش اوسکی پوری نہین ہوتی تہی جب آنحضرت صلعم نے دنیا سے سفر آخرت کا
فرمایا اور زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبرضؓ کا پہونچا سجاح مدعیہ نبوت کی ہوئی اور اپنے معتقدونکو

حکم صوم وصلوٰۃ وصدقہ وزکوٰۃ کا دیا اور گوشت سور کا اونکو مباح کر دیا قبیلہ بنی ثعلب کی مدد سے
اوسکے کام کو بہت کچھہ ترقی ہوئی سوائے اسکے اکثر قبائل عرب کو خطوط بہیجکر اپنا مطیع کر لیا
چنانچہ ایک جمع کثیر وجم غفیر نے اوسکی نبوت کی تصدیق کی جب سجاح کو پوری قوت حاصل ہوگئی
ایک خط مالک بن نویرہ کو کہ رئیس قبیلہ بنی تمیم کا تہا اور مذہب اسلام رکہتا تہا لکہا تا کہ دین سجاحی
قبول کرے چنانچہ وہ بدنصیب کم عقل اوسکے فریب مین آکر شاہراہ اسلام سے پہر گیا اور اوس
کافرہ کی اطاعت قبول کی اسی طرحسے بہت اعراب نے اوسکی نبوت کو تسلیم کیا مگر قبیلہ بنو رباب نے
باوجود سعی موفورہ سجاح کے اوسکی رسالت واطاعت سے قطعی انکار کیا ایک روز کل سرداران
متبعان نے سجاح سے عرض کی کہ دشمن ہمارے بہت ہین فرمائیے توکہ ہم پہلے کونسے قبیلہ پر
چڑہائی کرین سجاح نے کچھہ کلمات مسجع عبارت مین پڑہکر کہا کہ یہ وحی آسمانی و فرمان ربّانی ہے
تمکو حکم ہوا ہے کہ پہلے قبیلہ بنو رباب کو خراب کرو اہل ضلال حسب الحکم سجاح بدمآل کے قبیلہ
بنو رباب پر حملہ آور ہوئے بہتیر ونکو تیغ سے بیدریغ قتل کیا اور کامیاب ہوکر وہانسے واپس آئے
پہر مشیران باتدبیر نے سجاح سے التماس کی کہ اگرچہ ہمنے بہت بڑی فتح حاصل کی تاہم ابہی ہمارے
دشمن بہت ہین بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول امت محمدیہ کا قلع قمع کرین اور لشکر ابوبکر رضہ کو ہزیمت
دین اگر یہ فتح ہمکو حاصل ہوجائے تو تمام ملک عرب بے کہٹکے ہمارے ہاتہ آئے سجاح نے
جواب دیا کہ صبر کرو مجکو انتظار وحی کا ہے اوسی رات مین کچھہ مضمون مسجع بنا کر صبح ہوتے ہی
اپنے مشیرونکو سنایا کہ تمکو حکم خدا ہوا ہے کہ پیشتر یمامہ مین جاکر مسیلمہ کذّاب کا کام تمام کرو تب دوسری
جگہہ کا حکم ہوگا جب سجاح لشکر جرار لیکر یمامہ کیطرف روانہ ہوئی اتفاقاً اوسی اثنا مین حضرت
شرجیل رضہ بن حسنہ و حضرت عکرمہ رضہ بن ابوجہل حسب فرمان حضرت ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ
دوران کے دفع ورفع شر مسیلمہ کذّاب شریر کے یمامہ کی جانب روانہ ہوتے تہے اور ایک
فرمان بہی حضرت صدیق اکبر رضہ کا حضرت خالد رضہ بن ولید کے پاس بایں مضمون پہونچا تہا کہ
تم بہی شرجیل رضہ و عکرمہ رضہ کی مدد کو یمامہ مین پہونچنا چنانچہ حضرت خالد رضہ بموجب حکم حضرت صدیق

اکبر رضؓ عزم مصمم بجانب تشریف لیجانیکا رکھتے تھے ناگاہ خبر لشکر کشی سجاح کی سنکر اوسی مقام پر
قیام کرنا مناسب سمجھا اور حضرت شرجیل رضؓ اور حضرت عکرمہ رضؓ بھی یہ حالات معلوم کرکے
راستہ سے مدینہ کو واپس گئے تاکہ انجام معاملات مسیلمہ کذاب و سجاح پر غور کرین کہ باہم
اون دونونکی کیا حالت درپیش ہوتی ہے جب مسیلمہ نے سناکہ سجاح لشکر گران لیکر
میری طرف متوجہ ہوئی ہے فوراً ایک گروہ کو اپنے خاص لوگون مین سے جنکو بطریق
رسالت اوسکے پاس روانہ کیا تاکہ اوسکی اصلی غرض معلوم کرین جب قاصد سجاح پاس
پہونچے جو کچھہ کہ کذاب نے اونسے کہا تہا اوس مضمون کو حرف بحرف ادا کیا سجاح نے
کہاکہ خدائے تعالی نے مجھپر وحی نازل کی ہے کہ مین تمکو قتل کرون پھر کچھہ عبارت مسجع
اپنی گڑھی ہوئی پڑہ کر قاصدونکو رخصت کیا قاصدون نے جو کچھہ سجاح سے سنا تہا مسیلمہ
سے آکر بیان کیا ہرچند کہ مسیلمہ یقیناً جانتا تہا کہ سجاح بھی مثل اوسکے دعوی نبوت مین کاذب
ہے چونکہ اوسپر خوف لشکر اسلام کا غالب ہو رہا تہا مصلحت صلح مین دیکھی پھر قاصدون کو
اوسی پاؤن لوٹایا اور سجاح کو پیغام دیا کہ خدائے تعالی نے مجھپر یہ وحی نازل کی ہے کہ
زمین دو حصونپر منقسم ہے ایک حصہ تیرا ہے اور ایک حصہ میرا چونکہ تیرے پاس بھی وحی
آتی ہے لہذا ایک حصہ تو لے اور ایک حصہ مجکو دے عدل کے تو یہی معنی ہین دوسری
عرض یہ ہے کہ جب قاصد تیرے پاس پہونچین تو بے کھٹکے میرے پاس آ اوس وقت جو
کچھہ تو مجھسے کہے گی مین اوسکو بدل و جان قبول و منظور کرونگا ؎ زان لب شیرین
تکلم یک سخن گر بشنوم ٭ تا قیامت آن سخن در زبان من شود ٭ پھر قاصد مسیلمہ کے سجاح
کے پاس پہونچے سجاح نے قاصدونکی بہت کچھہ عزت و توقیر کی اور اس قسم کا بہت کچھہ
مضمون مسجع اونکو پڑہکر سنادیا کہ اسدم خدائے تعالی نے مجھپر وحی نازل کی ہے اوسمین
تمہاری تعریف و توصیف فرمائی ہے اور تمہاری نسبت یہ حکم کیا ہے کہ نہ تم عورتونسے صحبت
کرنا اور نہ شراب پینا اور عبادت اپنے پروردگار کی کرنا روزے رکھنا اگر تم ایسا کروگے

توتم نیکوکارون کی جماعت مین شمار کیے جاؤگے بس جہانتک ممکن ہو تم اچھے کام مومنین اپنی
زندگی بسر کرنا کیونکہ خدائے تعالیٰ تمہارے اعمال کا گواہ ہے پہر مسیلمہ کے باب مین یہ مضمون
پڑہا لا النساء یزنون ولا الخمر یشربون یعنی نہ عورتوں نے زنا کروا ور نہ شراب پیو یہ
فقرہ اسلیے بیان کیا کہ مسیلمہ نے کہا تہا کہ مجہپر خدانے وحی بہیجی ہے کہ بعد بچہ پیدا ہونیکے پہر مرد
تا بزیست اپنی عورت سے صحبت نکرے اور نہ کوئی شراب پیے خلاصہ یہ کہ قاصد سجاح سے
رخصت ہوکر مسیلمہ کے پاس آئے اور مضمون مذکورہ بالا سجع سجاح کا اوسکے روبرو پیش کیا
مسیلمہ نے جب اوس مضمون کو پڑہا کہا بلاشک سجاح مرسلہ ہے یعنی اوسکو رسالت حاصل ہے
بعد اسکے اپنے قاصدونسے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری شان مین ہی ایک سورہ نازل کی ہے
اوسمین بہت کچہہ تمہاری تعریف و توصیف بیان فرمائی پہر کچہہ کلمات واہیات قاصدون کو
تعلیم کرکے سجاح کے پاس روانہ کیے سجاح نے جو کلمات ملاقات آیات مسیلمہ کذّاب کے
قاصدون سے سنے فی الفور بیتابانہ گہوڑے تیز رفتار پر سوار ہوکر اور دس خواص ہمراہ لیکر
مسیلمہ کیطرف روانہ ہوئے جب خبر فرحت اثر آمد آمد سجاح کی مسیلمہ کو پہونچی اپنے ارکان
دولت کو حکم کیا کہ ہمارے قلعہ کے دروازے پر جو قیصر باغ ہے اوسکو خوب ہی آراستہ
و پیراستہ کرو اور ایک خیمہ شاہانہ اوسمین نصب کیا جاوے جب خیمہ کہڑا ہوگیا آپ ہی قلعہ
سے نیچے اوترا اور بڑی تعظیم و تکریم سے سجاح کو اندر خیمہ کے لیگیا ہنگام کلام سجاح نے مسیلمہ
سے دریافت کیا کہ اندنون مین تیرے پاس کوئی آیت خدائے تعالیٰ نے نازل کی یا نہین
مسیلمہ نے کہا ہان نازل کی ہے سجاح نے کہا وہ کونسی آیت ہے مسیلمہ نے کہا حق عزّ و علا فرماتا
ہے الم تر کیف ربك بالحبلیٰ اخرج منہا نسمۃ تسعیٰ من صفاق وحشیٰ پہر سجاح نے کہا کہ بعد
اسکے تیرے پروردگار نے کیا چیز تجہپر نازل کی مسیلمہ نے کچہہ مضمون محبت مشحون سجع جو
عورتون اور مردونمین باعث اختلاط و امتزاج کا ہوتا ہے پڑہا سجاح نے اوس مضمون کو
اپنی مراد دلی کے موافق پایا کہا کہ بیشک تو پیغمبر مرسل ہے مسیلمہ نے جب میل خاطر سجاح

اپنی خواہش کے مطابق پایا جو حرص کہ اپنے دل مین رکہتا تہا دو چند ہو گئی غرضکہ باہم ایسی
بے تکلف گفتگو ہوئی کہ پردہ حیا و شرم کا درمیان سے اوٹہ گیا اوسوقت مسیلمہ نے کہا کہ ہم
تم دونون پیغمبر ہین اور نبوت مین برابر بہتر ہے جو تکلف کو دور کرے اور مجہسے مانند شیر
وشکر کے ملے اور میرے ساتہہ نکاح کر کے زمام اختیار کی میرے قبضۂ قدرت مین رکہے
سجاح نے جو مسیلمہ کے حسن وجمال پر نظر کی ایک خوبصورت نوجوان نازک اندام شہوت انگیز
مرد پایا اوسوقت فرط شوق سے اس قسم کا مضمون زبان پر لائی ؎ سر یار دارم امشب
بتو کار دارم امشب ⁂ تن نازنین خود را بتو سپارم امشب ⁂ بعد اس گفتگو کے سجاح نے کہا کہ
اے مسیلمہ تہوڑا صبر کر مین انتظار وحی پروردگار کا کر رہی ہون جب مسیلمہ نشۂ شراب شہوت
سے بیتاب ہوا سجاح نے کچہہ عبارت مسجع جسمین صاف صاف ترغیب وتصریح جماع کی تہی پڑہی
آخر عبارت اوس سجع کی یہ ہے ان شئت جمع یعنی اگر چاہے تو تو مجہسے جماع کر مسیلمہ نے شتابی سے
جواب دیا انی اجمع یعنی تحقیق مین تجہسے جماع کرونگا بعد اسکے باہم دونون طالب مطلوب کے
بوس وکنار شروع ہوا خلاصہ یہ کہ اوسی باغمین مسیلمہ نے تین دن رات برابر سجاح سے جماع
کیا بعد انقضاے مدت مذکورہ سجاح مسیلمہ سے رخصت ہو کر اپنی قوم یعنی اوسکے لشکر کے سردارون
کیطرف واپس گئی اوسوقت روساء عرب یعنی اوسکے لشکر کے سردارون مثل مالک بن نویرہ
وزبرقان بن بدر وعطارد بن الحاجب وغیرہ نے سجاح سے دریافت کیا کہ تجہسے اور مسیلمہ سے
کس طرحپر ملاقات ہوئی جواب دیا کہ مین نے اوسکو بہی مثل اپنے پیغمبر پایا لہذا بحکم خدا مین نے
اوسکے ساتہہ برضا ورغبت اپنا نکاح کر لیا سردارون نے کہا کہ مہر کسقدر مقرر ہوا کہا کچہہ نہین
سردارون نے کہا بڑے عیب کی بات ہے کہ تجہسے مرسلہ بے مہر شوہر کرے اسیدم یمامہ کو
لوٹ جا اور اپنا مہر قرار واقعی مسیلمہ سے مقرر کرا ے جب سجاح اپنے لشکر سے جدا ہو کر بعد
طے منازل دروازہ قلعہ یمامہ پر پہونچی مسیلمہ نے سنتے ہی اس حال کے دربانونکو حکم دیا کہ بہت
جلد پہاٹک بند کر دو یہ کہکر آپ دروازہ کی دیوار پر آ کہڑا ہوا اور سجاح سے سوال کیا کہ اب تیری

آنیکا سبب کیا ہے سجاح نے اصل کیفیت بیان کی مسیلمہ نے کہا کہ تیرا موذن کون ہے سجاح نے کہا شیث بن ربعی ہے کہا بلا ے جب موذن آیا مسیلمہ نے کہا کہ اپنی قوم مین منادی کرو کہ مین نے تمسے نماز فجر و عشا معاف کی اسلیے کہ وہ نمازین دین محمدؐ سے موافق ہین سجاح پہر اپنے لشکر مین واپس آئی اور چند روز قیام کیا مسیلمہ کو اوسکے لشکر کیطرف سے دغدغہ تہا اسواسطے یمامہ کے باغات کے نصف خرمے اوسکے مہر مین سپرد کیے تاریخون مین مذکور ہے کہ جب سرداران لشکر کو حالات زنا مسیلمہ و سجاح کا صحیح طور پر معلوم ہوگیا جملہ سردار اپنی حماقت پر نادم ہوئے اور آپسمین کہنے لگے کہ ہمنے بہت ہی بڑی خطا کی جو اپنا کنبہ قبیلہ چہوڑا اس عورت بوالفضول فاحشہ کے دین ناحق کو قبول کیا نہ ہم اوسکو یہانتک لاتے نہ مسیلمہ اوس سے زنا کرتا اب تم سب ملکر اس امر کی تدبیر کرو کہ ہم کیونکر حضرت خالدرضؓ سے ملاقات کرین اور کس طرحسے اس عورتکی مخالفت مین جرأت کرین ؎ باتو نشستن بکدام آرزو + وز تو بریدن بچہ مردانگی + بعد اس مشورہ کے روساء عرب متفرق ہوگئے اور اپنے قبائل مین جاکر آرام پکڑا اور اپنے مکانونسے خطوط معذرت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اکبر کے حضور مین روانہ کیے سجاح نے جب اپنے لشکر کا تفرقہ مشاہدہ کیا نہایت ہی گہبرائی اور چارسو خواص ہمراہ لیکر اپنے وطن کو واپس گئی بعض روایت مین آیا ہے کہ آخرکار سجاح مسلمان ہوگئی اور خلوص دل سے زمرہ اسلام مین داخل ہوئے

ذکر قتل ہونے مالک بن نویرہ کا حضرت خالدرضؓ بن ولید کے حکم سے

مالک بن نویرہ کہ بعض ریاست ملک اعراب کا حاکم تہا اور حضرت عمرو رضؓ کا دوست اوس کی بی بی حسن و جمال مین مشہور عالم تہی جب مالک لشکر سجاح سے جدا ہوا تا زندگی موضع بطاح مین قیام کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضؓ نے حضرت خالد رضؓ بن ولید کو رخصت کیا تہا اوسوقت فرمایا کہ جب تم کسی ملک مین پہونچو تو قبائل اعراب مین جاسوس بہیجو جہان کہین اذان کی آواز سنو اونپر حکم اسلام کا کرو اور

اونسے کچھہ تعرض نہ کرو اور جسجگہہ اذان نماز کیواسطے نہوتی ہو وہان پیشتر دعوت اسلام کرنا اگر
قبول کرین فبہا ورنہ کفار کی خبر تلوار سے لینا جب حضرت خالدرضہ نے سنا کہ سجاح سے بیزار ہوکر
اور اوسکی اطاعت سے پہر کر بڑے بڑے جلیل القدر سردار اپنے قبیلونکو واپس گئے ہین لہذا
حسب وصیت حضرت صدیق اکبر رضہ جاسوس قبیلون کیطرف روانہ کیے تاکہ ہر ایک قبیلہ کے حالات
و معاملات سے اطلاع دیتے رہین چنانچہ کچھہ جاسوس قبیلہ مالک بن نویرہ کی جانب روانہ کیے
گئے تاکہ اوسکے کفر و اسلام کا حال معلوم کرین جب قاصد واپس آئے کہا قبیلہ مالک سے ہمارے
کانمین آواز اذان کی نہین آئی مگر ابوقتادہ رضہ انصاری نے حضرت خالدرضہ کے روبرو گواہی
دی کہ مین نے اس قبیلہ سے اذان کی آواز سنی ہے جب مالک حضرت خالدرضہ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور نوبت ہمکلامی کی پہونچی ہر بات پر اوسکی حضرت خالدرضہ کی خاطر عاطر مین گذرتا تہا
کہ یہ مردود مرتد ہے اسیلیے کہ جب کوئی حدیث شریف حضرت رسول خدا صلعم سے بیان کرتا تہا کہتا
تہا قال رجلکم کذا یعنی تمہارے مرد نے چنین وچنان کہا جب بار بار مالک اس کلمہ ترک ادب کو
زبان پر لایا حضرت خالدرضہ نے جلال مین آکر فرمایا کہ اے سگ حضرت پیغمبر خدا صلعم ہمارے ہی
مرد تہے کیا تیرے مرد نہ تہے پہر آپ نے ایک لشکری کیطرف اشارہ کیا لشکری نے سر مجلس سر
اوس بیدین کا تن سے جدا کیا اور اوسکی بی بی سے اپنا نکاح کر لیا **طعن** اسموقع پر صاحب
روضۃ الصفا نے حسب عقیدہ مذہب شیعگی بہ نسبت حضرت صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق کے یہ طعن
کی ہے کہ خالدرضہ نے مالک بن نویرہ کو قتل کروا دیا حالانکہ وہ مسلمان تہا اور اوسکی بی بی سے
اپنا نکاح کر لیا باوجود اسکے کہ حضرت عمررضہ نے اس امر کی شکایت بہی کی مگر حضرت صدیق اکبر
رضہ نے اسپر بہی کچھہ توجہ نہ کی حضرت خالدرضہ کو معزول کیا نہ قصاص لیا نہ عدت عورت کے
بارےمین کچھہ بازپرس کی **جواب** چونکہ یہ معاملہ منحصر کتب تواریخ و کتب سیر پر ہے اسیلیے ہم اصل
قصہ کو صحیح طور پر بیان کرتے اور باتفاق ثابت کرتے ہین کہ حضرت صدیق اکبر رضہ حق بجانب
تہے اور حضرت خالدرضہ بہی اتہام شیعون سے بالکل بری اگرچہ ہمکو حاجت اسکی نہین ہے کہ

ہم جواب لکھین کیونکہ صاحب روضۃ الصفانے خود ہی اپنے قول کی تردید کردی ہے وہ قول یہ ہی
چون مالک باخالد رض ملاقات کرد در اثناء تکلم ہر لحظہ بخاطر خالد رض میگذشت کہ این شخص مرتد است
و مالک بتقریب چون سخنی از حضرت نبوی ص روایت کردی گفتی قال رجلکم کذا و چون نوبتی این
سخن برزبان مالک گذشت خالد رض سر برآورد و گفت اے سگ این چہ گستاخیست حضرت
پیغمبر ص مرد ما بود و مرد شما نبود و انگاہ اشارت کرد تا سراو را در مجلس از مرکب بدن جدا کردند - اس
عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خالد رض کو مالک کے اسلام پر شبہ تہا کہ یہ شخص مرتد ہے
اسلیے کہ مالک بار بار کہتا تہا کہ تمہارا مرد یہ کہتا ہے تب حضرت خالد رض کو غصہ آیا فرمایا کہ اے
کُتے تو حضرت رسول خدا ص کو ہمارا ہی مرد بتاتا ہے کیا تیرے مرد نہ تہے یعنی جیسے ہمارے پیغمبر ص
تہے ویسے ہی تیرے پیغمبر ص تہے پہر تو کس طرح آنحضرت ص کی شان مین ترک ادب کلمہ کہتا ہے
یہ کہکر اوسکا سر اوڑوا دیا پہر اخیر فقرہ صاحب روضۃ الصفانے یہ لکہا ہے چون عمر رض صورت
حال بدینمنوال دید دانست کہ خالد رض در باب قتل مالک عذری مسموع گفتہ و ابوبکر رض از وخوشنود
گشتہ اس عبارت سے بہی یہی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رض کو حضرت خالد رض کی امر حق
بیان کرنیسے معلوم ہوا کہ خالد رض حق بجانب ہین اور تاریخ طبری مین جو فی الجملہ شیعونکے نزدیک
بسا معتبر ہے یہ عبارت مرقوم ہے فلما اختلف احبیش خالد مالکا فی جمیع قومہ ثم دعاہ فحادثہ
ساعۃ فظن خالد ان مالکا مرتد اذ جری علی لسانہ ان رجلکم کان یقول کذا یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم فغضب خالد فقال یا کلب کان رجلنا ولم یکن رجلکم علمت انک کافر وکان ضرار بن
الازدار قائما بین یدیہ بالسیف اضرب ھذا الکلب فبری براسہ
اس مضمون کا بہی خلاصہ مطلب وہی ہے کہ حضرت خالد رض نے بسبب ترک ادب کلمات بکنے
کے مالک کو کافر و مرتد سمجہا تہا اسلیے اوسکو قتل کروایا اب ہم اصل قصہ بطریق اجمال مستند کتب
تواریخ و سیر سے پہر بیان کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب حضرت خالد رض نے بعد فارغ ہونے
کے مہم طلحہ بن خویلد اسدی کے نواح بطاح کیطرف توجہ فرمائی اور موافق سنت حضرت رسول خدا ص

اوس ملک مین چارو نطرف سرائے روانہ کیے اور مطابق سنت رسول خدا فرمایا کہ جس قبیلہ
مین اذان ہوتی ہو اوس قوم سے متعرض نہونا اور جس قبیلہ سے اذان کی آواز نہ سنو اوسکو
دار الحرب قرار دیکر قتل وغارت کرنا بلکہ اوس قوم شوم کا نام ونشان مٹا دینا اتفاقاً ایک سریہ
جسمین حضرت ابو قتادہ رضہ انصاری بہی تہے مالک بن نویرہ کی جانب روانہ کیا یہ مالک وہ
تہا جسکو حضرت رسول خداصلعم نے واسطے لینے صدقات اوس نواح کے مقرر فرمایا تہا لشکر
سریہ نے مالک کو پکڑکر حضرت خالد رضہ کے حضور مین حاضر کیا حضرت ابو قتادہ رضہ نے گواہی
دی کہ مین نے اذان کی آواز مالک کی قوم مین سنی باقی جتنی جماعت اوس سریہ مین تہی سبنے
متفق البیان ہوکر کہا کہ ہمنے اس قوم مین آواز اذان کی نہین سنی جب حضرت خالد رضہ نے
تحقیقات کی تو سواے اسکے یہ بات بہی اور معلوم ہوئی کہ جب خبر قیامت اثر انتقال فرمانے
حضرت خیر البشرصلعم کی نواح ابطاح مین پہونچی اسی مالک کی عورتون نے رسم حنا بندی ودف نوازی
کی تازہ کی و دیگر لوازم شادی وخوشی کی عمل مین لائین اور قسم قسم سے مسلمانون کی برائیان
بیان کرتی تہین غرضکہ جسوقت حضرت خالد رضہ و مالک سے گفتگو ہوئی مالک حسب دستور کفار و
مرتدین عرب اوس زمانہ کے ہر کلمہ پر یہ کہتا تہا قال رجلکم کذا مزید بران حضرت خالد رضہ کو یہ بات
اور بہی ثابت ہوئی کہ خبر وحشت اثر وفات حضرت رسول کائنات صلعم کی سنکر مالک نے کل صدقات
جو اپنی قوم سے لیے تہے اونہی کو واپس دیدیے اسلیے کہ مالک نے اپنے جی مین یہ سمجہہ رکہا
تہا کہ اب اہل اسلام ضعیف ہوگئے میرا کیا کرینگے چنانچہ ایسے ہی اور ارتداد پر فساد اوس سے
متواتر صادر ہوئین کہ حضرت خالد رضہ نے مالک کو قتل کر ڈالا حضرت ابو قتادہ رضہ انصاری
حضرت خالد رضہ کی اس حرکت سے ناراض ہوکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اور اس امر کی
شکایت حضرت عمر رضہ سے کی حضرت عمر رضہ نے اول مرتبہ یہ سمجہا تہا کہ قتل مالک کا بیجا ہوا خالد رضہ پر
حد لگانا چاہی حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت خالد رضہ کو اپنے حضور مین طلب فرمایا اور اونسے کل
اصلی حال دریافت کیا حضرت خالد رضہ نے جزو کل واقعات ہو بہو بیان کردیے جب حضرت

صدیق اکبر رضؓ نے حضرت خالد رضؓ کو حق بجانب پایا بدستور سابق منصب امیر الامرائی پر بحال فرمایا
اوراس معاملہ مین کچھہ متعرض نہوئے اب اس قصہ کو مسائل فقہ پر قیاس کرنا چاہیئے کہ جب
مالک نے حضرت رسول خدا کی شان مین ترک ادب کلمہ کہا اور اوسکی عورتون نے بھی از بس
بے ادبیان کین بلکہ اہل اسلام پر طنز کرتی تھین پس یہ جملہ وجوہات مالک و اہالیان مالک کی
مبنی بر کفر تھین لہذا حضرت خالد رضؓ نے اوسکو گردن مروایا پھر قصاص کیسا اور مسئلہ حد زنا مین
بموجب حکم فقہ ہمارا یہ جواب ہے کہ عورت حربی کو استبراء ایک حیض کا ضرور ہے اگر بفرض حضرت
خالد رضؓ نے اسکا بھی انتظار نہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضؓ پر اسکی طعن کیا ہے یہ سہو تو حضرت خالد رضؓ
سے بمقتضائے بشریت سرزد ہوئی ہوگی پس ظاہر ہے کہ حضرت خالد رضؓ نہ معصوم تھے نہ امام
عام واضح ہو کہ یہ روایت کہ حضرت خالد رضؓ نے اوسی شب کو اوس عورت سے صحبت کی کتب
معتبرہ سے ثابت نہین ہے اگر غیر معتبرہ مین ہو بھی تو اوسکا بھی جواب باصواب موجود ہے روایت
ہے کہ مالک نے اپنی عورت کو طلاق دیکر مدت دراز سے قید کر رکھا تھا اور یہ رسم قدیم زمانہ جاہلیت
کی تھی چنانچہ اس رسم کی تردید مین یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی تھی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ یعنے جسوقت تم طلاق دو عورتونکو پس پہونچین مدت اونکی یعنی جب
عدت پوری ہوجائے پس نروکو تم اونکو دیکھو اس صورت مین عدت بھی تمام ہوگئی اسی سبب
سے حضرت خالد رضؓ نے انتظار عدت نہ کیا بہر صورت نکاح وصحبت حلال ٹھہری چنانچہ یہی مذہب
ہے فقہاء اہلسنت کا اگر ہم بھی اس اتہام کے مقابلہ مین حضرات شیعہ کو یہ الزام دین کہ تمہارے
مذہب مین بھی تو بکثرت اس قسم کے مسائل لاطائل موجود ہین کہ جنکو سنکر نصارا و یہود و ترسا
وہنود گھن کرتے ہین مثل دخول فی الدبر بطیفہ و زیارت فرج عفیفہ و متعہ دوریہ شریفہ وغیرہم تو
اسکا جواب مخالفین پاس پس دشوار ہوگا اب ہم پھر لکھتے ہین مالک بن نویرہ کا حال اگر فرض
کیا جاوے کہ مالک مرتد نہ تھا مگر بلاشک وشبہ حضرت خالد رضؓ کے ذہن مین اوسکا ارتداد
یقینی گذر چکا تھا اس سبب سے اوسکو قتل کروایا **استفتا** کیا فرماتے ہین علماء دین

ومفتیان شرع متین اہل تشیع واہلسنت سے اس مسئلہ مین کہ اگر کوئی شخص مرتکب ایسے حرکات کا ہو جیسے کہ مالک بن نویرہ سے وقوع مین آئے آیا وہ مرتد ہے یا نہین اور اگر کوئی شخص خاص عاشورہ کو کہ روز مصیبت وغم مومنین کا ہے قسم قسم کی شادی وخوشی کرے یا بہ نسبت حضرت امام حسین رضہ یا خاندان حضرت رسول صلعم واولاد بتول رضہ کی اہانت وتحقیر کرے جیسے کہ زنان مالک نے روز وفات حضرت رسول کائنات کے کیا آیا یہ سب زمرۂ اہل ارتداد مین داخل ہین یا نہین اگر امیر وقت ایسی حرکات ناشایستہ وکلمات نابایستہ پر محض اس گمان سے کہ یہ شخص مرتد ہے قتل کرڈالے آیا اوسپر قصاص لازم آتا ہے یا نہین بینوا تو جروا **جواب دوسرا یہ ہے** کہ حضرت صدیق اکبر رضہ حضرت رسول اللہ صلعم کے خلیفہ تھے پس آنجناب رضہ پر اطاعت حضرت رسول خدا صلعم کی واجب تھی نہ کسی اور کی جو اوسکی خواہش کے بموجب آپ عملدرآمد کرتے بلکہ آنجناب رضہ کو موافقت سنت حضرت رسالت پناہ صلعم کے کرنا فرض عین تہا چنانچہ اونہی حضرت خالد بن ولید رضہ نے حضرت رسول خدا صلعم کے زمانہ عدالت نشانہ مین بہت سے مسلمانون کو محض بشبہ ارتداد مفت گردن مروایا تہا اور آنحضرت صلعم اصلا اونکی اس حرکت سے متعرض نہوئے باجماع سیر وتواریخ ثابت ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت رسول الثقلین صلعم نے حضرت خالد رضہ کو ایک لشکر پر امیر کرکے کسی قوم پر بہیجا تہا اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تہے لیکن ہنوز اونہون نے قواعد اسلام نہین سیکہے تہے جب حضرت خالد رضہ نے اونپر تیغ بیدریغ رکہی تو اونہون نے بجاے اظہار اسلام واقرار ایمان کے یہ کلمہ کہا کہ صبانا صبانا یعنی ہم بیدین ہوگئے ہم بیدین ہوگئے حالانکہ مطلب اس کلمہ سے اونکا خاص یہ تہا کہ ہمنے اپنے دین قدیم سے توبہ کی اور اسلام لائے حضرت خالد رضہ نے سنتے ہی اس کلمہ کے شبہ کیا کہ یہ قوم کافر ہے لشکر کو حکم دیا کہ انکو قتل کرو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضہ نے کہ حضرت خالد رضہ کے ساتھ تعینات تہے اونہون نے اپنے رفیقون کو حکم دیا کہ اس قوم کے لوگونکو قید کرلو خبردار انکو کوئی قتل نہ کرے جب حضرت رسول خدا صلعم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اس ماجرےکا اظہار کیا اوسوقت

حضرت رسول مقبول صلعم کو بہت ہی کچھہ رنج ہوا اور اونکے قتل پر افسوس کیا اور یہ فرمایا اللھم انی ابرء
الیک مما صنع خالد یعنی اے اللہ بریت چاہتا ہون مین طرف تیرے اوس چیز سے کہ کیا خالد رضہ
نے لیکن آنحضرت صلعم نے نہ تو حضرت خالد رضہ سے قصاص لیا اور نہ دیت دلوائی اسلیے کہ شبہ
کفر کا حضرت خالد رضہ کے دل مین گذرا پس اگر حضرت صدیق اکبر رضہ نے بہی حضرت خالد رضہ کو باوجود
خون ایک شخص کے خاص اوسی شبہ بلکہ اوس سے بدرجہا بڑہکر تعرض نہ کیا تو گناہ کیا ہوا سوا
اسکے مستند تواریخون مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے احتیاطاً بیت المال سے ورثاء
مالک کو دیت بہی دلوادی تہی **جواب تیسرا** یہ ہے کہ اگر بسبب نہ لینے قصاص مالک بن
نویرہ کے حضرت صدیق اکبر رضہ کی خلافت مین نقص پیدا ہوتا ہے تو اوس سے بڑہکر جناب امیر رضہ
کی خلافت مین بہی بسبب قصاص نہ لینے خون ناحق حضرت عثمان رضہ نقص ہویدا ہوتا ہے کیونکہ
حضرت عثمان رضہ کی شہادت مین کوئی امر متحقق و متوہم نہین ہوتا ہے چونکہ اہلسنت خلافت جناب
امیر رضہ مین بہی شبہ نہین رکہتے پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ کی خلافت سراسر
عدالت مین شک کرین لہذا الزام صریح اتہام اہل تشیع کا نسبت اہلسنت ہرگز عائد نہین ہو سکتا
ہے **جواب چوتہا** یہ ہے کہ قصاص لینا مالک بن نویرہ کا حضرت خالد رضہ سے اوسوقت
حضرت صدیق اکبر رضہ پر واجب ہوتا کہ ورثاء مالک قصاص طلب کرتے چونکہ یہ بات بالاتفاق کسی
تاریخ سے ثابت نہین ہے لہذا حضرت صدیق اکبر رضہ الزام شیعان سے پاک ہین مگر یہ امر
بالاجماع اہل سیر متحقق ہے کہ جب مالک بن نویرہ قتل ہوا تو اوسکا حقیقی بہائی جسکا نام مہتم بن
نویرہ تہا اور ازروے عشق و محبت کے اپنے بہائی کے ساتہہ حکم ایک جان دو قالب کا رکہتا
تہا گریہ کرتا مرثیہ پڑہتا ہوا حضرت عمر فاروق رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا چنانچہ ہنوز اوسکا مرثیہ
عرب مین ضرب المثل و مشہور ہے ہنگام کلام حضرت عمر رضہ نے مہتم سے حال مالک کا دریافت
کیا مہتم نے جواب دیا کہ امر واقعی تو یہ ہے کہ مالک مرتد تہا اوسکے ارتداد یعنی اسلام سے پہرجانے
مین کوئی شبہ نہ تہا حضرت عمر رضہ نے سنتے ہی اسبات کے وہ خیال جو حضرت صدیق اکبر رضہ

وحضرت خالد رضہ کیطرفسے رکہتے تہے نادم ہوکر فوراً دل سے دور کیا اور اقرار کیا کہ جو کچھ حضرت صدیق اکبر رضہ نے مالک کے بارہین کیا عین صواب ومحض حق تہا اسپر ایک دلیل قوی موجود ہے وہ یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضہ خلیفہ ہوئے تو آنجناب رضہ نے نہ حضرت خالد رضہ سے قصاص لیا اور نہ حد لگائی **جواب پانچوان** یہ ہے کہ جناب امیر رضہ باوصف اسکے کہ اہل شام کو صاحب اسلام یقیناً جانتے تہے بلکہ اونکو اپنا بہائی فرماتے تہے اور یہ ارشاد ارشاد آنجناب رضہ کا از روے مجاز ہی کے نہتا بلکہ حقیقتہً آنجناب رضہ کے برادر عینی یعنی حضرت عقیل رضہ ابن ابیطالب معہ خویش وتبار کے اہل شام ہی کے طرفدار تہے کیسے طرفدار کہ تادم واپسین اونکی رفاقت سے جدا نہوئے چنانچہ ہمارے دعوی قوی پر مجالس المومنین شاہد ہے کہ وفات عقیل رضہ در زمان معاویہ رضہ در شام اتفاق افتاد پہر کیا وجہ جو جناب امیر رضہ نے اپنے اونہی بہائیونکی کہ وہ نہ مرتد تہے نہ کافر نہ ملحد تہے نہ منکر صرف اس خیال سے کہ اونہون نے آنجناب رضہ کی خلافت پر شبہ کیا تہا بغیر سرزد ہونے کسی قصور کے اکثرون کی گردنین کاٹ ڈالین اس مرتبہ نہ تعمیل حدیث سکوت کی کی نہ پابند تقیہ کے ہوئے اب ہم اسکے ثبوت مین شیعونکی مستند ومتواتر کتاب سے جسکو وہ تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوق بالیقین جانتے ہین وہ قول جناب امیر رضہ کا بلفظہ نقل کرتے ہین جسکے اظہار مین شیعہ چہپاتے ہی نہین بلکہ نہایت ہی گہبراتے ہین وہ یہ ہے لمّا سمع امیر المؤمنین لعن اهل الشام من اصحاب خطب وقال اصحبنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیهم من الزیغ والاعوجاج والشبهة والتاویل

ترجمہ جسوقت سنا امیر المومنین رضہ نے لعن کرنا اہل شام کے حق مین اپنے یارونسے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین با جو کچھہ کہ داخل ہوا ہی اسلام مین بیچ اونکی بے راہی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے - اب شیعہ اس قول کو انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرین اور جواب دین کہ دستور العمل حضرت صدیق اکبر رضہ وجناب امیر رضہ مین کچھہ فرق ہے یا نہین -

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالدرضہ کا یمامہ مین اور قتل ہونے مسیلمہ کذّابکا

جب حضرت صدیق اکبر رضہ حضرت خالدرضہ بن ولید سے رضامند و خوشنود ہوتے پہر اونکو اوسی منصب پر مقرر فرمایا اور حکم دیا کہ اب تم مسیلمہ کذّاب سے جاکر جنگ کرو اور جہانتک ہمت یاری دے اوس گمراہ کی شرارت پر خسارت کے دور کرنے مین کمی نہو سنتے ہی اس فرمان واجب الاذعان خلیفہؓ دوران کے حضرت خالدرضہ فوراً گہوڑے پر سوار ہوئے اور بعد قطع منازل وطے مراحل کے اپنے لشکر ظفر پیکر مین شادان و فرحان داخل ہوئے اور بہت بڑی کوشش وسعی سے سامان جنگ تیار کر کے ایک جماعت شجاعان مہاجرین رضہ و بہادران انصار رضہ وغیرہ سے ہمراہ لیکر یمامہ کی جانب روانہ ہوئے گروہ انصارؓ پر حضرت ثابت رضہ بن قیس کو سردار کیا اور جملہ مہاجرین رضہ وانصار رضہ پر حضرت ابوحذیفہ رضہ بن عتبہ بن ربیعہ و حضرت زید رضہ بن الخطاب کو مختار کیا اور حکم دیا کہ کوئی ان دونون امیرون کی مصلحت کے خلاف کام نہ کرین اثنا سفر مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک گروہ گہوڑون کی باگین تہامے ہوئے بے اختیار زمین پر پڑا سورہا ہے یہ گروہ وہ تہا کہ کوئی شخص کسی بہت بڑے سردار یمامہ کو مار کر بہاگ گیا تہا چنانچہ اوسی کی تلاش مین نکلے ہتے اصحاب حضرت خالدرضہ نے اون سب خفتہ بختونکو گرفتار کرلیا اور اونسے حال دریافت کیا اونہون نے جو امر کہ واقعی تہا بیان کردیا جب حضرت خالدرضہ کے حضور مین پیش کیے گئے حضرت خالدرضہ نے اونسے اونکے اعتقاد کا سوال کیا جواب دیا کہ ایک پیغمبر تم مین ہے یعنی محمد رسول اللہ اور ایک پیغمبر ہم مین ہے یعنی مسیلمہ کذّاب لعنہ اللہ حضرت خالدرضہ نے سنتے ہی اس کلمۃ الکفر کے حکم فرمایا کہ اس گروہ بداعتقاد کے سر اوڑا دو جب نوبت قتل ساریہ بن عامر و مجاعہ بن مرارت کی کہ ہر دو اعیان یمامہ وارکان مسیلمہ سے ہتے پہونچی ساریہ نے کہا کہ اسے خالدرضہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا تصرف ملک یمامہ پر ہوجائے تو تم مجاعہ کی جان بخشی کرو اور اوسکے قتل سے درگذرو حضرت خالدرضہ نے بموجب وصیت ساریہ کے عملدرآمد کیا چنانچہ مجاعہ کو قید کردیا باقی

لوگونکو گردن مارا جب لشکر فتح اثر قریب یمامہ کے پہونچا حضرت خالدرضؓ نے موضع ریاض
مین کہ مواضعات یمامہ سے تہا اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا تا کہ بموجب مصلحت خیراندیش نہایت ہی
دانش وبینش سے اس جنگ مین قیام کرین کیونکہ اوسوقت مین مسیلمہ کذاب کے معاملات
کذب آیات نے بہت ہی بڑی قوت حاصل کی ہتی جب یہ خبر وحشت اثر مسیلمہ کذاب کو پہونچی
سپاہ جرار لیکر اپنے حصار سے باہر آیا اور مقابلہ مین لشکر حضرت خالدرضؓ کے اپنا لشکر ڈالا
دوسرے روز مسیلمہ نے اپنے لشکر کے میمنہ یعنی دائین فوج اور میسرہ یعنی بائین فوج کو نہایت
ہی زیب وزینت سے آراستہ و پیراستہ کیا اور ہر دو مقام مذکور پر مردان کار دلیران روزگار
مقرر کئے اور آپ اون معتمدین کے ساتہہ جنپر اوسکو پورا اعتبار تہا قلب لشکر مین یعنی درمیان
فوج یاجوج ماجوج کے کہڑا ہوا حضرت خالدرضؓ نے جب کذاب کی جرارت و دلیری کو معائنہ
فرمایا اوسیدم شجاعانہ حکم دیا کہ لشکر اسلام نصرت التیام بہی بہت جلد دشمن کی جنگ کو تیار ہو
جب لشکر کی صف بندی ہو چکی آپ نے میمنہ کی فوج پر حضرت زیدؓ بن الخطاب کو مقرر فرمایا
اور میسرہ کی فوج پر حضرت زیدرضؓ بن الحارث کو تعینات کیا غرضکہ بعد ترتیب کے دونون
جانب سے لشکر مانند بحر اخضر کے جوش وخروش مین آئے سب سے پہلے مخالف کی طرفسے
جو واصل جہنم ہوا وہ نہاد الرجال بدمال تہا اسنے مسیلمہ کی نبوت پر یہ جہوٹی گواہی دی ہتی
کہ مین نے محمدؐ رسول اللہ سے سنا ہے کہ مسیلمہ میری نبوت مین شریک ہے اس کاذب شاہد
کذاب کو حضرت زیدرضؓ بن الخطاب نے تیغ تیز سے قتل کیا اور سب سے پہلے جو سعادت کیش
سپاہ اسلام سے تیر خدنگ لیکر میدان جنگ مین تشریف لائے وہ خاص امیر الامرا حضرت
خالدرضؓ بن ولید تہے آپ اس معرکہ مین نہایت ہی ثابت قدمی سے رجز شجاعانہ پڑہتے تہے
اور شمشیر یمانی چمکاتے تہے بڑی دیر تک لڑا کیے دشمنان دین سے بہتیرونکے سر دہڑ سے
جدا کیے پہر اپنے لشکر ظفر پیکر مین آکہڑے ہوئے **تعصب شیعگی** واضح ہو کہ اخوند شاہ
مؤلف روضۃ الصفا نے یہ لکہا ہے پوشیدہ نماند کہ این سخن مخالف روایت طبریست مطابق اس

تعصبانہ کارروائی کا یہ ہے کہ حضرت خالد رضہ اس معرکہ مین اول نہین نکلے بلکہ حضرت عمار رضہ
بن یاسر پہلی پہل میدان مین آئے تہے یہ فقرہ صاحب روضۃ الصفا نے اسیلیے موضوع کیا
ہے تاکہ حضرت عمّار رضہ بن یاسر کو حضرت خالد رضہ بن ولید پر ترجیح ہو حالانکہ یہ خیال صاحب تاریخ طبری
و روضۃ الصفا کا خالی از سفاہت سے نہین ہے کیونکہ حضرت خالد رضہ امیر الامرا تہے اور حضرت
عمار رضہ ایک سپاہی اگر فرض کیا جاوے کہ حضرت عمار رضہ ہی سب سے پہلے میدان جنگ مین
آئے تو بہی ماتحت کو امیر الامرا پر ہرگز ترجیح نہین ہوسکتی ہے پس اس دلیل قاطع سے حضرت
خالد رضہ کو بحیثیت امارت حضرت عمار رضہ ماتحت پر بہر حال ترجیح ہے (بقول معروف مارے سپاہی
نام ہو سردار کا کاٹے باڑہ نام ہو تلوار کا) بعد حضرت خالد رضہ کے حضرت عمّار یاسر رضہ میدان مین
آئے رجز پڑہتے جاتے تہے اور ہر حملہ مین ایک سپاہی مخالف کو گراتے تہے جب بہتیرون سرکشونکو
واصل جہنم کر چکے اوسوقت ایک ظالم بیباک نے اپنی تلوار آپکو دیدی اور عرض کی کہ مجکو آپسے
کچہہ پوشیدہ گفتگو کرنا ہے جون ہی آپنے اوسکی طرف سر جہکایا اظلم نے آپکا کان دانتو نمین
ایسے زور سے چبایا کہ کان سر سے جدا ہو گیا حضرت عمار رضہ نے باوجود ایسے زخم کاری کے سر
اوس ناپاک کا خاک مذلت پر گرایا اور بدستور اپنے مقام پر آ کہڑے ہوئے بعد اونکے حضرت
حارث رضہ بن ہشام مخزومی مانند شیر گرسنہ کے مخالف کی صف میمنہ پر حملہ آور ہوئے اور بکثرت
دشمنونکی جماعت کو مقتول و مجروح کر کے اپنی صف مین آ کہڑے ہوئے بعد اونکے حضرت زید
بن الخطاب رضہ معرکہ مین تشریف لیگئے اور ایک ہی حملہ مین بڑے نامور پانچ سردار مخالفین کو
داخل سجین کیا اور انجام کار آپ بہی زخم کاری دشمن سے واصل اعلیٰ علیین ہوئے بعد اونکے
سالم مولائی ابو حذیفہ رضہ کہ صاحب رایت تہے بشرف شہادت مشرف ہوئے خلاصہ یہ ہے
کہ لشکر اسلام سے قریب تین ہزار آدمیونکے شہید ہوئے کہتے ہین کہ شروع اسلام سے اوسوقت
تک کوئی ایسا سخت حادثہ مسلمانو پر نہین گذرا تہا جیسا کہ اس معرکہ جانکاہ مین واقع ہوا ایک جماعت
نے لشکر اسلام کو ضعیف جانکر میدان سے پیٹہہ پہیر دی مخالفین موقع پاکر لشکر حضرت خالد رضہ مین

داخل ہوگئے اور اونکے خیمہ کو غصہ مین آکر تلوار وسنے پارہ پارہ کرڈالا اور اندر گہس پڑے -
چاہتے ہتے کہ ام تمیم کو کہ بعد قتل مالک بن نویرہ حضرت خالد رضہ کے نکاح مین آئی تہین
قتل کرین مگر مجاعہ نے کہ اوسی خیمہ مین قید تہا ظالمونکو منع کیا کہ خبردار خبردار اس عورت پر ہاتہ
نہ اوٹہانا کہ اسنے میرے ساتہہ بہت بڑے احسان کیے ہین اور ہمیشہ مجہپر شفقت و رحمت
کی نظر رکہتی ہے اتنے ہی مین حضرت خالد رضہ خیمہ کیطرف تشریف لائے فوراً شمشیر انتقام نیام
سے کہینچکر صف دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے اور جماعت کثیرہ سرکشونکو ایک ہی دم مین فی النار
والسقر کر دیا پہر آپنے اور آپ کے لشکر ظفر پیکر نے رات تک ایسی سخت جنگ کی کہ ترک فلک
دیکہکر حیران تہا جب رات ہوئی ہر دو لشکر اپنے اپنے مورچہ پر کہڑے رہے اس خیال سے
کہ مبادا ایک دوسرے پر شبخون مارے اس توہم سے تمام رات طرفین مین سے کسی نے
خواب نہ کیا بلکہ پلک نہ جہپکائی ؎ بگرد دیدۂ خود خار بستی از مژہ کردم ؛ کہ نے خیال تو بیرون
رود نہ خواب درآید ؛ جبدم خسرو اقلیم چہارم نے تاج شعاع سر پر رکہا اور تیغ جوہر دار نیام مشرق
سے باہر کہینچی اور واسطے تسخیر ولایت روز کے علم نور میدان طلوع مین بلند کیا سب سے پہلے
جسنے معرکہ مین قدم بڑہایا وہ محکم بن طفیل سپہ سالار یمامہ و سردار اعظم مسیلمہ کا تہا رجز پڑہتا اور اپنے
پیغمبر کذاب کے اوصاف خبیثہ کو مبنی بر کمال کہتا تہا حضرت ثابت رضہ بن قیس انصاری نے
جب اوسکی زبان کذب ترجمان سے کلمات واہیات سنے چونکہ آپ جوانمردی مین اپنا مثال
نرکہتے ہتے مشاہدہ اس حال سے جوش مین آئے اور گہوڑا میدان مین بڑہایا اور پے در پے
مخالف پر حملے کیے آخر کار ایک ایسا برچہا مارا کہ سارا بدن اوسکا پارہ پارہ ہوگیا ؎ یکی نیزہ زد
بر کمر بند او ؛ کہ بگسست خفتان و پیوند او ؛ حضرت ثابت رضہ بن قیس بعد قتل کرنے سپہ سالار
مذکور کے معرکہ مین راست و چپ گہوڑیکو کاوہ دیتے اور ہر حملہ مین دشمنونکو مارتے تہے یہانتک
کہ آپنے بہی جام شہادت نوش فرمایا بعد آپ کے حضرت خباب رضہ بن ثابت العوام برادر حضرت
زبیر رضہ میدان مین تشریف لیگئے بعد بہت بڑی کوشش شایان وسعی نمایان کے آپ بہی

شہید ہو گئے بعد اونکے حضرت براء رضہ بن عازب جنکا اور یہی حال عنقریب بیان ہوگا صفوف
دشمنان دین پر حملہ آور ہوتے اور تیغ آبدار سے ایک بڑی جماعت نابکار کو دم بہر مین فی النار
کیا پہر بدستور صحیح وسالم اپنے مقام پر آکہڑے ہوئے اہل کفر لشکر اسلام سے خائف ہوکر ہمگروہ
مسلمانونپر ٹوٹ پڑے اور سپاہ حضرت خالد رضہ کو متواتر حملونسے مغلوب کر لیا یہانتک کہ سپاہ کے
پانون اوکہڑ گئے مگر حضرت خالد رضہ نہایت ہی استقلال کے ساتہہ ثابت قدمی کیے ہوئے
نعرہ مارتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے مسلمانو خدائے پاک سے ڈرو اور روز جزا کا اندیشہ
کرو بڑی شرم کی بات ہے کہ تم ہزیمت کی عار کو گوارا کرتے ہو خدا ورسول کو آخرت مین کیا
منہ دکہاؤگے اور دنیا مین حضرت صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق سے کیونکر آنکہہ ملاؤگے انجام
اس نامردانگی کا ہر دو جہان مین بد ہے اگر ملت محمدی ومذہب احمدی مین سچے اور پکے ہو
تو اپنی جگہہ دشمنون کے سپرد نہ کرو جون ہی اہل اسلام نے آواز حضرت خالد رضہ کی سنی بہتری
دین ودنیا کی لوٹنے مین دیکہی تکبیر کہتے ہوئے پہرے اور مخالفین پر پے در پے حملے کیے
اور یہانتک داد مردانگی کی دی کہ ہیبت لشکر اسلام سے اہل کفر پر رعب چہا گیا ہے کہتے ہین
کہ جسدم آتش جدال وقتال مشتعل تہی ایک ظالم بیباک نے شمشیر حضرت ابو دجانہ رضہ کے
ماری حضرت ابو دجانہ رضہ نے اوسکے ایک ہی وار مین دو ٹکڑے کر دیے پہر صف دشمن سے
دوسرا ایک سوار جدا ہوا حضرت ابو دجانہ رضہ نے تیغ انتقام خون آشام کہینچکر چاہا کہ اوس بد انجام
کا بہی کام تمام کرین مخالف خائف ہوکر بہاگا اور اپنی صف مین جا ملا حضرت ابو دجانہ رضہ نے
دلیرانہ ایسا اوسکا پیچہا کیا کہ صف اعدا مین گہسکر دونون پانون قلم کر دیے پہر مانند شیر غران
کے صفوف دشمنان دین پر بیخوف وخطر حملے کرنا شروع کیے ہر حملہ پر دلیران مخالفین کو قتل کرتے
تہے اور بڑی ہی کر و فر سے میدان جنگ مین پہرتے تہے اور مسلمانونکو حرب وضرب کی
ترغیب دلاتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے بہائیو داد شجاعت کی دو اور مخالفین لعین سے
منہ ہمت پہیرو اور ان مفسدونکو کہ اپنی کثرت پر مغرور ہین اپنے آگے سے ہٹاؤ لشکر اسلام

وہ جماعت کہ ارادہ انہزام کا رکہتی تہی اس گفتگو سے قوی دل ہو کے باتفاق ارباب نفاق پر متواتر حملہ آور ہوئے آواز تکبیرون کی گوش فلک تک پہونچاتے تہے اور کوشش مردانہ فرماتے تہے ع فلک گفت احسن ملک گفت زہ + خلاصہ یہ کہ اوس معرکہ مین طرفین سے زیادہ بیس مرتبے سے اپنے مورچے مغلوب ہو کر خالی کر دیے اور پہر بدستور اپنی جگہہ پر آ کہڑے ہوئے حضرت رافع بن خدیج انصاری رض کہتے ہین کہ اوسدن مین نے جنگ بنی حنیفہ کو مشاہدہ کیا اوسوقت مضمون اس آیہ شریف کا سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ آنکہو نمین پہر گیا غرضکہ طرفین کی جدال وقتال وحرب وضرب سے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ لشکر اسلام مغلوب ہو جائیگا جسکا تدارک بسا محال ہو گا لیکن بتائید رب الارباب حضار اہل بدر وحنین واحد واحزاب ونیز دیگر عظماء اصحاب نے ایسی کمرہمت دشمنان دین کے قلع وقمع پر مضبوط کر کے سخت حملے کیے کہ مخالفین کے قدم اوکہڑ گئے بفضل خدا نشان اسلام کے بلند ہوئے اور رایات کفر کے سرنگون اوسدن مسلمانون نے بیشمار کفار کو واصل دارالبوار کیا مسیلمہ بقیۃ السیف کو ہمراہ لیکر اوس باغمین جسکو حدیقۃ الرحمن کہتے تہے پناہ گزین ہوا اور کل دروازے آمد و رفت کے بند کروا دیے حضرت برار رض بن مالک نے جو دشمنان دین کا تعاقب کرتے ہوئے کچہہ اور لوگونکو ساتہہ دروازہ باغ مذکور تک تشریف لیگئے تہے فرمایا کہ اے گروہ مسلمانون کے تم مجکو اوٹہا کر رات کیوقت اس باغمین گرا دو شاید مین موقع پا کر تمہارے لیے دروازہ کہولدون چنانچہ مسلمانون نے ایسا ہی کیا حضرت برار رض نے اندر جا کر کنڈی پہاٹک کی کہولدی صبحکو اہل اسلام پہاٹک مین گہس گئے اور دشمنان بیدین سے جنگ کرنے لگے غرضکہ دوبارہ تنور حرب وضرب گرم ہوا تیغ تیز سے دریا کا خون بہتا تہا گرز آتشبار سے سنگ خارا پانی ہوتا تہا شمشیر لشکر اسلام ظفر انجام سے دس ہزار کفار فی النار ہوئے ازانجملہ ایک محکم بن طفیل تہا اتفاقاً ایک تیر حضرت عبد الرحمن رض بن ابی بکر رض کا اوس ملعون کی گردن پر جسوقت وہ اپنے لشکر ضلالت اثر کو ترغیب جنگ کی دے رہا تہا لگا اوسیوقت واصل سقر ہوا پہر تو مسلمانون نے باغ کے اندر بےخوف و

خطر بکثرت کفار اشرار کو قتل کیا یہانتک کہ مسیلمہ کذاب بہی مارا گیا وحشی سے روایت ہے کہ بعد
شہید کرنے حضرت امیر حمزہ رض سید الشہدا کے چند مرتبہ مدینہ طیبہ مین گیا اور حضوری حضرت
رسول خدا ص کی حاصل کر کے صدق دل سے مسلمان ہوا چونکہ آنحضرت ص میری ملاقات کو مکروہ
رکہتے تہے اسلیے مین بصد ناکامی آنحضرت ص کے روبرو نہین آتا تہا جب حضرت رسولخدا ص نے
دار فنا کو چہوڑکر مقام فردوس اعلی مین قبول فرمایا اور زمانہ خلافت حضرت صدیق اکبر رض مین
لشکر نصرت اثر یمامہ کو روانہ ہوا مین چند روز بعد وہ حربہ جس سے حضرت امیر حمزہ رض کو شہید
کیا تہا لیکر اوسوقت لشکر فتح اثر مین پہونچا کہ مخالفین بہاگ کر باغمین پناہ گزین ہوئے تہے
اور مسلمانون نے اوسکا دروازہ کہولکر جنگ کرنا شروع کی تہی مسیلمہ کذاب کو دیکہا مین نے کہ
ایک تلوار نکالے ہوئے اپنی فوج یاجوج ماجوج کو جنگ کی ترغیب دلا رہا تہا مین اوس ملعون
کی طرف بڑہا اور وہ میری طرف اسی اثنا مین ابن عمارہ میرے چچا کا لڑکا بہی اوسی ظالم کیجانب
متوجہ ہوا جب مقابلہ مسیلمہ کذاب سے ہوا مین نے اپنا برچہا ہلاکر اوسکی طرف چہوڑا قضاءعنداللہ
اوس ملعون کے پیڑو پر پڑا کہ وار پار ہوگیا دوسری طرف سے ابن عمارہ نے ایک تلوار ماری
اب قسم حضرت عزّ و علا کی کہا کہ کہتا ہون کہ ہم دونون کے سواے قاتل اوس ملعون کا اور
کوئی نہین ہے اگر میرے حربہ سے واصل سقر ہوا تو ہے قسمت کیونکہ زمانہ جہالت مین بہترین
خلائق یعنی حضرت امیر حمزہ رض عم رسول خدا ص میرے ہاتہ سے شہید ہوئے اور زمانہ اسلام خیر
انجام مین مسیلمہ کذاب واصل دوزخ ہوا جب مسیلمہ کے چیلون بالخصوص قبیلہ بنی حنیفہ نے
اپنے پیغمبر کا یہ حال دیکہا باغکی دیوار توڑکر فرار ہوگئے جمہور مورخین کا اسپر اتفاق ہے کہ کفار
اشرار کے ستر ہزار آدمی باہر باغکے اور ستر ہزار اندر باغکے واصل جہنم ہوئے **نقل** ہے کہ ایک
آدمی یمامہ کی نظر لاش مسیلمہ کذاب پر پڑی اوسدم اوس نے یہ عربی عبارت پڑہی اشهد انك نبي
ولكن من الانبياء شقي یعنی گواہی دیتا ہون مین اے نبی تیری ولیکن تہا تو نبیون مین سے
بدنصیب سے اور مشہوران اہل اسلام سے حضرت عباد رض بن بشیر انصاری کہ اصحاب بدر سے

اس معرکہ مین شہید ہوئے ایک روایت مین ہے کہ کل مسلمان مہاجرین رض و انصار رض ایک ہزار دو سو اور دوسری روایت مین ہے کہ تین سو پچاس شہید ہوئے فی الجملہ اس معرکہ مین بہت سے حافظ قرآن و قاریان فرقان نے بہی جام شہادت نوش فرمایا جب یہ خبر وحشت اثر حضرت صدیق اکبر رض کو پہونچی کہ جنگ یمامہ مین کثرت سے حافظ و قاری شہید ہوئے ہین اپنے دل مین خوف کیا کہ مبادا رفتہ رفتہ کلام ربانی و آیات سبحانی مسلمانونکے دلونسے محو ہوجاوے لہذا واسطے جمع و ترتیب کرنے قرآن پاک کے جیسا کہ مسلمانون مین اسدم تک مشہور و معروف ہے حکم دیا **بازآمدم بذکر سابق** جب حضرت خالد رض بن ولید کو یقیناً معلوم ہوگیا کہ مسیلمہ کذاب داخل جہنم ہوا چاہا کہ اوس ملعون شیطان کو بچشم خود ملاحظہ فرمادین کہ وہ کونسا آدمی ہے لہذا مجاعہ کو ہمراہ لیکر کشتونکی لاشونمین پہرنا شروع کیا جدہر نظر اوٹھا کر دیکھتے تہے کشتونکے پشتے لگے پاتے تہے اتفاقاً حضرت خالد رض کی آنکھہ ایک لاش پر پڑی کہ وہ نہایت خوش وضع بڑے ڈیل ڈول کا آدمی تہا مجاعہ سے دریافت کیا کہ شاید یہی تمہارا آقا ہے مجاعہ نے جواب دیا کہ یہ ہمارا آقا نہین ہے مگر ہم اسکو ہزار حصہ اپنے آقا پر ترجیح دیتے تہے اس شخص کا نام محکم بن طفیل ہے پہر آگے چلکر دیکھا کہ ایک مرد زرد چہرہ نازک بدن خوبصورت مردہ پڑا ہے مجاعہ نے کہا کہ یہی مسیلمہ ہے نہ اسنے اپنے ساتہہ نیکی کی نہ ہمارے ساتہہ حضرت خالد رض نے فرمایا کہ افسوس تمہارے حال پر جو ایسے حقیر آدمی کی خاطر اپنے دین و ایمان کو برباد کردیا اور آپکو تمنے دیدہ و دانستہ رنج و بلا مین ڈالدیا مجاعہ نے عرض کی کہ اے امیر رض بہتر ہے جو آپ بنی حنیفہ سے صلح کر لین کیونکہ یہ قبیلہ بڑا لڑنے والا ہے اور ابہی اس قلعہ مین اس قبیلہ کے لوگ بکثرت موجود ہین بلکہ یہ قلعہ اونکے گروہ سے بہرا ہوا ہے حسب مصلحت حضرت خالد رض کے دل مین اسبات کا خیال گذرا مجاعہ نے پوشیدہ طور پر قلعہ کے اندر یہ کہلا بہیجا کہ اب مصلحت وقت یہ ہے کہ جتنی عورتین قلعہ مین ہین وہ سب اپنے سر و نپر خود لگا دین جوشن پہنین اور تلوارین کہینچکر قلعہ کے برجو نپر چڑہ آوین چنانچہ عورتون نے ایسا ہی کیا جب

حضرت خالد رضہ نے یہ کیفیت مشاہدہ کی خیال کیا کہ ابہی اکثر سپاہ فوج ظفر موج مجروح ہے
اگر محاصرہ کیا گیا تو بڑی دشواری ہوگی اسلیے مصلحت جانکر مجاعہ سے فرمایا کہ تو اس شرائط صلح
کو طے کرادے مجاعہ نے کہا کہ اے امیر رضہ مجکو اہل قلعہ کا حال بخوبی معلوم ہے وہ تمسے صلح اس
طریق پر کرینگے کہ اپنا تمام سونا چاندی و ہتہیار و تہائی جانور اور آدہے خدمتگار اور غلام تمکو دینگے
حضرت خالد رضہ نے شرائط مذکورہ کو منظور فرمالیا جب اوس قلعہ کے کہ دیگر قلعوں سے معظم و مستحکم
تہا نزدیک پہونچے ایک برج پر ایک عورت کو دیکہا کہ کشتگان یمامہ کے حال زار پر نوحہ کر رہی
تہی مجاعہ نے اوسکو اشارہ سکوت کا کیا اور کہا کہ مینے حضرت خالد رضہ کو صلح پر آمادہ کیا ہے اب
تو سب عورتوں سے کہدے کہ وہ صبر کرین تاکہ صلح ہو جائے مجاعہ عورت کو سمجہا کر پہر حضرت خالد رضہ
کے حضور مین گیا عرض کی کہ قلعہ کے لوگ جہگڑا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ چہارم حصہ دینگے
اگر راضی ہو صلح کر لو ورنہ اختیار ہے حضرت خالد رضہ کو مجاعہ کے کہنے پر یقین ہوا نا گزیر مصلحت
وقت سمجہکر صلح کر لی جب دروازہ کہولا گیا حضرت خالد رضہ اندر تشریف لیگئے دیکہا تو وہان سوائے
عورتون اور بچونکے مرد کا نشان بہی نہ تہا مجاعہ پر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اے مجاعہ تو نے
ہمسے جہوٹ بولا اور ہمکو فریب دیا مجاعہ نے جواب مین کہا کہ اے امیر رضہ ہماری تمام قوم ہلاک
و تباہ ہو گئی اب بقیۃ السیف کے لیے سوائے اسکے چارہ کیا تہا قصور معاف ہوا اسکو ہمدردی
قومی کہتے ہین۔

ذکر نکاح کرنے حضرت خالد رضہ کا بعد ختم جنگ یمامہ دختر مجاعہ کیساتہہ

جب صلح ہو چکی حضرت خالد رضہ نے دختر مجاعہ کیواسطے خطبہ کیا مجاعہ نے کہا کہ اے امیر رضہ میری
دختر ہزار درہم مہر کا چاہتی ہے حضرت خالد رضہ نے اوسی دم ادا کر دیا اور مجاعہ کی دختر سے
اپنا نکاح کر لیا واضح ہو کہ اس امر مشروع و معروف پر صاحب روضۃ الصفا نے چند مسائل
قائم کیے ہین اول یہ کہ حضرت خالد رضہ نے تعظیم اقربا زوجہ مدنظر رکہی اسکا جواب یہ ہے
کہ جناب امیر رضہ نے اپنے خسر پورہ شمر ذی الجوشن خائن کی قرابت کی رعایت مین محض بپاس

خاطر اوسکی ہمشیرہ کے کیا کمی رکھی جو حضرت خالد رض غیر معصوم پر طعن ہے اپنی تاریخ طبری وغیرہ
کو دیکھئے دوم یہ کہ حضرت خالد رض کے اس فعل سے اصحاب نار اض ہوئے اسکا جواب یہ ہے
کہ جناب امیر رض کی بھی اصحاب بغیر وقوع امر مکروہ آنجناب رض کے ناراض رہتے تھے بلکہ بعیت
توڑ دیتے تھے سوم یہ کہ حضرت عمر رض کے کہنے سے حضرت صدیق اکبر رض نے حضرت خالد رض کو
معزول نہ کیا اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت خالد رض سے کوئی امر نامشروع سرزد نہین ہوا جس جرم
مین معزول کیے جاتے تعجب جناب امیر رض کے عزل ونصب پر آتا ہے کہ آنجناب رض نے بلاقصور
عمر رض بن ابی سلمہ کو معزول کر دیا اور بجائے اونکے نعمان رض زرقی کو مقرر کیا ان دونون
معاملات کو حضرات شیعہ اپنی مستند ومتواتر کتاب نہج البلاغت مین ملاحظہ فرما دین تب
اہلسنت پر طعن کرین - جب خبر نکاح حضرت خالد رض کی مدینہ منورہ مین پہونچی حضرت صدیق اکبر
نے تہدیداً یہ فرمان حضرت خالد رض کو لکھا کہ تم عیش وعشرت مین پڑ رہے ہو حالانکہ ابہی بہت کچھہ
مہمات در پیش ہین والسلام جب حضرت خالد رض جنگ ملک یمامہ سے فارغ ہوئے منتظر تھے کہ
دیکھئے اب کس کام پر مقرر ہون مستند اخبارون مین ہے کہ حضرت مقدس نبوی م نے حضرت
علی رض سے فرمایا کہ ایک جاریہ قبیلہ بنی حنیفہ سے تمہارے حصہ مین آئیگی اور اوس لونڈی کے
شکم سے ایک فرزند ارجمند تمسے پیدا ہوگا تم اوس سعادت نشان کا نام میرے نام پر رکہنا اور میری
ہی کنیت پر اوسکی کنیت جب کنیزک مال ومنال غنیمت کیساتھہ مدینہ منورہ مین آئی حضرت صدیق
اکبر رض نے کنیزک جناب امیر رض کو دی اور آنجناب سے اوسکے فرزند ارجمند پیدا ہوا اونکا نام نامی و
اسم گرامی حسب وصیت حضرت مقدس نبوی محمد حنیفہ رکہا گیا صحیح اخبار سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعد فتح ملک یمامہ کے پیشگاہ خلافت سے فرمان صادر ہوا کہ حضرت خالد رض معہ اپنے لشکر ظفر پیکر
کے ملک عراق عرب کے طرف متوجہ ہون اور وہان پہنچکر دشمنان دین سے مطابق مصلحت
وقت صلح وجنگ مین مصروف ہون حضرت خالد رض روانگی کی تیاریان ہی کر رہے تھے کہ اتنے ہی
مین دوسرا فرمان قضا جریان پہونچا کہ بالفعل مصلحت یہ ہے کہ ملک شام کے مفسدون کو زیر کرو

اور کوشش وسعی مین کوئی دقیقہ اوٹھا نرکہو حضرت خالدرضہ حسب فرمان واجب الاذعان خلیفہ
دوران ملک شام کو روانہ ہوئے اور وہان پہنچکر بکثرت قلعہ جات وشہر فتح کیے اور بیشمار اشرار
فجار وکفار ناہنجار کا قلع وقمع کیا ارباب اخیار واصحاب ابرار کے ساتھہ بموجب حکم شریعت غرا
سلوک کیے چنانچہ کتب سیر وتواریخ اس حال سے مالا مال ہین اخبار ون مین ہے کہ حضرت
صدیق اکبر رضہ خلیفہ برحق نے اپنی خلافت کے شروع ہی زمانہ عدالت نشانہ مین گیارہ علم تیار
کیے تھے اور وے اون گیارہ بزرگونکو جو عقل و دانش وشجاعت وبینش مین ضرب المثل تھے
حوالہ کیے اور اون سب سرداران اہل ایمان کو مشکر ظفر پیکر دیکہ ہر ایک ولایت کی طرف
روانہ فرمایا تاکہ نہایت ہی دور اندیشی اور وعدہ وعید کے گمراہان کوئے ضلالت کو صراط مستقیم
پر لاوین اگر سرکشی سے پیش آوین تو اونکی خبر تلوار آبدار وسنان جانستان سے لین منجملہ اونکے
حضرت خالدرضہ جنگ طلحہ وسجاح ومسیلمہ ونیز دیگر اہل ارتداد اوس نواح پر مقرر ہوئے جیسا کہ
بیان ہوچکا اور حضرت عکرمہ رضہ کو حدود یمامہ کیطرف روانہ کیا چنانچہ وہ ادہر راستہ سے واپس آئے
اور مہاجر بن بنی امیہ کو ولایت یمن پر امیر کیا اور حضرت خالدرضہ بن سعید بن العاص کو نواح
مشرقی ملک شام کی جانب تعین فرمایا اور حضرت عمرو رضہ بن عامر کو چند قبائل کیطرف جو جنگلون
مین پراگندہ ہوکر مفسدات برپا کررہے تھے بہیجا اور حضرت حذیفہ رضہ بن محصن کو ملک عرفجہ
اور حضرت خزیمہ رضہ کو اطراف مہرہ اور حضرت سوید بن مقرن کو جانب تہامہ اور حضرت علا حضرمی
کو دیار بحرین پر سردار کیا علی ہذا القیاس ہر ایک امیر رضہ عالیقدر نے حسب الحکم حضرت صدیق اکبر رضہ
کے عمل کیا اور اپنی اپنی شایان کارگذاری سے سرداران موصوف نے بڑے بڑے سرکشونکو
زیر کیا اور اونکے ملک قبضہ اسلام مین درلائے اور بکثرت مال غنیمت وصدقات حاصل کیے
جو کچھہ حق بیت المال تہا وہ مدینہ طیبہ روانہ کیا باقی غنیمت بموجب شریعت دیگر اہل حقوق پر تقسیم
کیا غرضکہ بفضل خدا دشمنان بکثرت مقتول ہوئے اور بکثرت آوارہ اور پریشان کوہ وبیابان مین
ہوئے اور اکثرون نے اطاعت قبول کی جسکو زیادہ حال دیکھنا ہو وہ دیگر کتب تواریخ و

سیر کیطرف متوجہ ہو اس مختصر مین گنجایش تطویل کی نہین۔

ذکر وفات حضرت ابوبکر صدیق اکبرؓ و بیعت حضرت عمرؓ

جب مدت خلافت حضرت صدیق رضہ کی دو برس تین مہینے گذرے چوتھے مہینہ مین آپ بیمار ہو گئے حالت علالت مین فرمایا کہ حضرت عمر رضہ بن الخطاب امام جماعت نماز پنجگانہ کے ہون آپنے شدت مرض سے معلوم کیا کہ اب زندگی آخر ہو چکی لہذا ایک نوشتہ درباب خلافت حضرت عمرؓ کے لکھا اور ایک شخص کے حوالہ کیا وہ شخص نوشتہ حضرت صدیق اکبر رضہ کو مسجد نبوی صلعم مین لیگیا وہان ادنی و اعلی حاضر تھے کہا اے معشر المسلمین خلیفہ رسول رب العلمین نے یہ نوشتہ دیا ہے اور تمکو حکم کیا ہے کہ بموجب اس نوشتہ کے عملدرآمد کرو جمیع مہاجرین و انصار نے کہا کہ ای شخص ماموریم سب حکم خلیفہ برحق کے تابع ہین تو اس نوشتہ کو پڑہکر سنادے کہ ہمارے واسطے کیا ارشاد خلیفہ رشاد رضہ کا ہے شخص مامور نے فرمان نکالکر پڑہا لکہا تہا کہ ہمنے بعد اپنے تمپر حضرت عمر بن الخطاب رضہ کو خلیفہ مقرر کیا لازم ہے کہ تم سب اونکی اطاعت کرنا اور کوئی مخالفت نکرنا ایک بہت بڑے گروہ نے حاضران مجلس مین سے صدق دل سے کہا سمعناہ و اطعناہ یعنی ہمنے نوشتہ حضرت صدیق رضہ کو سنا اور حضرت عمر رضہ کی اطاعت قبول کی مگر تہوڑیسے لوگ سکوت مین رہ گئے نہ ہان کہا نہ نہین چنانچہ اونمین سے طلحہ رضہ بن عبیداللہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مین نے سنا ہے کہ آنجناب رضہ نے حضرت عمر رضہ کو اپنے بعد خلیفہ کیا ہے مگر آنجناب رضہ نے اس کام کا انجام نہ سوچا حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ ہمنے ہر طرح سے حضرت عمر رضہ کو اس کار خیر مین لائق و فائق پایا طلحہ رضہ نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ سخت مزاج ہین بعد آنجناب رضہ کے ہماری زندگی دشوار ہو گی آنجناب سے آخرت مین سوال ہوگا کہ تم بعد اپنے رعایا کا کیا انتظام کر آسئے اور اونکو کس خلیفہ کا محکوم بنا آئے حضرت صدیق اکبرؓ کو طلحہؓ کی یہ گفتگو ناپسند ہوئی پہر خوب سوچ سمجھکر جواب دیا کہ اے طلحہ رضہ تو مجکو عذاب خدا سے

کیا ڈراتا ہے جبکہ مجھسے رب العزت سوال کریگا کہ ہمارے بندونکو کسکے حوالہ کر آیا تب مین عرض
کرونگا کہ اے دانائے نہان و آشکارا تو ہی خوب جانتا ہے کہ مینے تیرے بندونپر بہترین
خلائق کو خلیفہ مقرر کیا ہے اور بہت بڑے پرہیزگار کو اونپر والی کیا پہر دوات و قلم و کاغذ منگا
حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ ہماری طرفسے ایک وصیت نامہ لکہو جسکا مضمون باین عنوان تہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وصیت آخری ہے ابوبکر رضہ کی طرفسے امت مرحومہ کے حق مین کہ بعد ہمارے
تم اپنا خلیفہ حضرت عمر رضہ کو جاننا اور اونکے محکوم و مطیع رہنا اگر اونکا طریق عدالت و دیانت
پر ہو جیسا کہ ہمنے گمان کیا ہے فبہا ورنہ درصورت خلاف کسی دوسرے کو اپنا خلیفہ مقرر کر لینا۔
بعد لکہہ جانے وصیت نامہ کے حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عمر رضہ کو طلب فرمایا اور درباب خلافت
بہت کچہہ پند و پسند تعلیم و تفہیم کی حضرت عمر رضہ نے اس بار گران کے اوٹہانے اور ذمہ دار ہونیسے
انکار کیا اور عرض کی کہ مین متحمل اس امر خطیر کا نہین ہو سکتا ہون سچ تو یہ ہے کہ مسند خلافت
نے آنجناب رضہ ہی کے وجود باجود سے زیب و زینت پائی ہے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ اگر سوائے
حضرت عمر رضہ کے اور کوئی خلیفہ ہوگا تو مین ہرگز ہرگز اوسکی بیعت نکرونگا حضرت صدیق اکبر رضہ
نے جب یہ کلمات صدق آیات زبان حق ترجمان حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا سے سنے آنجناب کے
واسطے دعائے خیر و برکت کی کی بعد اوسکے فرمایا کہ اے علی رضہ تمپر ہمنے حضرت عمر رضہ کو خلیفہ مقرر
کیا چاہیئے کہ تم مین سے کوئی اونکی اطاعت مین کمی نہ کرے اور فرمان واجب الاذعان کو
ہر ایک اپنا دین و ایمان سمجہے امید قوی ہے کہ اونکی حسن تدبیر سے معاملات اسلام کے انتظام
تمام پاوین اگرچہ قبل از وصیت کے اون سرداران روزگار کو جو تیمارداری حضرت صدیق اکبر رضہ
مین حاضر تہے یہ گمان رہتے تہے کہ شاید آنجناب رضہ بپاس قرابت حضرت طلحہ رضہ کو خلیفہ کرینگے
اور ایسی ہی امید حضرت طلحہ رضہ کو بہی مگر حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عمر رضہ ہی کو خلیفہ مقرر کیا
اوسوقت حضرت طلحہ رضہ و نیز دیگر اہل مجلس نے حضرت صدیق اکبر رضہ سے عرض کی کہ اے خلیفہ
رسول مقبول اس امر خطیر مین پہر غور فرماتے اسلیے کہ خلیفہ سے قیامت مین سوال ہوگا کہ

انتظام رعایا و مہام برایا کسطرح کیا گیا حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ اے طلحہ رضہ تم اس خیال کو اپنے
دلسے دور کرد و ہم سوائے حضرت عمر رضہ کے ہرگز ہرگز کسیکی اطاعت نکرینگے قسم بخدا سوائے
آنجناب رضہ کے کوئی متحمل اس بارگران کا نہین ہوسکتا ہے اور نہ ہم کسی دوسرے کو اس کار
خیر کے لائق دیکھتے ہین بعد اسکے جناب امیر رضہ بہت کچھہ فضائل فاروق اعظم رضہ کے بیان
فرما کے حضرت صدیق اکبر رضہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے خلیفہ رضہ رسولخدا صلعم
جو کچھہ کہ آنحضرت رضہ نے پسند فرمایا اوسپر ہم صدق ارادہ سے رضامند ہین ہم تہ دل سے
تصدیق کرتے ہین کہ آنجناب رضہ کی حیات نہایت ہی نیک حالت پر گذری ہمیشہ آنجناب رضہ نے
بموجب ارحم امتی بامتی ابوبکر امت مرحومہ پر نظر رحمت کی رکہی خدائے پاک آنجناب رضہ کو جزائے
خیر عطا فرمائے اور اپنی رحمت و مغفرت سے مخصوص کرے غرضکہ جب سب اصحاب رضہ حضرت
عمر رضہ کی خلافت پر راضی ہوگئے اوسوقت آنجناب رضہ نے اونکو طلب کرکے بہت کچھہ وصیت
ارجمند و نصیحت دلپسند فرمائی اور فرمایا کہ اے عمر رضہ اگر تم ہمارے نصائح و وصایا پر عمل کروگے
ہمیشہ خوشحال رہوگے حضرت عمر رضہ نے جملہ پند دلپسند کو صدق دل سے قبول و منظور کیا
اور عرض کی کہ اے خلیفہ رضہ رسول اللہ صلعم انشاءاللہ ہرگز ہرگز تعمیل ارشاد رشاد مین کوتہی
نہوگی جب گفتگو دراز ہوئی حضرت عمر رضہ اوٹھہ کہڑے ہوئے اور گریان گریان حجرۂ حضرت
صدیق اکبر رضہ سے باہر آئے اوسی شب کو حضرت صدیق اکبر رضہ نے انتقال فرمایا تواریخون
مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے حضرت عائشہ رضہ سے شدت مرض مین فرمایا تہا کہ
اے میری پیاری بیٹی مجھپر چند درم قرض ہین تم اونکو ادا کردینا ایسا نہو کہ حق العباد مجھپر
باقی رہے حضرت عائشہ رضہ نے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار اطمینان فرمائیے مین آپکی
قرضکے ادا کرنے مین کفیل ہون پہر حضرت صدیق اکبر رضہ نے فرمایا کہ اے پیاری بیٹی
موت سے کسیکو چارہ نہین ہے جب ہمارا جنازہ تیار ہوجائے اوسوقت روضۂ مقدسہ
نبوی صلعم پر لیجانا اور نہایت ہی ادب سے اجازت طلب کرنا کہ اے رسول اللہ صلعم ابوبکر رضہ در پر

اقدس پر حاضر ہے اگر اجازت ہو تو مجکو قبر اشرف کے برابر دفن کرنا اور علامت اجازت کی
یہ ہے کہ خودبخود در روضۂ مبارک کا دروازہ کہل جائیگا اور اگر نہ کہلے تو میرے جنازے کو جنت البقیع
مین دفن کرنا پہر فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ کلام صدق انجام حضرت صدیق اکبر رض
نے یکشنبہ کو فرمایا اور دوشنبہ کو جوار رحمت رب العلمین مین انتقال فرمایا جب خبر وحشت اثر
حضرت صدیق اکبر رض کی مشہور ہوئی تمام مدینہ منورہ مین شور مچگیا یہانتک آپکی مفارقت مین
خلق اللہ نے آہ و نالہ بلند کیا کہ گوش فلک تک پہونچا جب تجہیز و تکفین و نماز سے فارغ ہوئے
حسب وصیت حضرت صدیق اکبر رض کے جنازہ کو جانب روضۂ مقدسہ حضرت رسولخدا صلعم کے لیگئے
جون ہی قریب پہونچے در روضۂ اقدس خودبخود کہل گیا اوسوقت جنازہ صدیق اکبر رض یار غار
رسول کردگار کو پہلوئے قبر عطر سائے خواجۂ ہردوسرائے مین دفن کیا روایت ہے کہ حضرت
عمر رض و حضرت عثمان رض و حضرت طلحہ رض و حضرت عبد الرحمان رض نے جنازہ کو قبر شریف مین اوتارا
بعد اوسکے قبر کو مسطح کرکے اوسپر پانی چہڑک دیا روایت ہے کہ باعث موت آنجناب رض کا
یہ تہا کہ کوئی یہودی بے بہبود شقی اظلم آنجناب رض کے واسطے طعام زہر آلود لایا تہا آنجناب رض
نے حضرت کلدہ رض کے ساتہہ بیٹہکر کسیقدر کہایا تہا بعد منقضی ہونے ایک سال کے اوسنے
اثر کیا ہردو صاحب یکبارگی انتقال فرما گئے روایت ہے کہ جو آخری کلمات رحمت آیات
زبان صدق ترجمان حضرت صدیق اکبر رض سے صادر ہوئے وہ یہ ہین تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ آپکی خلافت کا زمانہ باختلاف تواریخ دو برس چار ماہ یا دو برس تین ماہ ہوا حضرت
مقدس نبوی صلعم نے حضرت صدیق اکبر رض کی شان مین یہ حدیث فرمائی اِنَّہٗ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ
یعنی حضرت صدیق اکبر رض آتش دوزخ سے آزاد ہوچکے ہین اسی سبب سے اونکو عتیق
کہتے تہے صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رض تمام امت محمدیہ سے
زاہدترین و عابدترین تہے اور ایسے متواضع تہے کہ زمانہ خلافت مین بہی باوصف اسکے
کہ بڑے بڑے بادشاہ عرب و یمن وغیرہ آپ کے واسطے حلہاسے فاخرہ و جامہاسے نادرہ

مثل تافتہ زیبا وزربفت ودیبا کے بہیجتے تہے آنجناب رضہ لباس پشمین مانند کمل وکہیس کے
پہنتے تہے جب دوسرے مسلمان آنجناب رضہ کو ازبس متواضع اور صاحب وقار وبردبار
دیکہتے تہے ترک تکلف وتجمل کرکے آنجناب رضہ کا دل وجانسے اتباع کرتے تہے چنانچہ اسپر
ایک شہادت یہ ہے کہ حضرت ذوالکلاع الحمیری کہ حاکم ملک حمیر کے تہے اور اونکا قبیلہ بہت
ہی بڑا تہا ایک ہزار غلام زر خرید ہمراہ لیکر مدینہ منورہ مین تشریف لائے لباس فاخر دربر
تاج قیمتی شاہانہ برسر جب آپنے حضرت صدیق اکبر رضہ کی وضع سادہ وطریق آزادہ پر نظر کے
تمام تکلفات وتجملات کو قطعاً ترک کیا اور اسقدر تواضع اختیار کی کہ ایکدن اونکے عزیزون نے
مدینہ طیبہ کے بازار مین اونکو دیکہا کہ ایک پوست گوسفند کا کندہے پر ڈالے ہوئے سیر
کرتے پہرتے ہین کہا اے آقائے نامدار آپنے ہمکو عرب مین آکر فضیحت ورسوا کیا یہ کیا شکل
مبارک بنائی ہے جواب دیا کہ تم چاہتے ہو کہ مین اسلام مین بہی بادشاہ جابر رہون جیساکہ
زمانہ جہالت مین تہا حاشا وکلا ہر اطاعت رب العلا کی کامل نہین ہوتی ہے مگر اوس تواضع
سے جس سے کہ پروردگار عالم راضی ہو اگرچہ مثل اسکے فضائل حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضہ کے
حد بیان سے باہر ہین جنکو قلم وزبان احاطہ تحریر مین نہین لاسکتی ہے اما کلمہ چند از سخنان
امیر المومنین علی رضہ کہ بعد از وفات وقبل از دفن در تعریف وتوصیف او تلفیق نمودہ در مجمع
مہاجر وانصار رضہ بر زبان گوہر فشان ولسان فصاحت بیان گذرانیدہ بود جرأت بینماید وآن
کلمات اینست کہ از مصنفات ارباب بصارت باندک تغیرے درعبارت وافی بے تقدیم وتاخیر
در تعیین وتقریر نقلکردہ میشود باطوال مدۃ صحبت کلام او از ہمہ ابلغ بود وسنا دمنع ورأے از ہمہ انور وطا انفا وازہمہ اکثر وخاطر او
از دقائق امور اعراف وعمل او در تنظیم مصالح جمہور اشرف باری کہ دیگران گران انگاشتند وبرداشت وکاریکہ
یارانش دران اہمال کردند او ضائع نگذاشت جلیس صادق وانیس موافق موجب راحت
بود درحالت شدت صحبت رسول اللہ صلعم اختیار کرد وہرچہ داشت در خدمت آن سرور ایثار
نمود وآخر الفضائل دیبنے از خصائص ذاتش وادراک معارف یقینی از لوازم صفاتش تیغ

حجتش قاطع و نور بصیرتش ساطع نفس او از وصمت بد دلی مبرا و دل او از عیب نفاق معرا
در اجرای احکام شریعت قوی وضعیف نزد او برابر و هر که با و نزدیک تر از مخالفت فرمانش
دور تر خلیفه بود که هیچکس را در خلافت او خلاف نبود و با وجود او هیچ احدی را در تصدی این
منصب مجال لاف نبود زبان آوری کردی وقتیکه مردم دم در کشیدند و با مضای امر دستے
آوردی در زمانیکه خلائق مصلحت در توقف دیدند کلامش اگرچه قلیل بود اما هر کلمه شفای جان
علیل حال او مصادق مقال رسول صلعم بود که میگفت و در صفات می سُفت که ابوبکر رض ضعیف بدن
است اما قوییست در امر الله و متواضع و فروتن در نفس خویش اما عظیم است عند الله و بزرگ در
چشم مومنان و کبیر در نفس ایشان در شمائل او هیچکس را مجال بدگوئی و غمازی نه در مخائل او
هیچ فردی را امکان همازی نے نشان او حق صدق و رفق بود و قول او حکم و حتم و امر او حلم
و حزم و رائی او علم و عزم ای خلیفه رسول خدای تو از ان برتری که سزاوار تو گریه ما آید و از ان بلند
تری که آهے لائق از سینه ما بر آید نه تنها مقیمان خطه خاک در مصیبت تو گرفتار اند بلکه ساکنان
خطه افلاک درین مصیبت با ما یار اند إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ و بخدا سوگند که اهل اسلام را بعد
از واقعه رسول الله صلعم و اهیه ازین صعب تر روی نخواهد نمود و هیچ ماتمی ازین ماتم دشوار تر نخواهد بود
اما پیش تیر قضا جز بسپر رضا نتوان رفت خدائے عزّ و علا بر تو رحمت کناد و از اجر محروم مگرداناد

واضح ہو کہ صاحب روضة الصفا نے بنا بر تعصب مذہب شیعگی کے اصل خطبہ جناب امیر رض
مین جو آنجناب رض نے حضرت صدیق اکبر رض کی وفات کیوقت زبان صدق ترجمان سے فرمایا
بہت کچھ تغیر کیا ہے چنانچہ اخوند شاہ نے خود ہی تمہید عبارت مین اقرار فرمایا ہے کہ از مصنفات
ارباب بصارت باندک تغیری در عبارت وافی بے تقدیم و تاخیری جرأت مینماید حالانکہ شاہ مذکور
نے بکثرت اصل خطبہ شریف کو تغیر کیا ہے بلکہ پوری پوری ظلم کی داد دی ہے مگر تاہم بھی یہ امر
قابل شکریہ ہے کیونکہ دیگر مجتہدین متعصبین امامیہ نے اوس سے بڑھکر یہ کام کیا ہے کہ براہ
صنعت سرقہ خطبہ موصوفہ کو رنگ برنگ طور پر اپنی اپنی مصنفات مین لکھا ہے کلینی مین ہی

واہیہ بمعنی حادثہ ۱۲

کہ یہ خطبہ کسی امام نے جناب امیر رض کی شان مین فرمایا ہے اور حمیدی مین ہے کہ کسی اصحاب کا
قول ہے اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہے کہ یہ بیان حضرت خضر ع کا ہے کہ اونھون نے جناب
امیر رض کے جنازہ پر کھڑے ہوکر اس قسم کی تعریف کی تہی اور نہج البلاغت مین ہے کہ جناب
امیر رض نے اپنی ہی توصیف مین یہ خطبہ فرمایا ہے ؎ صلاح کار کجا و من خراب کجا ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا * واللہ اس خطبہ پر طبع ثانی اسرار الہدیٰ مین جناب منشی سید
جوہر علی صاحب ادام اللہ فیضہ رئیس مچھلی شہر نے قابل داد بلکہ لائق صاد بحث کی ہے لہذا
ہم بہی آنجناب رض کی قابلیت سے خوشہ چینی کرتے ہین اور اس اصل خطبہ کو جو جناب امیر رض نے
حضرت صدیق اکبر رض کی شان مین بالیقین فرمایا ہے بے کم و کیف لکھتے ہین وھو ھذا روی
الحافظ ابوسعید ابن السمان وغیرہ من المحدثین عن محمد ابن عقیل ابن
ابی طالب انہ لما قبض ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وسجی علیہ ارتجت المدینۃ
بالبکاء کیوم قبض فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علیؓ رضی اللہ
عنہ باکیا مسترجعا وھو یقول الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ فوقف
علیٰ باب البیت الذی فیہ ابو بکرٍ مسجیٌ فقال رحمک اللہ ابا بکرٍ
کنت الف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانیسہٗ ومستراحہٗ وثقتہٗ
وواقف سرہٖ ومشاورہ کنت اول قومہ اسلاما واخلصہم ایمانا واشدہم
تقیۃً واخوفہم باللہ واعظمہم عناءً فی دین اللہ عزوجل واحوطہم لرسولہ
واشفقہم علیہ واجدلہم علی الاسلام وایمنہم علیٰ اصحابہ واحبہم
صحبۃً واکثرھم مناقب وافضلہم سوابق وارفعہم درجۃ واشبہہم
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیا وسمتا ورحمۃً وفضلاً وخلقًا
واشرفھم عندہ منزلۃً واکرمہم علیہ واوثقھم عندہ جزاک اللہ عن
الاسلام وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن المسلمین خیرًا

كنت عنده بمنزلة السمع والبصر صدقت رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين كذب به الناس فسماك الله تعالى فى تنزيله صديقاً فقال عز من
قائل الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ فالذى جاء بالصدق
محمد صلى الله عليه وسلم وصدق به ابو بكر واسيته حين بخلوا وقمت معه عند
المكاره حين عنه قعدوا وصحبته فى الشدّات احسن الصحبة ثانى اثنين
وصاحبه فى الغار والمنزل عليه السكينة ورفيقه فى الهجرة وخليفته فى
دين الله عز وجل وامته احسنت الخلافة حين ارتد الناس وقمت بالامر مالم
يقم به خليفة نبى نهضت حين وهن اصحابك وبرزت حين
استكانوا وقويت حين ضعفوا ولزمت منهاج رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى اصحابه اذ كنت خليفة حقاً ولم تنازع ولم تدفع برغم
المنافقين وكبت الكافرين وكره الحاسدين وصغر الفاسقين وزيغ
الباغين وقمت بالامر حين فشلوا ونطقت حين لقيوا ومضيت نفوذاً
اذ وقفوا فاتبعوك فهدوا وكنت اخفضهم صوتاً واعلاهم فوتاً واقلهم
كلاماً واصوبهم منطقاً واطولهم صمتاً وابلغهم قولاً واكبرهم رايئاً
واشجعهم واعرفهم بالامور واشرفهم عملاً كنت والله للدين يعسوباً
اولاً حين نفر الناس عنه واخراً حين فشلوا كنت للمومنين اباً رحيماً
اذ صاروا عليك عيالاً تحملت اثقال ما ضعفوا عنه ورعيت ما اهملوا
وحفظت ما اضاعوا وعلوت اذ هلعوا وصبرت اذ جزعوا وادركت
اوطار ما طلبوا ورجعوا ارشد تهم برائك فظفروا ونالوا بك مالم
يحتسبوا وجليت عنهم فابصروا كنت على الكافرين صبّاً وللمومنين
رحمة وانساً وحصناً فطرت والله بعبابها وفزت بحبابها وذهبت

بفضائلها وادرکت سوابقها لم تقل حجتك ولم تضعف بصيرتك ولم تجبن نفسك ولم يزغ قلبك كالجبل لا تحركه العواصف ولا يزيله القواصف كما قال رسول الله صلے الله علیه وسلم احسن الناس علیه فی صحبتك وذات یدك وکما قال ضعیفاً فی بدنك قویاً فی امر الله متواضعاً فی نفسك عظیماً عند الله جلیلاً فی اعین المؤمنین کبیراً فی انفسهم لم یکن لاحدٍ فیك مغمز ولقائلٍ فیك مهمز ولا لاحدٍ فیك مطمع الضعیف الذلیل عندك قوی عزیز حتی تاخذ بحقه والقوی العزیز عندك ضعیف ذلیل حتی تاخذ منه الحق القریب والبعید عندك سواء اقرب الناس الیك اطوعهم لله واتقیهم له شانك الحق والصدق والرفق قولك حکم وجزم وامرك حلم وحزم ورأیك علم وعزم بلغت والله بهم السبیل وسهلت العسیر واطفأت النیران واعتدل بك الدین وقوی الایمان و ثبت الاسلام والمسلمون وظهر امر الله ولو کره الکافرون فسبقت والله سبقاً بعیداً والقیت من بعدك انعاباً شدیداً وفزت بالخیر فوزاً مبیناً فجللت عن البکاء وعظمت رزیتك وهدت مصیبتك الانام فانا لله وانا الیه راجعون ؁

ترجمہ جب وفات پائی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اور چادر اونپر ڈہک دی گئی کہرام مچگیا مدینہ منورہ مین رونیکی آواز سے مثل اوسدن کے کہ وفات پائی تہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روتے ہوئے اور اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

پڑہتے ہوتے اور یہ فرماتے ہوئے کہ آج خلافت نبوت منقطع ہوئی اور اوس گہر کے دروازہ
پر کہڑے ہوئے جسمین حضرت صدیق اکبر رضہ کی نعش پر کپڑا ڈہکا ہوا تہا پس فرمایا کہ اے ابو بکر رضہ
خدا تمپر رحمت کرے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور مونس اور آرامگاہ اور معتمد علیہ
اور واقف اسرار اور محل مشورت تہے تمہارا اسلام تمام قوم عرب سے پہلے تہا اور ایمان تمہارا
خالص تر تہا اور تقوی تمہارا قوی تر تہا اور تم اللہ جلشانہ سے بہت ہی ڈرنے والے اور دین
آلہی کے معاملہ مین بڑی تکلیف اوٹہانیوالے اور جناب رسالت مآب کی بڑی ہوشیاری رکہنے
والے اور اونکے بڑے غمخوار تہے اور بکثرت مال خرچ کرنیوالے اسلام پر اور بڑے امین حضرت
رسول خدا کے اصحاب پر اور تمہاری رفاقت حضرت رسول اللہ صلعم کو نہایت ہی محبوب تہے اور سب سے
زیادہ والا مناقب مین اور سب سے زیادہ سوابق حقوق مین اور سب سے زیادہ بلند مرتبہ مین
اور راہ وروش اور مہربانی اور بزرگی اور خوش اخلاقی مین سب سے زیادہ آنحضرت صلعم کیساتہہ
مشابہت رکہنے والے اور تمہارا درجہ حضرت رسولخدا صلعم کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگ
اور بلند تہا اور تمپر آنحضرت صلعم کا سب سے زیادہ اعتماد تہا حقتعالی تمکو دین اسلام اور رسول علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور جمیع مسلمانونکی طرفسے جزائے خیر دے تم حضرت صلعم کے نزدیک بمنزلہ سمع و
بصر کے تہے تمنے حضرت صلعم کی اوسوقت مین تصدیق کی کہ لوگون نے تکذیب کی پس جناب باری
عز اسمہ نے تمکو اپنے کلام پاک مین صدیق کا لقب دیا چنانچہ فرمایا جو سچ بات لایا یعنی آنحضرت صلعم
اور جسنے اوسکی تصدیق کی یعنی ابو بکر رضہ نے یہی لوگ متقی اور پرہیزگار ہین اور تمنے آنحضرت صلعم کو
مال سے مدد دی جب قوم نے بخل کیا اور مکروہات کے وقت تم اونکی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے
جب اور لوگ بیٹہہ رہے اور تمنے سختی کی حالت مین آنحضرت صلعم کی بہت اچہی رفاقت کی اور غار مین
رفیق اور دو مین سے دوسرے تمہی تہے جسپر اللہ نے اپنی سکینت نازل فرمائی تہی اور ہجرت مین
تم ہی رفیق تہے اور دین اسلام اور امت مین تم ہی آنحضرت صلعم کے خلیفہ تہے تمنے خلافت کا
حق بہت اچہا ادا کیا جبکہ لوگ مرتد ہوگئے تہے اور تم امر حق پر استقامت قائم رہے (یا امر حق کو ایسا

قائم رکہا) کہ کسی نبی کے کسی خلیفہ نے قائم نہ کہا تم چستی کیساتہہ کہڑے ہوگئے جبکہ اور اصحاب رض
تمہارے سست ہوگئے اور تمنے سبقت کی جسوقت کہ اصحاب رض عاجز آگئے اور تمنے تقویت دی جبکہ
اور سب ناتوان ہوگئے اور جبتلک تم خلیفہ برحق رہے اصحاب رض کے باب مین طریقہ آنحضرت صلعم
کا ایکدم نہ چہوڑا اور تمہارے باب مین کینے تنازعہ اور مزاحمت نہین کی منافقونکی مخالفت اور
جہوٹونکی ذلت اور دشمنونکی ناخوشی اور فاسقونکی بیقدری اور سرکشونکی کجروی کی حالت مین بہی
تم امر حق پر قائم رہے جبکہ لوگون نے نامردی کی اور تم کلمۃ الحق سے خاموش نرہے جبکہ لوگونکی
زبان بند رہی اور تم جلد گذرے جبکہ لوگ کہڑے رہ گئے پس لوگون نے تمہاری پیروی کی
سو ہدایت پائی اور تم سب سے زیادہ آہستگی اور نرمی کے ساتہہ بولنے والے تہے اور سب سے
برتر سبقت لیجانیوالے تہے اور سب سے زیادہ کم گو اور تمہاری بات سب سے زیادہ صواب
پر تہی اور سب سے زیادہ درازتر خاموش رہتے تہے اور ہر بات نہایت ہی پہنچکر کہتے تہے اور
تمہاری رائے سب سے زیادہ بڑہکر تہی اور بہت ہی بڑے شجاع اور ہر کام سے زیادہ تر واقف
اور عمل مین سب سے زیادہ بلند تر بخدا تم دین کے پیشوا تہے پہلے سے جبکہ لوگ اوس سے
گریز کر رہے تہے اور آخر کار ہی جبکہ لوگون نے نامردی کی تم مسلمانونکے پدر شفیق تہے تب وہ
تمہاری بجائے عیال واطفال کے ہوئے تمنے اونکے وہ بوجہہ اوٹہائے جسکے اوٹہانیکی
وہ طاقت نہین رکہتے تہے اور تمنے نگہبانی کی جس چیز کو وہ چہوڑ گئے اور خبرداری کی جس
چیز کو اونہون نے ضائع کیا اور تم بالاتر رہے جبکہ اونہون نے بیقراری ظاہر کی اور تمنے صبر
کیا جبکہ وہ مضطر ہوئے اور تم پہونچگئے اون چیزونکی انتہا کو جنکے وہ طالب تہے اور رجوع کیا
اونہون نے راہ یابی کیطرف تمہاری تدبیر کے سبب سے پس وہ کامیاب ہوئے اور تمہارے
سبب پہونچگئے اون مقاصد کو جنکا وہ گمان نہ کہتے تہے اور تمنے اونکی آنکہین کہول دین
پس وہ بینا ہوگئے اور تم کفار کے حق مین ایک عذاب شدید تہے اور مسلمانونکے لیے رحمت
اور محبت اور سیرابی پس اوڑ گئے تم بخدا اون مراتب کی چوٹی تک اور کامیاب ہوئے تم ساتہہ

قرب بارگاہ آلہی کے اون مراتب سے سب فضائل تم لیگئے اور پیشدستی لیجانیوالے کاموںکو تمنے پا لیا تمہاری دلیل کبھی رخنہ پذیر نہوئی اور تمہاری راے کبھی سست نہ پڑی اور تمہارا دل کبھی ڈہلکر پکڑ نہوا اور کبھی اوسمین کجی نہ آئی جیسے پہاڑ کہ آندہیان اوسکو ہلا نہین سکتین اور صدمے اوسکو جگہہ سے نہین ہٹا سکتے اور رہتے تہے تم ویسے ہی جیسا کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا زیادہ تر محسن حضرت ؐ کے اپنی رفاقت اور مال سے اور جیسا کہ فرمایا حضرت ؐ نے کہ بدن مین ضعیف اور کار آلہی مین قوی اپنے دل سے خاکسار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالیمقدار اور مسلمانونکی آنکہو نمین جلیل القدر و بزرگ ترکیکے لیے تمہارے حق مین جائے طنز و محل گرفت نہی اور کوئی تمسے بیجا طمع نہین رکہہ سکتا تہا بڑے ذلیل لوگ تمہارے نزدیک قوی عزیز تہے اون کا حق دلوانیکے باب مین اور قوی زبردست لوگ تمہارے آگے ضعیف اور ذلیل تہے بدلا لینے کے بارہ مین یگانہ و بیگانہ تمہارے نزدیک برابر تہے سب سے زیادہ نزدیک تمسے وہ شخص تہا جو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کا تابعدار اور پرہیزگار تہا تمہارے سب کام حق اور راست اور مبنی بر رفق تہے تمہارا ہر قول حکم محکم تہا اور ہر امر حلم اور ہوشیاری تہا اور تمہاری ہر راے دانائی اور ہمت سے بہری ہوئی تہی واللہ تمنے مسلمانونکو راستہ پر پہنچا دیا اور مشکلین آسان کر دین اور آگین فتنہ و فساد کی بجہا دین اور دین تمہارے سبب سے اعتدال اصلی پر آگیا اور ایمان با قوت ہو گیا اور اسلام اور مسلمان ثابت قدم و راسخ دم ہو گئے اور حکم خدا غالب آگیا اگرچہ برا مانا کیے کافر بخدا تم بہت دور تک سبقت لیگئے ہو اور اپنے پچہلونکو وہانتک پہونچنے کیواسطے مشقتین چہوڑ گئے ہو اور بہلائی کیسا تہہ تمنے بہت بڑی کامیابی حاصل کی پس تم زیادہ اس سے وقعت رکہتے ہو کہ کوئی تمپر روئے اور تمہارے انتقال کی بہت بڑی مصیبت مسلمانونپر آپڑی اور یہ مصیبت عام خلائق کیواسطے رہبر ہوئی تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین اور تحقیق ہم طرف اوسکی رجوع کرنیوالے ہیں۔ اب ناظرین انصاف دوست ان کلمات صدق آیات جناب امیر رضؓ کو اون کلمات سے جو صاحب روضۃ الصفا نے بنابر مذہب شیعگی کے بکثرت فضائل حضرت صدیق اکبرؓ

سے حذف کر کے اپنی تاریخ مین لکھے ہین مقابلہ فرماوین کہ کسقدر تعصب کو دخل دیا ہے اور کسقدر
امر حق ظاہر کو پوشیدہ کیا ہے بہرحال یہ خطبہ بلفظہ جناب امیر رض نے حضرت صدیق اکبر رض ہی کی شان مین
فرمایا ہے جو قول آنجناب رض کا منکر ہے وہ بلا شک کافر ہے اگر شیعہ کہین کہ سوائے روضۃ الصفا
کے دیگر کتب امامیہ مین ان کلمات کی رنگت اور طرح پر ہوگئی ہے تو اسکا جواب باصواب یہ ہوگا کہ
درصورت تقیہ تمام لغو بلکہ صریح ہجو ہے ؎ این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم * ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

ذکر عمّال حضرت صدیق اکبر رض کا

قاضی آنجناب رض کے حضرت عمر فاروق رض تھے اور میر منشی حضرت عثمان ذی النورین رض و زید بن
حارث رض اور مکہ معظمہ مین عامل عادل حضرت عتاب رض بن اوسید تھے انکو حضرت مقدس نبوی صلعم نے
بعد فتح کعبہ شریف کے مقرر فرمایا تھا حضرت صدیق اکبر رض نے بھی اونکو بدستور اوسی عہدہ پر بحال
رکھا ان حضرت کا بھی انتقال اوسی دن ہوگیا جسدن کہ حضرت صدیق اکبر رض نے وفات پائی
اور طائف مین عامل حضرت عثمان رض بن العاص تھے اور صنعا پر حضرت مہاجر رض بن امیہ اور
حضرموت مین حضرت زیاد بن لبید عامل تھے اور بحرین پر حضرت علاء خضرمی رض اور نجران مین
حضرت جریر رض بن عبد اللہ البجلی اور سواد عراق مین حضرت مثنیٰ رض بن حارث عامل تھے اور ملک
شام پر حضرت عبیدہ رض بن الجراح و حضرت شرجیل رض بن حسنہ و حضرت یزید رض بن ابو سفیان رض
مگر یہ ہر سہ صاحب ماتحت حضرت خالد رض بن ولید امیر الامراء لشکر اسلام کے تھے۔

ذکر ازواج رض و اولاد رض حضرت صدیق اکبر رض کا

حضرت صدیق اکبر رض کی چار بیبیان تھین ایک حضرت قتیلہ رض بنت عبد العزیٰ دوسری حضرت
رومان رض بنت عامر یہ دونون بیبیان زمانہ جہالت کی تھین اور تیسری حضرت اسماء رض بنت عمیس
اور چوتھی حضرت حبیبہ رض بنت خارجہ یہ دونون بیبیان حالت اسلام کی ہین چنانچہ ان جملہ بیبیو نسے

آنجناب رضؓ کے سہ پسر و سہ دختر پیدا ہوئے حضرت عبد اللہ رضؓ و حضرت اسماء رضؓ زوجہ حضرت
زبیر رضؓ بن العوام حضرت قتیلہ رضؓ سے تولد ہوئے حضرت عبد الرحمن رضؓ و حضرت عائشہ رضؓ زوجۂ
محبوبہ حبیبؐ خدا بطن حضرت رومان رضؓ سے پیدا ہوئے اور محمد رضؓ بطن اسماء رضؓ بنت عمیس سے
ہویدا ہوئے اور حضرت حبیبہ رضؓ بن خارجہ وقت وفات حضرت صدیق اکبر رضؓ کے حاملہ تھین اونکے
شکم محترم سے ام کلثوم رضؓ متولد ہوئین **نکتہ** صاحب روضۃ الصفا نے حسب تعصب ملت شیعگی
حضرت ام کلثوم رضؓ کا جو بعد وفات حضرت صدیق اکبر رضؓ کے شکم حضرت حبیبہ رضؓ سے پیدا ہوئی تھین
کچھ ذکر نہ کیا اس حق پوشی کیواسطے کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت ام کلثوم رضؓ ربیبہ[۱۵] تھین حالانکہ استناد
تواریخ اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضؓ جنکا نکاح حضرت طلحہ رضؓ سے ہوا تھا وہ بعد وفات
حضرت صدیق اکبر رضؓ پیدا ہوئی تھین اس دلیل سے وہ گمان صریح بہتان شیعونکا باطل ہوا کہ کہتے
ہین کہ ام کلثوم ربیبہ حضرت صدیق اکبر رضؓ کا نکاح حضرت عمر فاروق رضؓ کیساتھ ہوا تھا حالانکہ بدلائل
عقلی و نقلی شیرخوارگی حضرت ام کلثوم رضؓ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے حیات مبارک حضرت
فاروق اعظم رضؓ مین بخوبی ثابت ہے پس دعوی مجہول اہل جہول کا محض لغو ہے بلکہ
بشہادت صحیحہ کتب شیعہ بخوبی انشاء اللہ ثابت کیا جاویگا کہ وہ حضرت ام کلثوم رضؓ جن کا
نکاح حضرت عمر فاروق رضؓ کے ساتھ ہوا وہ مخدومہ موصوفہ بنت حضرت شیر خدا رضؓ تھین منکر
اس امر بین کا منافق کاذب ہے خلاصہ یہ ہے کہ جملہ ازواجؓ و اولادؓ حضرت صدیق اکبر رضؓ کے
صدق دل سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضؓ فاروق الاعظم بن الخطاب کا

جب حضرت صدیق اکبر رضؓ نے انتقال فرمایا حضرت عمر رضؓ خلیفۃ المسلمین و امیر المومنین ہوئے
حق یہ ہے کہ مسند خلافت نے آپکی ذات بابرکات سے وہ زیب و زینت پائی کہ جسکی توصیف
مین قلم و زبان عاجز ہے سب سے پہلے جو آپنے انتظام کیا وہ یہ ہے کہ حضرت خالد رضؓ بن ولید

[۱۵] ربیبہ اوس لڑکی کو کہتے ہین جو بی بی منکوحہ اپنے شوہر اول کا ساتھ لاوے ۱۲

کوکہ امیر لشکر اسلام کے تہے عہدۂ امارت سے موقوف کیا اور بجائے اونکے حضرت ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح امین الامت کو امیر مقرر فرمایا حضرت خالد رضہ نے بہی امارت حضرت ابو عبیدہ رضہ
کو قبول کیا اور بلا تکلف آپکو اونکی ماتحتی مین دیا پہر سب مجاہدین فی سبیل اللہ نے ہمگروہ ہوکر
قلعہ دمشق کا محاصرہ کیا اور ایسی اوسکی فتح مین کوشش کی کہ والی دمشق گہبرا کر قلعہ سے مع
اپنے لشکر کے باہر نکل آیا تہوڑی دیر تک اوسکی فوج یاجوج نے کچہہ ہشت مشت کی انجام یہ
ہوا کہ فرار ہوگئی بکثرت غنیمت لشکر اسلام کے ہاتہہ لگی پہر حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حضرت عمرو رضہ
بن العاص کو جانب انطاکیہ کے روانہ کیا جب وہانکے لوگون نے سنا کہ دمشق فتح ہوگئی اب
لشکر اسلام اس طرف متوجہ ہوا سب خائف ہوگئے جتنے رومی تہے اونہون نے جمع ہوکر
جابجا قاصد روانہ کیے اور قیصر روم کو خبر کی اور مدد چاہی قیصر روم نے بیس ہزار فوج جرار نیزہ
گذار بطارقہ کے ہمراہ بہیجی یہ فوج اور فلسطین اور اردن اور انطاکیہ کی سپاہ ملکر بعلبک مین
جمع ہوگئے جب حضرت عمرو رضہ بن العاص نے سنا حضرت ابو عبیدہ رضہ کو اطلاع دی جب حضرت
ابو عبیدہ رضہ کو معلوم ہوا کہ روم سے فوج آئی ہے حضرت خالد رضہ بن ولید سے مشورہ کیا
حضرت خالد رضہ نے جواب دیا کہ اے امیر رضہ آپ حضرت عمرو رضہ بن عاص اور تمام سردارون
مثل شرجیل بن حسنہ و یزید رضہ بن ابو سفیان کو لکہہ بہیجیے کہ ابہی جنگ مین جلدی نکرین پہلے
مین جاکر اہل فلسطین کو جو اونکے مددگار ہین خبر لیلون بعد اوسکے تمام دشمنان دین کا قلع
وقمع کرونگا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حضرت خالد رضہ کی رائے جہان آرائے کو نہایت ہی پسند کیا
اور ایک قاصد تیز رفتار حضرت عمرو عاص رضہ پاس روانہ کیا کہ بالفعل جنگ مین تاخیر کرنا چاہیے
عنقریب حضرت خالد رضہ تمہارے پاس پہونچتے ہین پس حضرت ابو عبیدہ رضہ نے پانچہزار سوار
دیکر حضرت خالد رضہ کو بجانب بعلبک روانہ کیا دشمنان دین نے مقابلہ کیا بعد بڑے مقاتلہ کے
بفضل خدا لشکر اسلام غالب ہوا اکثر کافر جانب فلسطین کے بہاگ گئے اور اکثر مقتول ہوئے
اور بعض قلعہ بعلبک مین گہبرا کر گہس پڑے بہت کچہہ غنیمت اہل اسلام کے ہاتہہ آئی حضرت

خالدرضؓ نے تمام غنیمت حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے پاس معہ اپنے خط کے روانہ کی حضرت ابو عبیدہ رضؓ
نے شکریہ خدا کا ادا کیا اور ایک خط حضرت خالدرضؓ کو لکہا کہ تم اپنے وعدہ کے بموجب کفار فلسطین کی
جا کر خبر لو حضرت خالدرضؓ فلسطین کیطرف روانہ ہوئے جب رومیون نے سنا کہ شوکت اسلام کی روز
بروز ترقی پر ہے اپنے لشکر سے نکلکر موضع مجل مین ڈیرے ڈالے حضرت ابو عبیدہ رضؓ بہی بنظر
مصلحت اپنی جگہہ دمشق مین ایک نائب مقرر کر کے حضرت خالدرضؓ و عمرو رضؓ بن العاص سے فلسطین
مین جا ملے رومیون نے خبر پا کر ایک خط حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو لکہا کہ ہمارا لشکر بہت بڑا ہے تم مقابلہ
نہین کر سکتے بلکہ تمہارے ایک ایک آدمی کو بین بین کر مار ڈالیگا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے دندان
شکن بلکہ گردن زن جواب لکہکر قاصد ان کو روانہ کیا رومیونکے جواب دیکہتے ہی چہکے چہوٹ گئے
ہوش بگڑ گئے پہر ادسیدم ایک قاصد رومیون نے بہیجا اور عرض کی کہ آپکا ہمارے ملک مین آنے سے
کیا مطلب ہے آپ کسی نیکبخت آدمی کو ہمارے پاس بہیجئے معلوم تو ہو کہ باعث اس جدال و قتال کا
کیا ہے حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت معاذ رضؓ بن جبل کو رومیون پاس روانہ کیا جب حضرت معاذ رضؓ لشکر
مخالف مین پہونچے گہوڑے سے اوتر پڑے اور باگ پکڑے ہوئے مجلس شاہی کیطرف چلے غلامان
رومیون نے عرض کی کہ آپ گہوڑا ہمکو دیجئے حضرت معاذ رضؓ نے اونکو اس ارادہ سے باز رکہا
اور خود ہی گہوڑے کو تہامے ہوئے انجمن بادشاہی مین پہونچے ارکان مجلس نے بایماءِ
شاہ ہونکے حضرت معاذ رضؓ سے عرض کی کہ آپ فرش مکلف پر بیٹہئے آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ
ہم خدا کے فرش کو پسند کرتے ہین اور اسی طرح ہم کہڑے ہو کر گفتگو کرینگے بطارقہ مترجم نے کہا کہ
ہمارے بادشاہ کہتے ہین کہ آپ فرش پر بیٹہئے تب بات چیت ہو حضرت معاذ رضؓ نے گوشہ
فرش کو اولٹ دیا اور زمین پر بیٹہہ گئے ہر چند بطارقہ روم نے اصرار کیا حضرت معاذ رضؓ نے
فرش پر بیٹہنے سے قطعی انکار کیا مترجم نے دریافت کیا کیا آپ بہترین عرب سے ہین حضرت
معاذ رضؓ نے جواب دیا کہ مین بدترین عرب سے ہون اس قیل و قال کے بعد امرائے روم نے
دریافت کیا کہ آپ یہ فرمائیے کہ تم لوگ ہمارے ملک مین کیون آئے ہو اور مطلب اصلی کیا ہے

حضرت معاذ رضہ نے جواب دیا کہ خدا کی کتاب اور اوسکے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور احکام شرائع مثل
روزہ و نماز کے قبول کرو حرام چیزونکو چھوڑو اور حلال سے منہ نہ موڑو اگر ایمان نہ لاؤ تو جزیہ دو
اور جو ان دونون شرطون مین سے ایک بھی نہ منظور کروگے تو ہمارے تمہارے درمیان
مین حکم تلوار ہے سنتے ہی اس جواب کے رومیونکا دم بند ہو گیا پھر رومیون نے کہا کہ اچھا
آپ ملک بلغار کا لے لیجیے حضرت معاذ رضہ نے فرمایا کیا خوب ع برات سہیل از یمن سید ہی بہ بلغا
تو ہمارے ہی قبضہ اور تصرف مین ہے پھر اوسکا دینا ہی کیا فکر زاہد دیگر و سودائے عاشق دیگر
کا معاملہ ہے بطارقہ روم نے رنجیدہ ہو کر سخت کلامی کی حضرت معاذ رضہ بھی ترکی بہ ترکی جواب
دیکر اونکی مجلس سے اوٹھکر چلے آئے بطارقہ نے اوسیدم ایک اپنا قاصد حضرت ابو عبیدہ رضہ کے
پاس روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ آپنے ایسا سخت نامنصف مزاج آدمی ہمارے پاس روانہ کیا کہ
ہم صلح کی گفتگو کرتے ہین اور وہ جنگ پر آمادہ ہے یا تو آپ کسی منصف مزاج کو بھیجیے یا ہماری
طرف سے کسی مصلحت اندیش کو بلوا لیجیے غرض حضرت ابو عبیدہ رضہ نے اوسی کے آدمی کو بلوایا رومیون
نے ایک نہایت ہی چرب زبان شخص کو بھیجا ہرچند اوس چالاک نے صلح کے بارہ مین بہت کچھہ سعی
کی مفید نہ پڑی اسلیے کہ جو شرائط رومیونکی جانب سے پیش کرتا تھا وہ مطابق شریعت و موافق
سنّت کے نہ تھین قاصد مایوس ہو کر لوٹ گیا اور رومیونکو اس حال سے خبر دی بطارقہ روم
نے جانا کہ اب سوائے لڑنیکے کوئی چارہ نہین صبح کیوقت حضرت ابو عبیدہ رضہ نے لشکر فتح پیکر کو
آراستہ کر کے آپ حضرت خالد رضہ بن ولید و نیز دیگر جماعت دلیران عرب کے ساتھہ درمیان مین کھڑے
ہوئے اور داہنی طرف حضرت یزید رضہ بن ابی سفیان کو مقرر کیا اور بائین طرف حضرت شرحبیل رضہ
بن حسنہ کو تعینات فرمایا اوسطرف بطارقہ نے بھی اپنے نشان بلند کیے اور صلیبین کھڑی کر دین
اور فوج لشکر اسلام کے مقابلہ مین جما دی غرض ہر دو طرف سامان جدال و قتال کے درست
ہوئے پیشتر رومیونکی بڑی بڑی بہادر فوج نے حضرت یزید رضہ بن ابی سفیان پر حملہ کر کے ہرچند
چاہا کہ حضرت یزید رضہ کی جماعت کو جگہہ سے ہٹا دین مگر ع زمین جنبد نہ جنبد گل محمدؐ حضرت

یزید رضہ نہایت ہی استقلال کیساتہہ جمے رہے آپکی فوج نے ایسی تلوار کی کہ دشمنو نکے جی چہوٹ گئے پہر رومیون کے نہایت دلیر ایک لشکر نے حضرت شرجیل رضہ بن حسنہ سے مقابلہ کیا حضرت شرجیل رضہ نے بہی خوب ہی داد جدال وقتال کی دی یہانتک کہ دشمن بہی آپکا لوہا مان گئے پہر دس ہزار رومیون نے جو فن جوانمردی مین یکتا تہے قلب لشکر پر دہاوا کیا اور جسقدر کہ اون مین طاقت تہی جی چہوڑ کر لڑے اس طرفسے حضرت خالد رضہ نے بہی دلیران عرب سے کہا کہ ایسے تیر بارانی کرو کہ مخالفین کو قدر عافیت کی معلوم ہو جاوے جب دشمنان دین نے دوستان اسلام سے ایسی جرأت وشوکت دیکہی نہایت ہی جبانت کیساتہہ پیٹہہ پہیری اودہر رومیون نے میدان سے قدم ہٹایا اور ادہر حضرت ابو عبیدہ رضہ نے آوازہ لگایا کہ اے شجاعان عرب لینا پکڑنا دشمنون کو جانے نہ دینا دلیران عرب نے تعاقب کیا ہزارون قتیل واسیر ہوئے اور ہزارون مفرور ہوئے پہر کچہہ تہوڑی دور تک کافر بہاگ کر مسلمانونپر لوٹ پڑے نقارہ پر چوب لگائی بانسری بجائی اور لگے کچہہ اپنی زبان مین بیہودہ سرائی کرنے اور دلیران عرب سے لڑنے اس طرفسے حضرت قیس رضہ نے مقابلہ کیا خوب ہی مجادلہ کیا حتّٰی کہ کثرت حرب وضرب سے حضرت قیس رضہ کا نیزہ ٹوٹ گیا۔ دوسرے جوانمرد نے فوراً جاکر نیزہ دیا غرضکہ اسی طرحسے دس نیزے حضرت قیس رضہ کے شکستہ ہو گئے اور آپ اسقدر زخمی ہوئے کہ تمام بدن چہلنی ہو گیا کچہہ زندگی ہی تہی ورنہ مرنے مین کچہہ بہی باقی نرہا تہا جب حضرت خالد رضہ بن ولید وحضرت ہاشم رضہ بن عتبہ نے یہ حال دیکہا بہیئت مجموعی معہ اپنے لشکر کے رومیونپر حملہ کیا اور بہت سے دشمنونکو جانسے مارا اور بہتونکو زخمی کرکے اپنی جگہہ پر آکر قائم ہوئے پہر رومیون نے اپنی جمعیت پوری کرکے انکی صفین درست کین آہستہ آہستہ لشکر اسلام پر تیر بارانی کرتے ہوئے دلیران عرب کی طرف بڑہتے آتے تہے اوسوقت حضرت خالد رضہ نے مسلمانونکو جنگ پر آمادہ کرکے باواز بلند فرمایا کہ اے مسلمانون جسدم تم تکبیر کی آواز سنو جان لو کہ مین نے کافرونپر حملہ کیا بہتر یہ ہے کہ تم سب ملکر اس کار خیر مین میری موافقت کرو امید ہے کہ ہمارا رب ہمکو بیدینونپر غالب کریگا پہر حضرت خالد رضہ نے ٹوپی سر سے اوتار کر تکبیر کہکر

رومیون پر دہاوا مارا اور ایسا سخت مقابلہ کیا کہ دشمنان دین کے گیارہ ہزار جنگ آزمودہ آدمی فی النار ہوئے اور بقیۃ السیف مین سے بعضے قلعہ فحل مین محصور ہوئے اور بعضے قیصر روم کے پاس جاکر پناہ گزین ہوئے اس جنگ مین بیحد وحساب مال غنیمت نصیب اولیاء اسلام کے ہوا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے خمس معہ اپنے فتحنامہ کے مدینہ منورہ کو روانہ کیا باقی مال بموجب حکم شرع شریف حامیان اسلام پر تقسیم کیا اس جنگ مین رومیونکے ساٹھہ ہزار فوج تہی اور مسلمانونکے سینتیس ہزار جب فتح عظیم کی خبر ممالک دیگر کفّار اشرار مین پہونچی سبکی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور لشکر اسلام کی ہیبت کا بہت بڑا رعب اونکے دلون پر چہا گیا۔

ذکر فتح شہر حمص

اگرچہ شہر حمص کی فتح بعد فتح مدائن کے واقع ہوئی ہے مگر بوجہ خاص مصلحت کے اسموقع پر مذکور ہوئی تا کہ لشکر اسلام اور سپاہ روم مین فاصلہ واقع نہو ارباب اخبار ایسا فرماتے ہین کہ جب مدائن فتح ہوا اہل حمص نے بکثرت عرضداشت قیصر روم کو بہیجین تب قیصر نے اونکی مدد کے لیے بیس ہزار فوج روانہ کی جسدم یہ خبر حضرت ابو عبیدہ رضہ کے گوش گذار ہوئی فوراً ایک خط خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضہ کے لکہا اور اوسمین کل جمعیت اہل حمص اور اونکے معاون کی معاونت کا درج کیا حضرت امیر المومنین رضہ نے جواب لکہا کہ اے ابو عبیدہ رضہ تم جاکر شہر حمص کا محاصرہ کرو حضرت عبیدہ رضہ نے حسب فرمان واجب الاذعان حضرت امیر المومنین رضہ کے شہر مذکور کا ایسا سخت محاصرہ کیا کہ اہل شہر چند ہی روز مین کہانے پینے کو محتاج ہو گئے اسوجہ سے کہ باہر سے اہل اسلام کوئی چیز اندر کو نہین جانے دیتے تہے غرضکہ اہل شہر تنگ ہوکر اپنے مرگ پر راضی ہوئے اور یکجا ہوکر سب نے لشکر اسلام سے مقابلہ کیا دونون طرفسے جوانمردون نے خوب ہی داد شجاعت کی دی آخر کار حضرت خالد رضہ نے عمامہ سر سے پہینک کے دشمنان دین پر حملہ کیا ایک جماعت مسلمانونکی اونکے ساتہہ ہوکر خوب ہی لڑی ایک طرفسے حضرت ابو عبیدہ رضہ بن الجراح وحضرت یزید رضہ بن ابو سفیان بنے دہاوا کیا بیشمار اشرار مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف مخذول ہوکر پہر شہر مین

محصور ہوئے اور اہل اسلام سے پناہ چاہی حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے پناہ دی اونہون نے تالیان شہر کے پہاٹکونکی حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی سپرد کر دین تمام شہر مین اہل اسلام کا قبضہ ہو گیا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے ایک فتحنامہ معہ خمس مدینہ کو روانہ کیا حضرت امیر المومنین رضؓ و نیز جمیع مسلمین سنکر باغ باغ ہو گئے اور خدا کے فضل کا سب نے شکریہ ادا کیا حضرت خلیفۃ المسلمین رضؓ نے فتحنامہ کے جواب مین حکم دیا کہ بالفعل لشکر اسلام حمص مین قیام رکہے اور وہانکا پورا انتظام کرلے اور اوسکے گرد و نواح کے لوگونکو دعوت ایمان کہی جو مقابلہ کرے اوسکی خبر تلوار سے لے جب ہماری یہانسے کوئی حکم پہونچے اوسکی تعمیل مین کمی نکرے خلاصہ یہ کہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے بموجب حکم اپنے حاکم بالا کے معہ اپنے ماتحتون اور لشکر کے شہر حمص مین بخوشی تمام قیام فرمایا۔

ذکر مقرر کرنے قیصر روم کا بانکو لشکر اسلام سے لڑنی کیلیے

جب وہ سردار فوج جنکو قیصر روم نے حمص کی مدد کیواسطے مقرر کیا تہا تمام مقابلہ اسلام سے شکست فاش کہا کر انطاکیہ مین پہونچے اور اپنی مصیبت ہزیمت کا حال قیصر روم سے بیان کیا سنتے ہی قیصر کی نظر و نمین جہان تاریک ہو گیا لباس بدنپر زندان بنگیا پہر اپنے سردار ونسے متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ اے رومیو بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم عرب سے بہاگتے ہو حالانکہ وہ بہی تو بنی آدم ہی ہین تم شوکت مین اونسے بہت ہی زیادہ ہو مگر ہمت مین کم و وف ہے تمہاری جبانت پر بطارقہ نے جب یہ ملامت قیصر سے سنی نادم ہو کر گریبانو نمین سر ڈال لیے اور چپکے ہو رہے اوس جلسہ مین ایک جہاندیدہ عاقل بڈہا بہی موجود تہا کہنے لگا کہ اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو کچہہ عرض کر دن بادشاہ نے کہا کہ کہہ جواب دیا کہ اہل عرب اسوجہ سے غالب ہوتے ہین کہ اونمین سبہی تو صالح و نیکو کار لوگ ہین اور رومی اس سبب سے مغلوب ہوتے ہین کہ اونمین کل ہی تو طالح و حرامکار و مفسد و اشرار ہین عربی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ و نیز اپنے عہد و پیمان کے شاغل اور رومی جملہ اعمال حسنہ و افعال صالحہ سے غافل محرمات سے مباشرت کا

اقدام کرین اور لڑکونسے اغلام ہرقل بادشاہ نے جب یہ بات سنی کہا اے شیخ بخدا تو نے سچ کہا
تو حق بجانب ہے پہر سردارونسے متوجہ ہوا کہا کہ میری رائے مین آتا ہے کہ تم اوس ولایت سے
نکلکر اور کہین چل بسو مجکو تمہاری ذات سے کچہہ ہی امید بہبودی کی نہین ہے کیونکہ وسے جملہ
افعال ناقصہ و اعمال فاسقہ فی الواقع تمہاری ذات مین موجود ہین جیسا کہ بڈہے نے بیان کیے
پہر بڈہے نے عرض کی کہ اے بادشاہ دشمن کے خوف سے ولایت نہ چہوڑنا چاہیے لڑائیونمین
تو ہارجیت ہوا ہی کرتی ہے کبہی اپنا مال و منال ضائع ہوتا ہے کبہی دشمن کی دولت غنیمت مین
ہاتہہ لگتی ہے میری رائے یہ ہے کہ چندروز اور صبر کیجیے اور جنگ آزمودہ لوگونکو اجازت دیجیے
تاکہ اہل عرب سے دل کہولکر مجادلہ و مقاتلہ کرین اگر غالب آوین فہو المراد ورنہ بمجبوری جلاوطنی
اختیار کرنی ہی پڑیگی پہر کوئی شخص تجکو نامردہ و بیچارہ نہین کہیگا قیصر نے بڈہے دوراندیش کی
رائے کو پسند کیا اور اوسیوقت بادشاہ نے اپنے تمام ملک کی فوج قاصد بہیجکر بلوالی خلاصہ یہ
ہے کہ جتنے اطراف و جوانب روم مین لشکر جرار و سردار نامدار تہے وے سب دار السلطنت انطاکیہ
مین کہ پایۂ تخت قیصر ہرقل کا تہا جمع ہوئے کہ چشم فلک نے بہی کبہی ایسی کثرت زمانہ سابق
مین نہ دیکہی ہوگی جب لشکر روم جزو کل جمع ہوچکا قیصر نے باہان کے کہ بہت بڑا دانشمند اور
ذی شعور تہا اور اپنے تمام ہمجنسون مین سرآوردہ تہا اور شجاعت و جوانمردی مین اپنا نظیر
نرکہتا تہا تاج شاہی سرپر رکہا اور پٹکا سلطانی کمر مین باندہ کر معزز و ممتاز مفخر و سرفراز کیا او
تیس لاکہہ روپیہ اوسکو عطا کیا اور حکم کیا کہ پہلے پانچ لاکہہ لشکر تیغ زن نیزہ گذار لیکر تو متوجہ
جانب حمص کے ہو بعد اسکے تین اور سردار باہان کی مدد کیواسطے منتخب کیے اور ہر ایک کو ایک
ایک لاکہہ لشکر تجربہ کار دیکر روانہ کیے جب یہ خبر گوش مبارک حضرت ابو عبیدہ رض مین پہنچی
بمقتضائے بشریت کسیقدر اندیشہ ناک ہوئے اور دانشمندونسے مشورہ کیا کہ اب کیا کرین
آیا یہان قیام کرنا چاہیے یا کوچ حضرت یزید بن ابو سفیان نے کہا کہ میری رائے یہ ہے
کہ بیبیون اور بچونکو شہر مین رہنے دین اور ہم سب باہر نکلکر کسی میدان مین چہاؤنی

ڈالدین اور قاصد بہیجکر اپنی فوج دمشق اور فلسطین اور اردن سے بلالین جسدم ہمارا تمام لشکر جمع ہو جاوے نہایت ثابت قدمی کیساتہہ دشمن کا مقابلہ کرین حضرت شرجیل رضہ بن حسنہ نے کہا کہ بال بچونکا شہر مین رہنا مناسب نہین شاید کفار اپنی قوم سے ساز کر کے عہد شکنی کرین اور موقع پاکر اونکو تکالیف دین حضرت ابوعبیدہ رضہ نے فرمایا کہ جب مسلمانونکو قلعہ والونپر اعتبار نہین ہے تو اونکو قلعہ سے نکالدو اور اپنے اہل وعیال کی محافظت کرو تاکہ اونکو آرام ملے اور اطمینان سے رہین حضرت شرجیل رضہ نے کہا کہ یہ صورت خلاف ایمان ہے کیونکہ ہمنے انسے عہد کر لیا ہے کہ تمہارے مکانونسے تمکو نہ نکالینگے اگر مصلحت سمجہو تو بالفعل تم بہی شہر مین بدستور سابق قیام رکہو اور یہ ماجرا حضرت عمر رضہ خلیفہ وقت کو لکہہ بہیجو اور مدد چاہو حضرت ابوعبیدہ رضہ نے فرمایا کہ اب وقت تنگ ہے دشمن سر پر آگیا ہے اتنی مہلت کہان کہ قاصد مدینہ تک پہنچ سکے حضرت میسرہ رضہ بن مسروق نے عرض کی کہ اے امیر ہم تو جنگل کے رہنے والے لوگ ہین صلاح یہ ہے کہ قلعہ سے باہر نکلکر دمشق کیطرف چلین اور ہم وہانسے ایک قاصد حضرت عمر رضہ کے حضور مین روانہ کرین اور اون سے کل حال کہلا بہیجین اگر مدد آگئی تو فہو المراد ورنہ محض خدا کے فضل پر دشمن سے جنگ کرنیکو تیار رہینگے سب نے حضرت میسرہ رضہ کی رائے جہان آرائے کو پسند کیا اور شہر حمص کو چہوڑ کر دمشق مین لشکر اسلام کی چہاؤنی ڈالدی اور حمص سے کوچ کرتے وقت ایک خط معہ کل حالات کے لکہہ کر قاصد تیز رفتار کو دیکر جانب مدینہ روانہ کیا جسدم حضرت ابوعبیدہ رضہ کا خط حضرت عمر فاروق رضہ اعظم خلیفہ رسول خدا کے ملاحظہ مین گذرا فوراً قلم برداشتہ جواب لکہا کہ اے ابوعبیدہ رضہ سفیان بن عقل قاصد تمہارے نے خط آکر ہمکو دیا حال معلوم ہوا تمہارے دمشق مین لوٹ آنیکو ہمنے مکروہ جانا حضرت سفیان رضہ نے عرض کی کہ اے خلیفۃ الرسول اللہ اہل شوریٰ نے یون ہی مصلحت سمجہا تاکہ اسکا کام انجام بخیر ہو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مجاہدین فی سبیل اللہ کو کثرت رومیون اور قلت عرب سے ڈرنا نہ چاہئے کیونکہ فتح وظفر زیادتی لشکر پر موقوف نہین بلکہ وہ

حکم خدا کا ہے اگر خدا نے چاہا تو ہم پیچھے پہونچنے سفیان کے تمہاری مدد کیواسطے لشکر روانہ کرتے
ہین حضرت سفیان رضہ نے مدینہ سے بہت ہی جلد قطع مسافت کرکے خط فرحت نمط حضرت فاروق
اعظم رضہ کا حضرت ابوعبیدہ رضہ کو پہونچایا جون ہی حضرت عبیدہ رضہ نے خط پڑہا فرمایا کہ قسم خدا کی حضرت
عمر رضہ حق بجانب ہین واقعی جس ولایت کو بزور شمشیر لیا جاوے پہر آسانی سے دشمن کے ہاتہہ مین
دیا جاوے تاریخ اعثم کوفی مین مذکور ہے کہ بعد لوٹنے حضرت سفیان رضہ کے حضرت عمر رضہ نے
تین ہزار آدمی جوانمرد حضرت ابوعبیدہ رضہ کی مدد کے لیے روانہ کیے۔

ذکر داخل ہونے رومیون کا حمص مین

تاریخون مین مذکور ہے کہ باہان انطاکیہ سے پانچ لاکہہ فوج لیکر بعد قطع مسافت طویلہ شہر حمص مین
داخل ہوا وہانکی باشندونپر بسبب صلح کرنیکے سرزنش کی اونہون نے جواب معقول دیکر اوسٹا
اوسکو ملزم ٹہرایا پہر باہان حمص سے روانہ ہوکر کنارہ دریائے یرموک کے پہونچا اور اوس
مقام مین قیام کرنا مناسب سمجھا اتنے ہی مین وہ تینون سردار بہی معہ تین لاکہہ فوجکے جو باہانکی
مدد کے لیے مقرر ہوئی تہی یرموک مین آملی جب یہ خبر اہل اسلام کو پہونچی گہبرانے لگے حضرت
ابوعبیدہ رضہ نے اوسیدم ایک خط جسمین کثرت کفار و قلت مسلمانونکا حال قلمبند تہا لکہکر مدینہ کو قاصد
تیز گام کے ہاتہہ روانہ کیا حضرت عمر رضہ نے خط دیکہتے ہی جواب باصواب لکہا کہ اے ابوعبیدہ رضہ
کمر ہمت مضبوط رکہو اور خوب دشمنان دین سے جنگ کرو پہر قاصد سے فرمایا کہ ابوعبیدہ رضہ کو
ہمارا اسلام پہونچا اور کہہ کہ گہبرانا نہین انشاء اللہ عنقریب تمہاری مدد کیواسطے لشکر اسلام بہیجا
جاتا ہے یہ کہکر قاصد کو روانہ کیا اور اوسیدم سوید رضہ بن صامت انصاری معہ تین ہزار مسلمانونکے
جو بہت بڑے دلاور تہے بحکم حضرت عمر رضہ مدد کے لیے روانہ ہوئے تاریخونمین مذکور ہے کہ قاصد
سے پہلے مدد پہونچگئی مسلمان اوسکے آنیسے خوش و خورم ہوگئے جب باہان نے مسلمانونکو مستعد
جنگ پایا اپنے معاملات مین دانشمندان روم سے مشورہ کرکے ایک قاصد حضرت ابوعبیدہ رضہ کے

پاس بہیجکر پیغام دیا کہ ہمنے سنا ہے کہ جو صاحب آپسے پہلے امیر تہے وہ مرد شریف اور عقلمند ہین
اگر آپ اونکو ہمارے پاس بہیجدین تو ہم اونسے اپنا ما فی الضمیر بیان کرین اور وہ ہمسے آپکا
مطلب دلی کہین تاکہ ہم سمجہہ لین کہ غرض آپکی کیا ہے حضرت ابو عبیدہ رض نے باہان کے التماس
کو قبول کیا اور حضرت خالد رض کو حکم دیا کہ کل تم ضرور رومیونکے مسکن پر جانا جب صبح ہوئی حضرت
خالد رض لشکر مخالفین مین جا پہونچے تاریخونمین مسطور ہے کہ باہان نے حضرت خالد رض کی تشریف
آوری کی خبر سنکر اپنے خیمہ کو نہایت ہی تجمل کیساتہہ آراستہ و پیراستہ کیا اور تخت مرصع پر بیٹہا۔
جسدم حضرت خالد رض اندر داخل ہوئے باہان سروقد تعظیم کو کہڑا ہو گیا اور اپنے پاس بلا کر آپکی
بہت کچہہ تکریم کی اور شرائط دلجوئی کی بجا لایا اور واسطے تالیف قلب و اظہار محبت کے حضرت
خالد رض سے اوس خیمۂ قیمتی تیس ہزار دینار کو جو حضرت خالد رض نے اوسکے خیمہ کے مقابل مین
نصب کیا تہا طلب کیا حضرت خالد رض نے اوسیدم اوسکو بلا قیمت عطا کر دیا ازان بعد اپنے
معاملات مناسب کو حضرت خالد رض سے بیان کر کے کہنے لگا کہ اگر مقصد آپکا لڑنے بہڑنے سے
صرف تحصیل مال ہے ہم دینے پر راضی ہین دس ہزار اشرفیان ہم والی عرب یعنی حضرت عمر رض
بن الخطاب کو اور پانچہزار اشرفیان اونکے جرنیل یعنی حضرت ابو عبیدہ رض کو اور پانچہزار تم کو اور
ایک لاکہہ اشرفیان لشکر اسلام کے سو سرداروں کو دینگے بشرطیکہ تم لوگ ہماری ولایت سے
چلے جاؤ اور پہر اسطرف کا ارادہ نکرو حضرت خالد رض نے نہایت ہی سنجیدگی سے جواب دیا کہ ہمارے
امیر کو ہرگز تمہارے مال و منال پر نظر نہین ہے بلکہ فتنہ و فساد و کینہ و عناد کا جیسا کہ زمانہ مین
شائع و ذائع ہو رہا ہے دور کرنا مرکوز خاطر ہے اور یہ بہی منظور ہے کہ روئے زمین سے تمام جہگڑے
بکہیڑے جنسے دشمنی پیدا ہوتی ہے اوٹہہ جاوین اور باہمدگر آدمیونکے دوستی ہویدا ہوجائے
چنانچہ ہماری شریعت مین یہی حکم ہے اب آپ دو باتونمین سے ایک قبول کیجئے یا تو اسلام لائیے
یا جزیہ دیجئے ورنہ ہمارے اور آپکے درمیان مین تیغ تیز و شمشیر خونریز ہے باہان نے کہا اے
خالد رض رومی ہرگز تمہارے پیغمبر پر ایمان نہ لاوینگے اور نہ جزیہ دینگے کہ ذلیل اہانت کی ہے

اور جو تم لڑائی کی دہمکی دیتے ہو تو اس گہمنڈ کو بہی اپنے دلسے دور رکہو کہ مین تمہارے
مقابلہ کو اس کثرت سے فوج لایا ہون کہ اوسکے دیکہتے ہی آپ کے چہکے چہوٹ جادینگے
ذرا خیمہ سے باہر نکلکر تو دیکہئیے ہم ہر طرحسے لڑنیکو موجود ہین آپ بہی قرار واقعی لڑائی کا بندوبست
کر لیجئے جب حضرت خالد رضہ نے باہان سے یہ بات سنی اوسکی مجلس سے اوٹہہ کہڑے ہوئے
اور سیدہا اپنے لشکر کیطرف راستہ لیا اور کل حال خذلان مآل دشمنان دین کا آکر حضرت
ابو عبیدہ رضہ سے بیان کیا غرضکہ جب باہان صلح سے مایوس ہوا عقلائے روم سے مشورہ کیا
بعض نے کہا کہ ای بادشاہ تو کیون گہبراتا ہے ہمارا لشکر بکثرت ہے اگر ہر روز ایک ایک لاکہہ
فوج جاکر مقابل ہو اگر فتح میسر ہو فہو المراد وگرنہ درصورت شکست تین لاکہہ اور فوج جاکر اوسکا
تدارک کرے یہ بات باہانکو پسند نہ آئی دوسرے نے کہا کہ اے بادشاہ بہتر یہ ہے کہ ہمارا تمام
لشکر صف آرا ہو جب دشمن کی طرفسے ایک آدمی لڑنیکو آوے اوسکے مقابلہ مین دس رومی
جاوین اس تدبیر سے لامحالہ دشمن مقتول ہو جائینگے باہان نے کہا یہ بات بہی ٹہیک نہین کیونکہ
جب ایک عربی سے دس رومی مقابل ہونگے تو اوسکی بہی لوگ طرفداری کرینگے میرے نزدیک یہ بات
سب سے بہتر ہوگی کہ ہمارا تمام لشکر آراستہ و پیراستہ ہو جاوے پہر یکبارگی دشمن پر حملہ کرین
اور جسقدر طاقت و جرأت ہو اونکے قلع و قمع مین جہد تمام و سعی مالاکلام بجا لاوین ؎ یا بامراد
بر سر گردون نہیم پا ✽ یا مردوار بر سر ہمت کنیم سر ✽ ارکان روم نے رائے باہانکو پسند کیا جب
یہ رائے قرار پاچکی باہان نے ایک عرضداشت قیصر روم کو لکہی خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ہمارا لشکر
نہر یرموک کے کنارہ پر پڑا ہے ہمنے ایک نامور سردار عرب کو طلب کر کے بہت کچہہ طمع دنیاوی دی
مگر مفید نہ پڑی پہر اپنے لشکر کی کثرت دکہا کر دہمکایا اوسکو بہی وہ خیال مین نہ لایا اب بمجبوری
تمام رومیونکا عزم بجزم جدال و قتال کا ہے اسپر سب کی رائے قرار پائی ہے کہ فلان روز ہمارا
کل لشکر یکگروہ ہو کر دشمنونپر ٹوٹ پڑے اس صورت مین امید قوی ہے کہ رومی کامیاب
ہونگے لیکن اسی ایام مین مین نے ایک راتکو خواب مین دیکہا ہے کہ ایک شخص مجکو خطاب

کرتا ہے کہ اے باہان تو لشکر عرب سے نہ لڑ ورنہ شکست فاش پا دیگا بلکہ جان سے مارا جاویگا
اس خوفناک معاملہ کو دیکھکر مین چونک پڑا مگر مین نے اپنے طور پر اسکی تعبیر اضغاث احلام یعنی
خواب پریشان کی ہے اب میری رائے یہ ہے کہ بادشاہ عالم پناہ اپنے اہل وعیال و مال و
منال استنبول کو روانہ کردے اور اپنی ذات سے انطاکیہ مین توقف فرماوے ع دیدہ باید کہ چگونہ
شود احوال ما ۔ نقل ہے کہ جب زمانہ لڑائی کا قریب آیا ایک بطارقہ نے باہان سے کہا کہ کل مین نے
ایک عجیب خواب دیکھا ہے اگر اجازت ہو بیان کرون باہان نے کہا بیان کر بطارقہ نے کہا کہ مین
کیا دیکھتا ہون کہ بہت سے آدمی بڑے ڈیل ڈول کے سفید پوشاک پہنے سبز دستار باندہے
آسمان سے زمین پر اوترے اور ہمارے ہاتھہ باندہے اور ہمسے برچھیان اور تلوارین چھین کر توڑ
ڈالین اور ہمکو ہر طرف بھگا کر کہتے ہین کہ بھاگو ورنہ سب ہی تو مارے جاؤگے ہم گرتے پڑتے
بھاگتے جاتے ہین اور وہ پیر کے پرے ہمارا پیچھا لیے ہوئے چلے آتے ہین مگر کبھی ظاہر ہوجاتے
ہین اور کبھی غائب چنانچہ غائبونکا پھر نشان بھی نہین معلوم ہوتا ہے پھر میری آنکھہ بھاگنے کی
حالت مین کھلگئی باہان سنکر نہایت ہی مغموم و ملول ہوا اور کہنے لگا کہ اے منحوس خدا کرے تو
اندھا ہوجاوے تاکہ راحت کی صورت نہ دیکھے اور بہرا کہ کبھی خوشخبری نہ سنے ظالم تیرے خواب نے
مجکو بہت ہی بیتاب کیا گیا تو یہی چاہتا ہے کہ ہم سب مارے جاوین ہماری آرزو یہ ہے کہ سب سے
پہلے تو ہی قتل کیا جاوے کہ قبل از مرگ واویلا کی خبر سناتا ہے **طرفہ** یہ ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ
نے بھی اوسی زمانہ مین ایک خواب دیکھا کہ بفضل خدا و بطفیل محمد مصطفےٰ مسلمان غالب ہین اور
کافر مغلوب چنانچہ تاریخ اعثم کوفی مین مفصل مذکور ہے۔

ذکر جنگ کرنے مسلمانونکا ترسایون و نصرانیونکے ساتھ

روز موعود صبح ہوتے ہی باہان نے اپنی فوجکا ملاحظہ کرکے حکم دیا کہ بیس صف کھڑی کیجاوین
اور ہر صف مین تیس ہزار سوار ہون جب صف بندی ہوچکی ہر صف پر ایک بطریق افسر کیا گیا

تاکہ رومیونکو جنگ پر آمادہ کرے میمنہ یعنی دہنی جانب لشکر کی قناطرہ وجرجین کو سپرد کی اور میسرہ
یعنی بائین طرف علقمہ بن منذر ہدانی کی نگرانی مین دی اور خود ایک قیمتی تاج سر پر کہکر اور گرانبہا
زرہ زیب بدن کر کے تلوار آبدار نیام جواہر نگار سے باہر نکال اور سیاہ رنگ گہوڑے پر جسکا زین
ولگام گوہر و یاقوت مین غرق تہا سوار ہو صفونکے آگے آکہڑا ہوا جب مسلمانون نے بہزار زیب و
زینت لشکر روم کو آراستہ دیکہا التعجب مین رہگئے حضرت ابوعبیدہ رضہ نے پرتو لطف اپنے لشکر ظفر
پیکر پر ڈالکے میمنہ یعنی دہنی جانب حضرت عمرو رضہ بن العاص و یزید رضہ بن ابی سفیان کو دی اور
میسرہ یعنی بائین طرف پر حضرت معاذ رضہ بن جبل و سوید رضہ بن صامت انصاری کو مقرر کیا اور
جناح میمنہ یعنی دہنی جانب کے پیش لشکر حضرت شرجیل رضہ بن حسنہ کی سپرد کیا اور جناح میسرہ
یعنی بائین طرفکا پیش لشکر حضرت سعد رضہ بن عامر کے حوالہ کیا اور حضرت سعید رضہ بن زید بن عمرو
الثقفی کو چار ہزار سوار دیکر فرمایا کہ تم دشمنونکی گہات مین رہنا اور آپ درمیان قلب کے رونق
افروز ہوکے حکم فرمایا کہ جتنے سوار ہین وے سب مصلحت حضرت خالد رضہ بن ولید پر کام کرین
اور جتنے پیادے ہین وے سب ماتحت حکم ہاشم رضہ بن عتبہ بن ابی وقاص کے رہین جب
صف بندی ہوچکی مسلمانون نے اپنی جان شیرین سے ہاتہہ دہوکر آہستہ آہستہ دشمنونکی طرف
قدم بڑہایا تہوڑی دور چلکر صلاح توقف مین دیکہی حضرت خالد رضہ نے سوارونسے فرمایا کہ خاموش
رہو کوئی کسی سے کلام نکرو جبتک مین تمکو حکم ندون دشمنونپر حملہ نہ کرنا لشکر روم کے پیادون نے
نشان بلند کیے اور صلیبین اوٹہالین اور اپنی جگہہ سے حرکت مین آئے پادری انجیل پڑہتے
جاتے تہے اور اپنے مریدونکو جدال وقتال کی ترغیب دلاتے تہے چنانچہ اونکی تسبیح کی آواز
مثل آواز رعد کے لشکر اسلام مین آتی تہی اسی درمیانمین ایک شخص عربی نژاد کہ بسبب ارتداد
دین ترسائی اختیار کرلیا تہا میدانمین آکہڑا ہوا اور اپنے مردی کے بارہمین بہت کچہہ لاف و
گزاف مارکر مبارز طلب کیا چند مسلمانون نے چاہا کہ ایک ایک آدمی جاکر اوس یاوہ گو سے
لڑین مگر حضرت خالد رضہ نے سبکو روک دیا آخر کو حضرت قیس رضہ بن میسرۃ المراری سے فرمایا

کہ تم جاکر اس مخذول کا مقابلہ کرو حضرت قیس رضؓ نے ایک ہی حملہ مین اوسکا سر قلم کر کے گھوڑے سے
نیچے گرا دیا پھر او سیدم اوس مرتد کا سر نیزہ کی نوک مین چھید کر اوٹھا لیا جون ہی رومیون نے
شروع ہی جنگ مین اپنی بد فالی دیکھی غنچہ صفت تنگدل ہوئے اور مسلمان اس فال نیک کے
سبب سے مانند گل نو بہار شگفتہ خاطر ہوئے ز ان بعد حضرت خالد رضؓ نے اپنی ایک فوجکو حکم دیا کہ
لشکر دشمن پر دہاوا کرے اوس فوج نصرت موج نے جاکے رومیونکی صفونکو ایک ہی حملہ مین
درہم برہم کر دیا قریب ہزار آدمیونکے قتل کر کے زمین پر ڈالدیا دشمنون نے جب یہ حال دیکھا
اپنی جان پر کھیل کر قلب لشکر اسلام کا قصد کیا حضرت خالد رضؓ نے حسب اشارہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ
کے بارہ ہزار سوار نامی گرامی جو فن نیزہ بازی مین یکتاے روزگار اور ہنر تیر اندازی مین بے ہمتاے
دیار تھے اپنے ہمراہ لیجا کر دشمنان دین کا مقابلہ کیا اور میدان معرکہ مین قدم ہمت کا گڑ ہو کر تیر و
تبر و نیزہ و خنجر سے ایسی داد شجاعت کی دی کہ باید و شاید غرض کہ جتنی دشمن کی فوج نے ارادہ
قلب لشکر اسلام کا کیا تہا اون سبکو حضرت خالد رضؓ نے فی النار و السقر کر دیا دشمنون نے جب
اس واقعہ ہولناک کا مشاہدہ کیا چھکے چھوٹ گئے کمرین ٹوٹ گئین چونکہ مخالفین کو سوائے جنگ
کے دوسرا چارہ نتہا اسلیے پائے ثبات کا گڑ ہو کر تیر بارانی مین مشغول ہوئے لشکر اسلام تے بہی
بہت کچھہ تیر بارانی کی ناگاہ حضرت مالک رضؓ بن حارث کی آنکھہ مین ایک تیر آلگا اور پلک کو پھاڑ دیا
اوس دنسے اونکا نام مالک بن اشتر پڑ گیا حضرت مالک رضؓ اشتر نے غضب مین آکر دشمن کی صف پر
ایسا سخت حملہ کیا کہ کتنے ہی جوانمرد رومی کو قتل کر کے خاک مذلت پر ڈالدیا پھر حضرت یزید رضؓ بن
ابی سفیان رضؓ و حضرت عمرو رضؓ بن العاص نے بہی علی التواتر حملے کیے اور دشمنونکے رفع دفع
کرنیمین بہت کچھہ کوشش شایان و سعی نمایان فرمائی اسی اثنا مین حضرت عکرمہ رضؓ ابن ابی جہل
کہ دلاوری مین طاق و جوانمردی مین شہرۂ آفاق تھے اپنے گھوڑیکی کونچین کاٹ کر پیادہ پا ہو
دشمن کے پیچھے دوڑے حضرت خالد رضؓ نے فرمایا کہ اے عکرمہ رضؓ پیادہ دشمن کیطرف نہ جا اور اپکو
دیدہ و دانستہ گرداب بلا مین مبتلا نہ کر حضرت عکرمہ رضؓ نے جواب دیا کہ اے خالد رضؓ زمانہ جہالت

مین مجھسے بہت سے قصور سرزد ہوئے ہین اور مکرر سہ کرر حضرت رسولخدا مجھسے رنجیدہ ہوئے ہین شاید آج کے دن مجھسے ایسا کام بن پڑے کہ باعث نجات کا ہو اور کچھہ میرے گناہون مین تخفیف ہوجاوے یہ بات کہکر دشمن کی صف پر جا پڑے اور بہت سے کافرونکو واصل جہنم کرکے خود بھی جام شہادت نوش فرماکے داخل بہشت برین ہوئے بعد اس واقعہ کے اصحاب دین رض وارباب یقین نے کمر ہمت کی باندہ کرکے ایسا سخت مجاہدہ کیا کہ مخالفین تاب مقابلہ کی نہ لاکے ہٹتے ہٹتے دریائے یرموک کے کنارہ تک جا پہونچے بہتیرے دہشت تلوار آبدار سے دریا مین ڈوب مرے جب معاملات کفار مین اضطراب واقع ہوا باہان نے ایک ایک بطارقہ کو نام بنام پکار کر پھر جنگ پر آمادہ کیا کہ سب ملکر یکبارگی حملہ کرو چنانچہ دلیران روم کے تین بہت بڑے گروہون نے مسلمانو نکی طرف قدم بڑہایا اور بڑی دقتو نسے چند قدم مسلمانونکو پیچھے ہٹا دیا پھر حضرت خالد رض اور نیز تمام سرداران فوج نے اپنے سپاہیونکو جنگ پر مستعد کیا چنانچہ دلیران عرب نے وہ مار ماری کہ بکثرت رومی قتل ہوئے اور بکثرت دریا مین ڈوب مرے زخمیونکا تو کچھہ شمار نہتا جسطرف طائر نظر جاتا ہزارون مرغ بسمل کیطرح تڑپتے دکہائی دیتے آخر کار شوکت وصولت اہل اسلام کی دیکھکر اہل کفر بریز بریز پکارنے لگے اور بے اختیار بہاگنے لگے مسلمانون نے کافرونکا تعاقب کیا اور مثل گاجر مولی کے ہزارونکو کاٹکر پہینکدیا غرضکہ اوس روز حضرت ملک الموت صبح سے شام تک قبض ارواح مین مشغول رہے جب رات ہوئی بیشمار مفروری دریا مین ڈوب گئے نقل ہی کہ اس معرکہ عجیبہ مین ستر ہزار سردار جو قیصر کے اعیان) وارکان ومشاہیر وزیر سمجھے جاتے تھے فی النار ہوئے یہانتک کہ باہان بھی مارا گیا مگر تعجب یہ تہا کہ اوسکے تمام بدن پر زخم کا اثر مطلق نتہا بیشمار مال منال وبہائم وغنائم کفار اشرار کا قبضہ اسلام مین آیا مگر اوس خیمہ کا پتہ نہ چلا جو حضرت خالد رض نے باہانکو دیا تہا حضرت ابوعبیدہ رض نے مال غنیمت سے خمس نکالکر مع فتحنامہ کے جانب مدینہ روانہ کیا جب قاصد نے جاکر خط حضرت عمر فاروق رض کو دیا دیکھتے ہی خوش ہوگئے اور جتنے اصحاب رض کہ اونکے دربار دُربار مین حاضر تھے سنکر باغ باغ ہوگئے اوسیدم سب نے ایک تکبیر کا نعرہ مارا کہ گنبد گردون

گونج اوٹھا پھر نعمتون الٰہی اور انعامون نامتناہی مین زبان شکر گذاری کی کھولی۔

ذکر مسلمانون کے غالب ہونیکا اور ہرقل کے قسطنطنیہ چلے جانیکا

سب سے پہلے جو شخص کہ مفروران معرکہ یرموک سے خدمت مین ہرقل کے حاضر ہوا اہل عموریہ سے تہا اور ہرقل اوسکو خوب پہچانتا تہا جب نظر ہرقل کی اوسپر پڑی پوچہنے لگا کہ تجکو ہمارے لشکر کی بہی کچہہ خبر ہے اوسنے جواب دیا کہ سب آدمی بہاگ گئے ہرقل نے تجاہل عارفانہ کرکے پہر دریافت کیا کہ کیا ہمارے یارون نے اہل عرب کو بہگا دیا یا اونہون نے ہمارے یارونکو اوس وقت ہرقل کی ہیبت و دہشت ایسی اوس شخص پر غالب ہوئی کہ کچہہ جواب نہ دلیسکا پہر ہرقل نے اپنے ملازمان خاص کو حکم کیا کہ یہ شخص ڈر کے مارے کچہہ حال صحیح نہین بتا سکتا ہے تم جلد جاؤ اور دوسرے آدمیونکو ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اونسے اصلی حال دریافت کرین ملازم گئے ایک جماعت کو دیکہا کہ بہت ہی بُری صورت بنائے پریشانی کی حالت مین گہبرائی ہوئی آرہی ہے جب اونسے پوچہا گیا کہ باہان اور تمام ارکان کا بہی کچہہ حال معلوم ہے جوابدیا کہ تمام بطارقہ یعنی سردار مارے گئے اونمین سے ایک بہی باقی نہ بچا خدام نے جاکر اس واقعہ ہائلہ سے ہرقل کو خبر کی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے ہرقل بیدل ہوگیا اور گہبراکر کہنے لگا کہ میرے پاس کسیکو لاؤ مین تو سنون کہ حقیقت حال کیا ہے حسب الحکم ہرقل کے ملازم خزیمۃ بن عمرو الشوخی کو کہ مفروران معرکہ یرموک سے تہا اور کل حالات جنگ سے آگاہی رکہتا تہا حاضر لائے ہرقل نے اوس سے دریافت کیا کہ ہمارے لشکر کی بہی تجکو کچہہ خبر ہے یا نہین جواب دیا کہ اوس سے بدتر کوئی خبر نہوگی تمام لشکر شاہی تباہ ہوگیا ہرقل نے کہا کہ تیری صورت سے شرارت ظاہر ہوتی ہے کیا تو اشر الناس معلوم ہوتا ہے کہا ہان پہر ہرقل اپنے ہر ایک سردار کا نام لیکر جو تمام اطراف سے جمع ہوئے تہے حال دریافت کرتا گیا خزیمہ جواب مین کہتا گیا کہ وہ بہی مارا گیا وہ بہی مارا گیا ہرقل نے امراء دولت کیطرف رجوع کرکے کہا کہ خبر بد آدمی بد سے ہوا کرتی ہے بعد اسکے ہرقل

پوچھا گیا تو خزیمہ ہے کہا ہان پہر ہرقل نے کہا کہ ہمکو ایسا یاد پڑتا ہے کہ جس زمانہ مین محمد عربی نے نامہ درباب دعوت اسلام کے بہیجا تہا اور ہم بدل چاہتے تہے کہ متابعت اونکے حکم کی کرین تونے سب سے پہلے ہمکو روکا خزیمہ اپنی خطا کا اقرار کرکے لطف شاہی کا امیدوار ہوا ہرقل نے اوسے مجلس مین حکم دیا جلادونے اوسیدم خزیمہ کا سر دہڑ سے جُدا کیا ۵ سرکہ نہ درپاے عزیزان بود؎ بارگرانیست کشیدن بدوش ؎ جب ہرقل نے معلوم کیا کہ اب ولایت شام مین قیام کرنا سخت مشکل ہے اپنے خاص الخاص کیساتہہ سوار ہوکر ایک کوہ بلند کی چوٹی پر چڑہ گیا اور چیخ مارکر زار وقطار رونے اور دل پُر درد سے آہ سرد بہر کر کہنے لگا کہ اے زمین پاک تجہپر سلام اور اے زمین پُر خیر و برکت و نعمت تجہپر سلام اور اے بہشت دنیا کی تجہپر سلام اب تجہسے رخصت ہوتا ہون پہر دوبارہ تیری صورت دیکہنا بس محال ہے پہر ہرقل اسی قسم کی دردناک گفتگو کرکے بہت تعجیل کے ساتہہ قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہوا۔

ذکر فتح حلب اور تشریف لیجانے مالک اشتر کا سرحد روم تک

جب حضرت ابو عبیدہ رضہ نے جنگ یرموک سے فتح پائی باگ گہوڑے اولی العزم کی جانب حلب اوٹہائی بعد قطع مسافت منزل مقصود پر پہونچے شہر باہر لشکر نے ڈیرے ڈالدیے ساکنان حلب نے جزیہ دینا قبول کرکے مسلمانونکے واسطے پہاٹک کہولدیے مصالحت کیساتہہ اہل اسلام کا قبضہ تمام شہر پر ہوگیا ازان بعد حضرت ابو عبیدہ رضہ نے مالک اشتر رضہ سے فرمایا کہ تم قریب دربند روم کے جاؤ مالک رضہ حسب الحکم حضرت ابو عبیدہ رضہ متوجہ جانب دربند ہوئے جب روانگی مالک رضہ کو چندروز گذر گئے حضرت ابو عبیدہ رضہ نے میسرۃ رضہ بن مسروق کو براہ مصلحت ہزار سوار دیکر مالک اشتر کی مدد کو روانہ کیا جب مالک اشتر رضہ دربند کے قریب پہونچے معلوم ہوا کہ تیس ہزار مخالف لڑنیکو تیار ہین جب مالک رضہ اونکی کثرت پر مطلع ہوئے مصلحتاً توقف کیا آگے نہ بڑہے استنے ہی مین حضرت میسرہ رضہ بہی جاملے باہم ہر دو صاحب نے مشورہ کیا تو رائے لڑنے پر ہوئی غرضکہ

دونون طرفسے قلب ومیمنہ ومیسرہ وجناح آراستہ وپیراستہ ہوتے وصفین سیدہی کہڑی کی
گئین ہردوجانب سے دلاور مانند بحر اخضر کے جوش وخروش مین آرہے تہے اسی درمیان مین
ایک دلیر رومی بڑے ڈیل ڈول کا لمبا چوڑا جسکی ہئیت صورت سے پتا دیو کا پانی ہو جائے
میدان مین آکہڑا ہوا اور اپنا مقابل چاہا ہرچند مالک رضہ نے ترغیب لڑنیکی لوگونکو دلائی مگر لشکر اسلام
سے کسینے بہی قدم نہ بڑہایا آخرکار مالک اشتر رضہ نے اپنے گہوڑیکے کوڑا جمایا اور رومی کے مقابلہ کو
جاکہڑے ہوتے اوسیدم طرفین مین تلوار چلنے لگی اور رومی نے حضرت مالک رضہ کے سر پر ایک
تلوار ماری کہ آپکے خود کو کاٹکر کسیقدر استخوان سر تک اثر کیا اور حضرت مالک رضہ نے جو اوسکی گردن پر
تلوار ماری کارگر نہوئی جب دونون پہلوان ایک تاریک دل اور دوسرا روشن روان تہا لڑتے
لڑتے تہک گئے حضرت مالک رضہ اپنے یارونکے پاس آئے اور خون اونکے سر سے جاری تہا اپنے
وار کے خالی جانیسے تلوار پر نفرین کرتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر اس تلوار کو پتہر پر مارتا تو اوسکے
بہی ٹکڑے ٹکڑے اوڑجاتے مالک رضہ کے ایک صاحبزادہ نے کہا کہ تلوار کی کیا خطا ہے شاید حکم
پروردگار کا ہو کہ کارگر نہو مالک رضہ نے کہا سچ ہے پس لڑکے نے دوا لاکر زخم پر چہڑکی اور اوسکو
خوب کسکر باندہ دیا مالک رضہ نے اپنے ایک بہتیجے سے فرمایا کہ میری تلوار تو لے اور تہوڑی دیر کو
اپنی تلوار مجہے مانگے دے بہتیجے نے کہا کہ آپ ہی اپنی تلوار مجکو عنایت کیجیے مجکو اوسکی حاجت ہے
مالک رضہ نے فرمایا کہ اگر تو میرا سوال پورا کرے تو تیری شادی اپنی دختر ام نعمان سے کردونگا
بہتیجے نے فوراً اپنی تلوار چچا کے حوالہ کردی جب مالک رضہ نے دشمن کیطرف ارادہ جانیکا کیا رشتہ دار
مانع ہوئے اور کہنے لگے کہ آپکو ورطہ ہلاکت مین نہ ڈالیے اور اس ملعون کے مقابلہ کو نہ جائیے
مالک رضہ نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ جبتک میرا دم مین دم باقی ہے دشمن سے لڑونگا لباس عار
نہ پہنونگا رشتہ دار جواب پاکر خاموش ہو رہے مالک رضہ نے تلوار کہینچکر دشمن پر حملہ کیا رومی
قوی ہیکل مہیب شکل نے پہلے ہی اپنا وار کیا مگر کارگر نہوا پہر مالک رضہ نے لپک کر جو ہاتہ مارا
ایک ہی وار مین دشمن کے خود و سر کو دو ٹکڑے کردیا پہر ایک دوسرا رومی اپنے لشکر سے جدا

ہوا اور حضرت مالک رض سے آکر لڑنے لگا بعد بہت بڑی حرب وضرب کے وہ بہی واصل جہنم ہوا بعد کامیابی کے حضرت مالک رض اپنے لشکر مین آکر ملگئے اوسدن صبح سے لیکر شام تک ہنگامہ جدال وقتال کا گرم رہا آخر کو بفضل خدا مسلمان فتحیاب ہوئے دشمن بیشمار مارے گئے اور باقی بچے وہ بہاگ کر گوشۂ عافیت مین جا چہپے باوصف غلبہ کے مسلمانون نے رات بہر اپنی لشکر کی حفاظت رکہی صبح ہوتے ہی قاصد حضرت ابوعبیدہ رض کا خط لایا اوسمین لکہا تہا کہ تم دیکہتے ہی خط کے واپس چلے آؤ حضرت مالک رض بعد قطع منازل بعیدہ حضرت ابوعبیدہ رض کے لشکر مین داخل ہوئے حضرت ابوعبیدہ رض نے حبیب رض بن مسلمہ فہری کو حلب پر اور قیصر رض بن بر کو اوسکی پرگنات پر حاکم مقرر کیا اور خود اپنے ہیڈکوارٹر کو دمشق مین اوٹہا لائے اور ایک خط مین کل حالات فتوحات کے لکہکر حضرت عمر فاروق رض کی خدمت مین روانہ کیا حضرت عمر رض نے خدا کا شکریہ ادا کیا اور جواب مین لکہا کہ اے ابوعبیدہ رض تم چند روز دمشق مین قیام کرو تاکہ مجاہدین رض کی ماندگی رفع ہو جائے اور کلفت سفر دفع ہو جائے مصلحت اونکی آسایش مین ہے اور دوسرا حال یہ ہے کہ اندنون مین حضرت سعد رض ابی وقاص کا خط باین مضمون آیا ہے کہ اہل فارس کا لشکر موضع غلولا مین جمع ہوا ہے اور بہت بڑی اونہون نے اپنی طاقت کر لی ہے مگر ہمکو اپنے پروردگار کے فضل سے امید قوی ہے کہ اوس طبقہ ونیز دیگر کفار اشرار پر غالب کریگا جب خط حضرت عمر رض کا حضرت ابوعبیدہ رض پاس پہونچا چند روز دمشق مین قیام کرکے تمام ملک شام کے شہرونمین اپنا قبضہ کیا چنانچہ آپ کے قدم کی برکت سے تمام سرزمین سرسبز اور شاداب ہوگئی۔

ذکر توجہ فرمانے حضرت ابوعبیدہ رض کا ایلیا کی جانب اور تشریف لے جانے حضرت عمر رض فاروق اعظم کا طرف دیار شام کے

اخبار دنمین مذکور ہے کہ جب لشکر اسلام نے چند روز دمشق مین آرام کیا دار الخلافت سے فرمان

واجب الاذعان صادر ہوا کہ اب ابو عبیدہ رضؓ کو لازم ہے کہ ایلیا جسکو اب بیت المقدس کہتے
ہین فتح کرین حضرت ابو عبیدہ رضؓ اپنے تشریف لیجانے سے ہی پیشتر حضرت عمروؓ بن عاص کو
روانہ کر چکے تھے حضرت عمرو رضؓ حسب ایما حضرت ابو عبیدہ رضؓ بعد طے منازل طویلہ و قطع مسافت بعیدہ
کے ایلیا مین داخل ہوئے ساکنان اوس شہر مقدس نے دروازے بند کر لیے اور حالت
محاصرہ ہی مین علماء نصاریٰ نے ایک قاصد حضرت عمرو رضؓ پاس بہیجکر نام دریافت کیا آپ نے
فرمایا کہ مجکو عمرو کہتے ہین قاصد نے لوٹ کر اپنے علماء کو اطلاع کی علماء نے پہر قاصد کو اولٹے
پاؤن پہیرا اور کہلا بہیجا کہ اے عمرو رضؓ تم محاصرہ توڑ دو اور ہمارا شہر چہوڑ دو تم ہرگز فتح نکر سکو گے
اس شہر مقدس کو وہی دولتمند شخص فتح کریگا جسکے اسم پاک مین صرف تین حرف ہونگے اسی
درمیان مین حضرت ابو عبیدہ رضؓ کوچ کرکے معہ اپنے لشکر جرار کے اردن تک پہونچے اور وہان سے
ایک خط علماء و روساء ایلیا کے نام لکہا بایں مضمون کہ یا تو ہمارا مذہب قبول کر دیا جزیہ دو
ہم تمسے مزاحمت نکرینگے ورنہ ایسے گروہ حقیقت پژوہ کو تمپر مقرر کرونگا کہ اونکے نزدیک راہ دین
مین قربان ہونا اوس سے زیادہ محبوب ہے کہ جیسا تم لحم خنزیر و شراب کو دوست رکھتے ہو
حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے چند روز اردن مین اپنے خط کے جواب کا انتظار کیا مگر کچہہ جواب نہ آیا
خارجاً سنا کہ اہل ایلیا سرکشی پر آمادہ ہین سنتے ہی اس خبر کے اردن کوچ کرکے حضرت عمرو عاص رضؓ
سے جا ملے جسدم حضرت ابو عبیدہ رضؓ ایلیا مین پہونچے بہت بڑا ایک لشکر شہر سے باہر نکلا و مقابلہ
لشکر اسلام کے صف آرا ہوا طرفین سے نوبت حرب و ضرب کی پہونچی تہوڑی سی ہی دیر مین
بیشمار کفار مقتول ہوئے بقیۃ السیف تاب آتش جنگ کی نہ لاکر عاجز ہوئے اور پہر شہر مین
گہسکر پہاٹک بند کر لیے مسلمانون نے محاصرہ کا پورا بندوبست رکہا جب روساء بیت المقدس کو
بالیقین معلوم ہوا کہ لشکر اسلام آسانی سے نہ ہٹینگے مجبور ہو کر ایک قاصد حضرت ابو عبیدہ رضؓ پاس
بہیجکر پیغام دیا کہ ہم سب کی یہ رائے ہے کہ صلح کرکے تمکو اپنا شہر سپرد کر دین مگر ہمکو تمہارے قول
و قرار پر اعتبار نہین ہان اگر سرور اصحاب رضؓ یعنی عمر رضؓ بن الخطاب یہان تشریف لاکر عہد و پیمان

کرین تو ہمکو سوائے اطاعت کے کوئی چارہ نہوگا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے اوسیدم ایک خط معہ
کل حالات کے حضرت عمر رضہ کی خدمت مین روانہ کیا جب حضرت عمر رضہ نے اوس حال سے اطلاع
پائی جملہ مہاجرین رضہ وانصار رضہ سے اپنے تشریف لیجانے کے باب مین شوری کیا حضرت عثمان رضہ
نے صلاح دی کہ آپ تشریف نہ لیجاوین اور جناب ولایت مآب حضرت علی رضہ ابن ابیطالب نے
یہ رائے دی کہ اے خلیفۃ الرسول اللہ آپ ایسے موقع پر ضرور ہی تشریف لیجائیے حضرت
عمر رضہ نے رائے جہان آرائے حضرت علی رضہ کو پسند کیا اور حضرت عباس رضہ بن عبد المطلب کو حکم
دیا کہ تم اپنا خیمہ مدینہ سے باہر قائم کرو اور اصحاب رضہ نصرت انتساب تمہارے زیر کمان رہین جبکہ
اوس مقام پر لشکر جمع ہوچکا حضرت امیر المومنین علی رضہ ابن ابیطالب کو خاص مدینہ مین اپنا
نائب مقرر کیا ؎ وزیر چنین شہریار چنان ٭ جہان چون نگیرد قرار چنان ٭ حضرت عمر رضہ بعد
طے منازل وقطع مراحل بیت المقدس مین داخل ہوئے جب حضرت ابو عبیدہ رضہ کو آپ کی تشریف
آوری کی خبر پہونچی اوسیدم ایک عربی گھوڑا اور ایک سفید کپڑونکا جوڑا ہمراہ لیکر پیشوائی کو گئے
جب قریب پہونچے دیکھا کہ حضرت عمر رضہ پیادہ پا اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے آرہے ہین اور
اونٹ پر غلام سوار ہے لباس آپکا اون کہنہ کا تہا تلوار گلے مین حمائل تہی کمان کندہے مین لٹکی
ہوئی تہی حضرت ابو عبیدہ رضہ ونیز دیگر سردار صورت حال دیکھکر تعجب مین ہوکر عرض کرنے لگے
کہ اے خلیفہ برحق ہوتے ہوئے سواری کے پیادہ چلنے مین کیا مصلحت ہے فرمایا کہ یہ ایک اونٹ ہے
ہماری اور غلام کی سواری کے لیے پس اسوقت باری غلام کی سواری کی تہی اسلیے ہمکو پیدل
چلنا ضرور ہوا القصہ ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لباس سفید پہنا کر گھوڑے
پر سوار کروایا حضرت عمر رضہ نے تہوڑی دیر اونکی خاطر سے پہنا پہر اوتار کر اپنا پرانا گودڑا پہن لیا
اور گھوڑے سے بہی درگذر کی اپنے شتر پر سوار ہوکے فرمایا کہ جسدم یہ لباس پہنکر مین گھوڑے پر
سوار ہوا اپنے نفس مین غرور کے آثار کو ملاحظہ کیا جانا مین نے کہ یہ عمل شیطان سے ہے۔
حضرت ابو عبیدہ رضہ وحضرت یزید رضہ بن سفیان رضہ نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ اگر اور ہی

پہنچنے تو حاضر کیا جاوے کیونکہ زینت مسند خلافت کی اوس سے متصور ہے حضرت عمر رضہ نے اونکی
معروضہ کے جواب مین کلمات نوازش آمیز بطور نصیحت کے فرمائے سب سنکر راضی ہوگئے جب
لشکرگاہ مین تشریف لیگئے رنج سفر سے آرام پایا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے ایک قاصد اہل ایلیا
کے پاس روانہ کرکے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضہ کی تشریف آوری کی خبر دی اہل ایلیا
نے ایک عربی آدمی جسکی کنیت ابی جعدہ تھی حضور مین حضرت عمر رضہ خلیفۃ المسلمین کے روانہ کیا
تاکہ جزیہ قبول کرکے باین شرائط عہدنامہ لکھوالے کہ ساکنان اس شہر کو تکلیف جلا وطنی کی
نہ دیجاویگی حضرت عمر رضہ نے التماس باشندگان بیت المقدس کی قبول فرماکر عہدنامہ لکھکر اونکے
حوالہ کیا نصاریٰ نے دروازے شہر کے کھولدیے مسلمان اندر شہر کے داخل ہوئے چونکہ وقت
نماز کا ہوگیا تھا حضرت عمر رضہ نے حضرت بلال رضؓ موذن رسولخدا ؐ سے فرمایا کہ اذان پکارو حضرت
بلال رضہ نے جواب دیا کہ گو مین نے ارادہ کرلیا تھا کہ بعد حضرت رسولخدا ؐ کے کبھی اذان نکہونگا
چونکہ اطاعت حکم خلیفہؓ کی بھی واجب ہے لہذا مجکو اذان کہنا ضروری لازم آیا جسدم حضرت
بلال رضہ نے بیت المقدس مین کھڑے ہوکر اذان کہنا شروع کی جمیع اصحابؓ رسالت مآبؐ
مانند ماہی بے آب کے بیتاب ہوگئے اور مجلس حضرت نبوی ؐ کی یاد کرکے زار و قطار روکر کہتے تھے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ✣ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غرضکہ جب حضرت بلال رضہ اذان و اقامت کہہ چکے حضرت عمر رضہ پیش امام ہوئے اوسوقت جملہ
اہل اسلام کے یہ شعر ورد زبان تھا ؎ من واقتدا با تو در ہر نمازے ✣ ہمینست تا زندہ ام
ملتمس من ✣ جب نماز سے فراغت پائی سب مسلمانون نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اے پروردگار عالم
ہزار احسان ہے تیرا کہ تونے بیت المقدس سے عمدہ شہر کو جسکا نظیر ربع مسکون پر نہین بآسانی
فتح کروادیا اور اوس مسجد اقصیٰ مین جسکی تعریف و توصیف مستغنی از بیان ہے ہمکو توفیق جماعت سے
نماز پڑھنے کی دے جب حضرت عمر رضہ مہمات ملکی اوس نواح یعنی ملک شام سے فارغ ہوئے اور
حضرت ابو عبیدہ رضہ کو تمام ممالک شام کا حاکم کرکے پھر اپنی دار الخلافت یعنی مدینہ منورہ مین تشریف

لائے - بعد فتح تین برس شہر ایلیا کی حضرت ابو عبیدہ رضہ وحضرت معاذ رضہ بن جبل نے ونیز دیگر بعض اصحاب اخیار رضوان اللہ علیہم اجمعین مرض طاعون مین انتقال فرما کر داخل بہشت برین ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

ذکر تشریف لیجانے حضرت خالد رضہ بن ولید کا ملک شام سے مدینہ طیبہ مین

جب حضرت خالد رضہ بن ولید ونیز دیگر اہل اسلام اپنے حسن اہتمام سے سپاہ شام وعظماء روم و روساء اوس مرز و بوم پر غالب آئے اور اونکی شجاعت و بسالت کا آوازہ گوش زد ادنیٰ واعلیٰ دیار عرب کے ہوا اتفاقاً ایک شاعر شیرین زبان نمکین بیان ایک قصیدہ حضرت خالد رضہ کی شان مین کہکر راہ دور و دراز سے لایا حضرت خالد رضہ نے اوسکی سلاست کلام و فصاحت تمام کے صلہ مین دس ہزار درہم انعام فرمائے بعض نے از روئے رشک کے اس امر کی حضرت عمر رضہ کو اطلاع دی کہ حضرت خالد رضہ نے بیت المال مسلمانونکو بیموقع تصرف کیا اور بعوض ایک ہزار درہم کے بعد ہلاکت مالک بن نویرہ کے اوسکی زوجہ بنت مجاعہ سے نکاح کیا سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمر رضہ نے ایک فرمان حضرت ابو عبیدہ رضہ کے نام بہیجا کہ خالد رضہ نے مسلمانونکے مال مین تصرف کیا ہی لازم کہ تم اونکی املاک سے نصف مال لیکر اونکو مدینہ کو روانہ کرو حضرت ابو عبیدہ رضہ نے بموجب حکم کے حضرت خالد رضہ سے نصف مال طلب کیا حضرت خالد رضہ نے بخوشی خاطر سپرد کر دیا اور کہا مین وہ نہین ہون کہ نفس کی خواہش سے اپنے امیر المومنین رضہ کی مخالفت کرون پہر اوسیدم آپ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور سعادت حضوری حضرت خلیفۂ وقت رضہ کی حاصل کی حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اے خالد رضہ چالیس ہزار درہم تمہاری جانب اور واجب الادا ہین حضرت خالد رضہ نے اوسیدم تعمیل ارشاد و رشاد کر کے زر مطلوبہ بیت المال مسلمانونمین داخل کر دیا پہر چند روز بعد حضرت خالد رضہ کہ پانچوین برس خلافت حضرت عمر رضہ کی تہی بحکم قضاء الٰہی مرض الموت مین مبتلا ہوئے فرماتے تہے کہ بہت برسون ہمنے جہاد کیے و بدل چاہا کہ دولت عظمیٰ شہادت کی حاصل ہو مگر افسوس

باوجود سعی تمام وجہد مالاکلام یہ نعمت میسر نہوئی پہر آپنے وصیت کی کہ میرا اسپ وغلام وسلاح
مجاہدین رضہ کے حوالہ کرنا کیونکہ میرے نزدیک مدد دین سے بڑہکر کوئی کام نہین ہی مین اوسکو
دل وجانسے محبوب رکہتا ہون جب حضرت خالد رضہ کا انتقال ہوگیا تو آپنے سوائے اسپ وغلام
وسلاح کے کچہہ ترکہ مین نہ چہوڑا حضرت عمر رضہ نے سنا کہ خالد رضہ نے ترکہ مین سوائے اشیاء مذکورہ
کے کچہہ نہ چہوڑا فرمایا کہ خدا ابو سلیمان رضہ پر رحمت کیجیو کہ ہم اونکے حال کو برخلاف اسکے جانتے تہے
حضرت عمر رضہ باوصفیکہ گریہ کو مکروہ رکہتے تہے حضرت خالد رضہ کے جنازہ پر زار زار روئے اور
فرمایا کہ بنی مغیرہ کی عورتونکو کوئی خوف نہین اگر خالد رضہ کے لیے آنسوؤنسے روئین بشرطیکہ
شور وفغان نہ مچائین **نقل** ہے کہ ایکدن ایک عورت اپنے فرزند ارجمند کی شانمین کچہہ
ابیات پڑہکر روتی تہی حضرت عمر رضہ نے دریافت کیا کہ یہ کون عورت ہے اور کیون روتی ہے
لوگون نے عرض کی کہ یہ خالد رضہ کی والدہ ماجدہ ہے اپنے عزیز لخت جگر کے غم والم مین رو رہی
ہے فرمایا کہ ہمنے اپنی عمر مین کبہی نہین دیکہا کہ کسی عورت نے خالد رضہ سا نامی گرامی فرزند جنا ہو

ذکر جانے مثنیٰ رضہ بن حارثہ کا مدینہ منورہ مین اور مقرر ہونے ابو عبید ثقفی کا واسطے جنگ اہل کفر کے

جب خبر وفات حضرت صدیق اکبر رضہ کی اہل فارس نے سنی سامان جدال وقتال کا مہیا کرکے
مثنیٰ رضہ بن حارثہ شیبانی پر کہ مدت دراز سے مسلمان ہوکر اہل اسلام کیساتہہ سلوک کرتے
رہتے تہے لشکر کشی کی خاص اوسوقت مین کہ اہل عرب ملک عراق پر چڑہائی کر رہے تہے اسی
اثنا مین حضرت مثنیٰ رضہ نے ایک خواب دیکہا کہ کسی شخص نے اونکو ایک علم دیا اور کہا کہ اب سلطنت
فارسیونکی ختم ہوئی اور اونکی دولت زوال مین آئی تو حضرت عمر رضہ کے پاس جا اور اون سے
دشمنان دین کے قلع وقمع کرنیمین مدد طلب کر جب حضرت مثنیٰ رضہ خواب سے بیدار ہوئے
اپنے سرداران لشکر کو بلاکر فرمایا کہ آجکی رات مین نے ایسا خواب دیکہا ہے تمہاری کیا رائے

ہے آیا مین امیر المومنین حضرت عمر رض سے مدد طلب کرون یا نہین سب نے متفق البیان ہوکر
جواب دیا کہ بلا شک آپکا مدینہ جانا صورت فتحیابی کی رکہتا ہے بعد مشورہ کے حضرت مثنی رض اپنے
خاص آدمیونکے ساتہہ مدینہ کیطرف روانہ ہوئے اتفاقاً راہ بہول کر ایک جگہہ حیران ہوکر کہڑے
ہورہے ناگاہ ہاتف سے سنا کہ کچہہ ابیات مدح اسلام وذم کفر مین پڑہتا جارہا تہا حضرت مثنی رض
اور اونکے خواص اوسکے پیچہے ہوئے پہر اپنی سیدہی راہ پر آگئے اور بہت جلد مسافت طے کر کے
مدینہ مین داخل ہوکے حضرت عمر رض کا مکان دریافت کیا لوگون نے کہا کہ حضرت عمر رض مہاجرین رض
وانصار رض وتابعین اخیار کے ساتہہ مسجد احمد مختار صلعم مین تشریف فرما ہین جب حضرت مثنی مجلس مین
پہونچے سلام کہا حضرت عمر رض نے جواب دیکر پوچہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مثنی بن حارثہ شیبانی
حضرت عمر رض نے فرمایا مرحبا تجہپر اور تیرے اہل پر ہمتو تمہارے اوصاف پہلے ہی سن چکے ہین اب
کہانسے آتے ہو اور سبب آنیکا کیا ہے کہا کہ ہم زمانۂ خلافت حضرت صدیق اکبر رض مین اہل فارس
سے مقابلہ ومقاتلہ کر رہے تہے اور اکثر کامیاب بہی ہوئے تہے چونکہ حضرت صدیق اکبر رض انتقال
فرما گئے اب پہر اہل طغیان وعصیان فارس وایران ترتیب لشکر وتہیۂ اسباب جنگ مین مشغول
ہین مین خاص اس غرض سے حاضر ہوا ہون کہ اگر ارباب اسلام واصحاب کرام رض میرے ہمراہ
تشریف لیچلین تو مین اونکی معاونت وموافقت سے تختگاہ ملوک عجم وسلاطین فارس کو فتح کردون
حضرت عمر رض نے فرمایا کہ پہلے کچہہ ملک عراق کا حال بیان کرو حضرت مثنی رض نے عرض کی کہ عراق
وہ سرزمین ہے کہ جسمین بکثرت خیر وبرکت وباغ وزراعت ہے مال ومتاع بسیار غنائم بہائم بیشمار
حضرت عمر رض نے دریافت کیا کہ وہانکے آدمی کیسے ہین حضرت مثنی رض نے عرض کی کہ اگرچہ بظاہر
بڑے لنبے چوڑے ڈیل ڈول کے تگڑے آدمی وہانکے معلوم ہوتے ہین مگر نہایت ہی ڈرپوک
اور بزدلے ہین حضرت عمر رض یہ سنکر منبر پر تشریف لیگئے بعد حمد خدا ونعت سید الانبیا کے فرمایا کہ ایہا الناس
خدائے بزرگ وغالب نے اپنے حبیب سے وعدہ کیا ہے کہ ولایتین ملوک عجم اور ملک قیاصرہ
روم کے تمہاری امت کو عطا کیے جاوینگے اور کل خزینے ودفینے ان دونون عالی خاندانونکے

اونکو دیے جاوینگے اب ہماری راے یہ ہے کہ تم کمر ہمت باندہ کے غریب الوطنی اختیار کرکے
ساسانیونکے ملک کیطرف متوجہ ہو کیونکہ بغیر تکلیف سفر کے نعمت غنیمت کی حاصل نہین ہوسکتی ہے
میرے نزدیک اس کارخیر مین تساہل وتغافل نہ کرنا چاہئیے اسیلیے کہ جہاد مین مفاد دارین حاصل
ہین چونکہ صنادید قریش شوکت وکثرت شاہان فارس کی پہلے ہی سے سن چکے تھے اسوجہ سے
حضرت عمر رضہ کی بات سنکر خاموش رہے تہوڑی دیر بعد حضرت ابو عبیدہ رضہ بن مسعود ثقفی نے کہا کہ
اے امیر المومنین رضہ پہلے جو آپ کے ارشاد رشاد کو قبول کرے وہ مین ہون مین آپ کے
حکم کی تعمیل مین کمی نکرونگا بلکہ اس کام نیک انجام مین اپنی جان لڑا دونگا بعد انکے حضرت سلیط رضہ
بن قیس انصاری نے کہ حاضران بدر سے تھے حضرت عمر رضہ کے فرمان واجب الاذعان کی اطاعت
پر اپنی مرضی ظاہر کی بعد ان ہر دو بزرگوار کے گروہ کے گروہ انبوہ کے انبوہ جہاد ملک فارس پر
جانیکو مستعد ہوگئے اور بخوشی تمام سب نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ ہماری اوپر کسی کو
مہاجرین رضہ یا انصار رضہ مین سے سردار کردیجئے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین تمہارا سردار اوسکو
کرونگا جسنے اطاعت مین سبقت کی ہے یعنی حضرت ابو عبیدہ رضہ بن مسعود کو جو تابعین اخیار سے
ہین غرضکہ حضرت عمر رضہ نے حضرت ابو عبیدہ رضہ کو منصب سپہ سالاری کا عطا کرکے فرمایا کہ اگرچہ سلیط رضہ
بن قیس کو جو تمسے افضل و اولی ہین امیر لشکر کرتے چونکہ اونکی عادت ہے کہ جنگ مین نہایت
ہی عجلت کرتے ہین اسیلیے اندیشہ ہے کہ کہین سپاہ اسلام تنگ نہو جاے اب ہماری غرض
اس گفتگو سے یہ ہے کہ تم حضرت سلیط رضہ کی نہایت درجہ تعظیم وتکریم کرنا اور ہر معاملہ مین اونسے
راے لینا اور اونکی راے سے کہ سراسر صواب پر ہوگی تجاوز نکرنا جب حضرت عمر رضہ نصیحت سے
فارغ ہوئے حضرت ابو عبیدہ رضہ کو فوج دیکر رخصت کیا حضرت ابو عبیدہ رضہ نے اوس ولایت
مین پہونچکر بصلاح واتفاق حضرت سلیط رضہ بن قیس وعمرو رضہ بن خرم انصاری و مثنی رضہ بن حارثہ
کی تیاری جنگ جابان کی کی یہ جابان وہ ہے جسکو رستم فرخ زاد سپہ سالار خراسان وعراق
نے دو ہزار سوار دیکر واسطے ضبط سرحد کے تعین کیا تہا جب جانبین سے صف بندی ہو چکی

بروایت اعثم کوفی پہلے جس شخص نے قدم میدان جنگ مین رکہا اور مبارز طلب کیا وہ
جابان تہا اس دلیر نے بہت سے مہاجرین رضؓ کو شہید کیا حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت سلیط رضؓ
سے کہا کہ کیا انصار رضؓ کچہہ کام نہ کرینگے شاید ڈرتے ہین حضرت سلیط رضؓ نے بیشتر انصار رضؓ کی بہت
کچہہ تعریف و توصیف کی بعد اسکے فرمایا کہ آیا تم مین سے کوئی ایسا ہے جو جا کر اس عجم کا کام تمام
کرے اوسیدم ایک جوانمرد انصار رضؓ جنکا نام نامی و اسم گرامی منظر رضؓ بن فضہ تہا صف سے جدا ہوئے
اور مخالف عجم سے خوب نیزہ بازی کرکے اوسکو گہوڑے سے گرادیا اور سینہ پر چڑہ بیٹھے جون ہی چاہا
کہ اوسکا سر دہڑ سے اوڑادین جابان نے اوسوقت کہا کہ لا الہ الا اللہ منظر نے قتل مین توقف کیا
جابان نے گڑگڑا کر کہا کہ اگر آپ مجکو زندہ چہوڑ دین تو مین ایک لونڈی اور ایک غلام نذر کرون کیونکہ
اسوقت مین میرا کوئی یار نہین حضرت منظرؓ اوسکے سینہ سے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور اپنے ساتھ
گہوڑے پر بٹہا کر لشکر اسلام مین لے آئے غرضکہ جابان اوس نواح مین سر برآوردہ اور یکتائے
روزگار تہا صدق دل سے مسلمان ہوا اور بہت کچہہ عذر و معذرت کرکے دو کنیز اور دو غلام اور دو ہزار
درہم حضرت منظر رضؓ کو دیے جب لشکر اسلام نے جنگ جابان سے فراغت حاصل کی شہر حیرہ کیجانب
کوچ کیا تاکہ آراستگی سامان جنگ ملک عجم کا وہان ٹھیر کر ملاحظہ کرین چونکہ ملک عجم مین عجب تفرقہ پڑ
رہا تہا اور نہایت درجہ کی بدنظمی پہیل رہی تہی صبح ایک شخص کو بادشاہ کرتے اور شام کو اوس کو
تخت سے اوتار دیتے یہانتک کہ نوبت حکومت و مملکت یزدجرد کی پہونچی۔

ذکر واقعہ جسر و شہادت حضرت ابو عبیدہ ثقفی رضؓ کا

تاریخون مین مذکور ہے کہ جب خبر اسیر ہونے جابان اور راہ سکے اسلام لانیکی رستم کو کہ امیر الامراء
ملک فارس کا تہا پہونچے جالینوس کو ایک جماعت کثیر دیکر مسلمانون سے جنگ کرنیکے لیے فورًا
روانہ کیا اور آپ لشکر گران تمام ولایت فارس و خوزستان و ملک خراسان سے جمع کرکے
مدائن مین مقیم ہوا اور منتظر تہا کہ ہر دو جانب سے کون فتحیاب ہو جب خبر جالینوس کے

فضہ نام ہے
بیٹہے سے

آینکی اور لشکر جرار لانیکی حضرت ابوعبیدہ رض نے سنی اوسیدم مقابلہ کے لیے کوچ کر کے اوسکو
راہ مین جا لیا جانبین سے صف آرائی ہوئی سخت لڑائی ہوئی انجام یہ ہوا کہ جالینوس شکست کہا
مدائن کو بہاگ گیا پہر رستم نے تجربہ کار لوگونسے دریافت کیا کہ اب کون شخص لایق جنگ اصحاب
عرب کے ہے ارکان دولت نے عرض کی کہ اب سوائے بہمن جادو کے کوئی نظر نہین آتا رستم
نے حکم دیا کہ بہمن وغیرہ دیگر عظمائے عجم جا کر اہل عرب کو ہمارے ملک سے دفع کرین اور حکم دیا کہ اگر اس
مرتبہ جالینوس بہاگ کر بہمن پاس آوے تو بہمن اوس غدار کا سر تلوار سے اوڑا دے جب
بنی ساسان قریب دریائے فرات کے پہونچے مسلمانونکے مقابلہ مین آکر چہاؤنی کی حضرت
ابوعبیدہ رض امیر لشکر اسلام نے ابن الصلوٰۃ صاحب قیس الناطف کو حکم دیا کہ بہت جلد دریائے
فرات پر پل بندہ جاوے بفضل خدا ایک ہی دم مین پل تیار ہوا لشکر اسلام اوس پار ہوا سپاہ
عجم نے جو یہ جراءت وہمت اہل عرب کی مشاہدہ کی حیرت مین رہ گئے جب جانبین سے میمنہ و
میسرہ و قلب و جناح آراستہ ہو چکا اہل فارس نے درفش کاویانی یعنی نشان نوشیروانی کہڑا
کیا سب سے پہلے جسنے میدان معرکہ مین قدم دلیرانہ رکہا وہ حضرت قیس بن سلیط رض انصاری
تہے آپ رجز پڑہتے جاتے اور اس صفائی سے دشمن کی صف پر حملہ کرتے کہ ہر حملہ مین ایک
جنگجو کو قتل کرتے جب آپ کثرت زخمونسے ناتوان ہو گئے اپنے یارونمین آملے اسی اثناء
مین ایک فوج یاجوج ماجوج جسکے ہمراہ ایک بہت ہی بڑے ڈیل ڈول کا سفید کلناہاتہی تہا
اوسکی عماری مین ایک سردار عجم معہ ایک گروہ کے بیٹہا تہا چنانچہ وہ کوہ پیکر جسطرف حملہ آور ہوتا
کسی کو خرطوم یعنی سونڈ مین لپیٹ کر ہلاک کرتا اور کسیکو پاؤنسے دبا کر خاک مین ملتا غرضکہ بڑے
بڑے جوش وخروش کیساتہہ مستانہ حملے کرتا جب یہ کیفیت عجیبہ لشکر اسلام نے مشاہدہ کی لوگوں پر
رعب چہا گیا حضرت ابوعبیدہ رض نے دریافت کیا کہ فیل کونسے عضو کے کٹنے سے مرتا ہے
لوگون نے کہا کہ موت فیل کی خرطوم طویل کے کٹنے مین ہے حضرت سلیط بن قیس رض غرض حضرت
ابوعبیدہ رض کی سمجہہ گئے کہا کہ اے سردار دوسری طرف کی راہ لیجئے اور اس نحس العین کے

خون مین ہاتہہ نہ آلودہ کیجئے حضرت ابو عبیدہ رض نے حضرت سلیط رض کی بات نہ سنی اور کہا کہ
میرا سلام روضہ مقدس حضرت رسولخدا ؐ پر پہونچیو اور اونکے صحابہ رض پاک پر یہ کہکر گہوڑے سے اوتر
اور لپک کر ایک ہاتہہ ایسا تلوار آبدار کا مارا کہ سونڈ ہاتہی کی کٹ گئی اور جو لوگ کہ اوسکی پیٹہہ پر
بیٹہے تہے اوندہے منہ گر گئے پہر ہاتہی نے اپنی رنڈ سے حضرت ابو عبیدہ رض پر حملہ کیا آپنے
دوسرے ہاتہہ مین اوسکی سونڈ کو جڑ سے اوڑا دیا جونہی چاہا کہ واپس ہوکر اپنے یارون سے
جا ملین ناگاہ پانون پہسلا ادہر آپ گرے اور اودہر آپ کے اوپر ہاتہی اوسی دم و بکر شہید ہو گئے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نقل ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رض نے اپنے واقعہ کے پہلے فرمایا تہا
کہ اگر مین شہید ہو جاؤن تو فلان شخص امیر لشکر اسلام ہو اور اگر وہ بہی شہید ہو جاوے تو فلان
شخص غرضکہ نام بنام آپنے اپنی حیات ہی مبارک مین تشریح کردی ہتی چنانچہ بعد شہادت چند
سرداروںکے نوبت امارت مثنیٰ رض بن حارثہ کی پہونچی عروۃ رض بن زید حنظل کو حکم کیا کہ پل کے کنارے
پر جا کہڑے ہون اور لشکر اسلام سے جو کوئی فرار ہو کر پل سے گذرنا چاہے اوسکو عبور نکرنے
دین اور بنفس نفیس خود درمیان مغرورون اور اہل فارس کے حائل ہوتے ہرچند کہ بہت
کوشش کی مگر بعض پل پار اوتر گئے ایک شخص نے مسلمانونین سے پل توڑ دیا اس دوراندیشی
سے کہ اگر مفر دریا پار اوترنا چاہین اور راہ عبور مسدود پاوین تو اونکو بجز مقاتلہ مخالف کے چارہ نہوگا
پہر حضرت مثنیٰ رض بن حارثہ نے باقی لشکر اسلام لیکر نہایت ثابت قدمی کیساتہہ کفار عجم سے جنگ کی
اور اسدرجہ جہاد کیا کہ مخالف جنگلونمین متفرق ہو گئے اس جنگ مین چار ہزار مسلمان شہید ہوئے
جب لشکر اسلام کو یہ صدمہ پہونچا حضرت مثنیٰ رض بن حارثہ شیبانی اپنا تمام لشکر ہمراہ لیکر دریا پار اوتر گئے
اور موضع ثعلبہ مین مقیم ہوئے وہانسے ایک خط مع کل حالات کے لکہکر حضرت عروۃ رض بن زید
کے ہاتہہ خدمت مین حضرت عمر رض کے روانہ کیا حضرت فاروق اعظم رض دیکہتے ہی خط کے
چیخ مار کر رونے لگے پہر اولٹے پاؤن عروۃ رض کو لوٹا دیا اور کہلا بہیجا کہ مثنیٰ سے کہنا کہ وہ اپنے
مقام پر قیام رکہے انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مدد پہونچتی ہے عروۃ رض فوراً لوٹ گئے اور حضرت

مثنیٰ رضہ کو جاکر مژدہ سنادیا یہان حضرت عمر رضہ نے قبائل عرب کے حاضر ہونیکا حکم دیا تہوڑے
زمانہ مین حضرت مخنف رضہ بن سلیم اپنے قبیلہ سے آٹہہ سو آدمی لیکر حاضر ہوئے اور حضرت حصین رضہ
بن معبد بن زرارہ ہزار آدمی اپنے قبیلہ بنی تمیم سے ہمراہ لاتے اور حضرت عدی رضہ بن حاتم طائی
اپنے قبیلہ کی بہت بڑی جماعت سے آئے اور حضرت منذر رضہ بن حصین اپنے قبیلہ بنی علیہ سے
لشکر جرار لیکر آموجود ہوئے اور حضرت انس رضہ بن ہلال ایک گروہ انبوہ اپنے قبیلہ مہر بن قاسط
سے ساتہہ لیکر درگاہ خلافت پناہ مین پہونچے جب مدینہ منورہ مین حسب الحکم امیر المومنین رضہ
کے لشکر کثیر مجتمع ہوچکا حضرت عمر رضہ نے حضرت جریر رضہ بن عبد اللہ بجلی کو کہ زیور کیاست وحلیہ
شجاعت سے آراستہ تہے امیر سپاہ کرکے ملک عراق کی جانب روانہ کیا حضرت جریر رضہ بعد طے
مسافت موضع ثعلبہ مین داخل ہوکر لشکرگاہ حضرت مثنیٰ رضہ مین جا اترے پہر ہر دو صاحب متفق
ہوکر دیار حیرہ مین پہونچے اور دیر مند کو اپنا لشکرگاہ کیا اور سپاہیان فوج ظفر موج کو مطلق العنان
کردیا کہ ہر طرف جاکر ملک غنیم کو تاراج کرین اور خوب غنیمت لین جب یہ خبر وحشت اثر دائن مین پہنچی
دختر توران والیہ ملک عراق بصلاح وصوابدید رستم فرخ زاد کے بارہ ہزار دلیر عجم بسر گروہی مہران
بن مہرویہ حضرت جریر رضہ کے مقابلہ کو بہیجی جب حضرت جریر رضہ نے سنا کہ دشمن سر پر آگیا کل اپنے
لشکر منتشر کو جمع کرکے منتظر رہے کہ کب دشمن مقابلہ مین آوے جب مہران نواح جنین مین پہنچا
حضرت جریر رضہ اپنا لشکر لیکر اوسکی طرف متوجہ ہوئے جسدم فریقین کا مقابلہ ہوا طرفین سے سخت
مقاتلہ ہوا سپاہ عجم نے اوسدن ایسی جی چہوڑکر اور جان سے ہاتہہ دہوکر جنگ کی کہ لشکر اسلام کے
قدم پیچہے ہٹنے لگے حضرت مثنیٰ رضہ نے مضطرب ہوکر ایک نعرہ مارا کہ اے مسلمانو بڑی شرم کی بات
ہے کہ تم عار فرار کی اپنے اوپر گوارا کرتے ہو میرے پاس آجاؤ کہ مین مثنیٰ رضہ بن حارثہ ہون
جوہنی حضرت مثنیٰ رضہ کی آواز مجاہدین رضہ نے سنی قوی دل ہوگئے اور اونکے نشان کے سایہ مین
جا کہڑے ہوئے ادہر حضرت عدی رضہ بن حاتم نے لوگونکو جنگ پر آمادہ کیا اودہر حضرت جریر رضہ
نے اپنے لشکر قلب کو مستعد کیا پہر طرفین سے ایسا ہتہیار چلا جسکا کچہہ ٹہکانا ہی نہین ہے آخر کار

اسی سخت کارزار مین مہران بن مہر دیہ سرغنہ قوم عجم کا حضرت منذر رضہ بن حسان کے نیزہ سے زخمی
ہوکر گہوڑے سے زمین پر گرا اوسیدم حضرت جریر رضہ نے لپک کر اوسکا سر دہڑ سے جدا کیا دلیران عجم
نے جب اپنے سردار کا یہ حال دیکہا فتح سے مایوس ہوکر ہزیمت کو غنیمت معلوم کیا سب کے سب
ایکدم سے بہاگ دیے حضرت عبد اللہ رضہ بن سلیم و حضرت عروۃ رضہ بن زید نے گبران عجم کا تعاقب
کرکے بہتیرونکو تیغ تیز سے ریزہ ریزہ کیا اور بہتیرونکو گرفتار کرلیا اور بعض جو جان بچاکر ادہر اودہر
ہوگئے تہے وہ بحالت پریشان کس مپیتا و مدائن کیطرف بہاگ گئے غرضکہ بعد ہلاکت مہران ونیز
دیگر عظماء فارس کے میدان خالی پاکر مسلمانون نے تاراج ممالک عراق مین کوئی دقیقہ باقی
نہ چہوڑا اور بیشمار غنیمت حاصل کی اسی درمیان مین باشندگان جنبین نے حضرت مثنی رضہ سے عرض
کی کہ ہمارے ملک سے قریب ایک موضع ہی جسکو بغداد کہتے ہین وہان ہر مہینہ مین ایک دن
پینٹھ لگتی ہے اوسمین بہت بڑا ہجوم آدمیونکا ہوتا ہے اور بڑے بڑے سوداگر ہر ولایت کے
ہر قسم کا عمدہ مال و منال لیکر آتے ہین اور کرورون روپیہ کی خرید و فروخت کرتے ہین اگر لشکر
اسلام وہان جاوے بیشمار غنیمت لاوے پس وہ غنیمت اہل اسلام کی لیے مدت العمر کو کافی ہی
حضرت مثنی رضہ نے جب یہ خوشخبر سنی ملک انبار کیطرف کوچ کیا اہل انبار خائف ہوکر قلعہ مین چہپ رہے
حضرت مثنی رضہ نے حاکم قلعہ کو امن دیکر طلب کیا جب وہ حاضر ہوا حضرت مثنی رضہ نے اوسکو خلوت
مین لیجاکر فرمایا کہ ہمارا مطلب تیرے ملک مین آنیسے صرف یہ ہے کہ تو ہمارے ساتہہ چند آدمی کردے
کہ ہم بازار بغداد کو غارت کرین اور ایک پُل ہمارے لیے دریائے فرات پر بنا دے تاکہ ہمارا لشکر
بآسانی اوسپر سے گذر جاوے حاکم دیار نے فرمان واجب الاذعان حضرت مثنی رضہ کو بدل قبول
کرکے عمل کیا لشکر اسلام نے روز معہود پر بازار بغداد مین پہنچکر حسب دلخواہ غنیمت حاصل کی سوداگران
فارس واہواز و خوزستان ونیز دیگر شہر نے جب اس سانحہ عجیبہ کو ملاحظہ کیا سارا مال و منال
چہوڑکر فقرو ہوگئے غرض اسقدر نقد و جنس مسلمانونکے ہاتہہ آیا جسکا شمار میزان وہم مین نہ سمایا
سوداگران مفرور روتے پیٹتے بحالت پریشان و بدیدہ گریان مدائن مین گئے اور دختر کسری

کی کچہری مین نالان ہوئے اسکے ساتہہ دوسری خبر پہنچی کہ حسب اشارہ حضرت عمرؓ کے موئد بن قطبۃ العجلی و عتبۃ بن غزوان نے بہت سے دیار و امصار مالگذار ملک عجم کو دوسری طرف سے اپنے قبضہ اور تصرف مین کیا سنتے ہی اس خبر حیرت اثر کے عظماء فارس کی کمر ٹوٹ گئی اور سخت پریشان ہوئے دختر کسریٰ نے کہ تخت نشین ملک عجم کی تہی حکم دیا کہ رستم فرخ زاد سپاہ عرب کا تدارک کرے رستم نے اسبات کو مکروہ جانکے اعیان و ارکان عجم سے گوشہ مین کہا کہ یہ جتنی پریشانی ہے اوسکا سبب یہ ہے کہ ہمارے اوپر ایک عورت حاکم ہے پس شوکت و ہیبت عورت کی معلوم یہ بات عظماء فارس کو کارگر ہوئی اوسیدم مصمم ارادہ کر لیا کہ کیکو پوتے پروتے خسرو پرویز سے تخت عجم پر بٹہانا چاہئے جب قرب وجوار ملک کسریٰ مین تلاش کی ولایت اصطرخ فارس مین یزدجرد بن شہریار کو پایا کہ اوس نواح مین بحالت پریشان پہرتا تہا جملہ سرداران ملک عجم نے اوسکو بخوشی خاطر طلب کرکے تخت فارس پر بٹہایا۔

ذکر بہیجنے یزدجرد بن شہریار کا رستم کو واسطے جنگ مسلمانونکے اور جانا حضرت سعدؓ بن وقاص کا قادسیہ کیطرف

جب یزدجرد بن شہریار تخت نشین ملک فارس کا ہوا حکم دیا کہ کل سپاہ ولایت عجم کی درگاہ شاہی مین حاضر آوے چنانچہ تہوڑے ہی زمانہ مین اسقدر خلق مدائن مین جمع ہوئی کہ جنگل اور پہاڑ اور زمین بوجہون مرتے تہے جب تمام افواج جمع ہوچکی رستم فرخ زاد کو امیر لشکر کرکے حکم کیا کہ کل خزانے و دفینے جو پشتہا پشت شاہان فارس سے جمع ہوتے چلے آتے ہین کہولدین اور ادنیٰ و اعلیٰ کو علی قدر مراتب بے تکلف بخشدین چنانچہ ایسا ہی ہوا پہر بادشاہ نے ایک خط تاکیدی روساء عراق اور اوسکے مضافات و پرگنات کو باین مضمون لکہا کہ جہان کہین تم مسلمانکو دیکہو فوراً قتل کرڈالو جب گرد و نواح عراق کے روساء نے فرمان شاہی دیکہا باوجودیکہ بہتیرون نے صلح کرلی تہی بلکہ بعض مسلمان بہی ہوگئے تہے پہر سرکشی پر آمادہ ہوکر لگے موقع پاکر مسلمانون کو

شہید کرنے فارسیونکی اس حکمت عملی سے لشکر عجم کی قوت بڑھ گئی اور سپاہ عرب کو گونہ ضعف آنے
لگا حضرت جریر رض و حضرت مثنیٰ رض نے ایک قاصد مدینہ کو بھیجا اور کل حالات اوس سے کہدیئے جب
قاصد مدینہ منورہ پہنچا حضرت عمر رض اوس سے پیشتر واسطے حج کعبہ شریف کے تشریف لیگئے تھے
مگر ایک خط اپنی روانگی کے وقت حضرت جریر رض و حضرت مثنیٰ رض کے نام باین مضمون روانہ کر گئے تھے
کہ خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد واپس ہو کر مدد بھیجنے مین کوشش
کرونگا غرضکہ حضرت عمر رض بہت جلد مناسک حج سے فراغت حاصل کرکے مدینہ کو واپس گئے اور
ارباب تجربہ کار و اصحاب رض نامدار کو جمع کرکے مشورہ کیا کہ آیا ہمکو مدائن کیطرف جانا چاہئیے یا کسی
دوسرے شخص صاحب قدرت کو حضرت علی و حضرت عباس و حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم نے دوسری
شق کو پسند کیا یعنی کوئی دوسرا شخص بھیجا جاوے لیکن امیر المومنین رض تشریف نہ لیجاوین یہ ہر سہ
صاحب اس معاملہ مین شروع سے آخر تک خوب واقف تھے اسلیے موافق راے جہان آرائے
اونکی کے حضرت سعد رض بن ابی وقاص امیر لشکر مقرر ہوئے حضرت عمر رض نے وقت رخصت کے
حضرت سعد رض کو نصیحتین فرمائین اور کہا کہ جس مقام مین کہ تم اترو اور جس منزل مین کہ تم کوچ کرو
ہمکو اپنے حال سے اطلاع دیتے رہنا اور جب موضع قادسیہ مین پہنچو تو وہان مقام کرنا کیونکہ
اوس سرزمین مین بہت بلند اور مضبوط ایک محل مثل قلعہ کے ہے اور اوسکے گرد و پیش سبزہ زار
ہے حضرت سعد رض بموجب فرمانے امیر المومنین رض کے چار ہزار و بقولے چھ ہزار آدمی تجربہ کار
ہمراہ لیکر بعد طے مسافت قادسیہ مین پہنچے بعد روانگی حضرت سعد رض حضرت عمر رض نے ایک خط
تاکیدی حضرت ابو موسیٰ رض اشعری کو کہ بعض ولایت پر حاکم تھے لکھا کہ دیکھتے ہی اس خط کے سعد رض
کی مدد کرنا چنانچہ اونہون نے مغیرہ رض بن شعبہ کو ہزار سوار دیکر قادسیہ کو بھیجا اور اسی طرح پر حضرت
قیس رض بن ہبیرہ کو ہزار پیادے دیکر روانہ کیا اور حضرت ہاشم رض بن عتبہ بن ابی وقاص و اشعث رض
بن قیس و مالک اشتر رض ماتحت حضرت قیس رض کے تھے نقل ہے کہ اونتیس آدمی حضرت سعد رض کے
لشکر مین اصحاب بدر رض سے تھے اور تین وسے نیک نہاد آدمی تھے جو فتح مکہ کے دن حضرت

مقدس نبوی پر ایمان لائے تھے اور اولاد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نو سو آدمی
تھے کہتے ہین قبل از پہونچنے حضرت سعد رضہ کے حضرت مثنیٰ رضہ ابن حارثہ شیبانی کا انتقال ہو گیا
تہا بعد گذرنے عدت کے حضرت سعد رضہ نے اونکی بی بی سے اپنا نکاح کر لیا تہا جب شاہ یزدجرد
کو خبر نزول لشکر اسلام کی قادسیہ سے پہونچی ایک قاصد حضرت سعد رضہ کی خدمت مین روانہ کر کے
عرض کی کہ آپ چند آدمی معزز ہمارے پاس مدائن مین بہیجئے تاکہ اونسے اپنا دلی حال کہین
حضرت سعد رضہ نے حضرت لقمان رضہ بن مقرن و حنظلہ بن الربیع التمیمی و فراست بن حسان و عدی
بن سہیل و عطارد بن الحجاب و اشعث بن قیس و عاصم بن عمرو و مغیرۃ بن شیبہ و عمرو بن معدیکرب
و نیز دیگر جماعت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدائن کیطرف روانہ کیا جب یہ گروہ حقیقت پژوہ
بعد طے منازل دروازہ محل یزدجرد پر پہنچا شاہ عجم نے سبکو اپنے روبرو طلب کیا اور اپنی مجلس
مین اونکو بٹہا لیا چونکہ شرفائے عرب بردیمانی اوڑہے ہوئے اور پتلے پتلے کوڑے ہاتھون مین
لیے ہوئے اور نہایت خوبصورت جوتیان پہنے ہوئے تھے بادشاہ نے ازراہ تعجب کے
دریافت کیا کہ جو کپڑا کہ تم اوڑہے ہوئے ہو اوسکا کیا نام ہے حضرت مغیرہ بن شیبہ نے جو عربی
عبارت کا ترجمہ کر کے بادشاہ کو سناتے تھے جواب دیا کہ برد یزدجرد نے کہا کہ برد ند جہان را برد نہ
جہان را بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ سنتے ہی عظماء فارس کے چہرے بگڑ گئے پہر بادشاہ نے پوچہا کہ
تمہارے ہاتہو مین کیا ہے حضرت مغیرہ رضہ نے کہا سوط جسکے معنی لغت عجم مین آتش کے ہین۔
بادشاہ نے کہا کہ تمنے فارس کے ملک کو آگ لگا کے جلا دیا پہر بادشاہ نے پوچہا کہ تمہاری زبان مین
پاپوش کو کیا کہتے ہین حضرت مغیرہ رضہ نے جواب دیا کہ عربی مین نعلین اور فارسی زبان مین اسکا
نام نالہ ہے بادشاہ نے کہا تمنے ہماری ملک مین نالہ ڈالا ہی (یعنی ہر شہر فارس سے آواز فریاد
کی آرہی ہے) بعد اسکے یزدجرد شاہ عجم نے کہا کہ اے گروہ عرب خدا تعالیٰ نے ہمکو اپنی عنایت
سے سربلند کیا ہے اور تمام جہان پر ہمکو سرداری دی ہی بڑے بڑے سرکش روئے زمین کے
ہمارے فرمانبردار ہین کیا طاقت جو کوئی ہماری اطاعت سے باہر ہو جاوے مگر تعجب ہے

کہ تم تھوڑیسے ذلیل خوار فاقہ مست بہکارے قلیل المعاش جنگلی سوسمار خوار بعض بتقریب تجارت واکثر بطمع گدائی ہمارے ملک مین آئے اور نمکین کہانے کہا اور شیرین پانی پی اور ہماری عمدہ پوشاکین پہن ایسے حریص ہوگئے کہ اپنے وطن مین جاکر باقی اعراب کو خبر کردی اب وہ سب ملکر چاہتے ہین کہ ہمارے ملک مین جدید مذہب قائم کرین اور تمام دولت ونعمت خداداد ہماری لوٹ لین اور ہمکو مار ڈالین تمہاری مثال اوس لومڑی کیسی ہے کہ کسی باغ انگوری مین چرا کرتی تہی مالک باغ باوجود علم عمداً چشم پوشی کرجاتا کہ ایک لومڑی کہانتک انگور کہائیگی آخر کار لومڑی نے اپنے ہمجنسونکو خبر کی سنتے ہی اس خبر کے بکثرت لومڑیان باغمین گہس پڑین اور باغکو اوجاڑ کرنا شروع کیا مالک باغ نے ایکدن موقع پاکر آمد ورفت کی راہ بند کرکے ایک ایک کو گہیر کے جانسے مار ڈالا اے عرب مین بہی تمہارا وہی حال کرونگا جیسا کہ مالک باغ نے لومڑیونکا کیا کیونکہ مین تمہاری ہمت کو کمتر شقی اور بے ادب لوگونسے نہین شمار کرتا اگر چاہون تو مثل صاحب باغکے تم سبکو ہلاک کرڈالون لیکن مین ایسا ارادہ نہین رکہتا کیونکہ تم بہوکونکے مارے تکلیف اوٹہاکر اپنے وطنونسے نکل پڑی ہو اب تمہارے حق مین یہی بہتر ہی اور مجکو بہی تمہارے حال پر رحم آتا ہے جسقدر چاہو کہانے پینے کا سامان مثل گندم وخرما کے لو یہانتک کہ تمسے چل نہ سکے اور تمہارے ننگے لوگونکو ہم اپنے صدقونکے کپڑے اسقدر دینگے کہ تم برسون پہنوگے اگر تم اسپر راضی نہوگے تو ہمارے غضب سے کوئی تم مین سے جان سلامت نہ لیجاویگا ہم ایک ایک کو بینکر روباہونکی طرح مار ڈالینگے جب یزدجرد اپنا کلام تمام کرچکا حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ نے جواب دیا کہ واقعی قسم ہی خدا کی زمانہ جہالت مین ہمارا یہی حال تہا کہ ہم بہوکونکے مارے سوسمار کا گوشت کہاتے تہے اور بیسامانی اور محتاجگی کے خیال سے اپنی لڑکیونکو زندہ دفن کردیتے تہے تاکہ ہم بلاء افلاس سے خلاصی پاوین بلکہ بعضے مردار تک کہاتے تہے اور خون بہی پیکر اپنا زمانہ گذارتے تہے اگر اوسوقت مین ہمکو کسی آدمی پر قوت حاصل ہوجاتی تہی تو اوسکو جان سے مار ڈالتے تہے اور اوسکا تمام مال ومنال لے لیتے تہے اور اسباب کو بہت غنیمت جانتے تہے کہ

بہیڑون اور اونٹونکی اون کے کپڑے پہنتے تھے اور مطلق حرام وحلال کو نہین پہچانتے تھے
اور حق و باطل کی مطلق تمیز نہین رکھتے تھے چنانچہ ہمارا حال بادشاہ کو بخوبی معلوم ہے مگر ایزد
تعالی نے بموجب ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ کے نہایت ہی عالی خاندان سے اپنا ایک رسول
کریم ساتہہ کتاب واجب التعظیم کے ہم مین سے مبعوث کیا پہلے ہم مین سے بعض نے اونکی تکذیب
کی اور بعض نے تصدیق غرضکہ فی ما بین باہم اہل حق و اہل باطل کے بہت کچھہ مدت تک جنگ
وجدل رہی آخرکار اہل حق اہل باطل پر غالب آئے اور وہ خلق خدا جو اوس مہلکہ سے جان سلامت
لیگئے مطیع ومنقاد حضرت خاتم المرسلین ص کے ہوئے اور صدق دلسے آنحضرت ص پر ایمان لائے
اب ہمارے خدا و رسول کا یہ حکم ہے کہ ہم راہ دین مین اپنی جانین دین اگر شہید ہوئے بہشت
پایا اگر زندہ بچے خزانون روئے زمین کے مالک ہوئے اب ہم تمکو بہی شریعت حق قبول کرنیکی
دعوت کرتے ہین اور خدا و رسول ص کی طریقت کی ہدایت اگر تم دین حق قبول کرو اور اپنے آبائی
مذہب باطل کو چہوڑدو تو پہولکر بہی کوئی عرب بے اجازت تمہاری ولایت مین قدم نرکہیگا اور ہمارا
سردار سوائے خمس وزکوۃ کے تمسے حبہ نہ لیگا اگر اسبات پر بہی راضی نہین ہو تو جزیہ دینا منظور
کرو ورنہ لڑنیکو تیار رہو سنتے ہی اس کلام کے یزدجرد غضب مین آیا اور کہا میرے پاس تمہارے
لیے خاک ہے پس غلام کو حکم دیا کہ تہوڑی سی خاک اوٹہا لاوے اور ان سب مین جو شخص معزز
ہے اوسکے آگے لاکر رکہدے غلام ایک زنبیل خاک بہرلایا اور سردار عرب کے روبرو رکہدی آنوقت
یزدجرد نے کہا کہ اپنے امیر سے جاکے کہدو کہ عنقریب ایک لشکر جرار بہیجتا ہون وہ تجکو اور تیری
یارونکو جانسے مارکر قادسیہ کی خندق مین داب دیگا حضرت عاصم رضہ بن عمرو التیمی نے زنبیل اوٹہا
لی اور اپنے ہمراہیونکو لیکر محل شاہی سے متوجہ اپنے لشکر ظفر پیکر کیطرف ہوئے اور جو کچھہ کہ
یزدجرد سے سنا تہا خدمت مین حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص کے حرف بحرف بیان کیا جمہور اہل
تاریخ کا اتفاق ہی کہ جب یزدجرد صلح سے مایوس ہوا رستم فرخ زاد کو ایک لاکہہ بیس ہزار نیزہ دار خنجر
گذار فوج دیکر مسلمانونکے مقابلہ کو روانہ کیا جب رستم دیراعور مین پہونچا اوسی مقام پر اپنا ڈیرہ کیا

حضرت سعد رض نے رستم کی خبر سنکر حضرت طلحہ رض بن خویلد کو ایک جماعت شجاعان عرب کی دیکر اوسکی
خبر گیری کو روانہ کیا حضرت طلحہ رض سراغ لگاتے ہوئے رستم کے لشکر تک پہنچے ہمراہیون نے
کہا کہ بس اب لوٹ چلیے حضرت طلحہ رض نے فرمایا مین ضرورہی لشکر عجم مین جاونگا اور اوسکی پوری
پوری خبر لاونگا اونکے دوستون نے کہا کہ ہمارا گمان یہ ہو کہ تم جاکر سپاہ فارس سے لڑنے
لگوگے اسکا انجام اچہا نہین معلوم ہوتا ہے حضرت طلحہ رض نے فرمایا کہ شاید تم ڈر گئے تم سب لوٹ
جاو مین بغیر جاتے ہوئے نہ مانونگا سب ہمراہی حضرت طلحہ رض کو تنہا چہوڑکر لوٹ آئے جب رات
ہوئی حضرت طلحہ رض لشکرگاہ عجم مین گئے اور بے کہٹکے تمام لشکر مین پہرنے لگے تاآنکہ اوس شخص پر
گذرے جسکو اہل فارس قوت وطاقت وشجاعت مین ایک ہزار دلاور کی برابر شمار کرتے تہے اتفاق
سے وہ پہلوان سورہا تہا اور گہوڑا اوسکے پاس بندہا ہوا تہا حضرت طلحہ رض اپنے گہوڑے سے اوترے
اور اوسکے گہوڑے کو کہولکر اپنے گہوڑے سے باندہ لیا پہر اپنے گہوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر سے
باہر نکلے اتنے ہی مین وہ دیوصورت قوی ہیکل خواب سے بیدار ہوا حیران تہا کہ یہ معاملہ کیا ہی
اوسیدم دوسرے گہوڑے پر سوار ہوا اور چند بہادر ملازم اپنے ساتھ لیکے روانہ ہوا اون نکلے
حضرت طلحہ رض کے قریب پہونچا حضرت طلحہ رض نے نہایت ہی ثابت قدمی سے اوسکا مقابلہ کیا آخر کار
حضرت طلحہ رض کے خنجر آبدار سے عجم جہنم واصل ہوا پہر دوسرا اوسکا رفیق تلوار نکالکر آیا حضرت طلحہ رض
نے اوسکا بہی کام تمام کیا پہر تیسرا سوار آیا حضرت طلحہ رض نے اوسکو گرفتار کرلیا اور اوسکو اپنا ردیف
کرکے صحیح وسالم لشکر اسلام مین داخل ہوئے مسلمانون نے حضرت طلحہ رض کو زندہ دیکہکر باواز بلند
تکبیر کہی حضرت طلحہ رض نے جو کچہہ کہ کیفیت لشکر عجم کی دیکہی تہی حضرت سعد رض کے روبرو بیان کی
نقل ہے کہ رستم فرخ زاد کے پاس ایک نجومی تہا وہ گردش فلکی کے حساب جانتا تہا کہ
سلطنت عجم کی خاندان عرب مین منتقل ہوگی اس وجہ سے رستم ویرا عور مین ٹہیرا ہوا جنگ
مین تاخیر کررہا تہا جب چار مہینہ کی مدت گذری اور بغیر جنگ کے کوئی چارہ نہ دیکہا ناگزیر درستی
لشکر مین مشغول ہوا۔

ذکر جنگ قادسیہ وقتل رستم بن فرخ زاد اور فرار ہونے سپاہ گبران عجم کا

ناقلان اخبار وراویان آثار بیان کرتے ہین کہ جس زمانہ مین مسلمانان عرب وگبران عجم کا مقابلہ و
مقاتلہ ہوا حضرت سعدرضہ بن ابی وقاص کے پاؤنمین نہایت ہی شدت سے عرق النسا کا درد تہا
اسلیے آپنے حکم کیا کہ عمرو رضہ بن معدی کرب اور تمام دلاوران عرب اپنے اپنے قبائل اور نشانونکے
گرد مین جمع ہوکر لوگونکو جنگ کی ترغیب وتحریص دلاوین اور آپ معہ اپنی بی بی بچونکے محل قادسیہ
مین قیام کیا اور اللہ کے فضل کے منتظر تہے اتفاقاً اوسی زمانہ مین ابو المحجن الثقفی جو فن نیزہ بازی مین
رستم واسفندیار کو خاطر مین نہین لاتے تہے بسبب پینے شراب کے محل مذکور مین بحکم حضرت سعدرضہ
قید کیے گئے تہے ادہر رستم فرخ زاد نے بہی اپنی فوج آراستہ کی اور اوسکی تیرہ[۱۳] صفین آگے
پیچہے قائم کین مسلمانونکی صرف تین صفین تہین دونون طرف کے دلیر جانسے ہاتہ دہوکر تقدیر
الٰہی پر راضی ہوئے وہ ایسا سخت معرکہ تہا کہ سوائے تیر کے سفیر تک بہی آمد ورفت نہین کرسکتا
تہا خوب ہی تلوار چل رہی تہی ؎ تیغ ترا چہ حاجت رخصت بخون ماست ٭ بر حلق تشنہ حکم
روان است آب را ٭ رستم کے لشکر مین تینتیس کوہ پیکر ہاتہی تہے اوسدن اونکو خوب ہی سنوارا
تہا اور ہر ایک کی پیٹہ پر بیس بیس آدمی بیٹہے تہے جب وہ ہاتہی میدان مین آئے اوسوقت
بی بی سلمی زوجہ حال حضرت سعدرضہ نے محل کے اوپر سے دیکہکہ کہا کہ اگر آجکے دن میرا پہلا خاوند
یعنی حضرت مثنیٰ رضہ زندہ ہوتے تو خوب ہوتا حضرت سعدرضہ از روئے غیرت کے اپنے منہ پر تہپانچے
مارتے تہے اور وہ ہاتہی مسلمانونکو روندے ڈالتے تہے اونمین ایک سفید ہاتہی تہا جو زمانہ شاپور
ذوالاکتاف سے چلا آتا تہا اوسکی عمر یزدجرد کے زمانہ مین ڈہائی سو برس کی ہوچکی تہی وہ سب سے
زیادہ لوگونکو پائمال کر رہا تہا **نقل ہے** کہ جب ہر دو جانب سے جوانمرد حرکت مین آئے
فارسیون نے تیرونسے بہت سے مسلمانونکو زخمی کیا اور بہتیرونکو کمندونمین بند کرکے لیگئے حضرت
قیس رضہ بن ہبیرہ نے جو یہ حال دیکہا حضرت خالد رضہ بن عرفطہ خضاعی سے کہ امیر الامراء لشکر

اسلام کے تہے کہاکہ اگر اجازت ہو تو ہم ہی سب ملکر ایک دم سے لشکر پر حملہ کر دین حضرت خالد رضہ
نے اس رائے کو پسند کیا اور حکم دیا کہ لشکر اسلام اہل کفر پر دہاوا کرین مسلمانون نے پہلے
خوب نیزہ بازی کی بعد اوسکے خوب ہی تلوار کی اسی مہلکہ مین حضرت زید رضہ بن عبد اللہ نخعی
جو نشان بردار تہے شہید ہو گئے پہر اونکے بہائی ارطانام نے نشان اوٹہا لیا چنانچہ وہ بہی
شہید ہو گئے پہر تو حضرت عاصم رضہ بن عمرو و حضرت عمرو رضہ بن معدی کرب و حضرت جریر رضہ
بن عبد اللہ بجلی و نیز جملہ سرداران عرب نے ہر طرف سے ایسا سخت حملہ کیا کہ دشمن کے لشکر میمنہ و
میسرہ کو توڑ کر قلب سے جا ملے اوسوقت رگ شجاعت رستم کی حرکت مین آئی گہوڑے سے اوتر پڑا
اور عظما و اشراف عجم نے اوسکے موافق ہو کر لشکر عرب پر ایسا جی چہوڑ کر دہاوا کیا کہ لشکر اسلام کے
قدم جگہہ سے ہٹنے لگے اور کسیقدر جماعت مین خلل پڑ گیا اسی اثنا مین حضرت ابو المحجن رضہ ثقفی
نے جو بجرم شراب خواری زنجیرونسے بندہے ہوئے تہے گوشہ محل سے نظر کی اور مسلمانونکو غلبہ
فارس سے مغلوب دیکہا نہایت ہی متاثر ہوئے اوسوقت حضرت برام رضہ ولد حضرت سعد رضہ
سے کہاکہ اگر تم میرے ہاتہہ پانونکی زنجیرین کہولدو اور مجکو چہوڑدو اور کل ہتیار اور گہوڑا ابلق
اپنے والد ماجد کا مجکو دیدو تو ان کافرونپر ایسا سخت حملہ کردن کہ اوسکا ذکر لوگ قیامت تک
کرتے رہین مین خدا کی قسم کہاکر کہتا ہون کہ اگر زندہ رہا تو پہر اسی جگہہ آکر بدستور اپنے ہاتہہ
پاؤن زنجیرونمین جکڑ لونگا حضرت برام رضہ کو اونکے قول پر اعتماد تمام تہا اوسیدم اونکے ہاتہہ
پانون کہولدیے اور اپنے والد ماجد کے کل ہتیار اور گہوڑا اونکو دیکر مطلق العنان کر دیا حضرت
ابو المحجن رضہ نے اپنے منہ سے کپڑا لپیٹ لیا اور گہوڑے ابلق پر سوار ہو کے معرکہ کیطرف متوجہ ہوئے
اور ایسی دلیرانہ جنگ کی کہ مجوسیونکے ہوش اوڑ گئے کبہی آپ میمنہ کو شکست دیتے اور کبہی میسرہ
کو اور ہر حملہ مین آپ ایک سردار عجم کو قتل کرتے مسلمانونکو آپکی جوانمردی دیکہکر کمال درجہ کا تعجب
تہا مگر آپکو کوئی پہچان نہین سکتا تہا ناگاہ نظر حضرت سعد رضہ کی بہی آپ پر پڑی آپ کے مردانہ کارنمایان
دیکہکر حیرت مین رہگئے لوگونسے دریافت کیا کہ یہ بہادر شخص کون ہے کہاکہ جب آپکو ہی معلوم نہین

تو ہم کیا جانین حضرت سعد رض نے فرمایا کہ اگر یہ بات ممکن ہوتی کہ اس قسم کے معرکہ مین حضرت سوئے خدا بہی حاضر ہوتے تو مین اعتقاد کر لیتا کہ آنحضرت صلعم یہ جوانمرد ہونگے غرضکہ حضرت ابو المحجن رض مارتے ہوئے اور ہر حربہ مین آدمی ڈالتے ہوئے محل قادسیہ کے دروازہ تک پہونچے اوسوقت حضرت سعد رض نے خوب غور سے دیکھا معلوم کیا کہ یہ گہوڑا اور ہتیار وجوشن تو میرے معلوم ہوتے ہین اور حرکت اس جوان کی مشابہ حرکت ابو المحجن رض کے ہے اگر وہ اس محل مین قید نہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص ابو المحجن رض ہے جب دن آخر ہوا ابو المحجن رض محل مین آئے اور گہوڑے سے اوترے اور ہتیار رکہدیے اور بدستور اپنے ہاتہہ پانون مین زنجیرین پہن لین حضرت سعد رض کی بی بی نے دریافت کیا کہ آجکی لڑائی کیسی رہی جوابدیا کہ صحیح تو یہ ہے کہ قریب تہا کہ مسلمانونکو شکست ہوا ور کافر غالب آوین خدا نے اپنا فضل کیا اور ایک سوار غیب سے مسلمانونکی مدد کیواسطے بہیجا مین نہین جانتا کہ وہ دلیر اولاد جن سے تہا یا انس سے اوسکی مدد سے جو مسلمان کہ ضعیف ہوگئے تہے قوی ہوگئے کہا کہ تمنے اوسکو پہچانا کہا ہرگز نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ گہوڑا اور ہتیار اوسکے میرے گہوڑے اور ہتیار و نکے مشابہ تہے بی بی نے تمام قصہ حضرت ابو المحجن رض کا بیان کیا حضرت سعد رض نزدیک حضرت ابو المحجن رض کے تشریف لائے اور بہت کچہہ اونکی تعریف وتوصیف کی اور اوسیدم اونکو قید سے رہا کر دیا اور فرمایا کہ اے ابو المحجن رض مین اقرار کرتا ہون کہ تجکو شراب خوری پر کبہی حد نہ مارونگا حضرت ابو المحجن رض نے جوابدیا کہ مین بہی اقرار کرتا ہون کہ اب کبہی شراب نپیونگا

نقل ہے کہ جنگ کے روز حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے اپنے امراء خاص کو حکم دیا تہا کہ جب ہم بام قصر سے پہلی تکبیر کہین تم اپنی فوجکی صفین درست کرکے آمادہ جنگ کے رہنا جب دوسری تکبیر سنو تیر وتبر کمان وخنجر پر ہاتہہ پہچانا اور تیسری تکبیر پر دشمنونپر حملہ کرنا چنانچہ سرداران لشکر اسلام نے مطابق حکم حضرت سعد رض کے عمل کیا سب سے پہلے حضرت غالب رض بن عبد اللہ میدان مین نکلے اور مبارز طلب کیا ایک بادشاہون دربند سے جسکا نام ہرمز تہا اور تاج گرانمایہ سر پر رکہے تہا حضرت غالب رض کے آگے آکر مقابل ہوا حضرت غالب رض اوسکو گرفتار کرکے حضرت

سعد رضہ کے پاس لے آئے اور حضرت عاصم رضہ بن عمرو موقع پاکر اونٹنی رستم فرخزاد کی جسپر لطیف کہانا لدا ہوا تہا حضرت سعد رضہ کے پاس پکڑ لائے حضرت سعد رضہ نے وہ عمدہ طعام لشکر اسلام مین بہیجدیا تاکہ سب مسلمان اوس غذائے مزیدار کو تناول کرین اَللّٰھُمَّ اَذِقنَا اسی اثنا مین حضرت عمرو رضہ بن معدیکرب میدانمین آئے ایک سردار نامور فارس کا مقابلہ مین آیا اوسنے تاک کر ایسا تیر لگایا کہ حضرت عمرو رضہ کی کمان کی زہ قطع ہو گئی حضرت عمرو رضہ کو غصہ آیا لپک کر دشمن کا کمر بند پکڑا اور گہوڑے سے اوٹہا کر ایسا زمین پر پٹکا کہ اوسکی گردن ٹوٹ گئی اور اوسیدم واصل جہنم ہوا - حضرت عمرو رضہ اوسکے کل سامان پر قابض ہوئے اوسدن فارس کے ہاتہیون نے اور بہی غضب ڈہا رکہا تہا کہ مسلمانونکے میمنہ ومیسرہ پر حملے کرتے اور گہوڑے لشکر منصور اہل ایمان کے اونکی چنگہاڑ سے بہاگتے تہے حضرت عاصم رضہ بن عمر نے جب ہاتہیونکی شوخی پر نظر کی قبیلہ تمیم کے لوگونکو ہمراہ لیکر اونکی طرف متوجہ ہوگئے تلوار سے کتنے ہی ہاتہیونکی سونڈین قلم کردین اور جو عجمی کہ اونپر سوار تہے اونکو قتل کرڈالا غرضکہ اسدن کی لڑائی مین ظہر سے لیکر عشا تک فریقین سے خونکا دریا بہا اسدن کو اصحاب مغازی اغواث کہتے تہے اسلیے کہ اسدنکی جنگ سخت مین پانسو مسلمان شہید ہوئے تہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون جب لڑتے لڑتے تہوڑی رات گذر گئی طرفین کے لوگون نے آرام کیا جب صبح ہوئی حضرت سعد رضہ نے فرمایا کہ شہداء قادسیہ کو دفن کرنا چاہیئے مجاہدین رضہ نے اونکی لاشین جمع کر کے ایک گنج شہیدان بنا دیا اکثر علماء تاریخ نے لکہا ہے کہ جب حضرت عمر رضہ نے حضرت سعد رضہ کو جانب قادسیہ کے روانہ کیا تہا اوسوقت منجملہ دیگر خطوط امراء اسلام دیار شام کے ایک خط حضرت ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو بہی لکہا تہا چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضہ نے بہی ایک لشکر ظفر پیکر گروہ ربیعہ ومصر وحجاز ویمن سے منتخب کیا اور اوسپر حضرت ہاشم رضہ بن عتبہ بن ابی وقاص کو سردار کر کے فرمایا کہ دیگر اعیان عرب بہی مثل قعقاع رضہ بن عمرو وقیس رضہ بن ہبیرہ بن عبد الغوث المرادی وحارث رضہ بن عمرو التعلبی و انس رضہ بن العباس کمر جہد کی باندہ کر مدد کرنیمین خوب ہی کوشش کرین حضرت ہاشم رضہ

چھہزار سوار یا بروایت اعثم کوفی دس ہزار ملک شام سے ہمراہ لیکر قادسیہ کو روانہ ہوئے بعد طے
کرنے سفر دور و دراز کے اوس صبحکو قادسیہ مین داخل ہوتے جو روز موعود جنگ سخت کا تہا
اور طرفین سے فوجین صف آرا ہو رہی تہین حضرت قعقاع رض بن عمرو ویسے ہی گرد مین
بہرے ہوئے سیدہے میدان جنگ مین چلے گئے اور مبارز طلب کیا عظماء عجم سے دو
سردار ایک کا نام ذو الحاجب دوسریکا نام بہمن جادو تہا حضرت قعقاع رض کے مقابلہ کو
آئے حضرت قعقاع رض نے بہمن جادو کو پہچان لیا اور ایک آواز دی کہ اسے بہمن ٹہیر جا
مین انشاء اللہ تجہسے حضرت ابو عبیدہ رض ثقفی و حضرت سلیط رض بن قیس و نیز دیگر اصحاب رض
جسر کے خونکا انتقام لونگا یہ کہکر آپ نے لپک کر ایک ہی ہاتہہ تلوار کا مار کر بہمن کو داخل جہنم کیا
پہر دوسرے ہاتہہ مین ذو الحاجب کا بہی کام تمام کیا جب یہ دونون سردار نامدار فی النار ہوتے
اہل عجم کی کمرین ٹوٹ گئین جی چہوٹ گئے حضرت قعقاع رض اوسی طرح میدان مین جمے ہوئے
آواز لگاتے تہے کہ ہل من مبارز آیا کوئی ہمسے لڑنیوالا بہی ہے آخر کار بڑی مشکل سے دشمن
کیطرف سے دو آدمی نکلے ایک کو فیروز کہتے تہے اور دوسریکو بندوان کہتے تہے دونون آکر حضرت
قعقاع رض کے مقابل ہوئے حضرت حارث رض بن طبیان دیکہکر مسلمانونکی صف سے جدا ہوئے
اور بندوان کا ایک ہی وار مین سر اوڑا دیا اور حضرت قعقاع رض نے فیروز کو قتل کیا مورخین
کہتے ہین کہ اوسدن حضرت قعقاع رض نے تیس حملے کیے اور ہر حملہ مین ایک سردار جلیل القدر
عجم کو قتل کیا منجملہ اونکے سب سے زیادہ سر بر آوردہ بزرجمہر ہمدانی تہا **نقل ہے** کہ جنگ
اغوات کے دن ایک مسلمان شہید ہوتے اور دس ہزار کافر مارے گئے غرضکہ اسدن آدہی
رات تک خوب ہی جدال و قتال ہوتی رہی جب لڑتے لڑتے طرفین کے لوگ شل ہوگئے
اپنے ڈیرونمین آئے اور اپنے اپنے لشکر مین حراست کے پہرے لگا دیے تیسرے دنکی
جنگ کو کہ اوسکو اغماس کہتے ہین صبح ہوتے ہی دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوئے
اور ایسی سخت جا نبر کہیل کر حرب و ضرب کی کہ میدان معرکہ مین خونکا دریا بہنے لگا ٥

دل برین گنبد گردنده منه کین دولاب ٭ آسیائیست که بر خون عزیزان گردد ٭ اس معرکۂ
جیدؔ مین ہاتہی سخت حملے کرکے اہل اسلام کو متفرق کر دیتے تہے حضرت سعد رضؓ نے جب ہاتہونکی
شوخی کو ملاحظہ کیا حضرت قعقاع رضؓ اور اونکے بہائی کو پیغام بہیجا کہ ہر دو صاحب شر ہاتہیون
بالخصوص شر ہاتہی سفید کو دور کرین اون دونون دلاورون نے ایسے تاک کر برچہے مارے
کہ ہاتہی سفید اندہا ہوگیا اسی طرحسے اور دو جوانمردون نے حضرت سعد رضؓ کے حکم سے نیزون اور
تیرونسے اور دو ہاتہیون قوی ہیکل کو ایسا سخت زخمی کیا کہ اونکا جسم چہلنی ہوگیا وہ زخمی ہاتہی دہشت
کے مارے ایسے گندسے ڈاستے ہوئے دُم دبا کر بہاگے کہ پیچہے مڑکر نہ دیکہا باقی ماندہ ہاتہی بہی
اونکے پیچہے فرار ہوئے اس حادثہ سے سپاہ عجم کے حوصلے بگڑ گئے دل ٹوٹ گئے بعد اس کے
طرفین سے اہل جوش وخروش نے ایسی سخت جنگ کی کہ کشتونکے پشتے لگ گئے خون کے
نالے بہہ گئے جب اغماس کا دن لڑائی ہی مین گذر گیا چوتہی رات جسکو لیلۃ الہریر کہتے ہین
شروع ہوگئی مگر دلیرون نے جنگ سے پہلو تہی نہین کی یہانتک کہ تمام رات لڑتے رہے
اوس رات کو یعنی شب لیلۃ الہریر مین قبائل عرب مثل بنی تمیم و نخع و بجیلہ و کندہ و بنو یت نے
گبران فارس و کافران عجم پر ایسے شجاعانہ حملے کیے کہ بایدوشاید جب صبح صادق ہوئی اور آفتاب
نکلا حضرت قعقاع رضؓ بن عمرو نے سپاہ اسلام کو تسلی و دلاسا دلا کر کہا کہ اے بہائیو اگر تم تہوڑی
دیر تک لڑائی مین صبر کرو تو ضرور رہے کہ فتحیاب ہو کیونکہ صبر و ظفر کا باہم جوڑا ہے اسی اثنا مین
حضرت قیس رضؓ بن ہبیرہ و اشعث رضؓ بن قیس و عمرو رضؓ بن معدیکرب و ابن ذی السہمین الخثعمی رضؓ
و ابن البر رضؓ و ابن الہلالی رضؓ گرداگرد نشان اسلام کے آکہڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے
مسلمانو خوب یاد رکہو اہل فارس ہمسے زیادہ جان نثاری مین جفاکش نہین کیونکہ عرب بمقابلہ
عجم کے ازحد موت پر حریص ہین (یعنی طالب شہادت) اگر سب ملکر کوشش کرو اور امیدوار
فضل خدا کے رہو تو کیا عجب ہو کہ تم دشمنوںپر غالب آؤ جب سرداران اسلام نے اس قسم کی گفتگو
کی مسلمانونکی ہمت وجرأت دوچند ہوگئی خلاصہ یہ کہ چوتہے دن بہی صبح سے لیکر نماز ظہر تک اہل

دین نے جنگ وجدال وحرب وقتال مین ایسی سخت کوشش کی کہ کافر عجم بر بزیر پکارنے لگے
قضاءعند اللہ اوسوقت ایسی سخت آندہی چلی اور غبار اوٹہا کہ خیمہ رستم فرخزاد سپہ سالار فوج عجم کا اوکہڑ
کر پہینکدیا رستم تاب حرارت آفتاب کی نہ لایا فوراً تخت سے اوٹہکر ایک راؤٹی کے سایہ مین جو سونے
اور چاندی خالص سے لدی ہوئی تہی گہبراکر جابیٹہا اتنے ہی مین حضرت قعقاع رضہ کچہہ فوج ہمراہ
لیکر تخت شاہی تک جاپہونچے لشکر اسلام مین سے حضرت ہلال رضہ بن علقمہ نکلے اور اوس راؤٹی
کی جسمین رستم جابیٹہا تہا رسیان کاٹ دین جونہی رسیان کٹین چوب راؤٹی کی رستم کی پیٹہہ پر گری
رستم نے دہشت جان اور وحشت درد کمر سے آپکو اوس ندی مین جو قریب راؤٹی کے بہہ رہی تہی
ڈالدیا جب حضرت ہلال رضہ نے دیکہا کہ ایک شخص نے راؤٹی سے نکلکر آپکو پانی مین گرایا اوسکے
سر پر تاج گرانمایہ ہے اور کمر مین پٹکا قیمتی بندہا ہوا ہے اور جڑاؤ جوشن وزرہ وغیرہ پہنے ہوے تیرتا ہوا
جارہا ہے اوسیدم گہوڑے سے اوترے اور پیچہا پیل اوسکے جاکر ٹانگ پکڑکر گہسیٹ لائے اور کنارہ پر
اوسکو ڈالکر سر پرغرور اوسکا خنجر آبدار سے کاٹ کر نیزہ کی نوک پر رکہکر اوٹہا لیا اور فرمایا قتلت الرستم
برب الکعبہ یعنی مین نے رستم فرخزاد سپہ سالار لشکر عجم کو قتل کرڈالا قسم ہے خدائے پاک کعبہ کی۔ آپہر
جمہور علماء اہل تاریخ کا اتفاق ہے کہ رستم کو حضرت ہلال رضہ نے قتل کیا اور جو کچہہ سامان اوسکا تہا
وہ حضرت ہلال رضہ لیکر آئے اور حضرت سعد رضہ کے روبرو رکہدیا حضرت سعد رضہ نے وہ کل سامان
حضرت ہلال رضہ ہی کو عطا کردیا منجملہ اوسکے ایک تاج ہی ایک لاکہہ اشرفیونکی قیمت کا تہا ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ **روایت ہے** کہ اوس معرکہ مین سب سے پہلے
جالینوس جو بڑا جلیل القدر سردار لشکر عجم کا تہا اپنے ہمجنس کی حالت خراب دیکہکر بہاگا اوسکا پیچہا
حضرت زہرۃ رضہ بن جویہ نے کیا اوسنے لوٹ کر حضرت زہرۃ رضہ سے خوب جنگ کی آخر کار جالینوس
بہی خنجر زہردار کہاکر راہی دار البوار ہوا حضرت زہرۃ رضہ اوسکا تمام سامان اوتار کر حضرت سعد رضہ
پاس لیگئے حضرت سعد رضہ نے وہ کل سامان حضرت زہرۃ رضہ کو مرحمت کردیا چنانچہ وہ سامان
قیمت مین ستر ہزار درہم کا تہا بعد اسکے حضرت سعد رضہ امیر الامراء لشکر اسلام نے عام حکم دیدیا کہ مسلمان

کسی مشرک کو قتل کرے تو مقتول کا تمام مال قاتل کو مباح و حلال ہی کہتے ہین کہ اوسدن
حضرت زرار رضہ بن الخطاب کے ہاتہہ دو سپر مرصع لگین حضرت زرار رضہ نے نادانستہ تیس ہزار
درہم کو فروخت کردین حالانکہ ادن دونون ڈہالونکی قیمت دو لاکہہ درہم تہے بعد قتل رستم و جالینوس
کے عجمیونکے پانون اوکہہ گئے جدہر جسکا منہ پہرا ادہر ہی کو بہاگ دیا غازیان دین حامیان
اسلام نے مفرورونکا پیچہا کیا اکثر گبران عجم کو قتل کیا اور اکثر کو گرفتار چنانچہ کل تعداد قتیل و
اسیر کی ایک لاکہہ آدمی کی تہی اور مسلمانونکی طرفسے صرف تین ہزار شہید ہوئے کہتے ہین کہ اس
کثرت سے نقد و جنس قبضہ اسلام مین آیا کہ جسکا حساب حد سے باہر تہا بڑے بڑے حسابدان
اوس مال و منال کے شمار کرنیمین عاجز تہے بیت المال تو ایک نعمت عظمی او ردولت کبری تہا کم
ہے کہ ایک عرب کے ہاتہہ اس کثرت سے اشرفیان لگین کہ وہ اونکو روپیونسے بدلنا چاہتا تہا
کہ کوئی ہمسے صفحہ حمرا لے اور اوسکی عیوض مین صفحہ بیضا دیدے اور ایک شخص کو دو گٹہے
کافور کے ملے گمان کیا کہ شاید نمک ہے جب معلوم ہوا کہ کافور ہے عرب اوسکو دیکر نمک سے
بدلتا تہا خلاصہ یہ ہو کہ ادنی ادنی عرب کے ہاتہہ اسقدر مشک و عنبر و زر و جواہر لگا کہ اوسکی توقیر عرب
کی نظر مین حقیر تہی غرضکہ بعد سننے خبر وحشت اثر قتل رستم اور مفروری لشکر عجم کے یزدجرد نے اور
ایک جوانمرد شجاع کو جسکا نام تخارجان تہا معہ لشکر جرار کے بہیجا وہ اپنے ہمسرون مین سب سے
زیادہ دانشمند تہا جب تخارجان دیر کعب مین پہنچا اوسکے پاس بعضے آفت زدہ مفروری میدان
قادسیہ کے پہونچے اونکو تسلی دیکر اپنے پاس ٹہیرالیا جب یہ حال اہل اسلام نے سنا دشمنونکی
طرف متوجہ ہوئے طرفین سے صف بندی ہوئی تخارجان اپنے لشکر سے نکلا اور نہایت ہی
دلیری سے ایک آواز ماری کہ ہے ایسا کوئی مرد جو میرا مقابلہ کرے اوسوقت حضرت زہیر رضہ بن سلیم
ازدی صف مجاہدین سے باہر نکلے اوسیدم تخارجان گہوڑے سے کود پڑا حضرت زہیر رضہ بہی اپنے
گہوڑے سے اوتر پڑے پہر دونون پہلوانونمین کمر بند پکڑ کر سخت کشتی ہوئی تخارجان نے حضرت
زہیر رضہ کو زمین پر دے مارا اور سینہ پر چڑہ بیٹہا چاہا کہ خنجر نکالکر آپکا سر کاٹ ڈالے قدرت خدا سے

تخار جان کی اونگلی حضرت زہیر رضؓ کے منہ مین پڑ گئی آپنے ایسی چبائی کہ شقی درد کے مارے بلبلا اوٹھا اوسوقت حضرت زہیر رضؓ نے جو نیچے سے زور کیا تو دشمن کے اوپر ہو بیٹھے اور اوسکی تلوار سے اوسکا سر دہڑ سے جدا کر دیا اوسیدم اوسکی زرہ و بکتر و کمر بند و افسر و قبائے پر گوہر و اسپ و خنجر ضبط کر کے حضرت سعد رضؓ کے پاس لائے آنجناب رضؓ نے حکمدیا کہ زہیر رضؓ تخار جان کا تمام لباس پہنکر نکلے کہتے ہین کہ پہلے اہل عرب مین سے جسنے سونیکے کنگن ہاتھو نمین پہنے وہ حضرت زہیر رضؓ تہے اگرچہ مرد کو کنگن پہننا درست نہین مگر حضرت سعد رضؓ نے واسطے عبرت اہل کفر و شوکت اہل اسلام کے مصلحتاً یہ حکم دیا تہا۔ پہر حضرت قیس رضؓ بن زہیر نے لشکر میمنہ عجم پر حملہ کیا اوسپر ایک عجم جلیل القدر جلود نام سردار تہا اوسکو قتل کیا پہر تو مسلمان چارون طرفسے ٹوٹ پڑے اور اسقدر کافران عجم و گبران فارس کو قتل کیا کہ اونکی لاشونکو گنتے گنتے ہی تمام جہان کے ملک نہین کہا سکتے تہے بقیۃ السیف اپنی جان بچا کر ایسے میدانسے بہاگے کہ اونکا پتہ نہ لگا خدا کے فضل سے جہنڈا اسلام کا بلند ہوا کفر پست ہوگیا اصحاب رضؓ ایمان و ایقان ارباب بطلان و کفران پر غالب آئے اور معنی کلمہ ھو الحق یعلوا و لا یعلیٰ کے بخوبی ظاہر ہو گئے ع شہنشاہو نکو دیتا ہے گدائی ٭ گدا کو بخشتا ہے بادشاہی حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص نے ایک قاصد کو فتحنامہ دیکر سانڈنی باد رفتار پر سوار کر کے مدینہ کی جانب روانہ کیا حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا قاعدہ تہا کہ جبسے آپنے فوج ظفر موج عراق کیطرف روانہ کی تہی ہر روز تین میل تک پاپیادہ اوسطرف تشریف لیجاتے اور جو مسافر مسلمان آپکو ملتا اوس سے حالات لشکر اسلام کے دریافت فرماتے اتفاقاً ایکدن آپکی نگاہ ایک سوار تیز رفتار پر پڑی کہ سانڈنی جہپٹائے ہوئے نہایت ہی جلدی کیساتھ آرہا ہے دیکھتے ہی آپنے دور سے آواز دی کہ خیر تو ہے سانڈنی سوار نے کہ اسم باسمی آپکا نام بہی بشیر رضؓ تہا جواب دیا کہ الحمد للہ مسلمان غالب اور منصور ہوئے اور کفار گبر مغلوب و مقہور حضرت عمر رضؓ سنتے ہی اس خوشخبر کے باغ باغ ہو گئے جب آپ شتر سوار کیساتھ مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور حضرت بشیر رضؓ سے کل واقعات جنگ قادسیہ کے دریافت فرمائے حضرت بشیر رضؓ نے جملہ حالات مشرح و مفصل بیان

کر دیے کہتے ہین کہ حضرت عمر رضہ کے دل پر اسقدر خوشی کا غلبہ تہا کہ آپکو یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ سوال کرنیوالا کون ہے اور جواب دینے والا کون ہے اوسوقت حضرت بشیر رضہ نے عرض کی کہ ای امیر المومنین رضہ کیا آپنے مجکو نہین پہچانا کہ مین کون ہون حضرت رضہ نے فرمایا کہ یہ ایک حالت وجد کی سی تہی کوئی ڈر کی بات نہین ہی جو ہمنے تجکو نہ پہچانا ؏ چو دیدم روئے تو از خویش رفتم ✤ پہر آپنے خط فرحت نمط حضرت بشیر رضہ کے ہاتہہ سے لیکر مسلمانونکو سنایا جملہ اہل اسلام نے خدا تعالی کی حمد و ثنا کی اور سجدے شکر کے بجا لائے امیرون نے غریبونکو اسقدر صدقے دیے کہ محتاج بہی مالدار ہو گئے ؎

ای خدا قربان احسانت شوم ✤ این چہ احسانست قربانت شوم

ذکر تشریف لیجانے حضرت سعد بن ابی وقاص کا مدائن کی جانب اور چہین لینے خزانے گبران عجم سے

بعد قتل رستم و فرار لشکر عجم کے یزدجرد مدائن کو خالی کر گیا اور جتنا نقد و جنس و مال و متاع ممکن ہوا لدوا کر نہاوند کو روانہ کر دیا اور آپ جلولا کی طرف چلا گیا جب حضرت سعد رضہ نے یہ خبر سنی حکم دیا کہ لشکر ظفر پیکر اسیدم روانہ ہو چنانچہ فوج ظفر موج دریا سے دجلہ کے کنارے بسبب غلطی راستہ کے رک گئے اس عرصہ مین گبران عجم سفائن تک نکل گئے تا کہ مسلمان آسانی سے دریا پار نہ اوتر سکین اوسوقت بعض اصحاب رضہ سعادت کیش جو تربیت یافتہ صحبت حضرت رسولخدا صلعم کے تہے کہنے لگے کہ جب نیت ہماری خاص اعلاء کلمۃ اللہ یعنی اظہار لا الہ الا اللہ کی ہے اور طلب خوشنودی و رضامندی ذات پاک باریتعالی پہر ہمکو پانی دریا کا جو اوسی کے حکم سے جاری ہی کیا نقصان پہونچا سکتا ہے اونمین سے ایک صحابی رضہ نے اپنا گہوڑا ڈالدیا اونکی پیچہے سب نے اپنے گہوڑے چہوڑ دیے مگر ایک شخص پار نہ اوتر سکا جسکا گہوڑا اشقری تہا باوجودیکہ دریا نہایت طغیانی پر تہا اور گہرا بہی از بس تہا مگر اللہ کے فضل سے پانی گہوڑونکے سینہ بند تک پہونچا تہا جب عجمیون نے دیکہا کہ لشکر عرب آسانی سے اس پار اوتر آیا بے اختیار چلانے لگے کہ دیو آگئے اوسوقت خورزاد برادر رستم فرخزاد جسکو

یزدجرد نے مدائن مین اپنا نائب کر کے کوچ کیا تہا ایک لشکر جرار لیکر مسلمانونکے مقابلہ کو آپہونچا
قریب پل کے طرفین کی صفین آراستہ ہوئین جونہی مسلمانون نے جنگ شروع کی کفار فارس
بہاگ نکلے خورزاد بہی بہاگ کر مدائن کے قلعہ مین جاچہپا جب وہان بہی اوسکو ہیبت ہوئی خوف
جان سے آدہی رات کو پورب کے دروازے سے نکلا اور اپنے اتباع کو ساتھہ لیکر جلولا کیطرف بہاگ گیا
جب یہ خبر حضرت سعد رض کو پہونچی حضرت عیاض رض بن غنم الفہری کو مفرورونکے پیچہے روانہ کیا
اور آپ مدائن مین کہ پایۂ تخت شاہان ساسان کا تہا تشریف لائے قصرہاء زرنگار و بناہاء استوار کو
ملاحظہ فرمایا اور انواع انواع قسم کے کہانے معائنہ کیے اوسوقت آپنے یہ آیۂ کریمہ پڑہی کم ترکوا
مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ
جب آپ نوشیروان کے محلونمین داخل ہوئے اللہ برتر کی حمد وثنا کی اور آٹہہ رکعت نماز شکر یہ ادا
کی **روایت ہے** کہ اسقدر نفائس امتعہ و تحائف اقمشہ و مال و منال بیحد و اسباب و اثقال
لاتعد مدائن مین مسلمانونکے ہاتہہ لگا کہ جسپر عشر عشیر بہی اونکے دلونمین نہین گذرتا تہا یعنی مسلمانونکو
نقد و جنس اوس سے بہت زیادہ ملا کہ جتنا وہ خیال کرتے تہے کہتے ہین کہ بیشمار گٹہے کافور کے
عربونکے ہاتہہ آئے کہ وہ اونکو نمک سے بہی زیادہ بیقدر سمجہتے تہے بلکہ اکثر عرب سونیکو چاندی سے
بدلتے تہے یعنی ایک ایک عرب کے ہاتہہ اس زیادتی کے ساتہہ سونا لگا تہا کہ اوسکی قدر اونکی
نظر مین حقیر ہوگئی صحیح **روایت** ہی کہ اور دولت و غنیمت کا کیا ذکر ہے صرف ایک مرصع فرش
خزانہ نوشیروان مین نکلا جسکو بڑے بڑے اوستادان ماہر نے قسم قسم کے جواہر سے بنایا تہا او
اہل ہنر نے اوسکو طرح طرح کے پہول بوٹونسے آراستہ و پیراستہ کیا تہا نوشیروان موسم سرما مین
اوسپر بیٹہکر اکثر شراب پیا کرتا تہا اور حالت سرور مین اوسکی کیفیت دیکہکر محظوظ و مسرور ہوتا
تہا حضرت سعد رض نے وہ فرش مرصع براہ راست مدینہ کو روانہ کر دیا حضرت عمر رض نے اوسکے پارچے
کروا کے جملہ مہاجرین رض و انصار کو دیدیے چنانچہ حضرت علی رض کے بہی حصہ مین ایک ہاتہہ کا ٹکڑا
آیا آپنے اوسکو بقیمت ہزار اشرفی کے فروخت کر دیا حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے مدائن مین

قیام فرمایا مخبر نے آکر خبر دی کہ یزدجرد جلولا مین اپنی کچھہ فوج چھوڑ آپ جلوان کیطرف روانہ ہوا ہی

ذکر جنگ جلولا اور غالب ہونے عرب کا عجم پر بحکم ایزد تعالیٰ

جب یزدجرد جانب جلوان روانہ ہوا مہران بن بہرام رازی کو لشکر جرار دیکر جلولا مین چھوڑا اور حکم دیگیا تو آذربائجان وشیروان اور پہاڑونکے باشندونمین سے بکثرت آدمی آکر جلولا مین جمع ہو گئے مہران نے اپنے لشکر کے گرداگرد ایک بہت ہی گہری خندق کہدوائی اور اوسکے کنارے پر دور تک کانٹے اور گوکہرو بچھوا دیے جب یہ خبر مسلمانونکو پہونچی حضرت سعد رضہ نے اپنے بھتیجے ہاشم تام کو بارہ ہزار دلیر شیر افگن شمشیر زن جو رزم کو بزم سمجھتے تہے واسطے مقابلہ مہران کے نامزد کیا حضرت ہاشم رضہ ہمراہ لشکر ظفر پیکر مدائن سے جلولا کی طرف روانہ ہوتے مقدمتہ الجیش حضرت قعقاع رضہ بن تمیم تہے اور میمنہ کے سردار حضرت سعد رضہ بن مالک اور میسرہ کے امیر حضرت عمرو رضہ بن مالک بعد طے مسافت قریب خندق فارسیونکے ہیڈکوارٹر قائم کیا جب اہل اسلام نے دیکہا کہ قوت دشمن کی دن بدن بڑہتی جاتی ہے اور عراق وعجم سے بکثرت فوج چلی آتی ہے اوسوقت اس حال کی خبر حضرت امیر المومنین عمر رضہ کو قاصد بہیجکر کی گئی آنجناب رضہ نے حضرت قیس رضہ بن ہبیرہ کو چودہ سو سوار اور آٹھہ سو پیادے دیکر لشکر اسلام کی مدد کو روانہ کیا ادہر خورزاد نے بہی یزدجرد کو لکھکر کہ جلوان مین مقیم تہا مدد منگالی جب فریقین کی مدد آگئی جانبین سے آمادہ اسباب جنگ کے ہوئے ہر دوطرف صفبندی ہوئی پیشتر تیر بارانی ہوئی جب وہ ختم ہوگئی پہر برچہونکی نوبت آئی جب وہ بہی ٹوٹ گئے تلوارین کہینچی گئین طرفین سے ایسی تلوار چلی کہ خون کی ندی بہ گئی کشتونکے پشتے لگ گئے جب تہوڑا دن رہا گبران عجم بہاگ نکلے اونکے کشتونکی مثال یہ تہی کہ گویا پہاڑ اوس سرزمین پہ ہی کوئی جگہہ ایسی نہتی کہ انبار لاشون گبران عجم سے خالی ہو **نقل ہے** کہ خارجہ رضہ بن الصلت ایک عجم مفروری کے ڈیرے مین گئے ایک مورت ناقہ مطلا مرصع کی جسپر بکثرت یاقوت وگوہر جڑے ہوئے تہے اور اوسپر ایک سوار زر خالص کا بیٹہا ہوا تہا پائی وہ اوسکی سپرد کردی جو مال غنیمت کا متصدی تہا جب خدائے

برترنے یہ فتح نصیب اولیاء دین کی حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص نے خمس مال مدینہ منورہ کو روانہ
کیا حضرت عمر رضہ نے اوسکو ایک جگہہ جمع کروادیا زر وجواہر بیشمار مشک وعنبر انبار آپنے چاہا کہ بقدر مراتب
ہر مومن اس نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ سے بہرہ ور ہو پیشتر ایک فہرست بنائی گئی لوگون سنے
عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ پہلے فہرست مین اپنا نام مبارک لکہئے فرمایا کہ باوجود موجودگی
حضرت عباس رضہ عم رسول اللہ صلعم و حضرت اسد اللہ رضہ و حضرت حسنین رضہ نبیرہ حبیب اللہ کے میری
مجال نہین کہ اپنا نام پیشتر لکہون پس آپنے حسب مراتب پیشتر حضرت عباس رضہ بعد اونکے حضرت
علی رضہ بعد اونکے حضرت حسن رضہ بعد اونکے حضرت حسین رضہ کو حصے دیے سرقہ اس موقع پر ہم ایک چوری نہین بلکہ
منہ زوری صاحب روضۃ الصفا کی پکڑتے ہین وہ یہ ہے کہ خاوندشاہ اپنے حفظ مذہب
کیواسطے ایک عجیب کید عظیم کو استعمال فرماتے ہین بقول شخصے ابلہ گفت دیوانہ باور کرد صفحہ وسط
۴ جلد ۳ روضۃ الصفا مین یہ عبارت بلفظہ مرقوم ہے۔ مسطور است کہ امیر المومنین علی رضہ حدیث بن
جعفر حنفی را بحکومت بعضی از بلاد مشرق فرستاد و حدیث دو دختر یزدجرد بدست آورد وہ بخدمت آنحضرت رضہ
آورد حضرت امیر المومنین علی رضہ شہر بانو را بقرۃ العین حسین رضہ داد و دیگری را کہ مسماۃ بگیہان بانو بود
بمحمد ابن ابی بکر رضہ ارزانی داشت۔ مگر یہ قول مجہول صاحب روضۃ الصفا کا فضول ہے بلکہ محض لغو
اور سراسر ہجو کیونکہ دیگر کتب شیعہ ہی مین مرقوم کہ حضرت شہر بانو رضہ زمانہ خلافت حضرت عمر رضہ مین ہمراہ
غنیمت عجم کے آئی تہین حضرت عمر رضہ نے بنظر قدردانی حضرت حسین رضہ کو مرحمت کین چنانچہ نہایت ہی
مستند کتاب کامل البہار حضرات شیعہ کے باب موات الخلفاء رضہ فصل قتل عمر رضہ مین اسکا اقرار
باین مضمون موجود ہے کہ عمر رضہ نے فارس کی جنگ علی رضہ کے مشورہ سے کی اور شہر بانو اوسی
جنگ سے غنیمت مین آئین عمر رضہ نے چاہا فروخت کرنا جناب امیر رضہ مانع ہوئے شہر بانو نے امام حسین رضہ
کو پسند کیا عمر رضہ نے امام حسین رضہ اور شہر بانو کو گہوڑے پر سوار کرکے اور غاشیہ اپنے دوش پر رکہکر
تین روز مدینہ مین پہرایا شہر بانو ہر شب مانند حوران بہشت کے معلوم ہوتی تہی الخ قطع نظر جملہ تواریخ
صحیحہ سے یہی ثابت ہے کہ حضرت شہر بانو و مہر بانو و ماہ بانو ماہ بانو کو گیہان بانو بہی شاید کہتے ہونگے

حضرت عمر رضہ کے زمانہ خلافت حقہ مین غنیمت فارس کے ساتھہ آئین حضرت عمر رضہ نے مہر بانو و ماہ بانو
محمد بن ابوبکر رضہ اور اپنے صاحبزادیکو دین اور شہر بانو حضرت امام حسین رضہ کے حوالہ کین **نکتہ**
حضرات شیعہ امر بین کے اخفا مین صرف اپنا یہ فائدہ دیکھتے ہین کہ نسبت آئمہ کرام رضہ و سادات
عظام کے الزام کساد بازاری کا نہ عائد ہوجائے کیونکہ بعقیدہ امت ابن سبا جہا و خلفا ثلثہ رضہ صحیح
نہین ہے بلکہ معاذ اللہ آنحضرات رضہ کو غاصب خلافت کہتے ہین پس درصورت غصب نعوذ باللہ پہر
حلال نہ ٹھیرا اور اس عقائد فاسد کے روسے استغفر اللہ غنیمت حرام ٹھیرے اور توبہ توبہ جو صاحب
کہ اوس غنیمت سے متمتع ہوئے وہ بہی خاطی و عاصی ٹھیرے اور اونکی اولاد امجاد بہی صحیح النسب
نہ رہی پس اس عقائد کی روسے بخوبی ثابت ہے کہ اصلی سید نجیب الطرفین وہی ہین جو سنی المذہب
ہے اور جو اسکے خلاف ہی وہ ہرگز صحیح النسب میر صاحب نہین ہوسکتے ہین گو آن عرب خود را سید
میگویانند ع بدنام کنندۂ نکونامی چند ٭ بہر حال مستند تواریخ و کتب سیر سے ثابت ہی کہ حضرت
عمر رضہ نے سوائے نقد و جنس کے حضرت شہر بانو رضہ بہی حضرت امام حسین رضہ کو دین پہر اہل بدر کو فی
کس پانچہزار اور اہل حدیبیہ رضہ کو فی نفر چار ہزار اور وہ کوئی کہ اونکے بعد ایمان لایا تہا اوسکو فی آدمی
تین ہزار اور جو لوگ کہ قادسیہ مین مسلمان ہوتے تہے اونکو فی کس ایکہزار پانسو اور جو شخص صاحب
منقبت تہے اونکو پانسو زیادہ بہ نسبت دوسرونکے دینار دیے اور حضرت امام حسن رضہ و امام حسین رضہ و
سلمان رضہ و ابوذر رضہ کو داخل اہل بدر کیا اگرچہ آن سے پیچہے تہے اور حضرت عباس رضہ کو پچیس ہزار
دینار دیے اور ہر ایک ازواج رضہ مطہرات کو دس ہزار مگر حضرت عائشہ رضہ کو بارہ ہزار دینار دیے حضرت
ام المومنین رضہ ترجیح پر رضامند نہوئین تب حضرت عمر رضہ نے عرض کی کہ اے حضرت عائشہ رضہ مین
تمہاری قدر و منزلت حضرت رسولخدا صلعم کے نزدیک سب سے زیادہ دیکہتا تہا پس روح مقدس حضرت
رسول اللہ صلعم سے مجکو شرم آتی ہے کیونکہ تم کو سب کی برابر ٹہیراؤن واقعی تمہارا مرتبہ بہ نسبت دیگر
ازواج رضہ کے البتہ بس عالی ہی لیجیے ضرور لیجئے پہر خواہ اپنی طرف سے خیرات کردیجئے ٭ یہان کا
تو قصہ یہ چہوڑا یہان ٭ سنو پہر اوسی غمزدیکا بیان ٭ غرضکہ جب یزدجرد بن شہریار نے شکست

فاش جلولا کی خبر سنی عروس دنیا کو تین طلاق دیکر رے کی جانب کوچ کیا اور اوسکو کثرت لشکر
اور فیلان کوہ پیکر نے کچھہ فائدہ نہ دیا ؎ ہر چند روزہ عمر خود چندین مناز و بدمکن ؛ تا چشم
برہم میزنی بینی کہ پایان دررسد ؛ حضرت عمر رض نے ایک خط حضرت سعد رض بن ابی وقاص کو لکھا
کہ اب تم تصرف ملک عراق پر قناعت کرو اور سپاہ عرب کو اجازت ندو کہ سرحد جلولا سے آگے بڑہیں
اگر ہمارے اور دشمن کے درمیان بین کوہ آتشین حائل ہوجاتا تو بہتر تہا کیونکہ ہمکو اپنے لشکر
کے ایک ایک آدمی کی سلامتی مال غنیمت سے ازبس دوست تر ہے حضرت سعد رض نے اپنا
ہیڈکوارٹر دیار انبار مین قائم کیا مگر آب وہوا اوس شہر کی موافق نہ آئی اکثر مسلمانونکو بخار آنے
لگا پہر حضرت عمر رض کو اس حال سے خبر کی گئی آنحضرت ؐ نے پیغام بہیجا کہ جہان کہین تمکو زمین سبزہ
زار جسمین گہاس کی افراط ہو نظر آوے تلاش کرو اور اوسمین اپنا لشکر اوٹہا لیجاؤ سب نے کوفہ کی
سرزمین کو پسند کیا حضرت سعد رض نے اپنا ہیڈکوارٹر کوفہ مین قائم کیا پہر حضرت سعد رض نے
درخواست کی کہ اگر امیر المومنین رض اجازت فرماوین تو مکانات پختہ بنائے جاوین حضرت عمر رض
نے اجازت نہ دی پہر حضرت سعد رض نے عرضی بہیجی کہ اگر حکم ہو تو کچھہ چہپر کی جہونپڑیان بضرورت
ڈال لی جاوین حضرت عمر رض نے مصلحتاً اس بات کو منظور کیا جب جہونپڑیان تیار ہوگئین اتفاق سے
اونمین آگ لگ گئی اور اسی عورتین جلکر خاکستر ہوگئین اس حادثہ کا حال حضرت سعد رض نے
حضرت عمر رض کو لکہکر پہر درخواست عمارات بنانیکی کی حضرت عمر رض نے فرمان بہیجا کہ مسلمان مکان
بناوین بشرطیکہ خلاف سنت نہون اور نہ کوئی تین کوٹہریون سے زیادہ بناوے تاکہ دولت
اجلال موجب زیادتی دولت واقبال کا ہو مسلمانون نے خوش ہوکر عمارتین بنائین یہانتک
کہ کوفہ جو ایک موضع تہا عمارات اہل اسلام سے بس عظیم شہر ہوگیا اسی زمانہ کے قریب باشارہ
حضرت عمر رض کے حضرت عتبہ رض بن غزوان نے شہر بصرہ آباد ان کیا کہتے ہین کہ سولہوین سال
ہجری کو جلولا فتح ہوا تہا اسی برس مین یہ امر بہی بمشورہ حضرت علی رض کے حضرت عمر رض نے طے کیا
کہ سال ہجری کب سے شمار کرنا چاہئے تاکہ شبہ امت کا رفع ہو پس بمشورہ جناب امیر رض اسپیر

امت کا اتفاق ہوا کہ سال ہجری روز ہجرت رسولخدا ؐ سے شروع ہونا چاہئے۔

ذکر جنگ نہاوند اور غلبہ مسلمانان عرب و مغلوبیت گبران عجم بحکم خداوند

جب جلولا مسلمانون نے فتح کرلیا یزدجرد شہریار دیار عراق و عجم دہشت تیغ غازیان و وحشت تیر مجاہدان سے بہاگ کر اور چند خواص مقرب ہمراہ لیکر بعد قطع مسافت سراپا آفت ملک رے مین پہنچا اور وہان چند روز رہکر رنج راہ سے آرام کیا اسی درمیان مین حضرت ابوموسیٰ رضؓ حسب الحکم حضرت فاروق رضؓ الاعظم خوزستان کو لشکر جرار لیکے گئے اور اوس سرزمین کو آلایش کفر و شرک سے پاک کیا اور وہانکے حاکم ہرمزنام کو گرفتار کرکے مدینہ کو روانہ کیا جب اُس ملک وسیع کی خبر یزدجرد نے سنی یقیناً معلوم کیا کہ عنقریب اہل عرب تمام ملک عجم پر دست تصرف دراز کرینگے جب یزدجرد ہر طرح سے ہراسان ہوا سوا ئے اسکے کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ ایک فرمان بنام سرداران اصفہان وقم وکاشان وطبرستان وقومس ودامغان ونیز دیگر شہرون مین جو اوسکے تصرف اور قبضہ مین تہے بہیجا اور پیغام دیا کہ اے میرے خیرخواہ ماتحتو غضب ہوگیا کہ دشمنون نے ہماری آبائی و اجدائی ملک پر قبضہ کرلیا اور ہمکو تخت بنی ساسان سے اوٹہا دیا اب ہم پہاڑونمین سر مارتے اور جنگلونکی خاک چہانتے ہوئے اوس مقام پر جو سرحد ہمارے ملک کی ہی مقیم ہین یقین ہی کہ وہ اوسپر بہی قبضہ کرینگے اب تم سب کو واجب ہے کہ اپنا تمام لشکر لیکر فیروزان پاس جو بادشاہ سربرآوردہ ملک نہاوند کا ہے جمع ہو کیونکہ ہمنے اوسکو تمام لشکر خراسان وعراق کا سردار خودمختار کیا ہے عجب نہین کہ اوسکے حسن اہتمام وخوش انتظام سے دشمن ہماری ملک سے نکلجاوین جب یہ فرمان شاہان اطراف واعیان اشراف کے پاس پہونچا سب ہی نے تو دل وجانسے قبول کیا اور بہت جلد سامان جنگ تیار کرکے نہاوند کیطرف روانہ ہوئے تہوڑی ہی مدت مین ڈیڑہ لاکہہ سوار وپیادہ کی فوج یا جوج ماجوج نہاوند کے اطراف مین زیر نشان فیروزان جمع ہوگئی

چونکہ فیروزان شجاعت وکیاست وشوکت وصولت مین زبان زد خلائق تہا اور آبادی ربع مسکون
مین مشہور جب اس مجمع مخالفین کی شہرت خاص وعام مین ہوئی حضرت عمار رضہ یاسر نے جو کسی
مصلحت کے سبب بجاے حضرت سعد رضہ بن وقاص امارت کوفہ پر قائم مقام تہے یہ خبر سنکر
آپنے امیر المومنین حضرت عمر رضہ کو بذریعہ عرضی اطلاع کی حضرت عمر رضہ نے قاصد عمار رضہ یاسر سے دریافت
فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے قاصد نے جواب دیا قریب رضہ بن ظفر حضرت عمر رضہ نے اس فال نیک سے
یقین کیا کہ انشاء اللہ نصرت اصحاب رضہ رسالتمآب کو عنقریب حاصل ہوگی بعد ازان خط حضرت
عمار رضہ یاسر کا لیکر منبر پر تشریف لیگئے پہلے اللہ جل شانہ کی حمد وثنا کی بعد اوسکے فرمایا کہ اے
گروہ عرب حضرت ذو الجلال نے تمکو اپنے فضل سے توفیق قبول اسلام کی دی ئ ہر حال مین
تمہاری تائید کی اور دشمنان دین وحاسدان شرع متین پر تمکو مظفر ومنصور کیا اور تمہاری دولت
واقبال کا جہنڈا اپنی عنایات بیغایات سے بلند کیا اب نوشتۂ عمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گبران
عجم نے پہر بہت بڑا لشکر آراستہ کیا ہے اور اسپر آمادہ ہین کہ مسلمانون سے جنگ کرکے پہر کوفہ و
بصرہ پر قابض ودخیل ہوجاوین زان بعد حرمین شریفین کیطرف رجوع کرین اب تم سب
اصحاب رضہ ملکر راے دو کہ کیونکر یہ شر دفع ہو اور کیونکر تشویش مسلمانونکے دل سے رفع ہو سب سے
پہلے اشراف واعیان صحابہ رضہ مین سے حضرت طلحہ رضہ بن عبد اللہ نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ
آپ تو خود ہی راے صائب اور فکر ثاقب رکہتے ہین ہم ہر طرح آپ کے مطیع ہین جو حکم ہو بسر وچشم
بجالاوین بعد اونکے حضرت عثمان رضہ نے عرض کی کہ میری راے یہ ہے کہ آپ ملک شام و دیار
یمن سے لشکر ظفر پیکر جمع کرکے تمام ارباب اسلام کو ساتہ لیکر خود ہی نہاوند کو تشریف لیجائیے
حضرت عمر رضہ نے حضرت عثمان رضہ کی بات کو پسند نہ کیا بعد اونکے حضرت علی رضہ سے راے لی آنجناب رضہ
نے فرمایا کہ اے امیر المومنین رضہ ہماری دور اندیشی اس معاملہ مین یہ ہے کہ اگر تمام لشکر ولایت
شام کا طلب کر لیا جاویگا تو ممکن ہے کہ اہل روم پہر طمع کرکے اوس مملکت پر متصرف ہوجاوین اور
اگر ملک یمن کی بہی تمام فوج اوٹہ آویگی تو بہی ممکن ہے کہ مبادا کان اہل حبش پہر اوس ملک پر

قابض بن بیٹھین گے اور اگر آپ بنفس نفیس تشریف لیجاوینگے تو گبران عجم اس صورت کو معلوم
کر کے اپنے جی مین کہینگے کہ اگر بادشاہ عرب کو قتل کر ڈالین گے تو ہم تمام دغدغون سے نڈر ہو جاوینگے
ضرور کر کفار عجم اس بارہ مین بہت کچھہ کوشش کرینگے اگر عیاذ باللہ آپ کی ذات پاک کو کچھہ بہی چشم
زخم پہونچے تو پہر اوسکا کوئی تدارک نہین ہو سکتا ہے ہم عہد رسولخداؐ مین محض کرم الٰہی پر بہروسہ
رکہتے ہتے نہ کثرت لشکر پر اب ہماری رائے یہ ہو کہ دو حصہ سپاہ ملک شام و یمن و نیز تمام شہرون
مقبوضہ اسلام مین رہے اور ایک حصہ گبران عجم کی طرف روانہ کیا جاوے تاکہ دشمنان دین کو دفع
کرین اور اہتمام و انتظام اس کام کا ایسے شخص کی سپرد کیا جاوے جو نہایت ہی تجربہ کار جنگ آزمودہ
و شجاع ہو اور معاملات لشکر کشی و دشمن کشی سے بخوبی خبردار ہو اگر فتح ہوئی فبہا و لیکن جبکہ آپ
تخت سلامتی و صحت پر بیٹھے ہونگے تو پہر اوسکا تدارک آسانی سے ہو سکتا ہے کیونکہ آپ پہر دوسرا
لشکر بہیج سکتے ہین حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اے ابو الحسن رض بخدا سوگند آپنے ایسی عمدہ سراسر صواب بات
کہی جو میرے بہی جی مین گذر رہی ہتی پہر حضرت عباس رض نے بہی حضرت علی رض کی ہی رائے کو پسند
کیا پہر حضرت عمر رض نے حضرت علی رض اپنے وزیر الاعظم سے دریافت کیا کہ اے ابو الحسن رض اصحاب رض
نصرت انتساب مین سے آپ کسکو اس منصب کے لائق جانتے ہین تو سپاہ اسلام اوسکے ظل رایت
مین آکر دشمنونکا استیصال کرے حضرت علی رض نے جواب دیا کہ نعمان رض بن مقرن المزنی شایستگی
اس کام کی رکہتا ہی حضرت عمر رض نے تمام مہاجرین رض و انصار رض کے روبرو حضرت علی رض کی بہت
کچھہ تعریف و توصیف کی پہر حضرت عمر رض نے حضرت نعمان رض بن مقرن سے کہ ایک اصحاب رض سعادت
انتساب حضرت مقدس رسالت مآبؐ سے ہتے فرمایا کہ اے نعمان رض ہمنے تمکو ضبط غنیمت نہاوند پہ
امیر کیا تمکو لازم ہے کہ طریق اعتدال سے قدم نہ بڑہانا اور حدود شریعت کو نہ چہوڑنا اور جو مال و
منال کہ خدائے پاک نصیب اہل اسلام کرے اوسکو مصارف اہل استحقاق مین لانا اور اگر خدانخواستہ
تمکو شکست ہو جاوے تو پہر تم ہمکو زندگی بہر منہ نہ دکہانا کیونکہ جب ہماری نظر تمہاری صورت پڑیگی
اوسوقت مصیبت غازیان و کلفت مجاہدان سے ہمارے دل کا زخم تازہ ہوگا پہر وصیت کی کہ اے

نعمان رضہ اگر تم شہید ہو جاؤ تو بجائے تمہارے حذیفہ رضہ بن الیمان امیر ہوا ور اگر وہ بہی شہید
ہو جاوے تو بجائے اوسکے جریر رضہ بن مغیرہ بن شعبہ امیر ہو اور اگر وہ بہی شہید ہو جاوی
تو بجائے اوسکے اشعث رضہ بن قیس کندی امیر ہو بعد اوس وصیت کے فرمایا کہ ای نعمان رضہ
تم عمرو رضہ بن معدی کرب وطلحہ رضہ بن خویلد کو اس سفر مین اپنا ہمراز و دمساز رکہنا او رجنگ
کے وقت بہی ان دونو نسے مشورہ کرنا غرضکہ جب ہر طرفسے لشکر جمع ہو کر سایہ رائت حضرت
نعمان رضہ مین آیا تو از روے شمار کے کل نامور آدمی تیس ہزار تہے حضرت نعمان رضہ اپنا لشکر
ظفر پیکر لیکر نہاوند کی جانب متوجہ ہوئے جب یہ خبر وحشت اثر فیروزان کو پہونچی اپنے لشکر کو
حکم دیا کہ بہت بڑا ایک قلعہ بناؤ اور اوسپر بڑے مستحکم برج قائم کرو اور اوسکے گرداگرد نہایت
ہی گہری خندق کہودو غرضکہ جب قلعہ تیار ہو گیا حضرت نعمان رضہ بہی اپنا لشکر لیکر بعد قطع
منازل وطے مراحل گبران عجم کے مقابل مین جا پہونچے اور قریب آدہے فرسخ کے اپنا
ہیڈ کوارٹر قائم کیا دو مہینے کامل فریقین مین دور سے تیر اندازی ہوا کی مگر نوبت تیغ و تبر و گرز
وخنجر کی نہ پہونچی تہی جب زمانہ جنگ کو طول ہوا فیروزان ازبس ملول ہوا آخر کار اوسنے
گہبرا کر مسلمانون مین سے ایک شخص کو طلب کیا تاکہ اوس سے اپنا مافی الضمیر بیان کرے
حضرت نعمان رضہ نے حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ کو قاصد بنا کر بہیجا حضرت مغیرہ رضہ جب فیروزان
کے محل کی ڈیوڑہی پر پہونچے اور اجازت لیکر مجلس شاہی مین داخل ہوئے دیکہتے کیا ہین
کہ فیروزان جواہر نگار تاج سر پر رکہے ہوئے تخت زر پر بیٹہا ہوا ہی اور اوسکے تخت کے آگے
ایک گروہ سرداران عجم واعیان باحشم کا بڑی شان وشوکت سے کہڑا ہوا ہی پہلی جو بات
کہ حضرت مغیرہ رضہ نے کہی وہ یہ تہی کہ اے فیروزان تو خوب یاد رکہنا اصحاب رضہ ہرگز نہ لوٹینگے
جبتک کہ تیرا تاج قیمتی اور تخت زرین اور قلعہ محکم نہ لے لین یہ کہکر ایک چہلانگ مار کر فیروزان کی
برابر تخت پر جا بیٹہے غرض حضرت مغیرہ رضہ کی اس جرأت سے دشمنان دین کا شرمندہ کرنا تہا
فیروزان کے ملازمان خاص وخادمان باختصاص کو حضرت مغیرہ رضہ کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری

چاہا کہ حضرت مغیرہ رضہ کو کچھ ایذا دین آپ نے فرمایا کہ ہمکو تمہاری رسم نہین معلوم تھی سوائے اسکے
قاصدونکو رنجیدہ کرنا قانون جہانداری و آئین شاہی کے محض خلاف ہے تم ہمکو ایذا نہ دو فیروزان
نے کہا کہ اے مغیرہ رضہ روے زمین پر کوئی قوم ایسی بد نصیب و محض محتاج نہین ہے جیسے کہ عرب
کے لوگ نہایت ہی مفلس اور بیک بلکہ بھکڑ ہین تو اب تو جا اور اپنے یار ونسے کہدے کہ اگر تم اپنی
سلامتی چاہتے ہو تو خیر اسی مین ہے کہ تم ہمارے ملک سے نکل جاؤ اور اگر صرف کہانے اور کپڑے
کے لالچ مین اپنے گہر ونکو چہوڑ کر نکل پڑے ہو تو ہم بقدر حاجت تمہارے کہانے پینے کو دیسکتے
ہین مزید بران تمہارے کہیتو نکے لیے بہی جو تمہاری معاش کیواسطے کافی و وافی ہو کچھہ زمین
بخشش کر سکتے ہین حضرت مغیرہ رضہ نے جواب دیا کہ بلاشک پہلے ہم نہایت ہی مفلس اور
محتاج تھے مگر خدائے پاک نے ہمارے اوپر فضل کیا کہ ہم مین اپنا رسول برحق بہیجا ہم اونکی
اوپر ایمان لانے اور اتباع کرنیکے سبب سے غنی و تونگر ہو گئے اور اب قادر توانا نے بسبب
قبول کرنے مذہب اسلام کے ہمارے ضعف کو قوت سے اور ذلت کو عزت سے بدل دیا چونکہ
تمہارے بادشاہ نے خدا کے رسول مقبول کی قدر نہ پہچانی اور آنحضرت صلعم کے فرمان واجب
الاذعان کو چاک کر ڈالا اسوجہ سے ملک و دولت ساسانیو نکو زوال آگیا اب خلاصہ بات
یہ ہے کہ یا تو تم اسلام قبول کر و یا جزیہ دو ورنہ خندق سے باہر نکلکر جنگ کی تیاریان کرو اور وقت
ہمارے اور تمہارے درمیان قاضی عدل حاکم ہوگا فیروزان نے اپنے ارکان دولت کیطرف
منہ کر کے کہا کہ اس عرب نے جو بات کہ حق تہی وہ سچ سچ کہدی بعد اسکے حضرت مغیرہ رضہ سے
کہا کہ اے مغیرہ رضہ اب تم اپنے لشکر کو لوٹ جاؤ مین چہارشنبہ کے دن باہر آکر لشکر عرب کو قتل
کرونگا چنانچہ فیروزان اپنے وعدہ کے مطابق لشکر اسلام کے مقابل مین آکر صف آرا ہوا
اسطرف سے صنادید عرب نے بہی اپنے اپنے لشکر کی صف بندی کی حضرت نعمان رضہ بن
مقرن المزنی نے قلب لشکر مین حضرت عمرو رضہ بن معدی کرب الزبیدی کو معہ ایک گروہ
سرداران عرب کے مقرر کیا اور حضرت اشعث رضہ بن قیس کندی کو ایک گروہ شجاع منتش

جو میدان سے بہاگنا ہی نہین جانتا تہا دیکر میمنہ پر قائم کیا اور حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ ثقفی کو
ایک گروہ دلیرون کا ہمراہ کر کے میسرہ کو مستحکم کیا اور اپنے ساتہہ ایک گروہ لیکر انتظام سامان
جنگ مثل تیر و تبر و نیزہ و خنجر مین مشغول ہوئے جب دلیران ہر دو لشکر و گردان ہر دو کشور مانند
بحر اخضر جوش و خروش مین آئے اوسدن صبح سے لیکر رات تک لڑائی کی چکی چلتی رہی اور خون
کی ندی بہتی رہی جب لڑتے لڑتے رات ہوگئی دونون فریق نے اپنے اپنے ڈیرہ مین
آکر ہتیار کہولدیے پہر پنجشنبہ کے دن چہارشنبہ سے بہی سخت تر جدال و قتال طرفین سے
واقع ہوئی شجاعان عرب نے نیزہ و خنجر و گرز و تبر سے عجمیون کے ہاتہیونکی سونڈین کاٹ کے
زمین پر ڈالدین چنانچہ بہت سے ہاتہی صدمہ سے گر کر مر گئے اور بہت سے زخمی ہو کر بہاگ
گئے غرضکہ یہ معاملہ مجملاً مذکور ہوا قلم کی مجال نہین ہے جو اوسکی تفصیل کر سکے پہر جمعہ کے دن حضرت
نعمان رضہ بن مقرن نے سفید لباس پہنا اور گہوڑے پر سوار ہو کے صف بندی لشکر مین مشغول
ہوئے اور انتظار اوس ساعت مسعود کا کرتے تہے کہ جسمین اکثر حضرت مقدس نبوی صلعم کفار
سے مقاتلہ کرتے تہے چنانچہ وہ وقت آیا کہ جسوقت امام جامع مسجد مین منبر پر کہڑے ہو کر خطبہ مین
پڑہتا ہے اللّٰهم انصر جیوش المسلمین اسی درمیان مین حضرت نعمان رضہ نے سپاہ گردون
اشتباہ سے فرمایا کہ مین تین مرتبہ تکبیر کہونگا پہلی تکبیر پر تم سب کمرین باندہ کے اور گہوڑونکے
تنگ مضبوط کر کے ہر طرح سے مستعد رہنا پہر دوسری تکبیر پر اپنے برچہونکی نوکین دشمنون کے
سینونکے طرف سیدہی کر کے تلوارونکو میانسے باہر لے لینا پہر تیسری تکبیر پر اہل عصیان و طغیان
کی بیخکنی و گردن زنی کرنا خلاصہ یہ کہ جب ہر دو جانب سے جنگ شروع ہوئی اور نوبت حرب و
ضرب کی پہونچی حضرت نعمان رضہ دل و جانسے مسلمانونکو جہاد کی حرص دلاتے تہے اور اظہار کلمۂ
توحید مین از حد سعی بلیغ فرماتے تہے اور کہتے تہے کہ آج ہمارے دل مین پردۂ غیب سے ایسا
گذرتا ہے کہ ہم ضرور ہی شربت شہادت کا چکہین گے اور حضرت سید کائنات صلعم کی ملاقات سے
مشرف ہونگے ہمارے بعد حذیفہ رضہ بن الیمان سردار لشکر ہون اور اونکے بعد جریر رضہ بن عبداللہ البجلی

اور بعد اونکے مغیرہ رضؓ بن شعبہ **نقل ہے** کہ جب آواز تیسری تکبیر کی لشکر ظفر پیکر کے کانمین پہونچی بہیئت مجموعی دشمنو نپر ٹوٹ پڑے حالت کشمکش جنگ مین ناگاہ ایک تیر حضرت نعمان رضؓ کے آلگا اوسیدم آپ شہید ہوگئے جب یہ کیفیت اونکے بہائی سوید رضؓ بن مقرن نے دیکہی نہایت ہی چستی کیساتہہ حضرت نعمان رضؓ کی لاش کو خیمہ مین اوٹہا لائے اور بہت ہی پہرتی کے ساتہہ اپنے بہائی کا لباس پہن اور ہتیار لگا اور گہوڑے پر سوار ہو نشان لیکر میدان جنگ مین جاموجود ہوئے مسلمان جو کفار کو فی النار کر رہے تہے جسدم اپنے سردار کیطرف نظر کرتے دیکہتے کہ حضرت نعمان رضؓ نشان لیے ہوئے میدان مین قائم ہین غرضکہ اوسوقت حضرت سوید رضؓ نے اپنی ایسی صورت بنائی کہ کسیکو حضرت نعمان رضؓ کی شہادت کا شبہ بہی نہین ہوا بلکہ آپکی اس حکمت عملی سے لشکر اسلام مین کسی طرحکا خلل نہ واقع ہوا اسی دن کی لڑائی مین ایک بہت بڑا سردار سربرآوردہ ملک عجم کا جسکا نام نوشجان تہا ایک جنگلی ہاتہی آراستہ پر سوار ہوکر میدان مین بڑی شان سے آکہڑا ہوا حضرت عمرو رضؓ بن معدی کرب نے اوس ہاتہی کے قتل کا ارادہ کیا اور اپنے بہتیجو نسے فرمایا کہ مین اس ہاتہی کے قتل کو جاتا ہون اگر مینے اسکی سونڈ کاٹ ڈالی فبہا اور اگر دشمنان دین آکر روک ٹوک کرین اور مستعد جنگ ہون توتم بہی میری مدد کرنا یہ وصیت کرکے حضرت عمرو رضؓ ہاتہی کیطرف متوجہ ہوئے نوشجان نے پے درپے اسقدر تیر بارانی کی کہ حضرت عمرو رضؓ کا جسم مجروح ہوگیا جب آپ کے بہتیجون نے اپنے چچا کی یہ حالت دیکہی فوراً مدد کو جا پہونچے اودہر سے نوشجان کے بہی متبع آگئے **قصہ مختصر** یہ ہیکہ طرفین مین خوب ہی ہتیار چلا اس درمیان مین حضرت عمرو رضؓ کو جو فرصت ملی موقع پاکر تلوار آبدار کا ایک ہاتہہ ہاتہی کے لگایا اوسکی سونڈ کٹ گئی ہاتہی چنگہاڑ کر بہاگا تہوڑی دور چلکر زمین پر گرکر مرگیا مسلمانون نے لپک کر نوشجان کو داخل دوزخ کیا حضرت جریر رضؓ بن عبد اللہ البجلی و حضرت طلحہ رضؓ بن خویلد الاسدی سپاہ نصرت پناہ کو بہت کچہہ ترغیب دلاتے تہے تاکہ دلاوران عرب جلد تر اس جنگ کا فیصلہ کردین اسی درمیان مین حضرت

عمرو رض بن معدیکرب نے اپنے یاروںسے فرمایا کہ میرا جی گواہی دیتا ہے کہ مین آج ضرور ہی شہید
ہونگا اور یہ بھی مین کہتا ہون کہ آج انشاءاللہ فرقہ ناجیہ یعنی مسلمانان عرب فرقہ ناریہ یعنی
گبران عجم کو ہلاک کرینگے اور مین بھی آج خدا کی راہ مین اپنا سر قربان کرونگا اور توشۂ آخرت
کا اپنے ساتھ لیجاؤنگا حضرت عمرو رض کے اس قسم کے کلمات رقت آیات سے دوستونکے دل
بھر آئے پھر حضرت عمرو رض گھوڑیسے اوترے اور اوسکا تنگ مضبوط کیا پھر سوار ہوئے اور تلوار
آبدار کو نیام سے باہر نکالکر لپکاتے ہوئے اور اوسکے جوہر چمکاتے ہوئے اور اشعار موقع مناسب
کے پڑھتے ہوئے اور بآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے اونکے ساتھ
سواران مذحج نے بھی موافقت کی جب ہر دو جانب سے دلیران جنگ آزما جدال و قتال
کرنے لگے گھوڑا حضرت عمرو رض کا ناخون لیکر سر کے بھل گرا آپ گھوڑیسے جدا ہوئے اتنے ہی
مین گبران عجم نے آپکو آکر گھیر لیا اور چارون طرفسے برچھے اور تلوارین مارنی شروع کین حضرت
عمرو رض بھی دشمنونکے دفع کرنیمین پوری پوری کوشش کرتے تھے یہانتک کہ آپکی تلوار
لڑتے لڑتے ٹوٹ گئی پھر دوسری تلوار جسکا نام ذی النون تھا نیام سے کھینچکر اسقدر مجادلہ و
محاربہ کیا کہ وہ بھی ٹوٹ گئی آخر کار بہرام نام ایک سردار گبران عجم نے آپکو تلوار سے شہید کیا بعد
اس قضیہ نامرضیہ کے پھر تو لشکر اسلام نے ایسی کوشش بلیغہ وسعی شدیدہ کو کام فرمایا کہ تمام
سپاہ روسیاہ گبران عجم کو درہم برہم کردیا اور تخت ایرانی اور تاج ساسانی کو خاک مین ملادیا
اور بکثرت ملعونان گبران عجم کو ہلاک کیا کہ جنکی تعداد اسّی ہزار آدمی ہے جب فیروزان نے اپنی
لشکر بداختر کی یہ حالت دیکھی خائف ہوکر چار ہزار خواص کیساتھ ایک پہاڑ بلند کی چوٹی پر چڑھ گیا
حضرت قعقاع رض بن عمرو ایک ہزار مرد شیر افگن ہمراہ لیکر اوسکے پیچھے روانہ ہوئے اور بہت جلد
اوسکو پکڑکر معہ اوسکے ساتھیونکے قتل کرڈالا اس فتح عظیم مین غنیمت جسیم مسلمانونکے ہاتھ لگی
حضرت سائب رض بن اقرع نے بعد نکالنے خمس کے تمام مال و متاع غنیمت کا مجاہدین دین
تقسیم کردیا چنانچہ فی سوار کے حصہ مین چھ ہزار درہم اور فی پیادہ کے حصہ مین دو ہزار درہم آئی

اخبار ونمین آیا ہے کہ تخارجان جوایک عظماء فارس سے تہا اور خسرو پرویز کے نزدیک اوسکی
بہت بڑی عزت تہی اور اوسکی بی بی جو نہایت ہی جمیلہ تہی بلکہ اپنے زمانہ کی عورتونمین بینظیر چونکہ
وہ حسینہ اکثر محلون شاہی مین بہی جایا کرتی تہی اسوجہ سے خسرو پرویز کی اوس سے آنکہہ لڑگئی
اور طبیعت ملگئی بسا اوقات بادشاہ اوس سے اختلاط رکہتا جب یہ بات تخارجان کو معلوم ہوئی
اپنی بی بی کو لیکر دوسرے شہر مین چلا گیا خسرو نے یہ خبر سنکر تخارجان کو بلاکر دریافت کیا کہ ہمنے
سنا ہے کہ تو آب شیرین کا چشمہ خوشگوار رکہتا ہے اور اوسکا پانی نہین پیتا ہے تخارجان نے
جواب دیا کہ اے بادشاہ مین تو اوس چشمہ سے پانی پیا کرتا تہا لیکن جب سے مین نے اوس
چشمہ کے گرد شیر کے قدم کے نشان دیکہے ہین خوف کے مارے اوس سے پانی پینا چہوڑ دیا
ہے پرویز تخارجان کی حسن گفتار اور متانت اظہار سے تعجب مین رہ گیا اور اوسیدم اپنے محلونمین
جاکر اپنی بیگمونکے تمام زیور اور حلّے جنکی تعداد از روئے عدد کے تین ہزار تہی لاکر تخارجانکی
بی بی کو عطا کیے اور ایک تاج مکلل جو یاقوت رمان اور گوہر غلطان مین مغرق تہا تخارجان کو
دیا جب تخارجان جنگ قادسیہ مین قتل ہوا اوسکی اولاد نے وے زیور اور حلّی اور تاج مرصع
نہاوند کے قریب کسی موضع مین دفن کیے تہے چونکہ اوسکی اولاد بہی جو متصرف تاج مکلل و زیور
و حلل کی تہی ماری گئی اسیلیے وہ بدستور اپنی جگہہ پر مدفون و مکنون رہی اوس موضع کے ایک
کسان نے آکر حضرت سائب رضؓ بن اقرع سے عرض کی کہ اگر میری جان و مال و اہل و عیال کو
امان دی جاوے تو آپکو ایسا ایک دفینہ بتادون کہ اوسکی قیمت کوئی جوہری نہ بتا سکے حضرت
سائب رضؓ نے فرمایا کہ اگر تو اپنے قول مین سچا ہے تو مین بہی تجہسے پکا عہد کرتا ہون کہ لشکر
اسلام مین سے کوئی متعرض تیری جان و مال و اہل و عیال کا نہوگا وہ شخص معتمدان حضرت
سائب رضؓ کو اپنے ہمراہ لیگیا اور اونکو وہ جگہہ جہان دفینہ تہا بتائی چنانچہ تاج مرصع کسری اور
زیور بے بہا اور حلّی گران قیمت بجنسہ برآمد ہوئے حضرت سائب رضؓ نے وہ سب سامان خوش
قماش حضرت حذیفہ رضؓ بن الیمان سپہ سالار لشکر اسلام کے پاس لاکر حاضر کیا حضرت حذیفہ رضؓ

نے خمس مال غنیمت سے نکالکر معہ اون دو چیزون نایاب کے جسمین لشکریونکا ازروے شرع حق نتہا حضرت سائب رض کے ہاتہون مدینہ منورہ کو روانہ کیا جب حضرت عمر رض نے اون دونون چیزون یعنی تاج مرصع وحلہ گرانبہا کو ملاحظہ کیا بارگاہ آلہی مین سجدے شکر کے بجالائے اور فرمایا کہ کیا خذیفہ رض ایسی چیزین بہیجکر چاہتا ہے کہ مجکو فتنہ مین ڈالے ابہی انکو کوفہ مین لیجاکر فروخت کرا اور اونکی قیمت کو بعد وضع خمس کے لشکر ظفر پیکر پر تقسیم کر حضرت سائب رض نے حسب الحکم خلیفۃ المسلمین وامیر المومنین کے وہ نفائس شایان کوفہ مین لیجاکر دو لاکہہ درہم کو عمرو مخذومی کے ہاتہہ فروخت کردین اہل ایمان فتح نہاوند کو فتح الفتوح کہتے ہین اسیلیے کہ بعد اس فتح کے پہر گبران عجم کو موقع لشکر جمع کرنیکا کبہی بہی حاصل نہوا کہ مسلمانونکی طرف رُخ کرین جب یزدجرد شہریار نے اپنے لشکر کی تباہی اور فیروزان کے قتل کا حال سُنا حیران وپریشان ہوکے چاہتا تہا کہ رے سے خراسان کی جانب بہاگ جاوے اسی اثنا مین حاکم طبرستان بکثرت تحفے لیکر حاضر ہوا اور بادشاہ سے عرض کی کہ جو ملک وقلعے ولشکر وسردار قبضۂ خادم مین ہین وہ سب حضور کی نذر ہین اگر شہریار عالم تشریف ارزانی فرماوین مین خدمت لائقہ مین کوتاہی نکرونگا یزدجرد نے اوسکی معروضہ کو پسند نہ کیا پہر استخارہ دیکہہ اور مشورہ لے لوگ دم ملک نیمروز مین بہاگ گیا او چندروز سجستان مین قیام کرکے طوس کی جانب روانہ ہوا تاکہ طوس کے قلعہ مین محصور ہو جائے کوتوال نے تحفے تو پیشکش کیے مگر قلعہ کے سپرد کرنیمین معذرت چاہی یزدجرد محروم ومایوس وہانسے پہرا اور مرو کیطرف چلاگیا اور اسی عمدہ شہر مین کام اوسکا تمام ہوا اسکی تفصیل انشاء اللہ تعم حضرت عثمان رض بن عفان کے زمانہ خلافت مین بیان ہوگی اسماء اون ملکون وشہرونکے جو زمانہ خلافت حضرت عمر رض مین فتح ہوئے یہ ہین۔ دمشق۔ محل۔ بعلبک۔ حمص۔ حلب۔ قنزئین۔ یرموک۔ ایلیا یعنی بیت المقدس۔ قیاصرہ ردم۔ مصر۔ اسکندریہ۔ حیرہ۔ مدائن۔ نہاوند۔ دینور۔ اصفہان۔ رے۔ قومس۔ طبرستان۔ اہواز۔ خوزستان۔ کرمان تا حدود مکران اصطرخ فارس۔ ونیز بکثرت دیگر شہر کہ اگر اون تمام کا حال لکہا جاوے تو اصلی مطلب اپنا

فوت ہوجاوے کیونکہ ہمکو اپنی تاریخ کے سات دفتر لکھنے منظور ہین یہ قول اخوند شاہ مؤلف
تاریخ روضۃ الصفا کا ہے اب ہم اس موقع مناسب پر جناب امیر رض کے کہ وزیر خوش تدبیر حضرت
فاروق الاعظم کے تہے اون خطبون کو جو آنجناب رض نے اپنی رائے صائب اور فکر ثاقب
سے درباب غزوہ روم و غزوہ عجم کے فرمائی شیعونکی نہایت مستند و متواتر کتاب نہج البلاغت سے
جسکی تعریف و توصیف تحت کلام الخالق و فوق کلام المخلوق ہے بلفظہ نقل کرتے ہین وہو ہذا
خطبہ قد شاورہ عمر بن الخطاب فی الخروج الی غزو الرّوم بنفسہ قد تکفّل اللّٰہ لاہل
ھذا الدّین باعزاز الحوزۃ وستر العورۃ والّذی نصرھم وھم قلیلٌ لا ینتصرون و
منعھم وھم قلیلٌ لا یمتنعون حیّ لا یموت انّک متیٰ تسیر الیٰ ھٰذا العدوّ بنفسک فتلقھم
فتنکب لا تکون للمسلمین کانفۃ دون اقصیٰ بلادھم ولیس بعدک مرجع یرجعون
الیہ فابعث الیھم رجلاً مجرّبًا واحفز معہٗ اھل البلآء والنصیحۃ فان اظھر اللّٰہ
فذالک ما تحبّ وان تکن الاخریٰ کنت ردءً للنّاس
مثابۃ للمسلمین ترجمہ مشورہ کیا جناب امیر رض سے حضرت عمر رض بن
الخطاب نے بنفس نفیس کوچ فرمانے واسطے جہاد طرف غزوہ روم کے (حضرت رض وزارت دستگاہ
انا لکم وزیر آخیر الکم منّی امیر آ نے بنظر مصلحت سراسر حکمت جواب مین فرمایا) بالتحقیق اللہ تعالیٰ کفیل
ہوا ہے واسطے متبعان اس دین پاک اور غالب کرنے اہل اسلام کے اور اونکی مستورات کی عزت
و حرمت کی نگہبانی کا اور جس خدا نے کہ اونکی مدد کی اوس حال مین کہ وہ کم تہے دشمن کا مقابلہ
نہین کر سکتے تہے اور اونکو دشمنوں سے روکا اوس حال مین کہ وہ کم تہے اونکے آگے نہین ٹہیر
سکتے تہے وہ زندہ ہے ہرگز فنا نہوگا اگر آپ بذات خود اس دشمن کیطرف جاؤگے اور مقابل
ہوگے تکلیف ہوگی بلکہ بڑی دقتین پیش آئینگی باینہمہ مسلمانونکا کوئی نگہبان اور پناہ نہ ہوگا
اونکے دور شہر و نمین اور تمہارے بعد اونکی بازگشت نہوگی جسطرف وہ رجوع کرین پس بہیجیے
اہل روم کی جانب ایک مرد آزمودہ کار اور روانہ کیجیے اوسکے ہمراہ جنگ دیدہ خیر خواہ لوگونکو

پس اگر اوسے خدا سے تعالی نے کفار پر غالب کیا تو یہ عین تمہاری مراد ہے اور اگر معاملہ برعکس
ہوا تو تم آدمیونکے مددگار اور مسلمانونکی بازگشت رہوگے **خطبہ** وقد استشارہ عمر بن الخطاب
فی الشخوص لقتال الفرس بنفسہ انّ ھذا الامر لم یکن نصرہٗ ولا خذلانہٗ بکثرۃٍ ولا القلۃٍ
وھو دین اللہ الّذی اظھرہٗ وایدہٗ حتّٰی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علٰی موعودٍ من اللہ
واللہ منجز وعدہٗ وناصر جندہٖ ومکان القیم بالامر کمکان النّظام من الخرز یجمعہٗ ویضمّہٗ
فان انقطع النّظام تفرق وماذھب ثمّ لم یجتمع بحذافیرہ ابدًا والعرب الیوم وان
کانوا قلیلًا فھم کثیرون بالاسلام وعزیزون بالاجتماع فکن قطبًا واستدر
الرّحاء بالعرب واصلھم دونک نار الحرب فانّک ان شخصت من ھٰذہ
الارض انتقضت علیک العرب من اقطارھا واطرافھا حتّٰی تکون ما
تدع وراءک من العورات اھمّ الیک ممّا بین یدیک انّ الاعاجم ان
ینظروا الیک غدًا یقولوا ھذا اصل العرب فاذا قطعتموہ استرحتم فیکون
ذٰلک اشدّ لکلبھم علیک وطمعھم فامّا ما ذکرت من مسیر القوم الٰی
قتال المسلمین فانّ اللہ سبحانہٗ ھو اکرہ لمسیرھم منک فھو اقدر علٰی تغییر ما
یکرہ واما ما ذکرت من عددھم فانّا لم نکن نقاتل فیما مضٰی بالکثرۃ وانّما کنا نقاتل بالنّصر والمعونۃ

ترجمہ اور جسوقت مشورہ طلب کیا جناب امیر رضؓ سے حضرت عمر رضؓ بن الخطاب نے اپنی ذات سے
تشریف لیجانے کا بارادہ جنگ اہل فارس کے (فرمایا جناب وزارت مآب رضؓ نے) بالتحقیق اس
کام کی فتح وشکست لشکر کی کمی اور زیادتی پر موقوف نہین ہے تحقیق یہ دین اللہ کا ہی جسے
اوسنے تمام ادیان باطلہ ومنسوخہ پر غالب کیا ہی اور قوت دی اوسکو یہانتک کہ پہونچا اوس حد
تک کہ پہونچا اور طلوع کیا اوس جگہہ (یعنی تمام جہان پر) طلوع کیا اور اللہ نے ہمسے وعدہ کیا ہے
غلبہ اسلام کا (یعنی اپنی کتاب مجید مین یہ اشارہ ہے جانب آیۂ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ الخ کی) اور خدا سچا کرنیوالا ہے اپنے وعدہ کا اور مددگار اپنے لشکر کا اور امیر اسلام

یعنی امام کا حال بمنزلہ اوس ڈوری کے ہے جسمین مُہرے پروئے جاتے ہین کہ وہ مُہرونکو
آپس مین ملاتا ہے اور یکجا کرتا ہے اگر ڈورا ٹوٹ جائے متفرق و پراگندہ ہو جائین پہر سب
جمع نہو سکین اور اہل عرب اب نسبت کفار کے اگرچہ کم ہین لیکن وہ شوکت اسلام کی وجہ سے
بہت ہین اور اتفاق اور اتحاد کے سبب سے کفار پر غالب اور بہاری ہین پس تم قطب آسیا کی
طرح اپنی جگہہ نہ چہوڑو اور چکّی عموماً کاروبار اسلام اور خصوصاً اہل عرب کی مدد سے گہماؤ اور
اونہین آتش جنگ مین نہ ڈالو اور نہ آپ کو اسلیے کہ اگر تم اس زمین سے یعنی مدینہ منورہ سے
باہر جاؤ گے ٹوٹ پڑینگے عرب تمپر گرد و نواح سے یہانتک کہ جو تم چہوڑ جاؤ گے اپنے پیچہے
مستورات ون اہل اسلام سے وہ دشوار تر ہو گا جو کچہہ کہ تمکو درپیش ہے (یعنی قوم عرب پر بہروسہ
کرنا نہ چاہیے شاید تمہارے چلے جانیکے بعد عرب کے لوگ طمع کرین اور مدینہ طیبہ مین فتنہ و فساد
ڈالین تو امور خلافت مین خلل واقع ہو گا) تحقیق جب عجم کے لوگ تمکو دیکہین گے کہینگے بیخ عرب
ہے یعنی جمیع اہل عرب کا پیشوا اگر تم اسے کاٹ ڈالو گے یعنی قتل کرد گے آرام پاؤ گے اور آسودہ
دل ہو جاؤ گے تو یہ بات بہت مشکل ہو گی تمہارے حق مین بسبب اونکے خیال بد کے اور وہ جو
تمنے بیان کیا اہل فارس کے چڑہ آنیکا اور اونکی پیش قدمی کرنیکا مسلمانونسے لڑنیکے لیے تو اللہ
پاک تمہارے جانیسے بہی زیادہ تر مکروہ رکہتا ہے اور وہ مکروہ کی تغیر و تبدل پر توانا تر ہے اپنی
قدرت کاملہ کے سبب سے اور وہ جو تمنے فرمایا اونکی کثرت کے بارےمین یعنی کفار عجم ہمسے قوت
مین زیادہ ہین تو ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بہت سے لشکر کیساتہہ
کفار سے نہین لڑتے تہے بلکہ ہمارا بہروسا لڑائی مین خاص امداد آلٰہی پر ہوتا تہا - اگرچہ
اولی العزمی و بیدار مغزی و شوکت و صولت حضرت امیر المومنین فاروق الاعظم کی خداداد
تہی تاہم رائے صائب و فکر ثاقب آنجناب رض کے وزیر خوش تدبیر و مشیر بے نظیر جناب امیر رض
کی بسا قابل صاد ہے ؎ وزیر چنین شہریار چنان ٭ جہان چون نگیرد قرار چنان ٭

رضی اللہ عنہما

ذکر شہادت سرور اصحاب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا

علماء اخبار رحمۃ اللہ ایسا بیان کرتے ہین کہ جب زمانہ عدالت نشانہ حیات حضرت عمر رض کا آخر
پہونچا ایک دن کعب الاخبار نے اونسے عرض کی کہ اے امیر المومنین اب آپ سفر آخرت کا
بندوبست کیجئے اور جو کچہہ منظور ہو لوگونکو وصیت دیجئے کیونکہ اب آپکی عمر شریف مین صرف
دو تین روز سے زیادہ نہین چونکہ حضرت عمر رض آپکو ہر حال مین تندرست پاتے تہے اس سبب
سے کعب الاخبار کی بات پر تعجب کرکے پوچہنے لگے کہ یہ بات تجکو کہانسے معلوم ہوئی کعب نے
کہا کہ توریت سے حضرت عمر رض نے کہا کیا توریت مین میرا بہی ذکر ہے کعب نے کہا ہان اکثر
آنجناب رض کے اعمال سجیہ وافعال رضیہ اوس کتاب مین مسطور و مذکور ہین اوسی زمانہ مین
مغیرہ رض بن شعبہ کا غلام جسکا نام فیروز ونیز ابو لولو تہا اور دین نصاریٰ رکہتا تہا حضرت عمر رض
کی خدمت مین آکر عرض کی کہ اے امیر المومنین رض مین جو کچہہ کہ مزدوری کرکے لاتا ہون میرا آقا
مجہسے بالکل لے لیتا ہے اسوجہ سے مجکو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر آنجناب رض حکم دیدین تو اوسمین سے
مجکو بہی کچہہ ملجایا کرے حضرت عمر رض نے اوس سے دریافت کیا کہ تو کیا پیشہ کرتا ہے جواب دیا کہ
بڑہئی کا اور معاش میری لوہاری سے ہی حضرت عمر رض نے فرمایا کہ جو کچہہ مغیرہ تجہسے لیتا ہے
نامنصفی نہین ہے پہر فرمایا آپنے کہ اے ابو لولو ہمنے سنا ہی کہ تو ہوا چکی خوب بناتا ہی اگر تو ہمارے
لیے ہوا چکی بنادے تو ہم اوسمین بیت المال کا غلہ پسوایا کرین ابو لولو نے نہایت خشمگین ہوکر کہا
کہ ہان تمہارے لیے ضرور ہی ہوا چکی بنائے دیتا ہون جسکا ذکر مشرق و مغرب تک پہونچے
یہ کہکر غائب ہوگیا حضرت عمر رض نے فرمایا کہ ضرور یہ غلام میرے مار ڈالنے کا قصد کریگا القصہ ابو لولو
درپے قتل حضرت عمر رض کا ہوا ایکدن صبح کے وقت حضرت عمر رض اپنی امامت سے مسلمانونکی جماعت کو نماز
پڑہا رہے تہے کسی طرفسے دوڑ کر محراب کے پاس جاکر پے درپے چہہ زخم بدن اقدس حضرت
عمر رض پر مارے ازانجملہ ایک زخم نیچے سرا در منہ کے کاری لگا جب حضرت عمر رض کو اوٹہا کر گہر مین

لیگئے حارث بن کلاہ کو بلایا تاکہ معلوم کرین کہ یہ زخم صحت پذیر ہین یا نہین اور کوئی مرہم بہی کارگر
ہوسکتا ہے یا نہین حکیم نے کہا کہ تہوڑا سا دودہ پلانا چاہیئے جب حضرت عمر رضہ نے دودہ پیا
اوسیدم خونسے ملکر زخم سے نکل پڑا حکیم نے ناامید ہوکر عرض کی کہ اے امیر المومنین رضہ جو کچہہ کہ
آپکو وصیت کرنا ہے کر لیجئے کیونکہ از روئے قاعدہ طب کے آپکا زندہ رہنا بس مشکل ہے اسی
درمیان مین کعب الاخبار حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عمر رضہ نے یہ دو بیت پڑہین جسکا ترجمہ
یہ ہے **ابیات** اخبار کرد کعب رضہ کہ از عمرت ای عمر رضہ * سہ روز باقی است درآن نیست اشتباہ
در عدل و داد گرچہ بسر کردہ ایم عمر * لیکن حذر ز حاسد بدکیش روسیاہ * بعد ازان اپنے صاحبزادہ
حضرت عبد اللہ رضہ سے فرمایا کہ ابہی ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کے حضور مین جا مگر یہ نہ کہنا کہ
امیر المومنین رضہ نے یون کہا ہی کیونکہ اب مین امیر المومنین رضہ نہین بلکہ یہ عرض کرنا کہ عمر رضہ آپ کو
سلام کہتا ہے اور اجازت چاہتا ہے کہ اپنے دو صاحب کے پہلو مین دفن کیا جاوے حضرت
عبد اللہ رضہ نے جاکر اجازت طلب کی حضرت عائشہ رضہ نے قبول کی پہر حضرت عمر رضہ نے وصیت کی کہ
بعد انتقال ہمارے بہی دوبارہ حضرت ام المومنین رضہ سے اجازت لینا اگر اجازت دین فبہا ورنہ ہم کو
مسلمانونکے قبرستان مین دفن کرنا اسی حالت مین ایک گروہ صحابہ مہاجرین رضہ و انصار کبار رضہ
نے حضرت عمر رضہ سے عرض کی کہ کسی لائق فائق شخص کو خلافت پر مقرر کر دیجئے حضرت عمر رضہ نے
فرمایا کہ یہ بار گران اپنی زندگی مین مین نے اپنے اوپر لیا اب بعد مرگ کیونکر اس بار گران کو اوٹہا
سکتا ہون اگر کسیکو خلیفہ مقرر کرون جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضہ نے کیا کہ وہ مجہسے بہتر تہے مناسب
ہے اور اگر کسیکو خلیفہ نہ کرون تو بہی زیبا ہے کیونکہ سرور اولاد آدم ع یعنی محمد مصطفی صلعم نے بہی
خاص کسیکو اپنا خلیفہ بتصریح نہین کیا ایک گروہ نے صحابہ رضہ حاضرین مین سے التماس کی کہ اے
امیر المومنین رضہ جمیع صحابہ رضہ آپ کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ رضہ حمیدہ خصال کی خلافت پر
راضی ہین فرمایا کہ مین ہرگز تجویز نہین کرتا کہ میری اولاد مین سے کوئی اس بار گران کو اوٹہاوے
کہ مجہسے روز جزا کو بازپرس ہو ایک شخص نے جو حضرت عمر رضہ کا بہت بڑا یار غار تہا از بس مبالغہ

کیا کہ حضرت عبد اللہ رضہ کو ضرور ہی خلیفہ کرنا چاہئیے حضرت عمر رضہ نے اوس سے خطاب کیا
کہ نہ تجکو عبد اللہ رضہ پر رحمت ہے اور نہ امت پر شفقت مین کس طرح پر ایسے شخص کو خلیفہ کرون
جو اپنی عورت کے طلاق کے مسئلہ مین وقفیت نہین رکہتا ہے یہ بات حضرت عمر رضہ نے
اسوجہ سے فرمائی کہ زمانہ حیات حضرت رسولخدا صلعم مین حضرت عبد اللہ رضہ نے اپنی بی بی کو
حالت حیض مین طلاق دی تہی جب یہ خبر حضرت رسول مقبول صلعم کو پہونچی حضرت عبد اللہ رضہ
سے فرمایا کہ اگر تو اپنی عورت کو طلاق ہی دینا چاہتا ہے تو طہر کے زمانہ مین دے تاکہ سنت
کے مطابق واقع ہو اب تو پہر رجوع کر اس قیل وقال کے بعد حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ منصب
خلافت کے لائق چہہ شخص ہین کہ اونکو حضرت رسول خدا صلعم نے جنت کی بشارت دی ہے
اول علی رضہ دوم عثمان رضہ سوم سعد بن ابی وقاص بن عبد اللہ رضہ چہارم زبیر رضہ پنجم طلحہ رضہ
ششم عبد الرحمن رضہ بن عوف۔ صحابہ رضہ کو چاہئیے کہ میرے انتقال کے تین روز بعد کسی
شخص کو اپنے درمیان مین سے خلیفہ کرنا **نقل ہے** کہ مسلمانون مین سے کسی شخص
نے حضرت عمر رضہ کی وصیت سنکر اصحاب شوریٰ پر طعن کی یہ خبر حضرت عمر رضہ کو پہونچی اوسکی بات کو
نہایت ہی مکروہ جانا اور فرمایا کہ مین نے حضرت رسولخدا صلعم کی زبان معجز بیان سے سنا ہے کہ آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ کوئی جگہہ ایسی نہو گی جہان علی رضہ کا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین نہو گا اور ایک مرتبہ حضرت
رسولخدا صلعم نے مجہسے فرمایا کہ عثمان رضہ بن عفان نماز رات کی پڑہتا ہے یعنی تہجد اوسپر ملائکہ آسمان کے
درود بہیجتے ہین مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلعم یہ کیا منقبت مخصوص عثمان رضہ ہی
کے لیے ہے فرمایا ہان البتہ عثمان رضہ خدا سے شرم رکہتا ہے کہ کہین اوس سے کوئی گناہ
یا خطا صادر نہو جائے اور طلحہ رضہ بن عبد اللہ وہ ہو کہ موسم سرما مین ایک شب حضرت رسول مقبول
سفر مین تہے کہ آپکا گہوڑا مر گیا آنحضرت مقدس صلعم نے دعا کرکے فرمایا کہ جو کوئی اپنی سواری سے
اوتر پڑے اور اوسپر رسول اللہ صلعم کا سوار ہو تو اوس سے ایسا راضی ہو کہ پہر کبہی اوسپر غصہ
نہ کرے دیکہا مین نے کہ طلحہ رضہ اوسی دم اپنے گہوڑے سے اوتر پڑے اور اپنا گہوڑا حضرت صلعم کی

سواری کیواسطے حاضر کیا اوسوقت آنحضرت ص نے طلحہ رض سے فرمایا کہ اے طلحہ رض یہ جبرئیل ع ہین
تجکو سلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ طلحہ رض سے کہدو کہ جہان کہین کہ سختی کے مقام پر قیامت
کے دن تیرا گذر ہوگا مین تیرے ساتہہ ہونگا اور زبیر رض بن العوام نے ایکدن حضرت رسول خدا ص
کو دیکہا کہ خواب مین ہین اور مکہیان آنحضرت ص کے چہرہ اقدس پر جمع ہورہی ہین جبتک کہ
حضرت رسولخدا ص بیدار ہون زبیر رض مکہیان ہانکتے رہے جب آنحضرت ص آرام فرماکر اوٹہے
فرمایا کہ اے زبیر رض یہ جبرئیل ع ہین تجکو سلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قسم ہے اوس خدا کی
کہ جسنے محمد ص کو نبی کیا قیامت کے دن مین تمہارے رخساروںسے چنگاریان آگ کی دور کرونگا
اور شرف عبد الرحمان بن عوف کا یہ کہ ایک دن حضرت رسول خدا ص حضرت عائشہ رض کے گہر مین
بیٹہے ہوئے تہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رض معہ اپنے صاحبزادون حضرت امام حسن رض وامام حسین رض
کے آنحضرت ص کے پاس تشریف لائین دونون صاحبزادے بسبب غلبہ بہوک کے روتے
تہے اور حضرت فاطمہ رض بہی اونکی گریہ وزاری ونالہ وبیقراری کی وجہ سے روتی تہین آنحضرت ص
نے جب یہ کیفیت ملاحظہ کی فرمایا کہ آلہی تو اوسکو بہت سی روزی دینا جو کوئی کہ میرے بچونکو
کہانا کہلاوے اسقدر ہی مین کسی شخص نے کنڈی کہٹکائی جب دروازہ کہولا دیکہا کہ عبد الرحمن رض
ایک طباق کہانیکا لبالب بہرا ہوا ہاتہہ مین لیے کہڑا ہے حضرت رسول خدا ص نے اندر آنیکی
اجازت دی عبد الرحمن رض نے آنحضرت ص کے روبرو وہ طباق رکہدیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ص
یہ ہدیہ ہے آنحضرت ص نے فرمایا کہ عبد الرحمن تیرے لیے جنت مقرر ہوئی اور خدا تعالی دنیا
مین بہی تجکو برکت کرامت فرمائیگا اوس کہانیسے حضرت رسول خدا ص معہ اپنے اہلبیت رض کے
سیر ہوگئے اور سعد رض کو حضرت رسول خدا ص اپنے دست مبارک سے تیر دیتے تہے اور وہ
کافرونپر مارتے تہے اوسوقت سنا مین نے آنحضرت ص نے سعد رض سے تیرہ مرتبہ فرمایا کہ اے
سعد رض تجہپر میرے مان باپ فدا ہون پس جو کوئی ان چہہ بزرگونسے بدگمانی رکہیگا وہ اپنے
نفس پر ظلم کریگا اوسوقت ایک جماعت نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رض آپ ہی کسی ایک

صاحب کو ان چھہ بزرگون مین سے سریر خلافت پر بٹھا دیجئے کیونکہ آپ خود ہی اونکے اوصاف حمیدہ بیان فرماتے ہین **نقل ہی** کہ جب امر خلافت شوری پر مقرر ہوا حضرت عمر رضہ نے حضرت ابو طلحہ رضہ انصاری سے فرمایا کہ اسلام تمہاری مدد سے غالب ہوا لازم کہ پچاس آدمیونکو انصار رضم سے منتخب کر کے شوری کیجیو اور اصحاب شوری کے گرد کسیکو پہٹکنے نہ دیجیو اور تم اونپر محافظ رہیو مگر جب وہ کسیکو طلب کرین تو اوسکو اونکے پاس بہیجیو اور اونکو تاکید اکید کرنا کہ وہ بہت جلد کسیکو ان چھہ والا مناقب اعلی مناصب بزرگون مین سے کسیکو مسند خلافت پر بٹھا دین اور اگر ایک شخص یا دو شخص یا چار شخص یا پانچ شخص مخالفت کرین تو ارباب خلاف کے درمیان ہیز تیغ تیز حکم ہو اور اگر ان چھہ شخصونمین سے تین ایک طرف ہون اور تین ایک طرف تو تم جانب داری اونکی کرنا جنمین عبد الرحمن بن عوف ہون اور چاہیئے اس جلسہ مین میرا لڑکا عبد اللہ رضم بہی حاضر ہو مگر وہ کسی معاملہ مین دخل نہ دے اصحاب ستہ یعنی اونہی چھہ بزرگونکو واجب ہے کہ خلیفہ کے مقرر کرنے مین تین روز سے زیادہ دیر نہ لگائین جب حضرت عمر رضہ اون چھہون بزرگونکو واسطے مشورے کے مقرر کر چکے آخر ماہ ذی الحجہ ۲۳ سنہ ہجری مین آپکا انتقال ہو گیا اور حضرت وصہیب رضہ بن رومی نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑہائی صحیح کتاب مین مذکور ہے کہ جب حضرت علی رضہ نے سنا کہ حضرت عمر رضہ کا انتقال ہو گیا بنفس نفیس آپ حضرت عمر رضہ کے دولت خانہ پر تشریف لائے اور یہ خطبہ پڑہا کہ اے عمر رضہ خدائے عزّ و علا تمپر رحمت کیجیو کہ مین سوائے آنجناب رضہ کے کسیکو نہین جانتا ہون کہ جسکے اعمال موافق افعال کے ہون میری دلی تمنا یہ ہے کہ خدا مجھسے بہی ایسی ہی ملاقات کرے جیسی کہ تمسے ملاقات کی میرا یقین یہ ہی کہ خدا تعالی تم کو اپنے حبیب صلعم اور اپنے حبیب صلعم کے خلیل یعنی ابو بکر رضہ سے جدا نکریگا اسلیے کہ مین نے بارہا حضرت رسولخدا صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تہے کہ ہمنے اور ابو بکر رضہ و عمر رضہ نے ایسا کیا اور ایسے چلے غرضکہ تم اونکے تیسرے ہتے ہر ذکر مین خدائے عزّ و علا تمکو بخشیو اے بیٹے خطاب کے تم خدا کی آیات بینات کے بہت بڑے عالم تہے اور تم سوائے خدائے عزّ و جلّ کے

کسی سے نہین ڈرتے تھے اور حکم آلہی کی تم بہت ہی کچھہ عظمت کرتے تھے اور خدا کے حکم کے
جاری کرنیمین تم کیسکی جانب داری نہین کرتے تھے حق پر رہتے تھے تم جوّاد یعنی بڑے سخی
تھے اور باطل پر تم بخیل تھے یعنی بیہودہ کام مین کوڑی خرچ نہین ہونے دیتے تھے دنیا مین
فقیر تھے اور آخرت مین غنی جب جنازہ حضرت عمر رضہ کا اوٹھا کر لیچلے بموجب وصیت کے پہر در
حجرہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ پر لاکے اجازت طلب کی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ مین اپنے عطیہ یعنی دی ہوئی چیز سے ہرگز نہ پہرونگی بعدہ حضرت ام المومنین رضہ نے
اپنی انگشت مبارک مین مشک ملکر حضرت عمر رضہ کے سر مقدس پر لگا کر ایک نعرہ مارا کہ وامحمّداوا
ابوبکرا رضہ تمہارا دوست عمر رضہ واسطے زیارت کے آکے اجازت داخل ہونیکی طلب کرتا ہے
جونہی یہ آواز جانگداز اہل مدینہ نے سنی نالہ و فریاد کرنے لگے کہ اونکے نالہ و فریاد سے زمین و
زمان مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا بعد اسکے آپ کے لاشۂ اقدس کو پہلوئے قبر مقدس حضرت ابوبکر رضہ
مین دفن کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اسماء عمال امیر المومنین حضرت عمر رضہ وقت وفات

عامل مکہ حضرت نافع رضہ بن عبد اللہ خزاعی عامل طائف حضرت سفیان رضہ بن عبد اللہ ثقفی عامل
بصرہ حضرت ابو موسیٰ رضہ اشعری عامل کوفہ حضرت مغیرہ رضہ بن شعبہ عامل مصر حضرت عمرو بن عاص رضہ
عامل حمص حضرت عمور رضہ بن سعد عامل دمشق حضرت معاویہ رضہ بن ابوسفیان۔ اور یہ بات ہم
اوپر ثابت کرچکے ہین کہ حضرت عمر رضہ کے وزیر الاعظم و مشیر معظم جناب حیدر کرار صفدر نامدار
منظہر العجائب علی رضہ ابن ابیطالب تھے مسدس

کی ہے خلافت آپ نے کس دہوم دہام سے شوکت بہی فخر کرتی تہی حضرت کے نام سے	ایران سے خراج لیا اور شام سے گر شبہ ہو تو پوچھہ لو تم خاص و عام سے

طہران اور عراق مین سکہ بٹہا دیا
گبرون کا نام ملک عجم سے مٹا دیا

اسمار ازواج حضرت امیر المومنین عمر رض بن الخطاب رضی اللہ عنہ

آنجناب رض نے چہہ عورتونسے نکاح کیے وے یہ ہین - [۱] زینب رض بن مظعون - [۲] ام کلثوم رض بنت اسد اللہ الغالب علی مرتضی ابن ابیطالب رض - [۳] ام کلثوم رض بنت جرویل - [۴] جمیلہ رض بنت عاصم - [۵] ام حکیم رض بنت الحارث بن ہشام - [۶] عاتکہ رض بنت زید بن عمر - سوائے ازواج موصوفہ کے دوسری یہہ بھی تہین - واضح ہو کہ حضرات شیعہ نکاح حضرت ام کلثوم بنت علی رض ابن ابیطالب سے انکار کرتے ہین بلکہ از حد اصرار چنانچہ رافضیون نے ایک کتاب اس باب مین مسمی کنز مکتوم فی حل عقد ام کلثوم بھی لکھی ہے اور اوسمین یہ خداع اختراع کیاہے کہ اسمار رجال اپنی طرف سے جہوٹ موٹ فرضی بناکر اون سچے رجال کی جوراوی صحت نکاح کے ہین تکذیب کی ہے چونکہ وے رجال حکم عنقا کا رکہتے ہین اسی وجہ سے اوسکا جواب ہنوز کسی اہلسنت نے نہین دیا کیونکہ جو چیز حکم گو گردسرخ کا رکہے البتہ اوسکے جواب مین دشواری ہوگئی اگر شیعہ ہمکو وہ اسمار رجال دین جنپر اونکو گونہ ناز ہے تو ہم انشاء اللہ اوسکی دہجیان اوڑاکر پہینکدین - صاحب روضۃ الصفا نے صرف یہ فقرہ لکہکر اپنے مذہب شیعگی کی حفاظت کی ہے کہ اسمار نسار عفت انتمار عمر رض واعداد اولاد او وتفصیل مناقب ومآثر او حوالہ بکتب مبسوط مغازی وسیر ہست - غرضکہ صاحب روضۃ الصفا نے اسی مصلحت سے اغماض کیاہے کہ اگر ازواج آنحضرت رض کا ذکر کرینگے ضرور ہے حضرت ام کلثوم رض بنت جناب امیر رض کی زوجیت کا اقرار کرنا پڑیگا کیونکہ جملہ تواریخ شیعان مین اس امر یقینی کا مذکور ہے بالخصوص تاریخ اعثم کوفی مستند مورخ شیعہ مین جو صاحب روضۃ الصفا کے نزدیک بھی نہایت ہی معتمد ہے صاف اقرار موجود ہے چونکہ ہمنے اظہار الہدیٰ مین صرف شیعونکی کتب کے حوالونپر بنظر اختصار اکتفا کی تہی اب صاحب معیار الہدیٰ کے جواب مین بجنسہ عبارت کا لکہنا بھی ضروری سمجہا گیا کیونکہ حکیم جیو تاریخ دان لکہتے ہین کہ اس نکاح کی بابت جو کچہہ تمنے لکہاہے سب غلط ہے کہین اس نکاح کی اصلیت کتب شیعہ مین نہین پائی جاتی اب ہم پہر اونکو خواب خرگوش سے

ہوش مین لاتے ہین اور اونکو یہ مضمون اونکی ہی مستند کتاب کا دکہاتے ہین **اول** ملانوراللہ
شستری شیعون کے شہید ثالث نے مجالس المومنین مین اس کارخیر کا باین الفاظ اقرار کیا ہی
کہ اگر نبی م دختر بعثمان رض داد ولی دختر رض بہ عمر رض فرستاد **دوم** شیعون کے شہید ثالث نے
دوسرے مقام پر لکہا ہے کہ بعد وفات حضرت عمر رض کے حضرت ام کلثوم رض کا نکاح ثانی محمد رض
ابن جعفر رض کے ساتہہ ہوا چنانچہ مجالس المومنین مین محمد رض بن جعفر سے یہ عبارت منقول ہی
کہ بعد از فوت عمر رض بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین رض مشرف گشتہ ام کلثوم رض را
کہ از روئے اکراہ در حبالہ نکاح عمر رض بود تزویج نمود **سوم** شیعونکے شہید ثالث نے تیسرے
مقام پر ابوالحسن علی ابن اسمٰعیل مجتہد شیعی اثنا عشری کے قول کو باین عنوان مجالس المومنین
مین نقل کیا ہے کہ اورا از چند امر پرسیدند کہ از انجملہ مقدمہ نکاح خلیفہ ثانی است جواب داد
کہ دادن دختر بہ عمر رض کہ جناب امیر المومنین را اتفاق افتاد بانجہت بود کہ اظہار شہادتین
می نمود **چہارم** شیعون کے شہید ثالث نے مجالس المومنین مین چوتہی جگہہ حرف بحرف
ذکر حضرت عباس رض بن عبد المطلب الہاشمی مین یہ مضمون لکہا ہے کہ عباس رض بن عبد المطلب
الہاشمی عم حضرت پیغمبر م از جانب پدر ہست و سادات صحابہ آنحضرت م و از اصحاب حضرت
امیر المومنین رض بودہ بعد ابیطالب تولیت سقایۂ حج می نمود و حضرت پیغمبر م اورا اکرام می
داشتی و تعظیم و تبجیل او می نمودی و فرمودی کہ حضرت عباس رض بمنزلہ پدر منست و عباس رض
در تخلف از بیعت ابی بکر رض با سائر بنی ہاشم موافقت نمودہ تابع رای حضرت امیر المومنین رض
بود چون عمر رض بن الخطاب جہت دعوی تزویج ام کلثوم رض دختر مہتر حضرت امیر رض نمود عباس رض
از حضرت امیر المومنین رض التماس و الحاح نمود کہ ولایت آن مطہرہ باو تفویض نماید چون
مبالغہ عباس رض دران باب از حد گذشت آنحضرت رض از روی اکراہ ساکت شدند تا آنکہ
عباس رض ارتکاب تزویج او از پیش خود نمود و بآن ظاہر الاسلام عقد فرمود ظاہرا بواسطہ
این وکالت فضولی و امثال آن آنحضرت امیر رض عباس رض را مانند دیگر یاران فدائی خود

راسخ در محبت و اخلاص نمیدانست - ہر چند کہ تمام جگہہ علامہ شستری کا بدل اقرار ہے مگر حکیم جیو لوگونکے دہوکا دینے کو اپنی طرفسے لکھتے ہین کہ پہر دلائل کثیرہ سے قاضی صاحب اس روایت کو موضوع ٹہیراتے ہین مگر حکیم جیو کی یہ چال ہے ہرگز ملا شستری نے اس امر بین سے انکار نہین کیا اور دہوکا دینا آپکا یہ ہے کہ تمہارے قاضی جی نے اس بحث کو البتہ ضعیف لکہا ہے کہ بعض راوی کہتے ہین کہ حضرت عباس رض کا اسلام قبل از فتح خیبر واقع ہوا اور بعض راوی کہتے ہین کہ قبل از فتح بدر حضرت عباس رض مسلمان ہوئے اور خبرین مشرکان مکّہ کی حضرت رسولخدا صلعم کو پہونچایا کرتے تہے پہر رسول خدا صلعم نے حضرت عباس رض کو خط لکہا کہ تم مکّہ مین قیام رکہو تو بہتر ہے اور اپنے اصحاب رض سے فرمایا کہ اگر تم معرکہ بدر مین عباس رض کو پاؤ تو اونکو قتل نہ کرنا اسکے بعد شیعون کے قاضی جی نے البتہ یہ عبارت پر خسارت لکہی ہے کہ جملہ روایات جو نسبت حضرت عباس رض کے لکہی گئی ہین وہ خلفاء عباسیہ رض کی خوشامد کے سبب سے علماء اہلسنت نے لکہی ہین چنانچہ اوسی قسم سے ایک حدیث شیخ جلال الدین سیوطی اور مثل اونکے دوسرون نے بہی کہ خلافت خلفاء عباسیہ کی تا قیام مہدی موعود منقطع نہوگی چنانچہ وہ عبارت مجالس المومنین مین باین عبارت مرقوم ہی صاحب کتاب استیعاب از ابو عمر و رض روایت نمودہ کہ عباس رض قبل از فتح خیبر مسلمان شدہ بود لیکن اسلام خود را پنہان میداشت و در روز فتح مکّہ اظہار آن نمود و از بعضی دیگر روایت نمودہ کہ اسلام او قبل از غزای بدر بود و اخبار مشرکان مکّہ را بحضرت پیغمبر صلعم اعلام می نمود و میخواست کہ بخدمت آنحضرت صلعم مسارعت نماید آنحضرت صلعم با و نوشت کہ اقامت تو در مکّہ جہت ما بہتر است از آمدن تو و لہذا در روز بدر باصحاب خود فرمودند کہ ہر کدام از شما در معرکہ با عباس رض ملاقات نماید او را نکشید و مخفی نماند کہ این روایات از انجملہ است کہ علماء اہلسنت بخوشامد خلفائی عباسیہ در ہم بافتہ اند و از قبیل احادیثی است کہ شیخ جلال الدین سیوطی و امثال او در عدم انقطاع خلافت ایشان تا قیام مہدی موعود در روایت نمودہ اند - دیکہو حکیم جیو ان روایتونکی نسبت

تمہارے قاضی جی ضعیف بلکہ محض دروغ لکھتے ہین نہ نکاح حضرت ام کلثوم رض وحضرت
عمر رض کی نسبت اگر تمکو اب بہی شبہ ہو تو ہمارے پاس آکر مجالس المومنین بین بچشم خود دیکھ
لیجئے مگر خدا کے واسطے بیچارے ناواقفونکو دہوکے دیکر گمراہ نہ کیجئے **پنجم** مصائب النواصب
مین ہے کہ محدثین کا اقرار ہے کہ نکاح حضرت ام کلثوم رض کا عمر رض کے ساتہہ جبراً اور اکراہ
سے ہوا **ششم** تہذیب مستند کتاب شیعونمین یہ حدیث مرقوم ہے قال عن محمد ابن احمد بن یحیی
عن جعفر بن محمد القمی عن القداح جعفر عن ابیہ علیہ السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی علیہ
السلام وابنہا زید بن عمر بن الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ولا یدری ایہما ہلک قبل فلم تورث احدہما من
الآخر وصلی علیہما جمیعا خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت ام کلثوم رض بنت حضرت علی رض سے
ایک بیٹا پیدا ہوا جنکا نام حضرت زید تہا لیکن دونون مان بیٹونکا ایک ہی وقت مین انتقال
ہو گیا مگر یہ نہین معلوم کہ پہلے کسنے قضا کی پس اونکے بعد کوئی وارث نرہا خدا اون سب پر
رحمت کیجیو **ہفتم** کتاب کافی کلینی مین حضرت امام جعفر صادق رض سے یہ حدیث صحیح منقول ہے
ہو اول الفرج غصب منا یعنی یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہمارے خاندان سے غصب کی گئی ہے۔
افسوس شیعہ آپ کو محب اہلبیت کہتے ہین اور بپردہ دوستی مین اہلبیت رسول مقبول صلعم
بالخصوص بضعہ بتول کی شان مین ایسے کلمات بے ادب و الفاظ غیر مہذب تحریر کرتے ہین
جو جہلا بہی اپنے دشمن کے حق مین ایسے کلام فواحش اللئام استعمال نہین کر سکتے ہین۔
افسوس ایسے مذہب پر اور حیف ایسی ملت پر اس موقع پر یہ امر حکیم جیو سے دریافت طلب ہے
کہ تم جو یہ لکھتے ہو کہ صاحب تہذیب و کلینی نے خوب ظاہر کر دیا ہے کہ یہ روایتین ناصبیونکی
ہین اور اونکی تردید بہی کر دی ہے پہر تمنے اوس مضمون تردید کو کیون نہ نقل کیا ہم بہی تو
تہذیب و کلینی سے ملا دیکہتے ہمارے پاس آپ کے اصول صحاح اربعہ موجود ہین آپکا دعوی غلط ہے
ہشتم قول مجتہد سید مرتضی کا جو تنزیہ الانبیا و مواعظ حسنیہ مین منقول ہے وہ یہ ہے انہ
علیہ السلام ما اجاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد وتہدد

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جناب امیر رض نے معاذ اللہ اپنی صاحبزادیکا نکاح حضرت عمر رض کے ساتھہ
دہشت اور ہیبت کے مارے کر دیا تہا انہیں شارح ابو القاسم قمی نے شرح شرائع مین جسکو بالک
بہی کہتے ہین شرائع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والہاشمیۃ غیر الہاشمی وبالعکس
کے ذیل مین لکہا ہے زوج علی بنت ام کلثوم من عمر ترجمہ جناب امیر رض نے اپنی
صاحبزادی ام کلثوم رض کا نکاح حضرت عمر رض سے کر دیا۔ اسکے جواب مین حکیم جیو نے لکہا ہے
کہ شرح شرائع مین ام کلثوم رض بنت علی رض کا لفظ آیا ہے شاید یہ وہ ام کلثوم ہون جو اسماء
بنت عمیس کے ساتھہ آئی تہین۔ اجی حکیم جیو آپکا دماغ بگڑ گیا حواس خمسہ ٹہیک نہین عقل پر
خیرگی چہا گئی جو ربیبہ کے معنی مین بنت کے لفظ کو استعمال کرتے ہین قطع نظر حکیم جیو یہ تو بوجہہ
کہ کلمہ ہاشمیہ کا اطلاق غیر ہاشمیہ پر کیونکر عائد ہو سکتا ہی سوائے اسکے شارح ابو القاسم نے زوج
علی بنت ام کلثوم من عمر کیون لکہا بلکہ بنت کی جگہہ ربیبہ کا لفظ لکہنا چاہیئے تہا اب شیعان متاخرین
متعصبین اپنے منہ پر ندامت کے تپانچے مار رہے ہین اونکے متقدمین محدثین تو ہاتہہ اپنے قلم
کروا گئے ہین۔ باقی رہی گفتگو اعتقاد کی سو یہ متعلق ایمان سے ہے نہ عناد سے بلا شک حضرت
شیر خدا کے دامادِ رشادی کی نسبت وہی نیک گمان رکہیگا جسکے دل مین وسوسہ من الجنۃ والناس
ابن سبائیکا اثر نہوگا نہ منافق اور یہ جو تم لکہتے ہو کہ صاحب روضۃ الاحباب نے اپنی کتاب روضۃ
الاحباب مین اور مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی نے ہدیۃ الشیعہ مین اور مولوی شاہ عبد العزیز
صاحب خاتم المحدثین دہلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے تحفہ کی گیارہوین باب مین اسطرح
لکہا ہے کہ زید رض بن عمر رض بطن سے ام کلثوم رض بنت علی رض کے پیدا ہوئے تہے جو کہ خانہ جنگی
فیما بین بنی عدی کے واقع ہوئی تہی سو اوس خانہ جنگی مین زید رض بن عمر رض کہ عمر اونکی بست
سال کی تہی شہید ہوئے اور اوسی روز اونکی والدہ ماجدہ حضرت ام کلثوم رض کا بہی انتقال
ہوگیا تہا پس اون دونون جنازون پر حضرت امام حسین رض اور عبد اللہ رض بن عمر رض نے نماز
میت کی پڑہی اسکی تردید مین حکیم جیو لکہتے ہین کہ اس تحریر سے شاہ صاحب وغیرہ کا بہتان

کرنا ظاہر ہوا کیونکہ روضۃ الشہدا و مقتل ابو مخنف و تحریر الشہادتین و تقریر الشہادتین وغیرہ مین لکھا ہو کہ حضرت ام کلثوم رضہ معرکہ کربلا مین موجود تہین اسکا جواب یہ ہے کہ جو ام کلثوم کہ معرکہ کربلا مین موجود تہین وہ دختر اسمار بنت عمیس تہین کیونکہ خود تمہاری ہی تحریر شہادت دے رہی ہے کہ حضرت عمر رضہ کا نکاح ام کلثوم بنت اسمار بنت عمیس کے ساتھہ نہین ہوا بلکہ بنت فاطمہ زہرا رضہ کے ساتھہ ہوا دیکہو تمنے لکھا ہے کہ اسمار بنت عمیس جو پہلے حضرت ابو بکر رضہ کی زوجہ تہین اونہون نے بعد انتقال حضرت ابو بکر رضہ کے جناب امیر رضہ سے نکاح کر لیا تہا اور اپنے ہمراہ ایک لڑکی جو صلب ابو بکر رضہ سے پیدا ہتی اور اوسکا نام بہی ام کلثوم تہا سو اوسکو واسطے پرورش کے جناب امیر رضہ کے گہر مین لائی تہین اوس لڑکی ربیبہ کا نکاح البتہ کتب سے پایا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضہ سے بحالت لاچاری ہوا اب تم ہی انصاف کرو کہ اسمار بنت عمیس ایک شیر خوارہ دختر محض بغرض پرورش جناب امیر رضہ کے گہر مین لائین اس سے ثابت ہوا کہ حیات حضرت عمر رضہ مین ام کلثوم بنت اسمار بنت عمیس سن بلوغ کو بہی نہین پہونچی تہین پس حضرت عمر رضہ کا نکاح کرنا بنت اسمار سے معلوم پہر اونسے اولاد ہونا بہی معلوم پہر اوسپر طرہ یہ کہ یہ نکاح بہی لاچاری کے درجہ کو ہوا حالانکہ بنت اسمار کے لیے لاچاری کی کوئی ضرورت نتہی کیونکہ معاذ اللہ باعتقاد پر فساد شیعان تمام دنیا کی لاچاری و مجبوری شیر خدا رضہ کے حصہ مین ہتی اور یا لاچاری حکیم جیو کے حصہ مین ہے کیونکہ بحث کرتے کرتے مجبور ہوئے اور کوئی راہ مفر کی نہ ملی تو گہبرا کر کہنے لگے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے بہی اپنی صاحبزادیونکا نکاح کافرونسے کر دیا تہا اس عبارت سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ویسا ہی جناب امیر رضہ نے کیا بہر حال بدلائل عقلی و نقلی ثابت ہے کہ حضرت ام کلثوم رضہ بنت فاطمہ زہرا رضہ و شیر خدا کا عقد حضرت عمر رضہ کے ساتھہ بالیقین ہوا جیسا کہ ہمنے مستند کتب شیعہ سے ثابت کر دیا۔ باقی حکیم جیو نے جتنے کہ اس باب مین اپنے کاغذ سیاہ کیے ہین وہ محض بے اصل ہین مصرعہ

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست

اسماء اولاد امجاد حضرت امیر المومنین عمر رض بن الخطاب کا

کل ازواج و سریہ سے آپ کے نو فرزند ارجمند اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئین۔ حضرت عبد الرحمٰن رض و حضرت عبد اللہ رض و حضرت زید رض و حضرت زید اصغر رض و حضرت عبد اللہ اصغر رض و حضرت عاصم رض و حضرت عیاض رض و حضرت عبد الرحمٰن اوسط رض ملقب ابو الخیر و حضرت عبد الرحمٰن اصغر رض و حضرت حفصہ رض زوجہ رسول خدا م و حضرت رقیہ رض و حضرت فاطمہ رض و حضرت زینب رض۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ

حضرت عبد اللہ رض و حضرت عبد الرحمٰن رض و حضرت حفصہ رض بطن حضرت زینب بنت مظعون سے پیدا ہوئے و حضرت زید رض و حضرت رقیہ رض بطن مقدس حضرت ام کلثوم رض بنت علی مرتضیٰ رض شیر خدا سے پیدا ہوئے مگر ان دونوں کی نسل باقی نرہی اگر باقی رہتی تو سید حسبی کہلاتے اور حضرت زید اصغر رض اور حضرت عبد اللہ اصغر رض بطن حضرت ام کلثوم رض بنت جرویل سے پیدا ہوئے اور حضرت عاصم رض بطن حضرت جمیلہ رض سے پیدا ہوئے اور حضرت فاطمہ رض بطن حضرت ام حکیم رض سے پیدا ہوئین اور حضرت عیاض رض بطن حضرت عاتکہ رض سے پیدا ہوئے اور حضرت عبد الرحمٰن اوسط رض بطن ایک سریہ سے پیدا ہوئے اور حضرت عبد الرحمٰن اصغر رض اور حضرت زینب رض دوسری سریہ سے پیدا ہوئے چنانچہ اکثر آپ کی اولاد امجاد سے سلسلہ باقی ہے اونکو شیخ فاروقی کہتے ہین۔

ذکر خلافت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کا

جب حضرت فاروق الاعظم رض نے دنیا سے سفر آخرت فرمایا اصحاب رض بمشورت ارباب فطنت ستہ ضروریہ حسب وصیت حضرت عمر رض کے مکان حضرت فاطمہ رض خواہر حضرت اشعث رض بن قیس میں

جمع ہوئے اور ہرایک صاحب نے اپنی مفاخرت مین باواز بلند خطبے پڑہے حضرت عبدالرحمن رض بن عوف نے اصحاب ستہ رض سے کہا کہ تین آدمی تین آدمیونکے اختیار مین ہو جاؤ حضرت زبیر رض نے کہا کہ مین اپنا معاملہ حضرت علی رض کی سپرد کرتا ہون اور حضرت طلحہ رض نے کہا کہ مینے اپنے اختیار کی باگ قبضہ اقتدار حضرت عثمان رض مین دی حضرت سعد رض بن ابی وقاص نے کہا کہ مین نے اپنا ولی حضرت عبدالرحمن رض بن عوف کو کیا حضرت عبدالرحمن رض نے کہا کہ مین اور میرا بہائی سعد رض دونون خلافت سے دست بردار ہین آخر کار تمام اصحاب مشورت نے امر خلافت حضرت عبدالرحمن رض ہی کی رائے جہان آرائے پر موقوف رکہا اور اونکے محاکمہ پر رضامند ہوکر سب کے سب اپنے اپنے گہر کو واپس آئے بعد برخاست اس جلسہ کے حضرت عبدالرحمن رض نے ایک معتمد شخص کو حضرت علی رض کے گہر بہیجکر دریافت کیا کہ اے علی رض اگر مین تمہاری بیعت نکرون تو تم کسکی خلافت پر راضی ہوگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین خلافت حضرت عثمان رض پر راضی ہونگا پہر حضرت عبدالرحمن رض نے دوسرا معتبر آدمی حضرت عثمان رض کو گہر بہیجکر درخواست کی کہ اے عثمان رض اگر مین تمہاری بیعت نکرون تو تمہارے نزدیک کون شخص خلافت کے لائق ہے جواب دیا کہ حضرت علی رض خلافت کی قابلیت رکہتے ہین پہر حضرت عبدالرحمن رض نے حضرت طلحہ رض وحضرت زبیر رض کو طلب کر کے فرمایا کہ اگر تم دونونکو خلافت نہ دیجاوے تو تم کسکی بیعت کروگے حضرت زبیر رض نے کہا کہ مین حضرت علی رض کی بیعت کرونگا اور حضرت طلحہ رض نے کہا کہ مین حضرت عثمان رض کی بیعت سے راضی ہون بعد اسکے حضرت عبدالرحمن رض نے حضرت سعد رض سے فرمایا کہ ہم تم دونون خلافت کے طالب نہین اب بتاؤ کہ تمہاری رائے مین کون سزاوار اس امر بزرگ کا ہے حضرت سعد رض نے جواب دیا کہ میرے نزدیک حضرت عثمان رض الیق تر ہین تب حضرت عبدالرحمن رض نے فرمایا کہ مین جہانتک غور کرتا ہون تو ان دو صاحبونکو ہی خلافت کے قابل پاتا ہون یعنی حضرت علی رض وحضرت عثمان رض کو حضرت مسور رض بن مخرمہ ہمشیرہ زادہ حضرت عبدالرحمن رض بیان کرتے ہین کہ اوس

رات کو جسدن حضرت عثمان رضہ کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی مین اپنے ماموں کے گھر جاکر سو رہا آنکھہ
جھپکی ہی تھی کہ میرے ماموں نے مجکو جگاکر فرمایا کہ مین تین راتونسے نہین سویا اب تو حضرت
علی رضہ و حضرت عثمان رضہ کے گھر جا اور کہہ کہ مجکو عبد الرحمن نے تم دونون صاحبونکی طلب کے
واسطے بہیجا ہے مین نے عرض کی کہ اے ماموں جان پہلے کن صاحب کے گھر جاؤن فرمایا
تجکو اختیار ہے پہر مین نے عرض کی کہ ہر دو صاحب علیحدہ علیحدہ تشریف لاوین یا باہمدگر فرمایا
دونون صاحب ایک ہی ساتھہ تشریف لاوین چونکہ میری طبیعت حضرت علی رضہ کیطرف زیادہ مائل
تہی اسلیے پہلے اونکے ہی دولت خانہ پر گیا آپ نماز مین مشغول تہے جب نماز سے فارغ ہوچکے
فرمایا کہ اے مسود رضہ کیون تکلیف کی مین نے عرض کی کہ میرے ماموں نے جناب کو بلایا ہے
آپنے فرمایا کہ سوائے میرے اور بہی کسیکو بلایا ہے مین نے عرض کی کہ ہان حضرت عثمان رضہ کو
بہی بلایا ہے پہر آنجناب رضہ نے مجھسے سوال کیا کہ ہم دونون مین سے کسکو پہلے بلایا ہے
مین نے عرض کی کہ اس بارہ مین مجکو مختار کیا ہے پہر آنجناب رضہ نے فرمایا دونون ساتھہ چلین
یا علیحدہ مین نے عرض کی کہ دونون صاحب ایک ساتھہ ہی تشریف لے چلین مگر آنجناب رضہ
تہوڑی دیر توقف فرماوین مین ابہی حاضر ہوکر جناب کو لیے چلتا ہون پہر مین حضرت عثمان رضہ
کے دولت خانہ پر گیا اوسوقت میرے اور حضرت عثمان رضہ کے درمیان مین وہی گفتگو ہوئی
جو کہ میرے اور حضرت علی رضہ کے درمیان مین گفتگو ہوئی تہی پس ہم تینون متفق ہوکر حضرت
عبد الرحمن رضہ کے پاس گئے بعد بہت سی قیل وقال کے حضرت عبد الرحمن رضہ نے حضرت
علی رضہ سے کہا کہ اے علی رضہ اگر تم میری متابعت کرو تو مین کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم اور
افعال ابوبکر رضہ و عمر رضہ پر عمل کرون حضرت علی رضہ نے جواب دیا کہ بقدر ہمت و جہد و طاقت و وسعت
و قوت اپنی کے یقیناً متابعت کرونگا بعد اسکے حضرت عثمان رضہ سے بہی اسی قسم کے کلمات کہے
حضرت عثمان رضہ نے بہی بدل و جان تمام قبول کیے اوسوقت حضرت عبد الرحمن رضہ نے کہا
کہ اب دونون صاحب اپنے اپنے گھر کو تشریف لیجاوین کل یہ امر ایک مجمع خاص و عام مین

فیصل ہوگا دوسرے دن علی الصباح مہاجرین رض وانصار رض وتابعین اخیار مسجد نبوی مین
جمع ہوئے اس کثرت سے اصحاب سعادت انتساب جمع ہوئے کہ مسجد مین تل رکھنے کو جگھہ
نہتی جسدم صبحکی نماز ہوچکی حضرت عبد الرحمٰن رض نے منبر کے پہلو مین کھڑے ہوکر بعد حمد خدا و نعت
سید الانبیاء صلعم کے کہا ای اہل شوریٰ تم سب نے مجکو خلیفہ کے مقرر کرنے پر مختار کیا ہے یا نہین
جمیع مہاجرین رض وانصار رض نے کہا کہ ہان بلاشک ہم سب نے آپکو یہ کار خیر سپرد کیا ہے تب
حضرت عبد الرحمٰن رض نے فرمایا کہ مین نے حتی الامکان بہت کچھہ تحقیقات کی مین ہرگز کسی کو
خلیفہ نہ کرونگا جبتک کہ اوسکو افضل نہ سمجھونگا اوسوقت کہا کہ اے علی رض اوٹھو اور میرے پاس
تشریف لاؤ حضرت علی رض جب حضرت عبد الرحمٰن رض پاس آئے حضرت عبد الرحمٰن رض نے
حضرت علی رض کا ہاتھہ پکڑا اور جو باتین کہ کل کی رات کہین تہین وہی پہر ظاہر کین جناب امیر رض
نے زبان فصاحت بیان اوسی جواب مین کہو لی جیسا کہ سابق مین مذکور ہوا اوسوقت حضرت
عبد الرحمٰن رض نے حضرت علی رض سے فرمایا کہ اب آپ اپنی جگھہ پر جاکر بیٹھیئے بعد اسکے حضرت
عثمان رض کو طلب کرکے جو کچھہ کہ اونسے شب گذشتہ مین کہا تہا زبانپر لائے حضرت عثمان رض
نے اوسکو نہایت ہی خوشی و رغبت سے قبول کیا اور اپنے واسطے کسی طرحکی شرط نہ لگائی حضرت
عبد الرحمٰن رض نے اپنا منہ مسجد کی چہت کی طرف کیا اور کہا کہ اے خدا تو سن لے اور گواہ
ہو جا کہ مین نے خلافت کا ہار حضرت عثمان رض کے گلے مین ڈالا یہ کہکر اپنا ہاتھہ حضرت عثمان رض
کے ہاتھہ پر رکہکر بیعت کی پہر جملہ مہاجرین رض وانصار رض وتابعین اخیار نے بے تکلف بیعت کی
مگر حضرت علی رض وابن عباس رض اپنی جگھہ پر بیٹھے رہے حضرت عبد الرحمٰن رض نے کہا ای علی رض
خدا تعالیٰ قرآن پاک مین فرماتا ہے وَمَنْ نَكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ حضرت علی رض
سنتے ہی اس فرمان واجب الاذعان کے حضرت عثمان رض کی جانب متوجہ ہوئے اور نہایت
ہی خوشی سے بیعت کی اس موقع پر واسطے رفع وسوسہ و دفع خدشہ حضرات اہل تشیع کے وہ
قول جناب امیر رض کا بجنسہ اصل نہج البلاغت سے نقل کیا جاتا ہے جسمین آپنے اپنی رضامندی

بیعت کی ظاہر کی ہے وہ یہ ہے لقد علمتم انی احق بھا من غیری واللہ لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ترجمہ البتہ تحقیق جانا تمنے کہ مین بمقابلہ دوسرون کے زیادہ تر خلافت کی قابلیت رکہتا ہون قسم ہے ذات خدا کی کہ سپرد کرتا ہون مین خلافت کو تاکہ سلامتی رہے مسلمانون کے کامونمین اسکی شرح ملا فتح اللہ کاشانی نے باین عبارت اپنی شرح نہج البلاغت مین لکہی ہے - درباب بیعت نمودن اصحاب رضہ بعثمان رضہ ہر آئینہ دانستہ اید بدرستیکہ من سزاوار ترم بامر خلافت از کسیکہ غیر من باشد قسم بذات خداوند کہ ہمی سپارم امر خلافت را و مناقشہ و منازعہ درین کار ندارم مادام کہ سلامت باشد کارہای مسلمانان از فتنہ و فساد و ظلم و عناد - بہرحال جناب امیر رضہ کا بیعت کرنا حضرت عثمان رضہ کے ہاتہو نپر برضا و رغبت ثابت ہوا اور صاحب کیون آپ بخوشی خاطر اظہار رضامندی فرماتے کیونکہ آنجناب رضہ کو تو اپنی وزارت ہی پر از بس ناز تہا شاید اس امر حق مین اہل باطل کو وسوسہ ہو تو ہم اوسکو بہی شیعونکی ہی مستند و متواتر کتاب نہج البلاغت سے رفع دفع کیے دیتے ہین وہو ہذا لما ارید علی البیعت بعد قتل عثمان کے ذیل مین یہ قول جناب امیر رضہ کا منقول ہے وان ترکتمونی فانا کاحدکم لعلی اسمعکم واطوعکم لمن ولیتموہ امرکم و انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا ترجمہ اور اگر معاف رکہو تم مجکو اس کام مین (یعنی خلافت نوبت چہارم مین) پس مین بہی ایک مثل تمہارے ہون شاید کہ مین سننے والا زیادہ ہون تم سب سے اور فرمانبردار زیادہ تم سب سے خاص جس شخص کو کہ خلیفہ کرو تم اوسکو اپنے کام کے واسطے مین تمہارے لیے درانحالیکہ وزیر ہون بہتر ہے مجہسے درانحالیکہ امیر ہون - اسکی شرح ملا فتح اللہ کاشانی نے اپنی شرح نہج البلاغت مین اسطرحپر لکہی ہے -

واگر بگذارید مرا درین امر پس من باشم ہمچو یکی از شما شاید کہ من شنواتر باشم از شما و فرمانبردار تر از شما مر کسی را کہ والی سازید شما او را در کار خود و من از برای شما درحالتیکہ وزیر باشم و معین و ظہیر بہتر است شمارا از من درحالتیکہ امیر باشم زیرا کہ درحالت متحمل شمایم بر مکروہات طبائع

از مصابرت در حرب و وقائع و تسویہ عطا در میان شما از مخالفت شرائع و در حالت وزارت و معاونت واجب نیست بر من مگر نصیحت و موعظت نہ الزام عمل و نہ دفع خلل و امر معروف و نہی منکر واجب است بقدر آنچہ مقدر باشد۔

ذکر توجہ فرمانے حضرت عثمان رضؓ ابی العاص و حضرت عبداللہ عامر رضؓ واسطے جنگ یزدجرد شہریار اور اوس کے بہاگ گنے کا طرف خراسان کے اور اوس کے مارے جانیکا

روایات تواریخ سے ثابت ہے کہ جب ۳۰ھ ہجری صلعم مین ساکنان اصطرخ جو محکوم و مطیع ارباب اسلام و اصحاب رضؓ ایمان تہے راہ راست سے منحرف ہوکر آمادہ سرکشی و نافرمانی کے ہوئے اور یزدجرد شہریار بہی معہ اپنے لشکر فارس کے اون سرکشونسے جا ملا جب گبران عجم کے اجتماع کی خبر خلیفۃ المسلمین امیر المومنین حضرت عثمان رضؓ بن عفان نے سنی حضرت عثمان ابی العاص رضؓ و حضرت عبد اللہ رضؓ بن عامر کو واسطے دفع کرنے اوس گروہ عصیان پژوہ کے تعینات فرمایا (بعض راویون نے بجائے حضرت عثمان رضؓ ابی العاص کے حضرت سعد رضؓ ابی العاص کو بیان کیا ہے) جب لشکر اسلام متوجہ ملک فارس کا ہوا اور بعد قطع منازل و طے مراحل منزل مقصود پر پہونچا اور یزدجرد شہریار سے جنگ و جدال و حرب و قتال مین مشغول ہوا فضل خدا سے مسلمان غالب ہوئے اور کافر مغلوب یزدجرد بادشاہ گبران عجم گہبرا کر ملک خراسان کیطرف بہاگ گیا حضرت عبد اللہ رضؓ بن عامر نے بسبب پیغام دینے اور التماس کرنے والی طوس کے اوسکے آدمی کو بطریق ہادی کے ہمراہ لیکر جنگل کی راہ سے روانہ ہوکے ولایت طبس کو صلح سے فتح کرکے پہر نیشاپور کیجانب توجہ کی اسی اثنا مین آپکو خبر صحیح پہونچی کہ یزدجرد شہریار دیار مرو مین قتل ہوکر داخل بوار ہوا تفصیل اس کے

اجمال کی یہ ہے کہ جب یزدجرد بحالت پریشان و بصورت دیوانگان حیران و پریشان بہاگکر اون بادشاہون وسلاطینون کی اولاد پاس مرو مین پہونچا جو ملازمت مین ہمیشہ اوسکے مفتخر رہتے تہے حاکم مرو کا کہ اوسکو ماہوئی سوری کہتے تہے نہایت ہی بدمزاجی و سختی لی کے ساتہہ پیش آیا چونکہ دولت و اقبال بنی ساسان کی معرض زوال و نقصان مین پہونچی تہی اسلیے اوسکی خدمت از قبس افعال ذمیمہ و اعمال قبیحہ کے ساتہہ کی یعنی ماہوئی سوری یزدجرد کیساتہہ بہت بُری طرحسے پیش آیا ماہویہ نے اپنے قاصد کو خط دیکر خاقان کیطرف روانہ کیا اور اپنے ملک مرو کی اوسکو خوشخبری دی چونکہ ماہویہ خاقان کا داماد ہی تہا اسواسطے اوسکی عرض قبول کرکے خاقان اپنا بہت بڑا لشکر لیکر دریائے جیحون سے پار اوتر کے سرزمین مرو خاص مین پہونچا یا ماہویہ نے شہر کے دروازے کہولدیے خاقان شہر مین داخل ہوا یزدجرد اس بلائے ناگہان سے آگاہ ہوکر پاپیادہ تن تنہا بہاگ نکلا اور قریب دو فرسخ کے راہ قطع کرکے ایک چکی والے کے پاس پہونچا اور چکی والے سے عرض کی کہ آجکی رات مجکو امان دے چکی والے نے کہا کہ اگر تو مجکو چار درم دے تو مین مالک چکی کو دون کیونکہ اسقدر درہم اوسکے میرے ذمہ قرض چاہئے ہین یزدجرد نے اوسیدم اپنی تلوار کا پرتلہ جسکی قیمت ایک ولایت کا خراج تہا چکی والیکو بخشدیا چونکہ یزدجرد تکان راہ سے درماندہ ہوگیا تہا چکی خانہ مین سوگیا اوس مردک بے انصاف نے قیمتی لباس شاہی کی طمع مین یزدجرد کو نہایت ہی بیرحمی سے قتل کیا اور اوسکی لاش کو تالاب مین پہینکدیا۔ **نظم**

زمانہ چو باد است و باد از نخست	نقاب از رخ گل بعزت کشد
پس از ہفتۂ در میان چمن	تنش را بہ خاک مذلت کشد
گہت بر نشاند بہ رخش مراد	گہت زیر پالان نکبت کشد

جب صبح ہوئی لشکر و رعیت ملک مرو نے ہمگروہ ہوکر خاقان پر یورش کی خاقان حیران ہوکر جنگل کی راہ سے بخارا کیطرف متوجہ ہوا مرو کے لوگ بادشاہ یزدجرد کی تلاشمین نکلے

اوسکا جسم تالاب مین پڑا ہوا پایا اور کپڑے اوسکے اوسی چکی والے کے پاس دیکھے چکی والیکو نہایت ہی بُری حالت سے قتل کیا ماہو یہ حاکم مرو نے جو دیکھا کہ تمام ملک مجھسے پھر گیا دہشت کے مارے اپنے ملک سے بہاگ گیا اور بسبب شامت اعمال و کفران نعمت کے حالت مسافرت مین ہلاک ہوا بعض مورخ کہتے ہین کہ ۳۱ھ ہجری مین یزدجرد قتل ہوا اور اوسکی لاش ماہو یہ اپنے ساتھہ لیکر اصطرخ کے گورستان شاہان گبران عجم مین رکھہ آیا اسی برس مین قسطنطین ہرقل نے لشکر جرار جمع کرکے دریا کی راہ سے ارادہ دیار اسلام کا کیا کہتے ہین کہ قسطنطین تین سو جہاز سرداران روم سے لبالب ہمراہ رکھتا تہا حضرت عثمان رض نے جب یہ حال سنا حضرت عبداللہ رض بن سعد رض کو دریا کی راہ سے اور حضرت معاویہ رض بن ابی سفیان رض کو خشکی کی راہ سے روانہ کیا بادشاہ روم و حاکم مصر متفق ہوکر درمیان دریا کے مسلمانوں سے جنگ و جدال کرنے لگے اور طرفین سے بکثرت خلق خدا مقتول و مجروح ہوئی آخر کار اولیائے اسلام ہی غالب ہوئے اور دشمنان دین مغلوب قسطنطین چند آدمیونکے ساتہہ جو ڈوبنے سے باقی رہے تہے جزیرہ صقلیہ مین پہونچا ساکنان صقلیہ کو جب معلوم ہوا کہ ہمارے جزیرہ مین بادشاہ روم بہاگ کر آیا ہے سب نے اوسکے پاس جاکر کہا کہ اسے قیصر تیری شومی طالع و نحوست بخت سے تمام قوم نصاریٰ تلف ہوگئی اب ہمین اسقدر سکت باقی نہین ہے کہ اگر سپاہ عرب استیصال نصاریٰ کا ارادہ کرین تو وہ اونکو لشکر درکنار تہوڑے سے ہی آدمی جمع کرکے مقابلہ کرسکین یا اپنے ملک سے اونکو ہٹا سکین بعد اس قیل و قال کے جزیرہ کے لوگون نے قسطنطین قیصر روم کو حمام مین قتل کر ڈالا۔

ذکر تسخیر خراسان اور تسلط مسلمانون کا کفار اشرار پر

جب امیر المومنین حضرت عثمان غنی رض توابع روم و توابع عجم وغیرہ سے فتوحات کامل حاصل کرچکے اوسکے بعد حضرت عبداللہ رض بن عامر کو لشکر فیروزی اثر دیکر نیشاپور کیجانب روانہ کیا

جب یہ خبر وحشت اثر حاکم نیشاپور نے سنی تمام لشکر اور رعیت کو لیکر ایک قلعہ کوہ مثال مین محصور ہو کر لڑائی مین مشغول ہوا اسی اثنا مین حاکم طوس حضرت عبداللہ رض سے جا کر ملا حضرت عبداللہ رض نے اوسپر نہایت ہی درجہ کی عنایت فرمائی جب محاصرہ کو چار مہینے گذر گئے اور شب و روز خوب ہی جدال و قتال ہوتی رہی عاقبت الامر بفضل رب اکبر مسلمانان عرب غالب آئے اور گبران نیشاپور مغلوب ہوے حضرت عبداللہ رض نے تمام اوس ولایت زر ریز کو ضبط کر کے بغرض تالیف قلوب و دانش نیک اسلوب حاکم طوس کے حوالہ کیا اور احنف رض بن قیس کو ہرات کیطرف بھیجا اور اپنے سردار تمام ولایت خراسان کے اطراف مین مقرر کیے جب خبر فتح نیشاپور کی ادنی و اعلی نے سنی بڑی جلیل القدر سردار ولایت نیشاپور اور ولایت سرخس اور ولایت مرو وغیرہ کی حضرت عبداللہ رض کے حضور مین حاضر ہوئے اور تہ دل سے ازراہ صلح کے مطیع و منقاد ہو گئے کسیکو طاقت سرکشی کی نہ ہی تمام روم و ایران و عرب و عجم مین اسلام کا ڈنکا بجگیا اور آیہ کریمہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ الخ کا سما اہل علم الیقین کی آنکھون مین پہر گیا کارنامہ خلفاء ثلثہ رض سے حق و باطل کی تفریق ہو گئی اور دستور العمل انہی حضرات سے آیۂ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی پوری تصدیق۔ کہان ہین محض لغو امیر حمزہ کی داستان کے دیکھنے والے کدہر ہین میان انیس و دبیر و مونس و دلگیر کی سراپا ہجو مرثیے سننے والے کہان ہین موضوعی وہ مجلس کے پڑہنے والے کدہر ہین مصنوعی حدیثونکے گڑھنے والے آوین اور خلفاء ثلثہ رض کی کارگذاریونکو چشم عبرت سے ملاحظہ فرمائین اور آنحضرات رض کی جانفشانیونکو نظر عبرت سے مشاہدہ۔ اب ہم اس موقع پر ایک قول جناب امیر رض کا شیعونکی معتبر و متواتر کتاب نہج البلاغت سے نقل کرتے ہین جسکو شبہ ہو وہ اصل سے ملا دیکھے اس سے بڑھکر اور کونسی تحقیق ہو گی کہ جسکی تصدیق جناب امیر رض فرما وین وہ یہ ہے انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یردونہ وانما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علےٰ

رجل فسموہ اماما کان ذلک للہ رضیً فان خرج من امرھم خارج فانہ عن الاسلام خارج ترجمہ تحقیق شان یہ ہے کہ بیعت کی مجھسے اوس گروہ مسلمانون نے جنہون نے کہ بیعت کی ہتی حضرت ابوبکر رضہ وحضرت عمر رضہ وحضرت عثمان رضہ کے اوپر اوس چیز کی کہ بیعت کی لوگون نے اونکے اوسپر یعنی خلافت پر پس نہین ہی واسطے حاضرون کے یہ کہ اختیار کرین کسی غیر کو اور نہین ہے واسطے غائبون کے یہ کہ رد کرین اوسکو جز این نیست کہ مشورہ کرنا مہاجرین رضہ وانصار رضہ کی رائے جہان آرائے پر موقوف ہے کیونکہ وے اہل حلّ وعقد ہین (اسکی تفسیر مین ملا فتح اللہ کاشانی یہ عبارت تحریر فرماتے ہین جز این نیست کہ مشورت کردن درامر خلافت برای مہاجرین رضہ ہست وانصار رضہ چہ ایشان اہل حل وعقد اند از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پس اگر جمع ہو جاوین کسیکے لیے یعنی وہی مہاجرین رضہ وانصار رضہ پس اوسکا نام رکھدیتے ہین امام یہی باعث رضامندی حضرت باری کا پس اگر کوئی اونکے فرمان سے نکل جاوے پس تحقیق وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے - دیکھو شیعو جو کوئی کلام معجز نظام امامؑ ہمام کو صحیح نہ سمجھے یا ازراہ غلطی کے کوئی خلاف تاویل کرے تو وہ ظالم اہل افراط وتفریط مین سے بقول جناب امیر رضہ سمجھا جاویگا ہم آنجناب رضہ کے اوس قول برحق کو بھی شیعہ ہی کی کتاب مستند نہج البلاغت سے نقل کرتے ہین وہ یہ ہے ھلک فی رجلان محبٌّ غالٍ ومبغضٌ قالٍ ترجمہ فرمایا جناب امیر رضہ نے کہ دو آدمی میرے سبب سے ہلاک ہوئے ایک وہ شخص کہ جو میری محبت مین غلو کرے جیسے کہ رافضی اور دوسرا وہ شخص جو میری دشمنی مین مبالغہ کرے جیساکہ خارجی بیت محبت شہ مردان عجوز بے پدریست ٭ کہ دست غیر گرفت است پای مادر او ٭ شاید اس موقع پر حضرات شیعہ یہ فرمانے لگین کہ جناب امامت مآب رضہ نے تقیہ کی حالت مین ایسا فرما دیا تہا تو یہ بات ہرگز قابل اعتبار نہو گی کیونکہ آپ میدان صفین مین ذوالفقار سے گردنین اپنے بہائیون اسلامی کی کاٹ رہے تہے چنانچہ آنجناب رضہ ہی کی ارشاد رشاد سے

جو نہج البلاغت مین منقول ہے ثابت ہے لما سمع امیر المؤمنین لعن اھل الشام من اصحابہ خطب وقال اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علیٰ ما دخل فیھم من الزیغ والاعوجاج والشبھۃ والتاویل

ترجمہ جسوقت سنا امیر المومنین رضؓ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یارونسے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچھ کہ داخل ہوا ہے اسلام مین بے رائی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے۔ بہرحال اس مقام دشوار گذار مین شیعہ تقیہ کو ہرگز سپر نہین بنا سکتے ہین۔

ذکر شہادت امیر المومنین حضرت عثمانؓ ذی النورین کا

روایت ہے کہ قبایل بنی ہذیل و بنی مخزوم و بنی غفار کو بہ نسبت عبد اللہ رضؓ بن مسعود بذلی و ابوذر غفاری رضؓ و عمار یاسر رضؓ کی رنجید گی تہی اسلیے ایک جماعت مصر سے مدینہ منورہ مین آئی اور حضور مین خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضؓ کے اپنے حاکم ولایت عبد اللہ بن سعد ابی سرح کی شکایت کی حضرت عثمان رضؓ نے ایک نصیحت نامہ تہدیداً و تنبیہاً عبد اللہ بن سعد ابی سرح کو لکہا تاکہ مظلومونکی دادرسی مین سعی کرے عبد اللہ نے اونمین سے بعضونکو تہدید کی اور بعضونکو تنبیہ اہل مصر کو یہ امر سخت ناگوار گذرا لہذا ایک گروہ عظماء مصر سے مثل علقمہ و عبد الرحمن بن عدیس السلوی و کنانۃ بن بشر اللیثی و سودان بن حمران السکونی ہزار جوانمرد لیکر مدینہ کیطرف روانہ ہوئے تاکہ ابن سرح کی سختی سے خلاصی پاوین اور اونکے ساتھہ مین محمد بن ابی بکر رضؓ و محمد بن حذیفہ رضؓ بہی تہے اور راہ مین کچھہ لوگ کوفہ کے اور کچھہ بصرہ کے بہی اہل مصر کے ہمراہ ہوکر بعد قطع منازل و طے مراحل باہر مدینہ طیبہ کے اوترے یہ لوگ تین قسم پر منقسم تہے بصرہ کے لوگ تو حضرت طلحہ رضؓ کو دوست رکھتے تہے اور کوفہ کے لوگ حضرت زبیر رضؓ کو اپنا یار جانتے تہے اور مصر کے لوگ اپنا محب حضرت علی رضؓ کو بتاتے تہے ارباب خروج نے

اصحاب رضا رسول مقبول سے شکایت ظلم ابن سرحکی کی چنانچہ اصحاب رضا رسول نے حضرت عثمان رضا
کو نصیحت کی کہ جب حضرت عثمان غنی رضا کو معلوم ہوا کہ مبادا اہل خروج مدینہ طیبہ مین فتنہ بپا کرین
حضرت علی رضا کو طلب کرکے فرمایا کہ اے ابوالحسن رضا اس معاملہ مین کیا کیا جاوے حضرت علی رضا
مرتضی نے عرض کی کہ اے امیر المومنین رضا اب مصلحت یہ ہے کہ آپ ایک عام دربار کرین
اور اوس مجمع مین آپ سب سے اپنے کیے ہوئے اور کہے ہوئے کی معافی چاہین تاکہ آپ سے
سب مسلمان خوش ہو جاوین حضرت عثمان غنی رضا نے اپنے وزیر مشیر کی رائے جہان آرائے
کو تہ دل سے پسند کیا اور حکم دیا کہ خلق اللہ مسجد مین حاضر ہو جب سب وضیع و شریف حاضر ہو گئے
اوسوقت حضرت عثمان رضا منبر پر گئے اور فرمایا کہ اے آدمیو تم خوب جانتے ہو کہ آدمی سے ہی
سہو و خطا سرزد ہوا کرتی ہے چونکہ مین بہی ایک آدمی ہون مجکو ہرگز معصومیت کا دعوی نہین
اگر مجہسے بہ مقتضائے بشریت کوئی قصور ظہور مین آیا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین اب بموجب
حدیث رسول مقبول م التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ توبہ کرتا ہون کیونکہ میرے حق مین
توبہ سے بڑہکر کوئی چیز نہین اسلیے کہ اب زمانہ میری عمر کا آخر پہونچا جس کسیکو کہ تم مین سے
کچہہ عرض کرنا ہو وہ اسوقت ہمسے بیان کرے ہم انشاء اللہ بوجہ احسن اوسکی دادرسی کرینگے
جب حضرت عثمان رضا خطبہ سے فارغ ہوئے مسجد سے اوٹہکر اپنے دولت خانہ مین تشریف
لائے تب حضرت علی رضا مرتضی نے آپ کے پیٹہہ پیچہے اوس مجمع خاص و عام مین فرمایا کہ ای
مسلمانو جو کچہہ کہ امیر المومنین حضرت عثمان رضا پر واجب تہا اوسکو ادا کر چکے خدا اونکو توفیق
رفیق کیجیو آدمی بہی تہوڑی دیر بعد حضرت عثمان رضا کی ملاقات کو گئے مروان اونسے نہایت
سختی سے پیش آیا یہ امر اونکو ناگوار گذرا خلاصہ یہ کہ اہل بغاوت نے دوبارہ یورش کرکے
خانہ خلافت آستانہ کو گہیر لیا حضرت عثمان رضا نے کہڑکی سے سر باہر نکالکر دیکہا اوسوقت اہل
فتنہ نے کچہہ اعتراض کیے حضرت خلیفہ دوران رضا نے ایسے معقول جواب دیے کہ اہل فساد
سنکر نادم و ساکت ہوتے اور فرمایا کہ ہمنے رسول خدا م کی زبان صدق ترجمان سے یہ حدیث

سنی ہے لایحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلثة الکفر بعد الایمان والزنا بعد الاحصان وقتل نفس بغیر الحق یعنی نہین حلال ہے خون امیرون مسلمانونکا مگر تین مین سے ایک کا جو کہ کفر کرے پیچھے ایمان کے اور زنا کرے پیچھے پردہ نشینی کے اور قتل کرے آدمی کو بغیر حق کے۔ قسم ہے اوس ذو الجلال کی جسنے مجکو توفیق ایمان کی دی ہے جبسے مین زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوا ہون بفضل خدا و ببرکت سید الانبیاء صلعم تک مجھسے کوئی شرک وکفر ظہور مین نہین آیا ہے اور کسیکو بھی آجتک مین نے ناحق قتل نہین کیا ہے اور قسم مجکو اوس عالم الغیب والشہادہ کی کہ اس گہڑی تک مین مرتکب زنا کا بھی نہین ہوا ہون امر واقعی یہ ہے کہ نہ کبھی زمانہ جہالت مین زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام مین بلکہ جبسے حضرت رسول خداصلعم نے میرے ہاتہہ کو اپنا دست پاک فرمایا ہے اوسدنسے سید ہے ہاتہہ سے مساس تک بھی نہین کیا ہے جب اعتراض کرنیوالون نے یہ جواب باصواب سنا مجوب ہوکر صلح کرنے پر راضی ہوگئے مگر کنانہ بن بشر ونیز دیگر رشتہ دار بشر کہ بانی مبانی اس فتنہ و فساد وکینہ و عناد کے تہے صلح پر راضی ہوگئے نہوئے بلکہ بیشتر نائرہ شرارت کے مشتعل کرنے مین کوشش کی جب حضرت عثمان رضنے دیکہا کہ اہل شر یعنی عزیز واقارب بشر کے درپے فساد ہین اوسوقت آنجناب رضنے حضرت عبداللہ رضا بن حضرت عمر رضا سے مشورہ کیا کہ اب تمہاری اس معاملہ مین رائے کیا ہے حضرت ابن عمر رضنے دریافت کیا کہ اہل بغاوت کا اس فساد سے مطلب کیا ہے فرمایا کہ اہل فتنہ چاہتے ہین کہ ہم مسند خلافت خالی کردین وہ جسے چاہین اپنی طرف سے کسیکو خلیفہ بنا دین حضرت ابن عمر رضنے جواب دیا کہ اے خلیفة المسلمین آپ خوب جانتے ہین کہ قیامت تک زندہ نہ رہوگے پس میری یہ رائے ہے کہ آپ خلافت کو ہرگز اہل فساد کے کہنے سے ترک نہ فرمادین اور نہ قتل سے ہراسان ہون ورنہ یہ امر داخل بدعت ہوگا اور ہمیشہ لوگ ایسا ہی کیا کرینگے جب چاہینگے اپنے امیر کو تخت امارت سے اوتار دیا کرینگے کیا آپکو یاد نہین ہے کہ حضرت رسولخداصلعم نے آپ کی شان مین یہ حدیث فرمائی ہے فلا

۱۵ فی روضة کافی کلینی و بایع رسول اللہ المسلمین و ضرب صلعم باحدی یدیہ علی الاخری لعثمان ۱۲

نزع قمیص الی اللہ تعالیٰ پس ظاہر ہے کہ مراد اوس قمیص سے امر خلافت ہے اب آپ
مخالفین کو بموجب کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کے دعوت فرمایئے اگر قبول کرین فبہا ورنہ
آپ معذور ہین حضرت خلیفہ دوران نے بمشورہ حضرت عبداللہ رضہ بن عمر رضہ کے حضرت مغیرہ رضہ
بن شعبہ کو قوم ناحق شناس کے پاس بھیجا حضرت مغیرہ رضہ نے مطابق کتاب الٰہی و موافق احادیث
رسالت پناہی صلعم کے بہت کچھہ پند دلبند فرمائین مگر مخالفین نے ناپسند کین جب حضرت مغیرہ رضہ
ناکامیاب واپس آئے پہر حضرت عثمان رضہ نے حضرت عبداللہ رضہ بن سلام کو بھیجا آنجناب رضہ
نے قوم سے جاکر فرمایا کہ ایہا الناس کیون تمنے ناحق خون خلیفہ زمان رضہ پر کمر باندہی ہے خدا و
رسول صلعم سے ڈرو اور اپنے امام کی اطاعت مین ثابت قدم و راسخ دم رہو اگر تم خلیفہ رسول خدا صلعم
کو شہید کردوگے تو جبتک کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تولد ہون یہ رسم خلق سے دور نہوگی اور یہ گناہ تمپر
ہمیشہ رہیگا دوسرے یہ کہ جب سے حضرت رسولخدا صلعم ہجرت فرماکر مدینہ معظمہ مین تشریف لائے
ہین اوسوقت سے اس بلدۂ شریف کے محافظ ملائکہ عظام ہین اگر عیاذاً باللہ تم خلیفہ رضہ کو قتل
کروگے تو وہ حفاظت سے دست بردار ہوجائینگے اور دشمنان دین تمہارے معاملات
پر تعرض کرینگے تیسرے یہ کہ تمہارے اوپر حضرت عثمان غنی رضہ کے بکثرت حقوق ہین اگر وہ آرامگاہ
مین خواب فرماتے ہون تو تم اونکو بیدار نہ کرو کیونکہ بہتر ادب ہے چہارم یہ کہ اب اونکا زمانہ زندگی
گذر چکا ہے پہر تم کیون آخری وقت مین آپکو ستاتے ہو غرضکہ اس پند دلپسند پر بہی اہل فساد
راضی نہوئے پہر حضرت عثمان رضہ خلیفہ برحق نے حضرت عمرو رضہ بن العاص کو بھیجا اہل بغاوت نے
اونکی بہی نہ سنی جب یہ سب سفیر یکے بعد دیگرے واپس آئے حضرت عبداللہ رضہ بن عمر رضہ نے
عرض کی کہ اے خلیفہ دوران رضہ یہ مشکل کام بغیر حضرت علی رضہ ابن ابیطالب کے کسی سے
حل ہوتا نہین معلوم ہوتا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضہ نے اوسیوقت جناب وزارت مآب کو طلب
فرماکر حکم دیا کہ آپ جاکر مخالفین کو نصیحت کیجئے چنانچہ حضرت وزیر الاعظم رضہ بحکم خلیفہ دوران رضہ
قوم بد اندیش پاس تشریف لیگئے اور مخالفین کو حضرت عثمان رضہ کی عنایت سے امیدوار کرکے

اور خود ذمہ دار ہو کے آستانہ خلافت نشانہ پر واپس آئے اور حضرت خلیفہ زمان رضہ سے عرض
کی کہ سردار ولایت مصر کے نالشی ہین کہ عبد اللہ بن سعد بن سرح موقوف کیا جاوے اور بجاے
اوسکے محمد بن ابی بکر رضہ مقرر ہو حضرت عثمان رضہ خلیفہ دوران نے بموجب مشورہ اپنے دستور المعظم رضہ
کے محمد بن ابی بکر رضہ کو امارت ولایت مصر پر حاکم کیا اور ایک فرمان واجب الاذعان لکھہ دیا
جب محمد بن ابی بکر رضہ نے اہل مدینہ سے رخصت ہو کر مصر کی راہ لی اور چند منزلین بہی قطع
کین ایک شخص کو دیکہا کہ حضرت عثمان غنی رضہ کے شتر پر سوار ہے اور مصر کیطرف جہپٹاتے ہوئے
جا رہا ہے اوسکو بلا کر پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا ہے سوار نے جواب دیا کہ مین قاصد
حضرت عثمان رضہ خلیفہ دوران کا ہون کچہہ پیغام خلیفہ زمان کا والی مصر کے پاس لیے جاتا
ہون کہا تیرے پاس کوئی خط ہے کہا نہین جب تلاشی لیگئی تو ایک خط سر بمہر نکلا اوسمین لکہا تہا
کہ فلان فلان شخص کو قتل کرنا اور مابقی کو قید رکہنا جب یہ مضمون دیکہا پہر سب واپس آئے
اور یہ حال جناب امیر رضہ سے بیان کیا حضرت دستور المعظم رضہ نے حضرت خلیفہ رضہ دوران سے
دریافت کیا فرمایا کہ اگرچہ شتر و مہر ہمارا ہے مگر بخدا سوگند یہ خط ہرگز ہرگز ہمارا نہین ہے جب
تحقیقات کی گئی معلوم ہوا کہ بانی مبانی اس کید عظیم کا مروان ہے جب مروان کو طلب کیا
حضرت عثمان رضہ نے بخیال فتنہ اوسکو گہر سے باہر نہ جانے دیا مخالفین کو یہ بات ناپسند گذری
اوسیدم دولت سراے حضرت خلیفہ برحق رضہ کا محاصرہ کر لیا اور پانی اندر جانا بند کر دیا جب
حضرت عثمان رضہ پر تشنگی غالب ہوئی ایک قاصد حضرت وزارت دستگاہ رضہ کے پاس بہیجا۔
جناب وزارت مآب رضہ نے اوسیوقت چند مشک پانی کی معرفت بنی ہاشم رضہ کے بہیجدین اور حضرت
امام حسن رضہ اور حضرت امام حسین رضہ کو ملازم در دار الخلافت کا فرمایا کہ شمشیرین کہینچکر پہرا دیا کرین
تا کوئی قصد جان حضرت خلیفہ دوران رضہ کا نہ کرے اسی طرح حضرت زبیر رضہ و حضرت طلحہ رضہ
نے اپنے صاحبزادونکو حکم دیا کہ تم بہی مثل حضرت حسنین رضہ کے حفاظت مین کوشش کرنا چنانچہ
چارون بزرگون نے حتی الامکان اپنی تاب و توان سے زیادہ سعی کی کہ کوئی مخالف گرد

درخلافت نہ پہٹکنے پایا طعن اس مقام پر بنابر تعصب صاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہے کہ جس زمانہ
مین حضرت عثمان غنی رض محصور رہتے تہے حضرت عائشہ رض واسطے ادائے مناسک حج کعبہ شریف کو تشریف
لے گئین حالانکہ یہ محض دروغ بیفروغ ہے کیونکہ صحیح تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت ام المومنین رض
قبل ازین حادثہ حرم محترم مین داخل ہو چکی تہین چنانچہ اسکی تصدیق بعض اون روایات سے
ہوتی ہے جو خود ہی صاحب روضۃ الصفا نے ذیل مین اسی طعن کے لکہی ہین ہوتی ہے۔
ازانجملہ یہ کہ جب حضرت صدیقہ رض کو یہ خبر کعبہ شریف مین پہونچی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فرمایا
اور یہ شعر پڑہا ؎ کریم را زکرم گر زیادہ گشتی عمر ٭ تراعطیہ ز حق عمر جاودان بودی ٭ جب
اہل خلاف نے دیکہا کہ دار الخلافت پر عظما بنی ہاشم رض پاسبان ہین موقع پاکر پس پشت دیوار
مکان کے نقب لگا کر اندر داخل ہو گئے متعلقان و غلامان حضرت عثمان رض نے قصد جنگ کا کیا
حضرت رض نے اونکو رو کدیا اور فرمایا اب وقت ہمارا آخر ہوا اسیلیے کہ شب کو ہمنے عالم رویا مین
حضرت رسول خدا صلعم کو دیکہا کہ آنحضرت صلعم فرما رہے ہین کہ اے عثمان رض کل تو روزہ ہمارے ساتہہ
کہولیگا خلاصہ یہ کہ اہل خلاف بعض کو قتل و زخمی کر کے محل کی چہت پر چڑہ گئے اور غافقی شقی نے
اوس حالت مین کہ حضرت عثمان رض نہایت صبر و اطمینان سے تلاوت قرآن مجید کی فرما رہے
تہے ایک تلوار ماری خون حضرت خلیفہ رض صائم و قاری کا آیہ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
پر پڑا جب اس واقعہ جانگزا کی خبر حضرت علی رض کو پہونچی گہر سے دوڑتے ہوئے تشریف لائے
ایک طپانچہ حضرت حسن رض کے رخسارہ مبارک پر مارا اور ایک تہپڑ حضرت حسین رض کے سینہ مقدس
پر لگایا اور حضرت عبداللہ رض بن زبیر رض اور حضرت محمد رض بن طلحہ رض کو بہت کچہہ جہڑکا اور فرمایا کہ
کس طرح سے خلیفہ رسول خدا صلعم شہید ہوئے حالانکہ ہمنے تمکو اونکی حفاظت کیواسطے مقرر فرمایا تہا
جب اون چارون صاحبزادون نے عذر معقول پیش کیا حضرت رض نے اونکی ایذا سے درگذر
کی روز جمعہ اوسط ایام تشریق مین شہادت واقع ہوئی عمر شریف ۸۲ برس کی ہوئی دو روز کم
بارہ سال خلافت کے روایات صحیحہ مستندہ مین وارد ہے کہ کسی شخص نے جناب امیر رض سے

سوال کیا کہ آنجناب رضہ حضرت عثمان غنی رضہ کے حق مین کیا فرماتے ہین فرمایا کہ آیۂ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى جنکی شانمین نازل ہوئی ہے حضرت عثمان رضہ اونکے پیشوا ہین اور آیۂ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا بھی رب الارباب نے جنکی شان مین نازل فرمائی ہے اونکے بھی مقتدا حضرت عثمان رضہ ہی ہین **روایت** ہے کسینے حضرت سعید رضہ بن المسیب سے پوچھا کہ حضرت عثمان رضہ کا کیا حال تھا جواب دیا کہ بلا شک وشبہ وہ مظلوم مقتول ہوئے قاتل اونکا البتہ ظالم ہے اسلیے کہ آپنے کسی سے مقاتلہ نہین کیا اور خدا یتعالیٰ اونسے بہت ہی راضی تھا۔ خلیفہ رضہ تھے نرم دل رحیم اور بزرگ کریم مقتدائے اصحاب عفت وصلاح کے پیشوای ارباب رشد وفلاح کے امیر ابرار ان قتیل فجار ان شب بھر بیدار رہنے والے ہر روز ایک قرآن ختم کرنے والے اپنی جانسے جوانمردی کی اجازت جنگ کی کسیکو ندے تاکہ مسلمانونکا خون نہو سچ تو یہ ہی کہ اب غزوات وفتوحات منتہی ہوئے اور تقسیم اموال غنائم منقطع **روایت** ہے کہ جب خبر شہادت حضرت عثمان رضہ کی حضرت سعد رضہ بن ابی وقاص کو پہونچی فرمایا کہ شروع زمانہ اسلام مین واسطے حفاظت ایمان کے ہم لوگ مدینہ منورہ مین آئے تھے اور اب دین کی محافظت کے لیے مدینہ طیبہ سے بھاگنا چاہیے اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جیسی امن چین سے زمانہ خلافت حضرات خلفاء ثلثہؓ مین لوگونکی گذری اب نہایت ہی دشوار ہے جب جنازہ تیار ہوا حضرت جبیر رضہ بن مطعم نے نماز پڑہائی اور بموجب رائے جہان آرائے حضرت مرتضیٰ علی رضہ کے خاص جنت البقیع مین دفن ہوئے طعن صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر مذہب شیعگی لکہا ہے کہ تین روز تک نعش حضرت عثمان رضہ کی بے گور وکفن پڑی رہی اور اونکے غلامون مقتولکو ذیاب وکلاب نے کہایا جواب اول تو یہ الزام محض غلط ہے کیونکہ باوجود موجودگی بکثرت عزیزون وغلامون حضرت عثمان رضہ کے کیونکر ایسا ہوا اور اگر اس اتہام کو صحیح بھی مان لیا جاوے تو معاملات شہدا رضہ کربلا معلی کی اس سے زیادہ تر قابل افسوس ہین ذرا شیعہ

اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور ہماری مظلومیت کی داد دین۔

ذکر عاملان حضرت عثمان غنی رض کا

مکہ معظمہ مین حضرت عبداللہ رض بن خضر حاکم تھے اور طائف مین حضرت قاسم رض بن ربیعہ ثقفی اور یمن مین حضرت یعلی رض بن امیہ جنکو یعلی رض بن منیہ بھی کہتے ہیتے اور بصرہ مین حضرت عبداللہ رض بن عامر اور کوفہ مین حضرت موسی اشعری رض اور ملک شام مین حضرت امیر معاویہ رض بن ابو سفیان اور حمص مین حضرت عبدالرحمن رض بن خالد رض بن ولید اور فلسطین مین حضرت علقمہ رض بن حکیم اور قرقیسا مین حضرت جریر رض بن عبداللہ البجلی اور آذربیجان مین حضرت اشعث رض بن قیس کندی اور اصفہان مین حضرت صائب رض بن اقرع اور ہمدان مین حضرت بشیر رض بن امیہ اور رے مین حضرت سعید رض بن قیس اور خراسان مین حضرت اخنف رض بن قیس اور مدینہ منورہ مین قاضی حضرت زید رض بن ثابت تھے اور مکہ معظمہ مین قاضی حضرت ابوہریرہ رض تھے اور ملک شام مین قاضی حضرت دردار رض تھے غرضکہ حضرت عثمان غنی رض کے زمانہ عدالت نشانہ مین بلخ تک فتوحات حاصل ہوچکی تھین چنانچہ حضرت اخنف رض کا بلخ سے واپس عرب ہونا اور بعد قطع منازل وطے مراحل بصرہ مین پہونچنا اسکی صداقت مین دال ہے۔

ذکر ازواج و اولاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا

اگرچہ صاحب روضۃ الصفا نے براہ تعصب مذہب شیعگی کے حضرت عثمان غنی ذی النورین رض کے ازواج رض و اولاد رض کا ذکر نہین کیا ہے تاکہ حضرت رسولخدا صلعم کی قرابت کسی پر ظاہر نہو لہذا ہم اس امر حق کو راست راست لکھتے ہین تواریخون مین آیا ہے کہ حضرت عثمان ذی النورین رض نے سات بیبیون سے نکاح کیا تھا اول حضرت فاختہ رض بنت غزوان دوم حضرت رقیہ رض بنت رسول اللہ صلعم سوم حضرت ام کلثوم رض بنت رسول اللہ صلعم بعد وفات حضرت رقیہ رض چہارم حضرت

ام عمرہ رضہ بنت جندب پنجم حضرت فاطمہ رضہ بنت ولید ششم حضرت رملہ رضہ بنت شیبہ ہفتم حضرت نائلہ رضہ بنت عرامضہ - اوران جملہ ازواج مطہرات رضہ سے آٹھہ فرزندار جمند اور آٹھہ دختر نیک اختر پیدا ہوئے - چنانچہ حضرت عبداللہ اکبر رضہ شکم حضرت فاختہ رضہ سے پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ اصغر رضہ بطن حضرت رقیہ رضہ بنت رسول اللہ صلعم سے ہویدا ہوئے مگر یہ صاحبزادہ عالی خاندان ایام طفولیت مین انتقال فرما گئے تھے اور حضرت عمر رضہ اور حضرت امان رضہ اور حضرت خالد رضہ اور حضرت مریم رضہ شکم ام عمرہ رضہ سے تولد ہوئے اور حضرت ولید رضہ وحضرت سعید رضہ وحضرت اُم عثمان رضہ بطن حضرت فاطمہ رضہ سے وجود مین آئے اور حضرت فراز رضہ اور حضرت عائشہ رضہ اور حضرت اُم امان رضہ اور حضرت اُم عمر رضہ شکم حضرت رملہ رضہ سے عالم شہود مین آئے اور حضرت امان اصغر رضہ اور حضرت اُزدی رضہ اور حضرت ام خالد رضہ بطن حضرت نائلہ رضہ سے متولد ہوئے اور روایات غیر مشہورہ مین وارد ہے کہ آنجناب رضہ کے سوائے فرزندان ودختران موصوف کے اور بھی دو صاحبزادیان پیدا ہوئی تھین ایک صاحبزادی حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلعم کے شکم محترم سے اور دوسری صاحبزادی ایک سریہ سے واللہ اعلم بالصواب -

ذکر خلافت امیر المومنین حضرت علی رضہ اسد اللہ الغالب ابن ابیطالب کا

روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ جب شہادت حضرت عثمان رضہ کو تین روز گذر ے اہل مصر نے حضرت علی رضہ کیخدمت مین التماس کی کہ اب آپ اپنے وجود باجود سے مسند خلافت کو زیب وزینت بخشئے اور اپنے ابر کرم کے آب سے چمن آمال رعایا کو تر وتازہ کیجئے شاہ ولایت پناہ رضہ نے فرمایا کہ ہمارا راضی ہونا اور نہ راضی ہونا کیا چیز ہے اسلیے کہ مدار اس کار خیر جلیل القدر رفیع الذکر کا خاص رضامندی اہل بدر پر موقوف ہے کیونکہ وہ بفضل خدا از روئے سعادت دنیوی اور مثوبات اُخروی کے جملہ اصحاب عظام رضہ واہل اسلام پر ترجیح صریح رکھتے ہین جب اہل مصر نے آنجناب رضہ سے یہ کلمات سنے او سیدہم حضرات اصحاب بدر رضہ کے پاس پہونچکر

اورعرض کی کہ آج حضرت عثمان رض کی شہادت کو تین روز ہوئے اب اہل جہان کو بغیر از
امام کوئی چارہ نہین ہے اگر بجائے آنجناب رض غفران مآب کے حضرت علی رض ابن ابیطالب
مسند نشین خلافت ہون تو نہایت ہی بجا و زیبا بل از ہمہ اولی ہی کیونکہ اب آنجناب رض سے
زیادہ تر کوئی اس زمانہ مین متقی و پرہیزگار اور سخی و ابرار نہین ہے سنتے ہی اسبات کے
وہ جملہ سعادت مآب رض حضرت علی رض کے حضور مین حاضر ہوئے اور گذارش کی کہ اے
امامت دستگاہ اب ہمکو آنجناب رض کے سوائے بعد اصحاب ثلثہ رض کے کوئی نظر نہین پڑتا کہ
سزاوار خلافت کا ہو ہم دیکھتے ہین کہ آنجناب رض کے مزاج مبارک مین بکثرت رغبت عدالت
کی ہے اور مشاغل مزخرفات دنیا سے قطعی نفرت اگر اب آنجناب رض مسند خلافت کو اپنی ذات
بابرکات سے آراستہ و پیراستہ فرماوین تو بعید از کرم عالی ہمم نہوگا جناب امامت دستگاہ
نے فرمایا کہ تم سب جسکی خلافت پر اتفاق کرو اور راضی ہو ہم بہی صدق دلسے اوسکے مطیع
و منقاد ہین کیونکہ ہمکو تو وزارت بمقابلہ امارت کے ازبس محبوب ہے یہ قول حضرت علی رض کا
نہج البلاغت مین باین عبارت منقول ہے انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا اصحاب عظام رض
نے جناب ولایت مآب کے اس عذر کو قبول نہ کیا اور اپنے التماس پر زیادہ تر اصرار کیا جب
مبالغہ یارونکا حد سے زیادہ گذرا جناب امیر رض نے فرمایا کہ یہ معاملہ بغیر حضوری حضرت طلحہ رض
و حضرت زبیر رض کے ہرگز ہرگز طے نہوگا پس اصحاب کرام رض نے کسی شخص کو ہر دو صاحب رض
کی طلب کیواسطے بہیجا ہر دو بزرگوار رض نے فرمایا کہ جسکے نام پر قرعہ پڑیگا ہم بہی اوسکی بیعت
کرلینگے جب قاصد واپس گیا اور حضرت طلحہ رض و حضرت زبیر رض کے جواب کو ظاہر کیا اصحاب رض
فطنت نے اوسکو ناپسند کیا پہر حضرت مالک اشتر رض تشریف لیگئے اور سیدہم حضرت طلحہ رض و حضرت
زبیر رض کو ہمراہ لے آئے اور حضرت حکیم رض بن جبلہ بہی حاضر محفل ہوئے حضرت علی مرتضی رض
نے اوس جلسہ خاص و عام مین حضرات موصوف رض کا بہت کچھہ اعزاز و اکرام کیا اور حضرت
طلحہ رض و حضرت زبیر رض سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم دونون صاحبون مین سے جس صاحبکو

سبیل خلافت کا ہو منظور فرمائیے ہم تمہاری اطاعت کو حاضر ہین ہر دو صاحب رضؓ نے جواب دیا
کہ بموجودگی آنجناب رضؓ کے ہم اس مرتبۂ عظمیٰ و منصب کبریٰ کی ہرگز تمنا نہین کر سکتے ہین
بعد اتفاق جملہ اصحاب رضؓ صغار و کبار خلافت نے حضرت علی رضؓ ابن ابیطالب پر قرار پکڑا سب سے
پہلے حضرت طلحہ رضؓ نے بیعت کی بعد اونکے اکثر اہل مدینہ نے بیعت کی مگر بعض نے اس کار
خیر سے مخالفت کی حضرت نعمان رضؓ بن بشیر انصاری انگشتہائے بریدہ حضرت نائلہ رضؓ زوجۂ
حضرت عثمان رضؓ اور لباس خون آلود حضرت عثمان رضؓ کا حضرت امیر معاویہ رضؓ کے پاس ملک
شام مین لیگئے اور کچھہ بنی امیہ بھی اونکے ہمراہ ہوئے اور کچھہ بنی امیہ پوشیدہ ہوگئے
اور موقع پاکر حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت مین مکۂ معظمہ پہونچے خلیفہ ہوتے ہی جناب امیر رضؓ نے
قصد عزل و نصب عمال ممالک مفتوحہ و مقبوضہ اسلام کا کیا جب یہ خبر حیرت اثر حضرت مغیرہ رضؓ
بن شعبہ کو پہونچی یہ صاحب بہت بڑے عابد و زاہد عرب کے تھے براہ دولتخواہی جناب امیر رضؓ
سے عرض کی کہ اے خلیفہ برحق رضؓ ابھی عزل و نصب عمال مین چندروز توقف فرمائے جب
آنجناب رضؓ سن لین کہ جمیع اہل اسلام نے بیعت کر لی اور تمام اقوام مطیع و منقاد ہوگئین
اوسوقت مین موقوفی و بحالی کا مضائقہ نہین ہے ورنہ بہت بڑے فتنے مسلمانونین پھیل پڑینگے
اور قسم قسم کی تشویش لوگونکو درپیش ہوگی جناب امیر رضؓ نے پند دلبند حضرت مغیرہ رضؓ کو ناپسند
کیا حضرت مغیرہ رضؓ اوس روز تو اپنے گھر کو چلے گئے دوسرے روز پھر جناب امیر رضؓ کے حضور مین
حاضر ہوئے جناب امیر رضؓ نے پھر درباب موقوفی و بحالی عمال کے ذکر کیا حضرت مغیرہ رضؓ نے
بھی بپاس خاطر عاطر آنجناب رضؓ کے ہان مین ہان ملادی اور عرض کیا کہ جو کچھہ آنجناب رضؓ نے
مصلحت سوچی ہے وہ عین صواب ہے اسیلئے کہ اس کارروائی سے موافق و مخالف کی
تمیز ہو جائیگی بعد برخاست جلسہ حضرت مغیرہ رضؓ دربار خلافت پناہ سے باہر آئے اتفاق سے
اوسوقت حضرت عبداللہ رضؓ بن عباس رضؓ سے کہ اوسیدم مکۂ معظمہ سے مدینہ منورہ مین داخل
ہوئے تھے ملاقات ہوگئی جب حضرت ابن عباس رضؓ جناب امیر رضؓ کی خدمت فیض برکت

مین پہونچے دریافت کیا کہ حضرت مغیرہ رضؓ کیون حضور پر نور مین حاضر ہوئے تہے جناب امیر رضؓ
نے فرمایا کہ مغیرہ رضؓ نے کل تو ہمسے ایسا کہا تہا اور آج اوسکے خلاف حضرت عبداللہ رضؓ نے کہا
کہ کل جو مغیرہ رضؓ نے کہا تہا وہ خاص نصیحت تہی اور آجکا کلام محض خوشامد جب حضرت مغیرہ رضؓ
نے یہ بات سنی کہا کہ جس شخص کو نصیحت ناصح مشفق کی پسند نہ آوے اور اوس سے کیا کہا جاوے
کل جو نصیحت قابل سننے کے تہی وہ تو آنجناب رضؓ نے نہ سنی اور آج جو آنجناب رضؓ کی مرضی کے
موافق بات کہی گئی نہایت ہی خوشی سے قبول کی **نقل ہے** کہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ نے
ابن عباس رضؓ سے دریافت کیا کہ کیون تم امیر معاویہ رضؓ کے عزل کرنے مین ہماری موافقت
نہین کرتے ہو حضرت ابن عباس رضؓ نے جواب دیا کہ حضرت معاویہ رضؓ اور اونکے اصحاب دنیادار
لوگ ہین اگر یہ لوگ یک قلم موقوف کیے جائینگے آنجناب رضؓ کو شاید شراکت قتل حضرت عثمان رضؓ
مین متہم کرکے کہنے لگین کہ آنجناب رضؓ ازراہ تغلب کے تخت خلافت پر بیٹہہ گئے ہین اسلیئے آنجناب رضؓ
چاہتے ہین کہ بیخطا و قصور اقربار واحباء خلیفہ مغفور رضؓ کو قطعاً برخاست کردین پس اسوجہ سے
عقائد اہل شام و عراق کے آنجناب رضؓ کی نسبت فاسد ہوجائین اور ایک دم سے ہمگر وہہ ہوکر
آتش مخالفت کو بہڑکائین اگر آنجناب رضؓ بنابر مصلحت صواب اندیش کے شروع زمانہ خلافت
مین ولایت شام کو حضرت امیر معاویہ رضؓ کے تحت مین رکہین تو نہایت ہی مناسب بلکہ سراسر
صواب ہوگا ہان بعد چند روز کے موقع پاکر اوس ولایت سے جدا کر دیجیئے گا جیسے کہ بال خمیر سے
جدا کیا جاتا ہے امیر المومنین رضؓ نے جواب مین فرمایا لا اعطینہ الا السیف یعنی ہم بغیر تلوار
کے اونکو نہ دینگے حضرت عبد اللہ رضؓ بن عباس رضؓ نے عرض کی کہ ای امیر المومنین رضؓ ذرا اس
کار مشکل کو خوب سوچ سمجھکر کیجئے گا اسی اثنا مین حضرت طلحہ رضؓ نے امارت بصرہ کی اور حضرت
زبیر رضؓ نے امارت کوفہ کی جناب امیر رضؓ سے درخواست کی جناب امیر رضؓ نے فرمایا کہ یہ تو بتاؤ
کہ ہمارا سوائے تم دونون صاحبون کے نصیر و مشیر کون ہے جب تم ہمسے جدا رہوگے تو ہم کس سے
مشورہ کرینگے اور کون ہماری مدد کریگا ہر دو صاحب جواب صاف پاکر خاموش ہو گئے غرضکہ

بہت کچھہ جناب امیر رضہ کو آپ کے خاص الخاص اصحاب نے سمجھایا مگر آنجناب رضہ نے مطلق خیال
نہ فرمایا چنانچہ ۳۵ھ مین آنجناب رضہ نے حضرت عثمان رضہ بن حنیف کو بصرہ کی حکومت پر بہیجا اور
وہانکے حاکم حضرت عبداللہ رضہ بن عامر کو بغیر سرزد ہونے کسی قصور کے موقوف کیا اور حضرت عمارہ رضہ
کو کہ ایک مہاجرین رضہ سے مہاجر تہے امیر کوفہ پر مقرر کیا اور یمن کا والی حضرت عبداللہ رضہ بن عباس رضہ
بن ربیعہ کو کیا اور حضرت قیس رضہ بن سعد بن عبادہ کو مصر کا حاکم کیا بعد اوسکے حضرت عبداللہ رضہ
بن عباس سے فرمایا کہ تم جاکر ملک شام کا انتظام کرو حضرت عبداللہ رضہ نے عرض کی کہ میرا جانا
مناسب نہین ہی کیونکہ مین آنجناب رضہ کا قریبی رشتہ دار ہون جناب امیر رضہ نے آپ کے عذر
معقول کو پسند فرماکے بجائے اونکے حضرت سہیل رضہ بن حنیف کو حکم کیا کہ تم نواح دمشق ومصر
کی طرف جاؤ جون ہی حضرت سہیل رضہ بن حنیف مصر مین داخل ہوئے مسلمانونکے دو فرقے
ہوگئے ایک گروہ نے جناب امیر رضہ کی اطاعت کی اور دوسرے گروہ کا یہ دعوی تہا کہ اگر جناب
امیر رضہ قاتلان حضرت عثمان رضہ شہید کو سیاست فرمادین تو ہم اطاعت کرین جب حضرت سہیل رضہ
موضع تبوک مین پہونچے سپاہ شام سے ایک گروہ اونکے پاس آیا اور دریافت کیا کہ کہانسے
آتے ہو اور کہان کو جاؤ گے حضرت سہیل رضہ نے جوابدیا کہ جناب امیر المومنین علی رضہ نے ہمکو
امارت شام پر مقرر فرمایا ہی گروہ شام نے کہا کہ نہ تو ہم تجکو امارت شام پر قبول کرتے ہین اور نہ جناب
امیر رضہ کی خلافت کو کیونکہ آنجناب رضہ نے ترک واجب کیا یعنی قاتلان حضرت عثمان رضہ سے قصاص
نہ لیا حضرت سہیل رضہ نے کہا کہ اور بہی کوئی اسبارے مین تمسے متفق ہی اوس گروہ نے
جواب دیا کہ تمام ملک شام کا اسپر اتفاق ہے حضرت سہیل رضہ یہ خبر وحشت اثر سنکر گہبرائے اور
فوراً مدینہ منورہ مین واپس آئے جب جناب امیر رضہ حالات اہل شام سے مطلع ہوئے آنجناب رضہ
کو از حد ہی رنج ہوا اور اس حادثہ جان فرسا کا ذکر بطریق مشورہ حضرت طلحہ رضہ وحضرت زبیر رضہ
سے کیا ہر دو صاحب نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین رضہ ہمنے تو پہلے ہی عرض کی تہی کہ حکومت
بصرہ وکوفہ کی ہمکو سپرد کیجئے آنجناب رضہ نے کچھہ خیال نہ فرمایا اب مصلحت یہ ہی کہ اجازت دیجئے

تو ہم حرم محترم مین جا کر عبادت وطاعت مین مشغول ہون کیونکہ اہل خلاف کو جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہم کو درباب خلافت آنجناب رض سے کوئی جہگڑا نہین ہی شاید اسوجہ سے اہل شام آنجناب رض کے مطیع ومنقاد ہوجاوین اور اگر کوئی دوسرا جہگڑا اوٹہہ کہڑا ہو تو ہم جانتے ہنین جناب امیر رض نے فرمایا کہ حتی الامکان ہم بہت کچہہ رفع نزاع مین کوشش کرینگے اور نہایت محبت سے ہر ایک کے ساتہہ سلوک مدارا کارروار کہینگے اگر اسپر بہی وہ نہ مانین گے تو ہم اونکو ناچار ہوکر تلوار سے روکینگے اور جو تم اجازت زیارت خانۂ کعبہ کی طلب کرتے ہو تو ہم بخوشی خاطر تمکو حج حرم محترم کی جانیکی اجازت دیتے ہین چنانچہ حضرت طلحہ رض وحضرت زبیر رض بموجب حکم محکم جناب امیر المومنین رض کے روانہ بجانب حرم محترم ہوئے۔ اسکے بعد صاحب روضۃ الصفا معتبر مورخ شیعہ المذہب نے بنا بر تعصب شیعگی بہت کچہہ راست ودروغ ملا کر بڑے آب وتاب سے واقعات جمل وصفین کو نقل کیا ہی اگرچہ جو کچہہ کہ امر واقعی فی مابین اولیاء کرام رض واصفیاء عظام رض وقوع مین آیا ہم کو اصل واقعہ سے انکار نہین ہے فی الحقیقت جو کچہہ کہ بمقتضاے بشریت طرفین سے ظاہر ہوا وہ ہرگز قابل تکرار نہین مگر اسقدر ہم ضرور ہی کہہ سکتے ہین کہ معاذ اللہ حسب عقیدہ علنیدہ حضرات شیعہ کے جناب امیر رض ہی خاطی وعاصی ٹہیرتے ہین وہ یہ کہ آنجناب رض نے اس مرتبہ اپنی بہت بڑے فرض منصبی کو شکست کردیا یعنی قطعاً تقیہ توڑ دیا اور ذوالفقار نکالکر میدان مین نکل کہڑے ہوئے نہ حدیث سکوت کی تعمیل کی اور نہ اپنے قول کی تکمیل قطع نظر باوصف ایسی جبارت وقدرت کے آنجناب رض نے باعتقاد پر فساد حضرات شیعہ کے اور بہی بہت سے فرائض ترک کیے از انجملہ یہ باوجود اسکے کہ شیعونکے عقیدہ کی روسے متعہ شریفہ سے بڑہکر کوئی عبادت نہین ہے اور نہ اس افضل الطاعت سے زیادہ صوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ کو نسبت پہر آنجناب رض نے کیون ایسی فرض کو ترک فرمایا نہ خود کیا نہ اپنی اولاد امجاد کو کرنے دیا جملہ کتب شیعان پاک شاہد ہین از انجملہ یہ کہ باوجود علم الیقین ترکہ ملک فدک حوالہ ورثاء حقدار کے نہ کیا بلکہ معاذ اللہ مثل غاصبان خود بدولت ہی متصرف رہے از انجملہ یہ کہ از روے حق الیقین کے آنجناب رض کو بہرہ کامل علم الیقین سے

فنظرت فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذا المیثاق فی عنقی

حاصل یہ تہا کہ مدار تمام کاروبار اسلام کا صحت ترتیب کلام ربانی ہی پر موقوف ہے پہر کس لیئے آنجناب رض نے اصل ہدایت کو گم کر دیا اور کیون معاذ اللہ قرآن ناقص عثمانی رض کو رائج ہونے دیا چنانچہ اسکا اقرار انوار الہدیٰ و میعار الہدیٰ مین متعدد مقام نامناسب پر بکثرت موجود ہے ؎

چشم سر ہے تو دیکہہ لو صاحب ٭ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے

علی ہذا القیاس بسبب تقیہ توڑنے جناب امیر رض کے بعقیدہ شیعان بہت کچہہ نقص آنجناب رض کی امامت تامہ مین واقع ہوتے ہین جیسا کہ چند نمونے اوپر مذکور ہوئے معاذ اللہ من سوء عقیدتہم یہانتک جو کچہہ کہ درباب عزل و نصب یعنی موقوفی و بحالی عمال آنجناب رض کے مذکور ہوا وہ لب لباب تاریخ روضۃ الصفا کا ہی چونکہ ہر ایک صاحب عمل کے نام بنام فرامین امام المومنین رض کے مستند و متواتر کتاب نہج البلاغت مین (جسکی توصیف و تعریف بعقیدہ شیعان یہہ ہی تحت کلام الخالق و فوق کلام المخلوق) مرقوم ہے لہذا اوسکا ہی تہوڑا سا انتخاب کیا جاتا ہے اگرچہ اکثر فرمان شکوہ شکایت و تہدید بے نہایت کتاب مذکور مین جناب امیر رض سے منقول ہین لہذا بضرورت چند نمونے مدعیان خلافت بلا فصل کو دکہلائے جاتے ہین **اول** منذر بن جارود العبدی عامل بعض امصار نے خیانت کی جناب امیر رض نے نہایت ہی بیزار ہوکر اوسکے نام یہ فرمان قہر نشان روانہ فرمایا بلکہ اس جرم کے سبب سے اوسکو قطعی عہدۂ امارت سے موقوف کر دیا اما بعد فان صلاح ابیک قد غرّنی منک وظننت انّک تتبع ھدیہ وتسلک سبیلہ فاذا انت فیما رقی الیّ عنک لاتدع لھواک انقیادًا ولاتبقی لاٰخرتک عتادًا تعمر دنیاک بخراب آخرتک وتصل عشیرتک بقطیعۃ دینک وان ما بلغنی عنک حقًا لجمل اھلک وشسع نعلک خیر منک ومن کان بصفتک فلیس باھل ان یسدّ بہ ثغر او ینفذ بہ امر او یعلی لہ قدر او یشرک فی امانۃ او یؤمن علی خیانۃ فاقبل الیّ حین یصل الیک کتابی ھذا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ والمنذر ھذا ھو الذی قال فیہ امیر المؤمنین انہ لنظار فی عطفیہ مختال فی بردیہ تفال فی شراکیہ

ترجمہ بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا کے معلوم ہو پس بدرستیکہ باپ تیرا نیک تہا تحقیق دہوکہ
دیا مجکو تیری طرف سے پس گمان کیا مین نے کہ تو اپنے باپ کے طریقہ پر ہے اور اوسکی راہ
روش پر چلتا ہی پس اسوقت تو بیچ اوس چیز کے کہ پہنچائی گئی میری جانب تیری طرف سے
نہین چہوڑتا ہے اپنے واسطے گردن جہکانا یعنی ہمیشہ نفس امارہ کا مطیع رہتا ہی اور نہین باقی
چہوڑتا ہی تو واسطے آخرت اپنی کے توشہ آباد کرتا ہے تو اپنی دنیا کو واسطے خراب کرنے آخرت
اپنی کے اور ملتا ہے تو اپنے کنبہ والونسے ساتہہ قطع کرنے دین اپنے کے اور اگر ہو جو کچہہ کہ
پہنچا مجکو تیری طرفسے حق البتہ اونٹ تیرے اہل کا اور تسمہ تیرے جوتے کا تجہسے بہتر ہے یعنی تو
نہایت ہی ذلیل و خوار شخص ہے اور جو شخص کہ تیری صفت پر ہو وہ لائق اسکے نہین کہ بند کیا
جاوے اوس سے سوراخ دیوار کا یا روان کیا جاوے اوس سے کام یا بلند کیا جاوے اوسکا
مرتبہ یا شریک کیا جاوے امانت مین یا امین چہوڑا جاوے اوپر خیانت کے پس منہ لا میری طرف
جسوقت کہ پہنچے تیرے پاس یہ فرمان میرا اگر چاہے خدا یتعالیٰ - اور یہ منذر کہ مذکور ہوا وہ شخص ہی
کہ فرمایا جناب امیر المومنین رضؓ نے اوسکے بارہمین تحقیق وہ بہت نظر کرنیوالا ہے اپنے دونو
کندہونکی طرف غرور کرنیوالا ہے اپنی چادر مینی مین چلنے والا ہی اپنی جوتیونکے تسمہ مین یعنی
جوتیان جہاڑ کر پہنا کرتا ہے جیسا کہ قاعدہ مغرورون کا ہے دوم زیاد بن ابیہ ولد الزنا راشی
خائن شریر طبع بد وضع نمک حرام تفرقہ انداز اسلام چنانچہ اس ظالم کی فتنہ پردازیون سے
بہت کچہہ بے انتظامیان خلافت جناب امیر رضؓ مین واقع ہوگئین جو فرمان کہ آنجناب رضؓ نے
اوس خائن کو زیب قلم و زینت رقم فرمایا وہ بلفظہ یہ ہے ومن کتاب لہ علیہ السلام الی
زیاد بن ابیہ وھو خلیفۃ عبد اللہ ابن العباس رحمۃ اللہ علی البصرۃ و عبد اللہ
عامل امیر المؤمنین علیہ السلام یومئذ علیھا و علی کور الاھواز و فارس و کرمان
وانّی اقسم باللہ قسماً صادقاً لئن بلغنی انّک خنت من فی المسلمین شیئاً صغیراً
وکبیراً لاشدّن علیک شدۃ تدع قلیل الوفر ثقیل الظھر ضئیل الامر

ترجمہ یہ فرمان ہی جناب امیر کرم اللہ وجہ سے طرف زیاد بن ابیہ کے اور وہ خلیفہ تہا عبد اللہ رض
بن عباس رض کا بصرہ پر اور عبد اللہ رض عامل امیر المومنین رض کے تہے اون دنونمین اہل وسر
دیار پر نواح اہواز و فارس و کرمان پر و بدرستیکہ قسم کہاتا ہونمین قسم سچی کہ اگر پہونچے تو میرے
پاس اے زیاد کہ بالتحقیق تونے خیانت کی مسلمانونکی مال مین تہوڑی ہو یا بہت البتہ تجہپر
سختی کرونگا مین کہ چہوڑے تو تہوڑا مال سے بوجہل ہو کر حقیر کام کو یعنی تجہہ خائن سے لیکر
حقدارونکو دونگا سوم اصحاب شیعہ جناب امیر رض کی جو ہر دم ہم نوالہ و ہم پیالہ رہتے تہے
وہ بہی ایسی حرکات ناشایستہ و سکنات ناپائستہ کیا کرتے تہے کہ آنجناب رض اونسے سخت تبرا و بیزار
رہتے تہے بلکہ اونکے واسطے بتنگ ہو کر یہ بدعا کرتے تہے باللہ قائلہم معاویۃ و مؤدبہم
ابن النابغۃ ترجمہ قسم خدا کی اونکا قتل کرنیوالا معاویہ رض ہے اور اونکا ادب دینے والا ابن نابغہ ہے
یعنی عمرو رض بن العاص اگرچہ فرمان بیزاری اپنے خاص الخاص مخصوصان کے بارہ مین
بکثرت اقوال جناب امامت دستگاہ رض سے منقول ہین مگر ہم مشتے نمونہ خروارے ایک
مضمون پر اکتفا کرتے ہین وہ یہ ہی لما اضطرب علیہ اصحابہ فی امر الحکومت ایھا الناس
انہ لم یزل امری معکم علی ما احب حتی انھکم الحرب وقد واللہ اخذت منکم بیعۃ
وترکتم وھی لعدوکم انھک ولقد کنت امس امیرا واصبحت الیوم
ماموراً وکنت امس ناھیاً فاصبحت الیوم منھیاً قد احببتم
البقاء ولیس لی ان احملکم علی ما تکرھون
ترجمہ جسوقت کہ پریشان حال ہوے اونپر اصحاب اونکی حکومت کے کام مین (جناب امیر رض
نے فرمایا) کہ اے آدمیو تحقیق شان یہ ہے کہ میرا کام تمسے ہمیشہ پڑتا ہی اوس طرح پر کہ مین
اوسکو دوست رکہتا ہون اوسپر یہانتک کہ کمزور و پست ہمت ہو گئے تم واسطے لڑائیکے اور بالتحقیق
قسم ہے مجکو خدائے پاک کی کہ مینے تمسے بیعت لی ہے اور حال یہ کہ تم بیعت کو توڑ دیتے ہو اور
یہ تمہارے دشمن کیواسطے مفید ہے کیونکہ تم سست پڑ گئے اور البتہ کل مین تمہارا حاکم تہا

اور آج تمہارا محکوم ہوگیا اور کل مین تمکو روکتا تہا اور آج تم مجکو روکتے ہو اور بالتحقیق دوست رکہا
تمنے زندگی کو اور نہین مجکو تمہارا اعتبار اوسپر جسکو تم براجانتے ہو۔ بہرحال خانہ برانداز خلافت حضرت
امامت دستگاہ رضہ کا خواہ بحیثیت امارت خواہ بحیثیت صحبت یہی گروہ ہے اگرچہ خود دراسید میگویاند
قطع نظر اور بہی بکثرت واقعات نازک آنجناب رضہ کی خلافت مین ایسے حادث ہوئے کہ ارکان
امامت نشان کو سخت تر مشکل درپیش ہوئی ازانجملہ یہ کہ آنجناب رضہ ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین
ایک مذہب جدید خوارج پلید کا نکل کہڑا ہوا اور اوس گروہ عصیان پژوہ نے جوکچہہ مفسدات
برپا کیے اونسے کتب فریقین مالامال ہے اظلم براہ سوء اعتقادی کہتے ہین کہ معاذ اللہ آنجناب رضہ
بنص قرآنی ایمان ہی سے بہرہ نرکہتے تہے لعنت اللہ علی القوم الکاذبین ازانجملہ یہ کہ آنجناب رضہ
ہی کے دور امارت رفاہت آمود مین عبداللہ بن سبا صنعانی بانی مذہب روافض نے خاص
لشکر ظفر پیکر جناب امیر رضہ مین اپنی خدیعت منشی و یہودیت کیشی سے ایسا تفرقہ ڈالدیا کہ جسکی
اصلاح اسدم تک غیر ممکن ہے ہرچند کہ آنجناب رضہ نے اوس مفسد کو مدائن کیطرف نکلوادیا مگر
اوسکی ذریت کی ترقی روز بروز ایسی ہوتی گئی جیسے نسل اوستاد اول کی چنانچہ ان دونون گروہون
کے حق مین جناب امیر رضہ ہی یہ فرماتے ہین هلك فيّ رجلان محبٌّ غالٍ ومبغضٌ قالٍ
ترجمہ ہلاک ہوسے دو آدمی میرے سبب سے ایک وہ شخص جو میری محبت مین غلو کرتا ہے
اور دوسرا وہ شخص جو میری دشمنی مین مبالغہ کرتا ہے فی نہج البلاغت ازانجملہ یہ کہ آنجناب رضہ کے
حقیقی بہائی حضرت عقیل رضہ ابن ابیطالب صرف آدہ پاؤ یا تین چہٹانک جو پر لڑکر ایسے نازک
وقت مین کہ مشکلکشا سے دوجہان کو بہت بڑی مشکلین درپیش تہین حضرت امیر معاویہ رضہ سے
جاملے اور بمقابلہ اپنے بہائی کے تلوار کہینچکر میدان صفین مین آکہڑے ہوے انجام اس رنجش کا
یہ ہوا کہ حضرت عقیل رضہ مرتے مرگئے مگر اپنے بہائی کیطرف بہولکر بہی منہ نہ کیا چنانچہ مجالس
المومنین ملا شستری مین ہے کہ وفات عقیل رضہ در زمان معاویہ رضہ در شام اتفاق افتاد ازانجملہ
یہ کہ اہل شام وغیرہ کو بسبب نہ لینے قصاص قاتلان حضرت عثمان رضہ خلیفہ برحق کے آنجناب رضہ

کی خلافت پر شبہ ہوا پس اوسی تاویل کی رو سے آنجناب رضہ کی بیعت نہ کی اوسوقت آنجناب رضہ نے اپنے اثبات خلافت چہارم کے باب مین یہ فرمان اہل شام پاس بہیجا انہٗ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر وعثمان علیٰ مابایعوھم علیہ فلم یکن للشاھدین ان یختار ولا للغائبین ان یردہ وانما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علیٰ رجل فسموہ اماما کان ذلک للہ رضیً فان خرج من امرھم خارج فانہٗ عن الاسلام خارج

ترجمہ تحقیق شان یہ ہے کہ بیعت کی مجھسے اوس گروہ مسلمانون نے جنہون نے کہ بیعت کی تہی حضرت ابوبکر رضہ وحضرت عمر رضہ وحضرت عثمان رضہ کے اوپر اوس چیز کے کہ بیعت کی اون لوگون نے اونکے اوسپر (یعنی خلافت حقہ پر) پس نہین ہے واسطے حاضرون کے یہ کہ اختیار کرین کسی غیر کو اور نہین واسطے غائبون کے یہ کہ رد کرین اوسکو جزاین نیست کہ مشورہ کرنا مہاجرین رضہ و انصار رضہ کی رائے جہان آرائے پر موقوف ہے کیونکہ وے اہل حلّ وعقد ہین (اسکی تفسیر مین ملا فتح اللہ کاشانی راس المجتہدین شیعہ یہ عبارت بلفظہ تحریر فرماتے ہین جزاین نیست کہ مشورت کرون درامر خلافت برای مہاجرین رضہ وانصار رضہ است چہ ایشان اہل حل وعقد اند از امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پس اگر جمع ہوجاوین کسیکے لیے یعنی وہی مہاجرین رضہ وانصار رضہ پس اوسکا نام رکہدیتے ہین امام یہ ہے باعث رضامندی خدایتعالیٰ کا پس اگر کوئی اونکے فرمان سے نکلجاوے پس وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے اس مقام پر چند امر تنقیح طلب ہین اوّل یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ جناب امیر رضہ نے اہل شام کو اسلام سے خارج فرمایا جواب اس خدشہ کا یہ کہ معاذاللہ یہ الزام صرف اہل شام ہی پر نہین عائد ہوتا ہے بلکہ آنجناب رضہ کے حقیقی بہائی ونیز دیگر بنی ہاشم جو اہل شام کے حامی ومعاون تہے اسی الزام مین داخل ہین دوم شیعہ کہتے ہین کہ صاحب نہج البلاغت نے خطبے جناب امیر رضہ کے کتب شیعہ وسنی سے جمع کیے ہین پس جو مضامین کہ موافق مراد مخالف ہے وہ کتب اہل سنت کا ہے جواب یہ دعوی شیعونکا محض لغو ہے اسلیے کہ رضی الدین

راس المجتہدین شیعہ کو اسقدر تعصب تہا کہ جسکا بیان حد امکان سے باہر ہے چنانچہ ہمارے خاتم المحدثین حضرت مولانا عبد العزیز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تحفۂ لاجواب مین تحریر فرمایا ہی کہ رضی الدین نے نہج البلاغت مین بکثرت خطبے جناب امیر رض کے ابتر کر دیے اکثر خطبے مولانا صاحب مغفور و مبرور نے اپنی کتاب لاجواب مین نقل کیے ہین اور اونکے ثبوت ہی کامل دیے ہین لہذا ایک نمونہ شیعونکو اونہی کی مستند کتاب سے دکہلاتے ہین نہج البلاغت مین ہے لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح شدید فی الاسلام رحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا یعنی حضرت ابوبکر رض وعمر رض خلیفہ رسول کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت سخت حادثہ ہے اسلام مین اللہ دونون پر رحم کیجیو اور اونکے نیک عملونکا بدلہ نیک دیجیو۔ مگر علامہ کمال الدین ابن ہیثم بحرانی شیعہ نے نہج البلاغت کے شرح کبیر مین اصل قول جناب امیر رض کا ایک حصہ ذیل مین شرح خط فاراد واقومنا قتل نبینا کے اس طرح پر نقل کیا ہے وذکرت ان اجتبی لہ من المسلمین اعوانا ایدہ بہم فکانوا فی منازلہم عندہ علی قدر فضائلہم فی الاسلام وکان افضلہم فی الاسلام کما زعمت واصلحہم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانہما فی الاسلام لعظیم وان المصاب بہما فی الاسلام لجرح شدید یرحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ما عملا۔

ترجمہ اور تو نے ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے لیے مسلمانونمین سے مددگار چنے ہین جنہنے پیغمبر کی تائید کی اور وہ پیغمبر کے نزدیک اپنی اسلامی بزرگیون اور فضیلتونکے اندازہ کے موافق اپنے اپنے مرتبون مین تہے اور سب سے افضل اسلام مین چنانچہ تو نے گمان کیا اور خیر خواہ خدا اور رسول صلعم کا خلیفہ صدیق رض تہا اور دوسرا خلیفہ فاروق رض اور میری جانکی قسم بیشک اونکا مرتبہ اسلام مین بہت ہی بڑا ہی اور اونکے مصائب اسلام مین سخت تر رنج ہین اللہ تعالیٰ اون دونوںپر رحمت کیجیو اور اونکے نیک ترکاموںکی اونکو جزا دیجیو۔ اس طرح پر اور بہی شروح نہج البلاغت

مین رضی الدین کے تعصبات کا شمار مین شیعہ نے ذکر کیا ہی سوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ
جناب امیر رضہ نے اس خطبہ مین ذکر خلفائے ثلثہ کا بنابر عقیدہ اہل شام کے کیا ہی اس قول سے آنحضرت رضہ
کی خلافت ثابت نہین ہوتی ہی جواب اے اہل تعصب کیون ازراہ غلو کے جناب امیر رضہ کے قول
صادق کی تکذیب کرتے ہو ذرا انصاف کی آنکہہ سے آنجناب رضہ کے فرمان واجب الاذعان کو نظر کرو
اور معنی قول فیصل آنجناب رضہ کے سمجہو انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر
و عثمان علی ما بایعوہم علیہ الخ ماحصل اسکا یہی ہی کہ جسکی بیعت پر جملہ مہاجرین رضہ و انصار رضہ
کا اتفاق ہوتا ہی اوسیکو خلیفہ یا امام کہا جاتا ہی چونکہ اس مرتبہ ہماری بیعت پر مہاجرین رضہ و انصار رضہ
نے اتفاق کیا ہی لہذا ہم بہی مثل خلفائے الراشدین کے استحقاق خلافت کا رکہتے ہین اگر کوئی خلفائے
اربعہ رضہ مین سے ایک صاحب کے خلافت یا فضیلت کا منکر ہوگا وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج
ہے اب شیعہ اپنے گریبان مین سر ڈالکر دیکہین کہ کیسے جناب امیر رضہ کے قول صریح کی مخالفت کرتے
ہین اور باغوائے شیطانی و ہوائے نفسانی کے کیسی جہوٹی تاویلین اپنی طرف سے گڑہتے ہین بہرحال
یہ قول آنجناب رضہ کا صرف بعقیدہ اہل شام ہی کے نہین ہی بلکہ باتفاق موافق و مخالف مطابق عقیدہ
جملہ مہاجرین رضہ و انصار رضہ صغار و کبار بلکہ تمامہ امت مرحومہ سید ابرار رسول کردگار صلعم کی ہے اسکے
خلاف تاویل کرنیمین صریح قول جناب امیر رضہ کی تکذیب ہوتی ہی۔ اہل شام نے اوسکے جواب
مین اپنے شبہات و تاویلات تحریر کیے ہنوز طرفین سے سوال و جواب ہی ہو رہے تہے کہ آنجناب رضہ
کے اصحاب سنتے ہی اس امر ناپسند کے نہایت بیجگری سے بیتاب ہوگئے اور لگے جان چورانے
جسکی شہادت مین خطب نہج البلاغت و صحیفہ کاملہ بس ہین چنانچہ ایک نمونہ اوپر گذر چکا خلاصہ یہ کہ
آنجناب رضہ کے اصحاب نے رنجیدہ ہوکر اہل شام کو گالیان دینا شروع کیا اوسوقت جناب امیر رضہ
نے براہ ہمدردی اسلام فرمایا کہ اے میرے اصحاب سبّ و شتم سے زبان بند کرو کیا غضب کرتے ہو
کہ تم ہمارے بہائیونکو گالی گلوج کرتے ہو اونکے اسلام مین کچہہ شک نہین کیونکہ وہ ہماری فضیلت
کے صدق و دل سے مقر ہین ہان بمقتضائے بشریت کے البتہ تاویلین کرکے ہماری خلافت مین

شبہ کرتے ہین چنانچہ اسکی صداقت مین قول جناب امامت دستگاہ کا باین عنوان منقول ہے
لما سمع امیر المؤمنین لعن اہل الشام من اصحابہ خطب وقال اصحبنا نقاتل اخواننا
فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج و
الشبہتہ والتاویل ترجمہ جبوقت سنا امیر المومنین رض نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے
یاروںنے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوئے ہم کہ قتل کرین ہم بہائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچھ کہ
داخل ہوا ہے اسلام مین بے راہی اور کجی اور شبہ اور تاویل سے - اس قول سے چند فوائد حاصل
ہوئے **اول** جناب امیر رض نے لعن کرنی اہل شام سے اپنے اصحاب کو منع فرمایا **دوم** جناب امیر رض
نے بسبب حقوق اسلام کے اپنا بہائی فرمایا **سوم** جناب امیر رض نے باوجود معرکہ آرائی کے بہی اہل
شام کے مسلمانونکو منسوب بتکفیر نہ فرمایا جیسا کہ اہل نفاق و شقاق کا اصول ہے - از انجملہ یہ کہ فیمابین
لشکریان جناب امیر رض وحضرت ام المومنین رض وحضرت زبیر رض وحضرت طلحہ رض کے بے قصد و رضا
طرفین کے اتفاقیہ جنگ واقع ہوئی چونکہ انجام اس امر ناگہانی کا بخیر ہوا لہذا اہل ایمان کو اسباب مین
زیادہ کلام کرنیکی ضرورت نہین ہے بلکہ جملہ مدعیان اسلام پر فرض ہے کہ مراتب و مناصب حضرات رض
موصوف کو صدق دل سے ملحوظ رکہین اور اپنے سینہ کو کینہ سے محفوظ اب ہم ہر سہ بزرگ کی
فضیلت کتب مستندہ شیعو ںسے ثابت کرتے ہین **اول** خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیۂ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖٓ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کے باین الفاظ مرقوم ہے کہ ایمان مانع است دربارۂ
مسلمانان خصوصاً درحق امہات مومنات پہر اسی تفصیل مین بذیل آیۂ کریمہ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ
ھُوَالْحَقُّ الْمُبِیْنُ کے یہ عبارت منقول ہے کہ حقتعالی درین آیہ تنزیہ سہ کس نمودہ یوسف ع و مریم ع
را و تنزیہ عائشہ رض کرد پہر اسی تفسیر مین بذیل معنی آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ الخ
کے حضرت ابی جعفر رض وحضرت ابی عبداللہ رض سے یہ صحیح روایت ماثور ہے حاصل آیت اینست
وجہنیت سبب الفت وصحبت اوست چون سید عالم پاکترین موجودات است پس ازواج او نیز

پاک و پاکیزہ تر اند از شائبہ بدکاری آنگروہ یعنی حضرت رسالت م و زوجات و سائر طیبین بیزار کردہ
شدگانند یعنی منزا و معرا از انچہ میگویند ارباب افک چہ منصب رسالت م ازان عالی تر ہست کہ ذیل
عصمت زوجات طاہرات او بلوث چنین شبہ آلودہ گردد **دوم** مجمع البیان مین تفسیر آیہ کریمہ
فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ کی اس طرح پر لکھی ہے کہ
حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت زبیر رض کو اپنا حواری و مددگار فرمایا **سوم** کشف الغمہ کی احوال
جنگ جمل مین ہے کہ حضرت امیر المومنین رض حضرت طلحہ رض کو شیخ المہاجرین رض و حضرت زبیر رض کو
فارس قریش فرمایا کرتے تھے یہانتک جو کچھ کہ درباب خلافت جناب امامت مآب کے لکھا گیا
وہ سب ہی تو لب لباب روضۃ الصفا و نیز دیگر مستند کتب حضرات شیعہ کا ہے کوئی بات اہل
سنت کی کسی کتاب سے نقل نہین کی گئی غرضکہ حضرات شیعہ کے نزدیک خلافت جناب امامت
دستگاہ رض کی محض برائے نام کو ہوئی گویا کہ بعقیدہ شیعان آنجناب رض کی خلافت کا عیاذاً باللہ
عدم وجود برابر تہا بلکہ جملہ کتب شیعہ کے معائنہ سے یہ امر متحقق ہے کہ جتنے مفسدات کہ پیدا ہوئے
وہ ولایت انتساب ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین ہویدا ہوئے خاص لشکر مین بدنظمی پہیل گئی
عام رعایا مین تباہی پڑ گئی اکثر ملک مفتوحہ حضرات خلفائے ثلثہ قبضہ اسلام سے نکل گئے آنجناب رض
کے بعض حقیقی عزیز برادران مجازی مین جا کر ملگئے جیسا کہ کتب معتبرہ حضرات شیعہ سے ہی مذکور
ہو چکا ہے مگر ہم ان سب کا حاصل شیعونکی مستند کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ مؤلفہ شریف مرتضی
سے لکھتے ہین باید دید با آنکہ حضرت امیر رض و شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند و در پردہ
دین مخالفین گذرانیدہ اند و امن کامل و عدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت
ایشان از بلاد کثیرہ و اقطار طویلہ مثل شام و مصر و مغرب منکر ماند چہ جائے قبول احکام ایشان الخ
تنبیہ اہلسنت والجماعت ہر چند امر واجب ہین **اول** جناب امیر رض کی خلافت چہارم کو برحق سمجھین
خلاف اسکے اعتقاد رکہنا علامت ضلالت کی ہے **دوم** جناب امیر رض کو منسوب بہ جبانت نکرین
یعنی یہ اعتقاد نہ رکہین کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب مظہر العجائب والغرائب معاذ اللہ ثم

معاذ اللہ دین منافقانہ رکہتے تہے یعنی پابند تقیہ تہے سوم جناب امیر رضؓ نے جو کچہہ کہ بمنصب خلافت اپنے زمانہ عدالت نشانہ مین کیا اون جملہ معاملات مین آنجناب رضؓ حق بجانب تہے آنجناب رضؓ کی نسبت گمان خطاکار کہنا عین خطا ہی چہارم جناب امیر رضؓ و حضرت امیر معاویہ رضؓ کے درمیانین جو کچہہ کہ واقع ہوا اوس سے کف لسان ضرور ہے امر واقعی یہ ہی کہ حضرت امیر معاویہ رضؓ سے خطائے اجتہادی ہوئی بموجب المجتہد یخطی ویصیب اگر معاذ اللہ اس مقتضائے بشریت کا نام خطائے اعتقادی رکہا جاوے جیسا کہ خیال منافقین مارقین کا ہی تو صریح تکذیب قول برحق جناب امیر رضؓ کی ہوتی ہے جیسا کہ آنجناب رضؓ نے فرمایا قال اصحٰبنا نقاتل اخواننا فی الاسلام پنجم جناب امیر رضؓ و حضرت عقیل رضؓ و نیز دیگر بنی ہاشم رضؓ یا قریش یا سوائے انکے جنکی کہ تالیف قلوب کی گئی اور وے جملہ صاحب خواہ مہاجرین رضؓ و انصار رضؓ سے تہے خواہ دیگر صحابہ صغار و کبار رضؓ کہ نہ وہ مہاجر رضؓ تہے نہ انصار رضؓ صرف برکت صحبت رسول اللہ صلعم سے تہوڑے یا بہت ہی مشرف تہے اگر باہم اون بزرگونکے بمقتضائے بشریت جو کچہہ مشاجرات اجتہادی واقع ہوئے ہین اونکو دستاویز عالم نہ کرین کیونکہ یہ سب صاحب معصوم نہ تہے اسلیے کہ عصمت بنص قرآنی مخصوص بانبیا اللہ علیہم السلام ہے اور غیر معصوم بشریت سے مامون نہین ہو سکتے ہین چونکہ حقوق صحبت فیض برکت حضرت صلعم رحمۃ العالمین شفیع المذنبین کا قابل لحاظ ہے حق یہ ہی کہ وے جملہ صاحب باہم سینہ صاف رکہتے تہے اور کینہ کو سر مو دخل نہ دیتے تہے چنانچہ اسپر اکثر آیات بینات و احادیث رسول کائنات صلعم شاہد ہین قال اللہ تعالیٰ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ترجمہ نرم دل ہین آپسمین وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ترجمہ اور محبت ڈالی اونکے دلونمین اگر خرچ کرتے اوس چیز کو سبکو جو روئے زمین پر ہے نہین محبت ڈالتے اونکے دلونمین مگر اللہ نے محبت ڈالدی ہے اونکے درمیان مین وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ ترجمہ تم بہتر ہو سب امتونسے پیدا ہوئے
واسطے آدمیونکے حکم کرتے ہو اچھے کام پر (یعنی ایمان اور اطاعت خدا و رسول کا) اور روکتے ہو
برے کام سے (یعنی کفر و شرک اور تمام ناقص فعلونسے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر و قال اللّٰہ
تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ترجمہ اور ایسے ہی
بنایا ہمنے تمکو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیونپر و قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ترجمہ اصحاب رض میری مانند ستارونکے ہین
اونمین سے جسکیکی کہ اقتدا کرو تم ہدایت پاؤ تم و قال رسول اللہ صلی اللّٰہ وسلم خیر القرون
قرنی ثم الذین یلونھم ترجمہ اچھے ہین میرے زمانہ کے لوگ (یعنی اصحاب رض) و قال
رسول اللّٰہ صلی اللہ وسلم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا
لعنۃ اللّٰہ علی شرکم ترجمہ جسوقت دیکھو تم اون لوگونکو جو برا کہتے ہین
میرے اصحاب رض کو پس کہو تم لعنت خدا کی اوپر شر تمہارے کے ہر چند کہ اہلتشیع کے نزدیک بھی دربابِ
کف لسان سخت تاکید ہے مگر مجاہیل ذلیل اوسکی مخالفت کرتے ہین چنانچہ اوس تفسیر مین
جسکو شیعان تبرائی ابن سبائی حضرت امام حسن رض عسکری کیطرف منسوب کرتے ہین یہ روایت
منقول ہو ان اللّٰہ اوحی الی ادم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد
وآل محمد واصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللّٰہ من طول
الدھر الی آخرہ وکانوا کفارا لاواھم الی عاقبت محمودۃ
وایمان باللّٰہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض
آل محمد واصحابہ او واحدا منھم لیعذب اللّٰہ عذابا لو قسم
علی مثل خلق اللّٰہ لاھلکھم اجمعین ترجمہ بالتحقیق وحی کی اللہ تعالیٰ نے آدم ع کیطرف
بیشک البتہ محمد صلعم اور آل محمد صلعم اور اصحاب محمد صلعم کے دوستونسے ہر ایک کو اسقدر فیض پہونچائیگا کہ اگر
اوسکو ساری مخلوق پر جسکو کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب

(حاشیہ) ۵۱ فی جیون اخبار الرضا شیعیان ۱۲ ۔ ۵۲ فی مجمع البیان تفسیر شیعیان ۱۲

کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہونچادے تاکہ اوسکے سبب سے
جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو کوئی کہ دشمنی رکہتا ہے آل محمد م و اصحاب رض محمد م کی
یا ایک کی بہی اونمین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی
برابر تقسیم کرین توسبکو ہلاک کردے۔ اس روایت سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ محبت آل رض و اصحاب رض
کی برابر رکہنا چاہئے اور دشمنی دونون گروہ مین سے ایک صاحب کی بہی باعث ہلاکت ہے اسی لیے
امام صاحب موصوف رض نے مقام محبت مین او واحد منہم نفرمایا بلکہ مقام دشمنی مین کلمہ واحد منہم کو
بڑہایا تاکہ اہل ایمان متنبہ ہوجاوین کہ محبت سب ہی کی رکہنا فرض ہے شاید اس موقع پر اہل النفاق
و شقاق یہ حیلہ پیش کرین کہ اہل التشیع کے نزدیک صرف چار یا چہہ ہی تو اصحاب رض ہین جیسا
کہ سلیم بن قیس ہلالی نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس رض سے روایت کی عن امیر
المؤمنین ان الصحابۃ ارتد والبعد النبی الا اربعۃ وفی روایۃ
عن صادق الاستۃ ترجمہ امیر المومنین رض سے روایت ہے کہ بتحقیق اصحاب رض بعد
وفات حضرت رسول خدا م کے مرتد ہوگئے مگر چار اور صادق سے روایت ہے مگر چہہ۔ اول
ان دونون روایتون ہی مین تناقض واقع ہے قطع نظر اس مخترعات ابن سبائی کے ناسخ
شیعونکی مستند کتاب الخصال مصنفہ شیخ صدوق مین جسکا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کیا ہے امام
جعفر صادق سے یہ روایت ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
اثنا عشر الفا ثمانیۃ آلاف من المدینۃ و الفین من الطلقاء
لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی
ولا صاحب الرای و کانوا یبکون اللیل والنہار
ولیقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق رض سے کہ اصحاب رض رسول اللہ م کے بارہ ہزار تہے آٹھ
ہزار مدینہ سے اور دو ہزار غیر مدینہ سے یعنی کہ معظمہ سے اور دو ہزار رہا کردہ اور آزاد دونسے اور

ایک بہی اونمین سے قدرے نہ تہے کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہی کہ کہین تمام ایمان
ایک ہی قسم ہے اور حروری نہ تہی کہ جناب امیر رضؓ کو بُرا کہین اور معتزلی نہ تہی کہ کہین خدا کو
بندہ کے عمل مین کچہہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کیواسطے کوئی بات
نہین کہتے تہے اور رات دن رویا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ خداوندا قبض کر روحین ہمارے
آگے اوس سے کہ روٹی خمیری کہادین ہم۔ بہرحال مشاجرات ظاہریہ صحابہ کرام رضؓ سے
بالاتفاق کفّ لسان ہر اہل ایمان کو لازم ہے چنانچہ شیعونکی مستند کتاب جامع الاخبار مین یہ
حدیث صحیح موجود ہی قال النبی صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم
نے جسنے میرے اصحاب رضؓ کو برا کہا پس تحقیق وہ کافر ہوگیا ؎ دشنام دہی بمذہبے کہ
طاعت باشد ❊ مذہب معلوم واہل مذہب معلوم ❊

ذکر شہادت امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کا

محمد ابن اسحاق وابن حمدان سے روایت ہے کہ بعد قتل خوارج امیر المومنین حضرت علی رضؓ نے
محمد بن ابی بکر رضؓ حاکم مصر کو حکم بہیجا کہ سواران مصر سے چند سوار ہمارے پاس بہیجے لہذا حسب الحکم
محمد نے بیس سوار دلیر روانہ کیے کہ منجملہ اونکے ایک عبدالرحمان ابن ملجم بہی تہا جب نظر جناب
ولایت مآب رضؓ کی ابن ملجم پر پڑی فرمایا ؎

یعنی صبور باش کہ از موت چارہ نیست ❊ کو دل ازین مصیبت واندوہ پارہ نیست

بعض تاریخ مین ہے کہ حالت سفر مین ابن ملجم کا گہوڑا گم ہوگیا تہا اسلیے وہ ملعون حضور مین
جناب امیر المومنین رضؓ کے حاضر ہوا اور آنجناب رضؓ سے گہوڑا طلب کیا اوسوقت نگاہ آنجناب رضؓ
کی اوسکے منہ پر پڑی فرمایا ارید عطاءہ وھو یرید قتلی یعنی مین ارادہ کرتا ہون اوسکی
ساتہہ بخشش کا اور وہ ارادہ رکہتا ہے میرے قتل کا نقل ہے کہ ایک دن حضرت
امیر المومنین علی رضؓ نے ابن ملجم سے پوچہا کہ لڑکپن مین تیرا کیا لقب تہا جواب دیا کہ مجکو

معلوم نہین پہر پوچہا کہ ایک یہودیہ عورت تیری دایہ ہتی یا نہین کہا ہان پہر فرمایا کہ وہ تجکو ای شقی وای عاقر ناقہ صالح ؑ کا خطاب دیکر کبہی کبہی پکارتی ہتی یا نہین جواب دیا کہ ہان یہ بات تو سچ ہی جب جناب امیر رضہ نے ابن ملجم سے یہ کلام سنا خاموش ہوگئے اور پہر کبہی اوس سے گفتگو نہ کی کتب سیر و تواریخ مین مرقوم ہے کہ قریب زمانہ شہادت کے جناب امیر رضہ کا یہ حال تہا کہ کبہی آنجناب رضہ حضرت امام حسن رضہ کے گہر اور کبہی حضرت امام حسین رضہ کے گہر اور کبہی حضرت عبداللہ بن جعفر رضہ بن ابیطالب کے گہر افطار کرتے اور زیادہ تین لقمہ سے تناول نہ فرماتے اور فرماتے کہ مین چندراتونسے زیادہ کا مہمان نہین ہون سورخان متفق علیہ بیان کرتے ہین کہ بعد واقعہ نہروان کے عبدالرحمن بن ملجم مرادی و برکت بن عبداللہ تمیمی و عمرو بن بکر سعدی کہ خوارج غلات سے ہتے مکہ معظمہ مین جمع ہوئے پہلے وہ تینون ظالم کشتگان نہروان کا ذکر کرکے بہت کچہہ اونکے حال زار پر روئے بعدہ شکایات عمال و لایات کی شروع کی اور آپسمین کہنے لگے کہ ہمارا چین و آرام تو تین آدمیونکے قتل پر منحصر ہے کیونکہ وے سالک طریق ضلالت و غوایت کے ہین یعنی علی رضہ ابن ابیطالب و معاویہ رضہ بن ابی صفیان و عمرو رضہ بن العاص ابن ملجم نے کہ اہل مصر سی تہا کہا کہ مین علی رضہ کے قتل کو کافی ہون اور برکت نے کہا کہ مین معاویہ رضہ کا کام تمام کرونگا اور عمرو بن بکر نے کہا کہ مین عمرو عاص رضہ کو ضرور ہی مارڈالونگا پہر تینون ظالمون نے اپنی تلوارونکو زہر آلود کیا اور باہم یہ مشورہ کیا کہ فلان تاریخ رمضان المبارک کو شب کیوقت ان تینون شخصونکو قتل کرنا چاہئے جب باہم اون ظالمون کے عہد و پیمان ہوگیا اپنی اپنی منزل مقصود کیطرف راہی ہوئے جب ابن ملجم کوفہ پہنچا ایک عورت خارجیہ سے جسکے باپ بہائی شوہر جنگ نہروان مین تیغ بیدریغ سپاہ نصرت پناہ سے فی النار والسقر ہوئے تہے ملاقات ہوئی وہ ظالمہ حسن و جمال مین اپنا نظیر و مثال نہ رکہتی ہتی بموجب بیت

روئے چون حاصل نکوکاران ؛ موی چون نامۂ گنہگاران

اوس عورت ملعونہ کا نام قطامہ تہا ابن ملجم دیکہتے ہی حرکات ناموزون اوس خبیثہ کے ہزار

جانسے شیفتہ و فریفتہ ہوگیا اور اوس سے طلبگار عقد کا ہوا اوس عورت نے جواب دیا کہ اگر تو
میرا مہر ادا کرے تو مضائقہ نہین ہی ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا مہر کیا ہے کہا تین ہزار درہم اور
ایک غلام اور ایک کنیز اور قتل علی رض ابن ابیطالب ابن ملجم نے درہم و غلام و کنیز دینا قبول کیا اور
کہا کہ مین بارادۂ قتل علی رض کے تو کوفہ مین آیا ہی ہون قطامہ نے کہا کہ اس کام کے بیسے مین
دوسرا آدمی بہی تجکو دونگی چنانچہ اپنا دامادروان نام کو اوسکا مددگار کیا اور شبیب بن بجرہ کو
بہکا کر اوسکے ہمراہ کر دیا ہر سہ ملعون منتظر شب معہود کے رہتے تہے۔ جب برکت بن عبد اللہ
دمشق مین پہونچا ۱۷ تاریخ رمضان شریف کو جو باہم ہر سہ ظالمونکے مقرر ہو چکی تہی حضرت
امیر معاویہ رض پر تلوار زہر دار کا وار کیا اگرچہ حضرت معاویہ رض کے زخم کاری نہ لگا مگر مجروح
ہوگئے اوسیوقت ملازمان امیر رض خوش تدبیر نے ظالم کو گرفتار کر لیا پہر بحکم امیر معاویہ رض اپنے
کیئے کی سزا کو پہنچا حضرت معاویہ رض نے حکیم حاذق سے علاج کرایا بفضل خدا چند روز مین شفاء
کامل پائی بعد اسکے حضرت امیر معاویہ رض نے حکم دیا کہ مسجد مین ایک مقصورہ[1] بنایا جاوے یعنی امام
کے لیے ایک محفوظ جگہہ ہونا چاہیئے اور اوس مقام خاص پر بغیر ثقہ و معتمد لوگونکے عوام کو نہ جانا
چاہیئے خلاصہ یہ ہی کہ اوس روز سے جب حضرت امیر معاویہ رض نماز پنجوقتہ کیواسطے مسجد مین
تشریف لیجاتے تو آنجناب رض کی ایک جماعت سپاہ جلادت کیش خیر اندیش کی شمشیر برہنہ
کیئے ہوئے ہمراہ رہتی اور حراست کرتی تہی غرضکہ ذات بابرکات حضرت امیر معاویہ رض کو باعث
اصلاح بہت سی خرابیون کا جو اس سے پیشتر واقع ہو چکی تہین پروردگار عالم و عالمیان نے
اپنے فضل سے بنایا اور آنجناب رض کے وجود باجود کو چشم زخم دشمن شدید پلید سے بچایا اور عمرو
بن بکر اپنے وعدہ پر مصر پہونچا اور منتظر روز مقررہ کا ہوا اتفاق سے حضرت عمرو رض بن العاص
کے اوس شب کو شدت سے درد شکم تہا اسلیئے آنجناب رض مسجد مین نہ جا سکے مگر بجائے اپنے
ایک شخص کو کہ قبیلہ بنی عامر سے تہا مسجد مین بہیجدیا تا کہ امامت جماعت اہل ایمان کی کرے جب
امام سجدہ مین گیا ظالم نے ایسی تلوار ماری کہ سر تن سے جدا ہو گیا جب لوگون نے یہ حال دیکہا

[1] مقصورہ بمعنی جای ایستادن امام در مسجد غیاث ۱۲

قاتل کو گرفتار کرکے کہا کہ اے ظالم یہ امیر تہا جنکو تونے قتل کیا پہر ظالم کو بموجب ع پا بدست
دگری وست بدست دگری پکڑکر حضرت عمرو بن العاص کے پاس لیگئے چنانچہ ظالم بحکم
شریعت اپنے کیئے کی سزا کو پہونچا **روایت ہے** کہ امیر المومنین علی رضہ تنہا مسجد مین
علی الصباح تشریف لیجایا کرتے تہے اور طلوع آفتاب تک عبادات نوافل مین مشغول رہتے
جب آنجناب رضہ کے شیعونکو معلوم ہوا آپسمین کہنے لگے کہ یہ مرد دشمن بہت رکھتا ہے اور
پہر بہی نہین ڈرتا ہے لہذا ہمپر واجب ہی کہ ہم آنحضرت رضہ کے نگرانی رکہین چنانچہ ایک گروہ
روزانہ مسجد کو جاتا ایک شب نظر امیر المومنین رضہ کی اوس گروہ پر پڑی فرمایا تم کون بشر ہو
گروہ نے جوابدیا کہ ہم فلان فلان شخص ہین جناب رضہ کی حفاظت کرنیکو آئے ہین آنجناب رضہ
نے فرمایا کہ تم ہمکو آسیب ارضی وآفت سماوی سے بچا سکتے ہو کہا یہ کام تو ہمسے ہونا دشوار ہے
فرمایا کہ جب تم ہماری حفاظت نہین کرسکتے ہو تو اپنا راستہ پکڑو حضرات شیعہ تو بہانہ ڈہونڈہتے
ہی ہتے سنتے ہی اسبات کے دیدہ ودانستہ حراست آنجناب رضہ کی ترک کردی **نقل ہے**
کہ روز شہادت کی صبح سے جناب امیر رضہ کا یہ حال تہا کہ آنجناب رضہ چلنے اور کہڑے ہونے مین
متردد ہوتے تہے اور فرماتے تہے کہ موت سے کسیکو چارہ نہین اور نہ کوئی قضا سے بہاگ
سکتا ہے یہ فرماکر آنجناب رضہ نے ارادہ مسجد مین تشریف لیجانیکا فرمایا جون ہی آنجناب رضہ نے
قدم شریف چوکہٹ سے باہر رکہا قوم بطان کے چند آدمی کہ اوسوقت منزل ہمایون مین موجود
تہے روبرو آنجناب رضہ کے آپسمین چلاکر گفتگو کرنے لگے آنجناب رضہ کے خدمتگار نے اونکی
لاٹہی سے خبر لی آنجناب رضہ نے اوسکو اس حرکت سے بازرکہا اور فرمایا کہ قوم بطان کے لوگ
ازراہ محبت کے ہمارے پاس آئے ہین کوئی انسے کچہہ نہ کہے جب حجرۂ مقدس سے باہر تشریف
لائے اور ارادہ مسجد کے اندر داخل ہونیکا فرمایا وہ تینون ظالم گہات مین تو بیٹہے ہی تہے موقع
پاکر دوڑ پڑے اور تینون نے متفق ہوکر وار کیا چنانچہ ابن ملجم ظالم کی تلوار زہردار فرق اقدس پر
کاری پڑی اوسوقت آنجناب رضہ نے فرمایا کہ الحمد لله لاالٰہ الا الله ولا اصابک اور فرمایا

حفاظت کیون کرنی [illegible] کا تھی

فزت برب الکعبۃ کہتے ہین کہ ابن ملجم جناب امامت مآب رضہ کو اندہیری رات مین زخم
کاری مارکر بہاگا اوسیدم لوگ یہ خبر وحشت اثر سنکر مجتمع ہوئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ زخمی کرنیوالا آنجناب رضہ
کا کون ہے جناب امیر رضہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اوسکو ظاہر کردیگا اوسی رات کی صبحکو ایک شخص
نے قبیلہ بنی قیس سے دیکہا کہ ابن ملجم کوفہ کی گلی کوچون مین تلوار خون آلود لیے ہوئے پہر رہا ہے
پوچہا تو کون ہے جواب دیا کہ عبدالرحمن ابن ملجم اوس شخص نے کہا غالبا تونے ہی امیر المومنین رضہ
کو زخمی کیا ہے یکایک ابن ملجم کے منہ سے نکلا کہ ہان اوس شخص نے شور وغل مچایا لوگ دوڑے
ظالم کو پکڑکر جناب امیر رضہ کے پاس لیگئے فرمایا کہ نہین جہوٹ بولتا مین اسی شخص نے مجکو زخمی
کیا ہے پہر آنجناب رضہ نے ابن ملجم ظالم سے فرمایا کہ اے دشمن خدا ئی کیا مینے تجہپر قسم قسم کے
احسانات نہین کیے کہا ہان فرمایا کہ پہر تو نے ایسا ظلم کیون ہپیر کیا ظالم نے جواب دیا کہ مین
چالیس صبح سے اپنی تلوار تیز کررہا تہا اور خدا سے میری یہ دعا تہی کہ بدترین خلق خدا کو اوس سے
قتل کرون جناب امیر رضہ نے فرمایا اداک مقتولا بہ وانت شر خلق اللہ یعنی دیکہا
تو نے مقتول کو ساتہہ اوسکے اور حال یہ کہ تو ہی بدتر خلق اللہ کا ہے بعد اسکے حضرت امام حسن رضہ
کو طلب کرکے فرمایا کہ ابن ملجم کو مقید رکہو مگر کہانا پینا روزانہ دیتے رہنا اگر ہمارا انتقال ہوجاوے
تو اوسکی بہی ایک زخم لگایا جاوے اور مثلہ بہی نہ کیا جاوے جب آنجناب رضہ نے رحلت
فرمائی ابن ملجم ملجا جہنم قتل کیا گیا شیعون نے اوسکی لاش کو چٹائی مین لپیٹ کر آگ سے
جلادیا

ذکر ازواج واولاد حضرت علی رضہ کا

صیحح تواریخ مین ہے کہ جبتک حضرت فاطمۃ زہرا رضہ بنت رسول خدا صلعم زندہ رہین جناب امیر رضہ
نے سواے خاتون جنت کے کسی عورت سے نکاح نہین کیا مگر حضرات شیعہ آنجناب رضہ
کی نسبت یہ تہمت قائم کرتے ہین کہ معاذ اللہ آنجناب رضہ ایک کنیز حبشیہ پر شیدا اور ابوجہل
کی دختر پر فدا تہے چنانچہ ہمارے اس دعوے کی شہادت شیعونکی مستند کتاب علل الشرائع

مین موجود ہے) پہر بعد وفات حضرت خاتون قیامت رض کے آنجناب رض نے بہت سے نکاح یکی بعد دیگرے کیے چنانچہ کبہی ایسا نہوا کہ آنجناب رض کی چار بیبیون سے کم ہون اور سوائے چار بیبیو نکے بہت سی زرخرید لونڈیان بہی تہین اور وے بہی آنجناب رض کے تصرف مین تہین اور اکثر اونمین سے اولادین بہی ہوئین چنانچہ مشہور ترین ازواج سے اول حضرت فاطمہ رض بنت رسول اللہ صلعم ہین دوم حضرت ام البنین بنت حزام والدہ حضرت عباس رض علمدار ہمشیرہ حقیقی شمر ذی الجوشن سوم حضرت اسماء بنت عمیس چہارم حضرت ام حبیبہ بنت ربیعہ پنجم حضرت امامہ بنت ابی العاص ششم حضرت خولہ رض بنت جعفر الحنیفہ جو آنجناب رض کو حضرت صدیق اکبر رض نے اپنے زمانہ خلافت مین غنیمت جہاد سے مرحمت کی تہین ہفتم حضرت حماء بنت امراء القیس ہشتم حضرت لیلی بنت مسعود نہم حضرت سعیدہ بنت عروہ اہل سیر آنجناب رض کی اولاد کی تعداد مین اختلاف رکہتے ہین اکثر کہتے ہین کہ فرزندان و دختران بتیس تہے اور کتاب فصل الخطاب مین روایت پینتیس کی ہے اور بعض کم وبیش لکہتے ہین واللہ اعلم بالصواب۔ پس موافق روایت اول کے آنحضرت رض کی اولاد امجاد کی تعداد یہ ہے۔ (۱) حضرت حسن رض و (۲) حضرت حسین رض و (۳) حضرت محسن رض (یہ صاحبزادہ ایام رضاعت ہی مین انتقال فرما گئے) و (۴) حضرت محمد اکبر رض و (۵) حضرت عبد اللہ اکبر رض و (۶) حضرت ابوبکر رض و (۷) حضرت عمر رض و (۸) حضرت عثمان رض و (۹) حضرت محمد اوسط رض و (۱۰) حضرت عبد اللہ اصغر رض۔ (ان صاحبزادہ کو مختار ثقفی نے کوفہ مین شہید کیا) و (۱۱) حضرت محمد اصغر رض و (۱۲) حضرت یحیی رض و (۱۳) حضرت عون رض و (۱۴) حضرت عباس رض و (۱۵) حضرت جعفر رض و (۱۶) حضرت شفیق رض۔

(۱) حضرت زینب کبری رض۔ (۲) حضرت ام کلثوم رض زوجہ حضرت عمر رض و (۳) حضرت رقیہ رض و (۴) حضرت ام الحسن رض و (۵) حضرت آمنۃ الکبری رض و (۶) حضرت ام ہانی رض و (۷) حضرت میمونہ رض و (۸) حضرت زینب صغری رض و (۹) حضرت فاطمہ رض و (۱۰) حضرت امامہ رض و (۱۱) حضرت خدیجہ رض و (۱۲) حضرت ام الکرام رض و (۱۳) حضرت ام سلمہ رض و (۱۴) حضرت ام جعفر رض و (۱۵) حضرت حمانہ رض و (۱۶) حضرت نفیسہ رض۔

پس حضرت حسن رض و حضرت حسین رض و حضرت محسن رض و حضرت زینب رض و حضرت ام کلثوم رض

زوجۂ حضرت عمر رضؓ وحضرت رقیہ رضؓ شکم محترم حضرت فاطمہ زہرا رضؓ بنت رسول خداؐ سے پیدا ہوئے
اور حضرت محمد اکبر رضؓ بطن حضرت خولہ رضؓ سے اور حضرت محمد اوسط رضؓ بطن حضرت امامہ رضؓ سے
اور حضرت ابوبکر رضؓ بطن حضرت لیلی رضؓ سے اور حضرت عباس رضؓ وحضرت عثمان رضؓ وحضرت جعفر رضؓ
وحضرت عبداللہ ثانی رضؓ بطن حضرت ام البنین رضؓ سے اور حضرت ام الحسن رضؓ وحضرت
آمنۃ الکبریٰ بطن حضرت سعیدہ رضؓ سے اور حضرت یحییٰ رضؓ وحضرت عون رضؓ بطن حضرت اسماء رضؓ
وحضرت عمر رضؓ بطن حضرت ام حبیبہ رضؓ سے ہویدا ہوئے ما باقی اولاد دیگر امہات چند سے تولد
ہوئی اکثر اولاد آنجناب رضؓ کے صحیح حالات معلوم نہوئے مگر اسقدر ثابت ہی کہ نسب آنجناب رضؓ
کا پانچ فرزندونسے باقی وجاری ہے اول حضرت حسن رضؓ سے دوم حضرت حسین رضؓ سے
ان صاحبزادونکی اولاد امجاد کو سادات علویہ کہتے ہین سوم حضرت محمد رضؓ بن الحنفیہ سے
چہارم حضرت عمر رضؓ[1] مکنی بابو القاسم سے پنجم حضرت عباس رضؓ سے ان صاحبزادون کی اولاد
کو شیوخ علوی کہتے ہین ۔

ذکر خلافت امام المومنین حضرت حسن ابن علی رضؓ کا

صحیح تواریخونسے بالاتفاق ثابت ہی کہ حضرت امام حسن رضؓ سینہ سے سر تک بالکل ہم شبیہ
حضرت رسول خداؐ کے تہے بالاجماع علما رسیر ذکر کرتے ہین کہ ایک روز حضرت صدیق اکبر رضؓ
خلیفۂ برحق شروع ہی زمانہ خلافت مین اپنی وزیر خوش تدبیر جناب امیر رضؓ ونیز بعض دیگر صحابؓ
حضرت بشیرؐ ونذیرؐ کو ہمراہ لیکر کسی مقام پر تشریف لیجا رہے تہے اثنا رراہ مین نظر آنحضرت رضؓ کی
حضرت امام حسن رضؓ پر پڑی اوسوقت وہ بچونکے ساتھ کہیل رہے تہے حضرت صدیق اکبر رضؓ نے
دیکھتے ہی اونکو اپنے دوش رحمت آغوش پر اوٹہالیا اور فرمایا کہ یہ فرزند ارجمند بعینہ مشابہ جضرت

---

[1] واضح ہو کہ حضرت عمر فاروق رضؓ ابن الخطاب کی نسل سے ہین اونکو شیخ فاروقی کہتے ہین اور حضرت عمر رضؓ بن حضرت علی رضؓ کی نسل سے ہین اونکو شیخ علوی کہتے ہین ۔ ۱۲

خاتم الانبیاءؐ کی ہے نہ مانند علی مرتضیٰ رضہ کے جناب امیر رضہ یہ کلام صدق نظام سنکر ہنستے
جاتے ہتے اور حضرت صدیق اکبر رضہ کے قول کی تصدیق فرماتے تھے روایت ہے
کہ جب جناب امامت مآب حضرت علی رضہ شہید ہوگئے حضرت امام حسن رضہ نے منبر پر کہڑے ہوکر
خطبہ پڑہا۔ یا ایھا الناس آجکی شب تمہارے خلیفہ چہارم نے شہادت پائی پہر بہت کچہہ فضائل
اپنے والد ماجد کے بیان فرمائے (اسمقام پر صاحب روضۃ الصفا نے بنابر عقیدہ شیعگی لکہا ہی
کہ مثل آپکا نہ متقدمین مین گذرا اور نہ متاخرین مین مطلب اس سوء ظن وانحراف باطنی کا یہ
ہوا کہ جمیع انبیاءؑ و مرسلینؑ بلکہ حضرت خاتم المرسلینؐ بہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جناب امیر رضہ کے
مقابلہ مین کچہہ رتبہ نہ رکہتے تہے پہر لکہا ہے کہ جناب امیر رضہ جب کسی معرکہ مین تشریف لیجاتے
تو آنجناب رضہ کے دائین طرف جبرئیلؑ اور بائین طرف میکائیلؑ یاری وغمگساری کیواسطے
ساتہہ رہتے تہے ہمارے نزدیک یہ قصہ بہی امیر حمزہ کی داستان سے کچہہ کم نہین ہے اعوذ
باللہ من خفواتھم وسوء عقیدتھم) اور اپنی نسبت بیعت کی درخواست کے جب کلمات
حاضرین جلسہ نے سنے آنجناب رضہ کی بیعت کرنے پر راضی ہوئے سب سے پہلے جس سعادتمند
نے کہ اپنا ہاتہہ بیعت کیواسطے بڑہایا وہ حضرت قیس رضہ بن سعد بن عبادہ انصاری تہے وقت
بیعت کے حضرت قیس رضہ موصوف نے عرض کی کہ اے امام المومنین رضہ مین آنحضرت رضہ کے
دست مبارک پر بیعت کرتا ہون کہ ہمیشہ کتاب خداوند عز وعلا و سنت حضرت خیر الورا کا عامل رہونگا
اور اعدا سے جہاد کا شاغل حضرت امام حسن رضہ نے فرمایا کہ اگرچہ جہاد کرنا دشمنان دین کے ساتہہ
داخل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہے مگر اسکی تصریح کی حاجت کیا تہی سنتے ہی اس
کلام صلح التیام کے حضار جلسہ نے معلوم کر لیا کہ بالیقین نور دیدۂ بتول رضہ کو کسی سے میل نزاع
وجدال ومحاربہ وقتال کا نہین ہے جب خبر واقعہ امیر المومنین حضرت علی رضہ اور بیعت لینی فرزند
رشید آنجناب رضہ کی حضرت معاویہ رضہ نے سنی ملک شام مین بجائے اپنے ضحاک بن قیس کو
نائب مقرر کر کے ساٹہہ ہزار آدمی ہمراہ لیکے بارادۂ تسخیر ممالک عراق عرب کے روانہ ہوئے

شاید یہ دوسری خطائے اجتہادی نہ تہی؟

حضرت امام حسن رضہ کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی چالیس ہزار آدمی ہمراہ لیکر کوفہ سے باہر
نکلے بعد طے مسافت دیر عبد الرحمن[سلہ] مین مقام کیا اور حکم دیا کہ قیس بن سعد بارہ ہزار سوار نامدار
لیکر مقدمۃ الجیش رہے یعنی پیش لشکر جب حضرت امام حسن رضہ بساباط[سلہ] مدائن مین داخل ہوئے
اوسدن ڈیرے ڈالدیے تاکہ جانور و آدمی لشکر کے آسودہ ہوجائین جب اسمقام سے بہی ارادہ
کوچ کا ہوا پیشتر آنجناب رضہ نے مجمع کثیرہ مین بعد حمد و سپاس باری تعالی کے فرمایا کہ ایہا الناس
تم لوگون نے ہماری بیعت اس شرط پر کی ہے کہ اگر مین صلح کرون تو تم بہی صلح کرنا اور اگر
مین جنگ کرون تو تم بہی جنگ کرنا قسم ہے اوس خدا کی کہ قدرت اوسکی درجہ کمال کا رکہتی ہے
کہ مجکو کسی شخص سے بغض و عداوت نہین ہے اور مشرق سے مغرب تک کسی ایک کو بہی نہ
پاؤگے کہ اوسکی طرف سے ذرہ بہر بہی میرے دل مین آزردگی ہو اور مین بہ نسبت تفرقہ و پریشانی
کے جمعیت و الفت و سلامت و اصلاح دو طرفہ کو دوست تر رکہتا ہون کیونکہ تفرقہ باعث دشمنی و
خوف و بغض و حسد و عداوت کا ہے والسلام چنانچہ صاحب فصول و صاحب تنزیہۃ الانبیاء والائمہ
نے اصل خطبہ حضرت امام حسن رضہ کو باین عبارت نقل کیا ہے[سلہ] لما ابرم الصلح بینی و بین
معاویۃ قد نازعنی حقالی دونہ فنظرت الصلاح الامۃ وقطع الفتنۃ وقد کنتم
بایعتمونی علی ان تسالموا من سالمنی وحادبوا من حادبنی فرائت ان حصن دماء المسلمین
خیرا من سفکہا ولم ارادبذلک صلاحکم ترجمہ جسوقت مضبوط ہوئی صلح درمیان
میرے اور درمیان معاویہ رضہ کے تحقیق معاویہ رضہ نے جہگڑا کیا مجہسے اوس حق کا کہ مجکو حاصل تہا
پس دیکہی مین نے صلاح امت کیواسطے اور قطع کرنے فتنہ کی اور تمنے بیعت کی تہی میرے ساتہ
اسبات پر کہ صلح کرو تم جس سے کہ صلح کرونمین اور لڑو تم جس سے کہ لڑونمین اور مناسب دیکہا مین نے
محفوظ رکہنا خون مسلمانونکا بہتر ہے بہتنے اوسکے سے اور نہین ارادہ کیا مین نے اس صلح کا مگر
تمہاری بہتری کے لیے پہر دوسرا خطبہ آنجناب رضہ رحمت مآب کا کتب مذکورہ بالا مین باین مضمون
مرقوم ہے انما فعلت ما فعلت اشفاقا علیکم ترجمہ جز این نیست کہ کیا مینی جو کچہ کہ کیا

سلہ نام مقام کا

سلہ ۱۲ نام مقام کا ہے

سلہ ۱۳ اس خطبہ کا ترجمہ بعینہ جلاء العیون کی فصل مین بزبان فارسی مرقوم ہے ۱۲

مین سنے ازراہ شفقت سکے تمہارے حال پر۔ جب شیعان پاک نے یہ کلام صداقت التیام
حضرت امام زمن رضہ سے سنا یقین ہوا کہ آنحضرت رضہ معاویہ رضہ سے صلح کر کے ترک خلافت
فرمائینگے خلاصہ یہ ہی کہ اسدرجہ شیعان علی رضہ غیظ و غضب مین آئے کہ ارادہ قتل کرنے حضرت
امام المومنین رضہ کا کیا کسی ظالم نے آنجناب رضہ کا لباس چاک کر ڈالا اور مختار ثقفی رکن اعظم
شیعان نے آنجناب رضہ کا مصلی جسپر آنجناب رضہ بیٹھے ہوئے تھے گھسیٹ لیا چنانچہ آنحضرت رضہ
منہ کے بہل گر پڑے اور دوسرے اظلم نے ساق مبارک آنحضرت رضہ پر نہایت ہی بیدردی سے
کدال مارا پہر شیعون نے اثناء سفر مین آنجناب رضہ سے جھگڑا کیا کہ نوبت کشت و خون کی پہونچی
جتنے سردار شیعہ کہ آنجناب رضہ کے ہمرکاب تھے سب ہی تو حضرت معاویہ رضہ سے ساز کر گئے چنانچہ
اس امر واقعی کا مشرح و مفصل حال شیعونکی نہایت ہی مستند و معتبر کتاب تنزیہ الانبیاء و
الائمہ مین شریف مرتضی راس المجتہدین شیعان نے بڑی آب و تاب سے لکھا ہے جب حضرت
امام حسن رضہ نے شیعان علی رضہ کے ظلم و بے اعتنائی و ستم و بیوفائی کو مشاہدہ کیا اوس وقت
آنجناب رضہ نے حالت افسوس مین فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ غرضکہ بالاتفاق
کتب سیر[1] و تواریخ معتبرہ سے ثابت ہے کہ حضرت امام حسن رضہ کو شیعان علی رضہ نے ازراہ
قساوت قلبی کے ایسے سخت ایذا پہنچائی کہ آنجناب رضہ نے سخت ہی بتنگ آکر گھوڑے پر سوار ہو کر
دُہائی مچائی کہ خدا کیواسطے کوئی مسلمان ہماری مدد کرے کیونکہ اظلم درپے ہلاکت کے ہین
سنتے ہی اس خبر حیرت اثر کے قبیلہ ربیعہ و قبیلہ ہمدان کے قوم نے آنجناب رضہ کی حمایت
و حفاظت کی اور آنجناب رضہ کو شر اہل نفاق سے محفوظ رکھا چونکہ آنجناب رضہ کو ابن سبا کے

[1] در کتاب احتجاج روایت است چون خنجر بحضرت امام حسن رضہ زدند در مدائن و زید بن جہنی برائے عیادت
بخدمت آنحضرت رضہ رفت و آنحضرت رضہ در درد و الم بود و گفت چہ مصلحت میدانی یا ابن رسول اللہ صلعم بدرستیکہ مردم متحیر اند
درین کار حضرت فرمود کہ بخدا سوگند کہ معاویہ رضہ از برائے من بہتر ہست ازین جماعت کہ اینہا دعوی میکنند کہ شیعہ
من اند و ارادہ قتل من کردند ہمہ مال مرا غارت کردند بخدا سوگند کہ اگر از معاویہ رضہ عہد بگیرم و خون خود را حفظ کنم
و ایمن گردم در اہل و عیال خود بہتر ہست از برای من ازانکہ اینہا مرا بکشند و ضائع شوند اہل و عیال و خویشان من بخدا
سوگند اگر من با معاویہ رضہ جنگ کنم ہر آئینہ ایشان مرا بدست گرفتہ بمعاویہ رضہ میدہند دیکہو شیعہ و جلاء العیون کی فصل پنجم

چیلون نے اثناء راہ مین نہایت ہی زخمی کیا تھا اسلیے آنجناب رض نے مجبور و مظلوم ہوکر قصر ابیض مدائن مین قیام فرمایا جراحون نے معالجہ کیا فضل خدا سے صحت پائی اسی اثناء مین امیر معاویہ رض دیار انبار مین پہونچے اور وہانسے بطریق مقدمۃ الجیش عبد اللہ بن عامر کو جانب مدائن روانہ کیا جب عبد اللہ قریب مدائن کے پہونچے حضرت امام حسن رض بھی شیعان علی رض کا ایک لشکر لیکر مدائن سے باہر تشریف لائے جب لشکر فریقین مقابل ہوئے اوسوقت عبد اللہ بن عامر نے فریاد کی کہ اے اہل عراق مین تمسے لڑنیکو نہین آیا ہون بلکہ مین مقدمۃ الجیش امیر معاویہ رض کا ہون اور امیر معاویہ رض کے ڈیرے دیار انبار مین ہین اب تم جاکر میر اسلام حضرت امام حسن رض بن علی رض سے کہو اور عرض کرو کہ عبد اللہ آنجناب رض کو قسم خدا کی دلاکر کہتا ہے کہ بہتر ہے جو آنجناب رض صلح کر لین جدال و قتال مین کوئی فائدہ متصور نہین جون ہی یہ بات شیعان علی رض نے سنی کمرین ٹوٹ گئین جی چھوٹ گئے بقول شخصے نہ اودہ زنان نہ آہ مردان جب حضرت امام حسن رض نے خیانت و جبانت اپنے اصحاب کی معلوم کی پھر مدائن واپس تشریف لائے اور وہانسے عبد اللہ بن عامر کو یہ پیغام خیر انجام بھیجا کہ اگر امیر معاویہ رض ہماری چند شرائط کو قبول فرماوین تو ہم نہایت ہی خوشی دل سے امر خلافت سپرد کردین اور وہ یہ ہین اول امیر معاویہ رض شیعان علی رض سے کچھ کینہ نہ رکھین دوم خراج ملک اہواز کا ہر سال ہمارے خرچ کیواسطے مقرر کرین سوم دو لاکھ درہم سوا ے خرچ مذکور کے اور بھی ہمکو مرحمت کرتے رہین چہارم اہلبیت رسول اللہ کے پورے پورے حقوق ادا کرتے رہین پنجم بنی ہاشم رض کے ساتھہ انعام و اکرام سے پیش آتے رہین اور ہمیشہ اونکو اپنے اور اپنے اہلبیت پر ترجیح دیتے رہین عبد اللہ بن عامر نے خبر صلح کی امیر معاویہ رض پاس بھیجی سنتے ہی اس خوش خبر خیر اثر کے امیر معاویہ رض باغ باغ ہوگئے اور جملہ ملتمسات امام حسن رض کو دل و جانسے قبول و منظور فرمایا اور اوسیوقت ایک عہد نامہ خاص اپنے ہاتھہ سے لکھا اور اوسپر اپنی مہر کردی اور حکم دیا کہ روساء شام اسپر اپنی گواہیان لکھہ دین جب عہد نامہ مرتب ہوچکا امیر معاویہ رض نے عبد اللہ بن عامر کے پاس بھیجدیا اور عبد اللہ بن عامر نے اوسیدم عہد نامہ کو حضرت امام حسن رض کے حضور مین روانہ کیا جون ہی حضرت امام حسن رض نے عہد نامہ کو

ملاحظہ فرمایا بطیب خاطر خطیر و برغبت ضمیر منیر صلح کو قبول و منظور کیا اور ایک فرمان واجب الاذعان بنام قیس رضہ بن سعد کہ مقدمۃ الجیش آنحضرت رضہ کے تھے اور دیار انبار مین قیام رکھتے تھے باین مضمون لکھا کہ اے قیس رضہ بن سعد ہمارے اور امیر معاویہ رضہ کے درمیان مین نہایت ہی رضامندی کے ساتھہ صلح واقع ہوئی اب تمکو بھی لازم بلکہ الزم ہی کہ امر حکومت بغیر منازعت امیر معاویہ رضہ کے حوالہ کرو اور پھر کبھی آنجناب رضہ سے کسی قسم کی کدورت نہ رکھنا جب فرمان حضرت امام حسن رضہ کا قیس رضہ کے پاس پہونچا قیس رضہ نے سرداران لشکر سے کیفیت صلح کی بیان کی اور کہا کہ دو باتوں مین سے ایک بات قبول کرنا چاہیئے یا تو امیر معاویہ رضہ سے بغیر امام کے جنگ کرنے پر آمادہ ہو یا بصفاء سینہ اونکی اطاعت واجب الطاعت منظور کرو شیعان علی رضہ نے سنتے ہی اس خبر فرحت اثر کے نہایت ہی رضا و رغبت کے ساتھہ شق دوم کو اختیار کیا یعنی حضرت امیر رضہ معاویہ رضہ کی تابعداری و فرمانبرداری کرنے پر راضی ہوگئے بعد اسکے قیس رضہ نے معہ لشکر کے جانب مدائن مراجعت کی اور وہانسے کوفہ مین داخل ہوئے اتفاقًا اوسی روز حضرت امیر معاویہ رضہ بھی کوفہ مین تشریف لائے اور حضرت امام حسن رضہ کو طلب فرمایا تاکہ آپ کی آکر بیعت کرین حضرت امام حسن رضہ نے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہم بیعت اس وعدہ پر کرسکتے ہین کہ عام خلائق کو اگر آپ امان دین حضرت معاویہ رضہ نے جواب دیا کہ سوائے قیس رضہ کے تمام خلائق میری طرف سے امن مین ہین حضرت امام حسن رضہ نے پھر پیغام بھیجا کہ اے امیر رضہ جبتک آپ قیس کو امان نہ دینگے ہرگز ہم آپسے راضی نہونگے امیر معاویہ رضہ نے سنتے ہی اس بات کے پاس خاطر حضرت امام حسن رضہ کو بہرصورت مقدم رکھا یعنی قیس کو بھی امن کلی دی بعد طے ہونے جملہ امورات کے حضرت امام حسن رضہ حضرت امیر معاویہ رضہ کے دربار مین تشریف لیگئے اور نہایت ہی رضا و رغبت سے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی زان بعد امیر معاویہ رضہ نے حضرت امام حسین رضہ کو طلب کیا چنانچہ آنحضرت رضہ نے بھی اوسیدم تشریف لاکر امیر معاویہ رضہ کی بیعت کی (اگرچہ بنابر مذہب شیعگی صاحب روضۃ الصفا نے لکھا ہی کہ شیعہ این روایت را مسلم ندارند مگر معائنہ کتب سیر و تواریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ حضرت امام حسین رضہ نے بلا تکلف و اکراہ مثل حضرت امام حسن رضہ حضرت امیر معاویہ رضہ کی بیعت کی بعد آنجناب رضہ کے قیس رضہ بھی مطیع و منقاد

بصد اعتقاد ہو گئے غرضکہ جملہ بنی ہاشم رضہ وغیر بنی ہاشم و اصحاب عظم رضہ وارباب حشم نے دل وجان سے
امارت حضرت معاویہ رضہ کی قبول و منظور کر لی بعد صلح کے حضرت امام حسن رضہ معہ حضرت امام حسین رضہ کے
کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور وے چالیس ہزار شیعہ جنھون نے آنجناب رضہ کے دست
مبارک پر بیعت کی ہتی کوفہ مین رہ گئے اور حضرت امیر معاویہ رضہ ملک شام کو واپس گئے روایت
ہے کہ مدت خلافت حضرت امام حسن رضہ کی چھہ ماہ ہتی پس اس صورت مین معنی حدیث صحیح نبوی ع
الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ کے ظاہر و باہر ہوئے اسلیے کہ زمانہ خلافت خلفاء اربعہ رضہ کا ساڑہے
اونتیس برس کا گذرا تہا سر اس سخن کا یہ کہ حضرت مقدس نبوی ع نے شان مین حضرت امام حسن رضہ
کے فرمایا تہا کہ یہ میرا فرزند ارجمند سید ہے اور عنقریب حقتعالی اوسکے واسطے سے درمیان دو
گروہ بزرگ مسلمانون کے صلح کروادیگا چنانچہ یہ پیشین گوئی حضرت صلعم کی تصدیق کو پہونچی
اسکے بعد صاحب روضۃ الصفا نے لکہا ہی کہ سنہ مین قرۃ بن نوفل اشجعی سرگروہ خوارج ملعون نے
چہہ سو فوج ہمراہ لیکر اہل اسلام پر چڑہائی کی جب مقام نخلہ تک پہونچا حضرت امیر معاویہ رضہ نے یہ خبر
سنکر حضرت امام حسن رضہ کو پیغام بہیجا کہ آپ اوس گروہ عصیان پژوہ سے مقابلہ و مقاتلہ کیجیے حضرت
امام حسن رضہ نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین رضہ آپ جانئین اور آپکا کام ہمکو تو گوشہ عافیت پسند ہے
اب نہ ہم کسی اہل قبلہ سے لڑینگے اور نہ کسی سے جہگڑینگے۔

دیگر تواریخون مین ہی کہ جب حضرت امیر معاویہ رضہ نے حضرت امام حسن رضہ کا جواب سنا قوم ناحق شناس
کے تدارک مین سعی موفورہ فرمائی اور تہوڑی ہی فرصت مین اوسکے طوفان بے تمیزی کو رفع دفع
کردیا۔

ذکر شہادت حضرت امام حسن رضہ ابن علی رضہ کا

صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر عقائد مذہب شیعگی کے اپنی رائے سے باعث شہادت حضرت
امام حسن رضہ کا معاذ اللہ حضرت امیر معاویہ رضہ کو ٹہرایا ہے اور ایسا ترک ادب سبب لکہا ہی کہ نہ وہ
از راہ عقل کے صحیح ہو سکتا ہی اور نہ از راہ نقل کے بلکہ بہت بڑی اہانت اوس سوء ادبی سے نسبت

حضرت امام حسن رضہ کے ثابت ہوتی ہی اور یہ خالی انحراف باطنی سے نہین ہی ہم اس اتہام کو صرف
ادب کی وجہ سے قلم انداز کرتے ہین **مصرعہ** کہ این شیوہ ختم است بر دیگران ٭ اب ہم وہ تاریخی
حالات جو صاحب روضۃ الصفا نے لکہے ہین اور بہر حال وہ قرین قیاس بہی ہین بلکہ اکثر تواریخ
و کتب سیر اہلسنت کے موافق بہی ہین لکہتے ہین **روایت** ہے کہ جس زمانہ مین حضرت
امام حسن رضہ کو زہر دیا گیا اوسوقت آنجناب رضہ نے فرمایا کہ سقیت السم مرتین وھذہ الثالثۃ
ترجمہ دیا گیا مین زہر دو مرتبہ اور یہ تیسرا مرتبہ ہے مگر فصل الخطاب مین چہٹا مرتبہ اثر زہر کا لکہا ہے
جب یہ خبر ترددآثر حضرت امام حسین رضہ کو پہونچی اوسیدم دوڑے ہوئے آئے اور سرہانہ کہڑے
ہوکر ادب سے عرض کیا کہ اے میرے برادر کرم فرمائے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا شاید کہ آنجناب رضا کو
کاری ہوجائے تو ہم اوس سے مواخذہ کرین فرمایا کہ اے میرے پیارے بہائی نہ ہمارے
پدر بزرگوار حضرت علی مرتضیٰ رضہ غماز تہے اور نہ ہماری مادر مشفقہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ غماز تہین اور نہ ہمارے
جد امجد حضرت محمد مصطفیٰ صلعم غماز تہے اور نہ ہماری جدہ مکرمہ حضرت خدیجہ کبریٰ رضہ غماز تہین اور نہ ہماری
اہل مین سے کسینے غمازی کی ہی اگر ہمکو قیامت کے دن خدائے عزّ و جلّ نے بخشدیا جبتک کہ وہ
شخص کہ جسنے مجکو زہر دیا ہے نہ بخشا جائیگا مین تنہا بہشت مین نہ جاؤنگا بلکہ ضرور ہی اوسکو اپنے
ہمراہ لیجاؤنگا۔ **روایت** ہے کہ ایک شخص حضرت امام حسن رضہ کے حضور مین حاضر ہوا اوسوقت
آنجناب رضہ روٹی کہارہے تہے اوس شخص نے سوال کیا کہ اے ابن رسول اللہ صلعم مجہپر دس ہزار
درہم قرض ہین اگر مرحمت ہون عین رحمت ہے حضرت امام حسن رضہ نے اوسی وقت اوسکو دس ہزار
درہم عطا کردیے مگر آنجناب رضہ نے اوس سے کہانیکے واسطے نہ فرمایا یہانتک کہ وہ شخص درہم لیکر
چلا گیا حضّار نے عرض کی کہ آ ابن رسول اللہ صلعم آنجناب رضہ نے دس ہزار درہم بشتاب کرامت فرمادیے
اور یہ نہ فرمایا کہ اے سائل روٹی کہالے حضرت امام حسن رضہ نے جواب دیا کہ کلام خدای جلّ ذکرہٗ
سے جسنے میرے جدّ امجد کو خلق عظیم پر مبعوث فرمایا اگر مجکو یہ بات ثابت ہوتی کہ پیشتر سائل کو روٹی
کہلائی جاوے اوسوقت اوسکی ضرورحاجت برلائی جائے اگر یہی حکم ہوتا تو ہم بہی ایسا کرتے

روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ نے خواب مین دیکہا کہ سورۂ قل ہو اللہ احد آنجناب رضؓ کی پیشانی مبارک پر لکہی ہوئی ہو اس خواب سے آنجناب رضؓ ازبس خوش ہوئے جب یہ خواب سعید بن مسیب رضؓ نے سنا کہا قد دنا اجلہ یعنی آنحضرت رضؓ کی موت پہونچی **روایت** ہو عمیر بن اسحاق سے کہ کہا مین اور میرا ایک دوست واسطے عیادت حضرت امام حسن رضؓ کے گئے جب آنحضرت رضؓ کے قریب جا کر بیٹھے سنا ہمنے کہ آنحضرت رضؓ ایک شخص سے فرماتے تہے کہ ہمارا حال پوچہہ اوس شخص نے جواب دیا کہ پروردگار عالم حضور کو شفاء کامل عطا فرماوے تاکہ دوبارہ حضور کا حال دریافت کرون پہر آنحضرت رضؓ نے اوس سے فرمایا کہ ہمارا حال پوچہہ آگے اوس سے کہ طاقت پوچہنے کی نرہے تو اوس شخص نے وہی جواب دیا بعد اوسکے آنحضرت رضؓ نے فرمایا کہ میرا جگر ٹکڑے ہو کر دستونسے نکلتا ہو اگرچہ چند مرتبہ مجکو زہر دیا گیا مگر اس مرتبہ موثر ہوا عمیر کہتا ہو کہ پہر مین دوسرے دن آنحضرت رضؓ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا حضرت امام حسین رضؓ کو دیکہا مینے کہ آنحضرت رضؓ کے سرہانہ بیٹھے ہوئے تہے اور فرماتے تہے کہ اے برادر مکرم یہ تکالیف جو آنجناب رضؓ پر گذر رہی ہین فرماتے تو کہ یہ ظلم کسنے کیا اور گمان آنجناب رضؓ کا کسکی طرف ہے حضرت امام حسن رضؓ نے فرمایا کہ اگر ہم کسیکو بتلا ہی دین تو تم اوسکو قتل کر ڈالوگے حضرت امام حسین رضؓ نے جواب دیا کہ بلاشک ہم ایسا ہی کرینگے حضرت امام حسن رضؓ نے فرمایا کہ اگر گمان ہمارا مطابق واقع کے ہو تو اوسکی شدت وسختی وضلالت وبدبختی حد سے زیادہ ہوگی اور اگر مطابق واقع کے نہوئی تو ایک بیگناہ ناحق مارا جاویگا اور یہ ہمارے حق مین اچہا نہین غرضکہ حضرت امام حسن رضؓ کو زہر دہندہ کا پورا پورا یقین نہ تہا کہ کون ہو باقی رہا شبہ تو یہ بمقتضاء بشریت تہا اب صاحب روضۃ الصفا کے اوس الزام صریح اتہام کو جو معاذ اللہ نسبت حضرت امیر معاویہ رضؓ کے براہ عناد قلبی وفساد دلی کے قائم کیا ہو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ جب حضرت امام حسن رضؓ ہی اپنے اصلی زہر دہندہ سے خبردار نہ تہے تابہ دیگران چہ رسد **روایت** ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ نے حالت مرض موت مین حضرت امام حسین رضؓ سے فرمایا کہ اگر ہمارا انتقال ہو جاوے تو ہمکو ہمارے پدر بزرگوار یعنی رسول صلعم کر دگار کے نزدیک دفن کرنا بشرطیکہ کسی قسم کا فتنہ برپا نہو ورنہ جنت البقیع مین کہ

مدفن بکثرت آلؓ و اصحاب رضؓ کا ہی دفن کرنا جب آنحضرت رضؓ نے وفات پائی حضرت امام حسین رضؓ جنازہ
مقدس کو روضۂ اقدس پر حسب وصیت لیگئے با وصف اسکے کہ حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ نے اپنے
نبیرہ عزیز کے دفن کی بکرر اجازت دی تہی مگر مروان بن حکم رضؓ ازراہ شرارت کے مانع ہوا حالانکہ
امامین شریفین رضؓ نے اوس احسان فراموش کے ساتہہ بہت کچہہ سلوک کیے تہے ازانجملہ یہ
جب جنگ جمل مین مروان قید ہوا اوسوقت حضرت امامین موصوف رضؓ نے جناب امامت دستگاہ رضؓ
سے سفارش کر کے رہا کروا دیا چنانچہ شیعونکی نہج البلاغت من کلام لہ مین مرقوم ہی قال لمروان
بن الحکم بالبصرۃ قالوا اخذ مروان بن الحکم اسیرًا یوم الجمل
فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المؤمنین فکلماہ
فیہ فخلی سبیلہ ترجمہ فرمایا جناب امیر رضؓ نے مروان بیٹے حکم کے بارہ مین راوی
کہتا ہے کہ گرفتار ہوا مروان بیٹا حکم کا جنگ جمل کے دن پس شفاعت کی اوسکی امام حسن رضؓ و امام حسین رضؓ
نے طرف امیر المومنین رضؓ کے پس گفتگو کی دونون نے اوسکی مخلصی مین پس چہوڑ دیا اوسکو جناب
امیر رضؓ نے غرضکہ اوس احسان فراموش نے کہ اوس زمانہ مین حاکم مدینہ منورہ کا تہا ارادہ جدال و
قتال کا کیا اسلیے حضرت امام حسین رضؓ مجبور ہوئے اور جنازہ کو جنت البقیع مین لیجا کر دفن کیا۔
روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ برسبیل تعاقب عورتونسے نکاح کیا کرتے تہے پہر اون کو
طلاق دیدیا کرتے تہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگونکو منع فرماتے تہے کہ کوئی اپنی دختر کا حضرت
حسن رضؓ سے نکاح نہ کرے کیونکہ وہ طلاق دیتے ہین مگر زنان باکرہ حضرت امام حسن رضؓ سے
نکاح کرنیکی ازبس رغبت رکہتی تہین سبب اسکا یہ تہا کہ اونہون نے سنا تہا کہ صاحب لولاکؐ نے
آپ کی ناف پر بکثرت بوسے دیے ہین پس و نے زنان صالحہ ونسوان باکرہ صرف اس امید
میمنت جاوید پر کہ بوسہ گاہ چشم و چراغ دودمان عبدمناف کے مساس سے مشرف ہون تاکہ آتش
دوزخ اونپر حرام ہوجاوے اور حشر مین اونکا احترام نکاح کی خواہش کرتی تہین اسکی تصدیق
مجالس المومنین مین باین عبارت مرقوم ہی کہ اگر متعہ حلال بودی چرا امام رغبت بنکاح وطلاق

فرمودی روایت ہی جابر سے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اہل بہشت کی طرف دیکھے وہ دیکھے حضرت امام حسن رضہ کی طرف روایت ہو ابن زبیر رضہ سے کہ ایک روز حالت نماز مین حضرت رسول خدا سجدہ مین تھے اور حضرت امام حسن رضہ آنحضرت صلعم کے اوپر سوار تھے جبتک حضرت امام حسن رضہ اپنی خوشی سے نہ اوترے آنحضرت صلعم نہ اوٹھے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امام حسن رضہ کی شان مین یہ حدیث ارشاد فرمائی کہ اسے پروردگار دوست رکھتا ہون مین اوسکو جو کوئی کہ دوست رکھے اوسکو مین بھی دوست رکہتا ہوں اوسکو ابیات

اگر عمرے بیارایم سخن را	نشاید نعت من نعت حسن رضہ را
سخن گیرم کہ جز دُرّ عدن نیست	سزای وصف اخلاق حسن رضہ نیست
سخن گر بگذرد از چرخ اخضر	ہنوز از قدر او باشد فرودن تر
سخن را گر بعلّیین رسانم	رسانیدن بقدرش کے توانم
کمالش گرچہ نزد ماست ظاہر	زبان ماز دست اوست قاصر
دو گیتی را وجودش زیب و زین است	نظیر او اگر گوئی حسین رضہ است

عمر شریف حضرت امام حسن رضہ کی ۴۷ برس چند ماہ کی ہوئی۔

ذکر ازواج و اولاد حضرت امام حسن رضہ ابن علی رضہ کا

واضح ہو کہ حضرت امام حسن رضہ اگرچہ اکثر نکاح فرماتے اور طلاق دیتے تھے مگر سوائے کثرت جاریات کے کبھی چار ازواج منکوحہ سے کم نہ رکھیں مستند تاریخ مین ہو کہ آنحضرت رضہ نے یکے بعد دیگرے نوسے عورتوں سے نکاح کیا چنانچہ بعض بیبیوں کا ذکر عنقریب آنحضرت کے اولاد کے ضمن مین مذکور ہوگا معائنہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت رضہ کی اولاد امجاد کے تعین مین مورخین کا بہت بڑا اختلاف ہے ابن الخشاب نے لکھا ہو کہ آنحضرت رضہ کے صرف گیارہ صاحبزادہ تھے اور ابن الاخضر نے لکھا ہی کہ بارہ صاحبزادہ اور پانچ صاحبزادیان تھین اور شیخ محمد طلحہ شامی نے بھی پندرہ صاحبزادے

بیان کیے ہین اور شیخ مفید شیعی نے آٹھہ صاحبزادہ اور سات صاحبزادیان عیان کی ہین علی ہذا القیاس۔ شاید منشاء اس اختلاف کا یا تو تکرار اسماء ہی یا عدم اطلاع اونکے حالات سے کہ بعض اونہون مین سے ایام طفولیت مین انتقال کر گئے ہون یا بعض نے اونہون مین سے شہرت نہ پائی ہو مگر اسپر جملہ مورخین کا اتفاق ہے کہ اولاد امجاد رض حضرت امام حسن رض سے سوائے دو پسر مسمی بزید شہید رض و حسن مثنی رض کے کوئی صاحبزادے باقی نرہے اب ہم موافق روایت ابن الاخضر کے کہ مورخین ثقات سے ہے آنحضرت رض کی اولاد امجاد رض کا حال لکھتے ہین کہ آنحضرت رض کے کل بارہ پسر تھے یعنی [1] حضرت زید رض شہید و [2] حضرت حسن مثنی رض و [3] حضرت عمر رض و [4] حضرت عبد اللہ رض و [5] حضرت قاسم رض و [6] حضرت حسین رض و [7] حضرت عبد الرحمن رض و [8] حضرت عبد اللہ ثانی رض و [9] حضرت محمد رض و [10] حضرت ابو بکر رض و [11] حضرت طلحہ رض و [12] حضرت محمد ثانی رض اور آنحضرت رض کی پانچ دختر تھین یعنی [1] حضرت ام الحسن رض و [2] حضرت ام عبد اللہ رض و [3] حضرت ام سلمہ رض و [4] حضرت ام الخیر رض و [5] حضرت ام تماضر رض۔

پس حضرت زید شہید رض و حضرت ام الحسن رض یعنی حضرت فاطمہ رض زوجہ حضرت امام زین العابدین رض و حضرت ام الحسین رض یعنی حضرت رقیہ رض بطن حضرت بشیر رض بنت مسعود سے پیدا ہوئے اور حضرت حسن مثنی رض شکم حضرت خولہ رض بنت منظور الفزاریہ سے ہویدا ہوئے اور حضرت حسین رض و حضرت طلحہ رض و یک دختر رض بطن ام اسحاق بنت طلحہ بن عبد اللہ التیمی سے تولد ہوئے و حضرت عمر رض و حضرت قاسم رض و حضرت عبد اللہ رض شکم جاریہ سے متولد ہوئے باقی اولاد امجاد ذکور و اناث چند بطون دیگر منکوحات و جاریات سے عالم وجود مین آئے منجملہ اولاد امجاد آنحضرت رض سے حضرت قاسم رض و حضرت عمر رض و حضرت ابو بکر رض و حضرت عبد اللہ رض ہمراہ حضرت امام حسین رض کربلا مین شہید ہوئے منجملہ اولاد امجاد آنحضرت رض سے حضرت محمد رض بن عمر رض باقی رہے کہ بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی نے اونسے اکثر احادیث روایت کی ہین اب جملہ اہل سیر کا اسپر اتفاق ہے کہ حصر اولاد امجاد رض کا صرف دو فرزند ارجمند پر ہے ایک حضرت زید شہید رض دوسرے حضرت حسن مثنی رض باقی اور اولاد امجاد رض آنحضرت رض سے بقائے نسل نرہی واللہ اعلم بالصواب والیہ مرجع المآب۔

ذکر امارت حضرت امیر معاویہ رض بن ابوسفیان رض کا

جمیع مورخ واہل سیر اس امر بین پر اتفاق رکہتے ہین کہ درحقیقت امارت حضرت امیر معاویہ رض
کے شایان آفرین وقابل تحسین واقع ہوئی بلکہ آنحضرت رض نے اپنے زمانہ عدالت نشانہ مین اون
خرابیونکی جو اس سے پیشتر اسلام مین شائع و ذائع ہوچکی تہین ایسی اصلاح فرمائی کہ بادشاہی
امر واقعی تو یہی ہے کہ اسلام مین بعد ختم زمانہ خلافت خلفاء الراشدین کے کہ بموجب حدیث الخلافۃ
ثلاثون عاماً ثم یکون بعد ذلک الملک عضوضا مدت خلافت حقہ کی صرف تیس ہی سال کی تہی
آنحضرت رض نے اس حسن لیاقت سے بادشاہت کی کہ تمام روے زمین پر کوئی آپکا مقابلہ کرنیوالا نہ تہا
دشمنان دین کی ہیبت سے جگر شق تہے کفار اشرار کی دہشت سے رنگ فق تہے بہرحال جیسے کہ
آنحضرت رض اسلام مین شاہ اول ہوئے ویسے ہی بفضل خدا آپ نے اعلیٰ درجہ کی شاہی بہی کی
اگرچہ آنحضرت رض کے دستور العمل کو صاحب روضۃ الصفا نے بہی مجملاً طور پر آخر ذکر امارت مین لکہا ہی
مگر آنحضرت رض کے ذکر امارت کو اقوال مجہول وفضول سے بہر دیا ہے حالانکہ آنحضرت رض کی قابلیت کا
حال اہل تحقیق پر اظہر من الشمس ہے اور صاحب کیون نہ اظہر من الشمس ہو کہ آنحضرت رض کی شاہی کی
خبر تو حضرت رسولخدا صلعم نے بہی دی تہی چنانچہ ہم آنحضرت رض کی کسیقدر فضیلت وامارت کا حال مستند
تاریخ تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی عالم اہلسنت سے نقل کرتے ہین جسکو شبہ ہو اصل سے مقابلہ کر دیکہے
حدیث مین ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم امیر معاویہ رض کے حق مین یہ دعا فرمایا کرتے تہے کہ یا الٰہی
کر تو معاویہ رض کو راہ نما وراہ یافتہ دوسری **حدیث** مین ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تہے کہ
اے الٰہی معاویہ رض کو کتاب وحساب سکہا اور اونکو عذاب دوزخ سے بچا اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ آپ اپنے محبان سے فرمایا کرتے تہے کہ تم معاویہ رض کی امارت کو ہرگز برا نہ جانو اگر
تمنے اوسکو ہاتہہ سے کہو دیا تو تم بیشک لوگونکے سرونکو اونکے کندہونپر پڑے دیکہو گے علیٰ ہذا
اہلسنت کی کتب مستندہ مین بکثرت فضیلت موجود ہین اب سنئیے آنحضرت رض کی امارت کا حال جب

حضرت امیر معاویہ رضہ بنابر تفویض امارت حضرت امام حسن رضہ کے امیر المومنین ہوئے جمیع بنی ہاشم رضہ
واصحاب مکرم رضہ نے بلا اکراہ برضا و رغبت آپکی بیعت کی اور سب صاحبون نے یکدل ہوکر ایسی مدد
کی کہ تا حال شاہان اسلام مین ضرب المثل ہے روایت کعب الاحبار کا قول ہے کہ اس امت کا
ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہ ہوگا جیسے امیر معاویہ رضہ ہوئے روایت اور زہری کا قول ہے کہ امیر معاویہ رضہ
بیس برس امیر رہے اور روئے زمین پر کوئی اونسے لڑنے جھگڑنے والا نہ تھا اسواسطے کہ شوکت
اسلام اعداء دین کے دلونپر چہا رہی تہی اور صاحب کیون نہ چہا رہے کہ بتائیدات غیبی وتفضلات
لاریبی کے بکثرت فتوحات حاصل کین ازانجملہ یہ کہ سنہ ۴۴ ہجری مین حضرت امیر معاویہ رضہ نے
لشکر ظفر پیکر جانب ملک سجستان بڑے کروفر سے روانہ فرمایا چنانچہ تہوڑی ہی فرصت مین بعد
بہت بڑی جنگ وجدال وحرب وقتال کی لشکر اسلام نے فتح پائی اور تمام ملک سجستان و بلاد و
مضافات سجستان مثل رجح و دوان اقلیم برقہ وکوزائی ممالک سوڈان وغیرہ قبضۂ اہل دین مین آیا
ازانجملہ یہ کہ سنہ ۴۵ ہجری مین آنحضرت رضہ نے فوج نصرت موج بڑی شان وشوکت سے طرف
ملک قیقان کے روانہ کی چنانچہ بعد حرب وضرب نمایان وزدوکوب شایان کے لشکر اسلام لشکر کفر پر
غالب آیا اور بافضال مفضل حقیقی وببرکت رحمت عالمیان تحقیقی کے جزو کل ملک قیقان ونواح
ملک قیقان اہل حق کے تصرف مین آیا ازانجملہ یہ کہ سنہ ۵۰ ہجری مین آنحضرت رضہ نے فرمان
واجب الاذعان نافذ فرمایا کہ اب اہل اسلام بصد صولت واحتشام ملک قہستان کو روانہ ہون
چنانچہ حسب الحکم امیر المومنین رضہ بکثرت مسلمین عازم سفر ہوئے اور بعد قطع منازل وطے مراحل اوس
ملک کو بہی اپنے حسن سعی بلیغہ وکوشش شدیدہ سے معہ اوسکے پرگنات کے فتح کیا غرضکہ
آنحضرت رضہ کی کارگذاریان کتب سیر وتواریخ مین بیش از قیاس ہین ۔ اب ہم اپنے اس دعوی
کی تصدیق شیعونکی ہی مستند تاریخ روضۃ الصفا سے کرتے ہین جلد سوم کے صفحہ ۲۲ مین بلفظہ
آنحضرت رضہ کی فتوحات بینایات کا حال باین عبارت مرقوم ہے کہ در سنہ اربع وخمسین معویہ رضہ
عبد اللہ ابن زیاد را بحکومت خراسان فرستاد واو بما وراء النہر رفتہ ولایت بسیار فتح کرد وترکان

از وی منہزم گشتہ صولت و مہابت او در دل ایشان جاے گرفت و درین سال محمد بن مالک بغزوۂ روم رفت و اہل اسلام جزیرۂ ازوادراکہ قریب قسطنطنیہ است فتح کردند۔

چنان عدل گستر د بر عالمے * کزو اسے نتر سید از رستمے

واضح ہو کہ یہانتک جو کچھہ کہ لکھا گیا وہ کل مضمون تفسیر و حدیث و تاریخ اہل تشیع ہی سے قلمبند ہوا ہے اور اگر بضرورت جزوی کتب اہل سنت سے لیا گیا ہی تو اوسکا حوالہ صاف صاف لکھدیا گیا ہے مگر یہ امر ناظرین باتمکین و مبصرین شائقین پر ضروری ملحوظ رہے کہ اکثر مقامات پر صاحب روضۃ الصفا نے بنا بر مذہب شیعگی بکثرت مطاعن نسبت خلفاء عظام رضؓ و اصحاب کرام رضؓ جنکی فضیلت و کرامت قرآن پاک مین ناطق ہی قائم کیے ہین اکثر کے بنا بر موقع و مصلحت ہمنے جواب دیے ہین اور بعض قلم انداز عمداً کیے ہین اسلیے کہ اونکے جواب باصواب اکثر کتب مناظرہ اہلسنت مین مرقوم ہین اگر اس تاریخی حالات مین جو شیعونکی ہی معتبر تاریخ روضۃ الصفا سے اردو کیا گیا ہے کسی قسم کا سقم پاوین تو اوسکا الزام صاحب روضۃ الصفا کی جانب عائد فرماوین چونکہ اصل مطلب ہمارا صرف اظہار خلافت و امارت سے تہا سو بفضل خدا و ببرکت حضرت محمد مصطفیٰ صلعم انجام خیر کو پہونچا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

باقی جو کچھہ کہ آپنے معیار الہدیٰ مین بیہودگی اور زباندرازی کی ہی اوسکا بفضلہ دندان شکن بلکہ گردن زن جواب بدر الدجیٰ مین موجود ہے حاجت تکرار کی نہین چونکہ اظہار حق اہل سنت کے ذمہ واجب ہی نہین بلکہ فرض تہا اسلیے مشتے نمونہ خروارے بطریق نصیحت و موعظت اہل پندار کے گذارش کیا گیا۔

نظم

ما نصیحت بجاے خود کردیم	روزگاری برین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۚ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ۚ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین جاھد والکافرین والفاجرین ابد الابدین ودھر الداھرین

سوالات

اول حضرات شیعہ اگرچہ صدائے ماتم سرد ابہ سر من رائے تک ہی کیون نہ پہنچائین قیامت تک بھی ایسی آیات بینات ہرگز نہین دکھلا سکتے ہین جنسے بدلیل قطعی خلافت بلافصل جناب امیر رض بمقابلہ اہلسنت ثابت ہوجاوے خیر یہ امر تو بہت ہی مشکل ہی ہم دعوی سے کہتے ہین کہ حضرات شیعہ خلافت بافصل بھی جو بنا بر شوری نوبت چہارم آنجناب رض کو میسر ہوئی بلا شرکت غیرے ابدالآباد تک بھی ثابت نہین کر سکتے ہین کیونکہ کسی آیت مین آنجناب رض کا اسم سامی یا لقب گرامی مذکور نہین اور اسی طرح حضرات شیعہ کو آنجناب رض کا مومن ثابت کرنا بمقابلہ خوارج ونواصب کے سخت تر

دشوار ہے بخلاف مذہب متوسط حقہ اہلسنت کے کہ بفضلہ یہ فرقۂ ناجیہ جن دلائل سے فضیلت ایمان
صحابہ کرام رض و خلافت خلفاء عظام رض ثابت کرتا ہی اونہی دلائل سے جناب امیر رض کا ایمان و خلافت
ثابت کرتا ہی مگر حضرات شیعہ اسکے خلاف ہین اسلیے وہ آنجناب رض کا نہ مومن ہونا ثابت کر سکتے ہین
اور نہ خلیفہ ہونا اگر امت سبائیہ اپنی ملت واہیہ کو حق سمجھے ہوتے ہے یا تو کسی آئت سے بالصراحت
خلافت بلافصل نہین بلکہ اپنے عقیدہ عتیدہ کے طریق پر خلافت بافصل جناب امیر رض کے بمقابلہ اہلسنت
بلاشرکت غیرے اور مومن کامل ہونا بمقابلہ خوارج ونواصب ثابت فرماوین یا اپنے مذہب مذبذبین
بین ذٰلک باطلہ سے دست بردار ہون۔ ع دشوار تو یہی ہی کہ دشوار بہی نہین۔

دوم حضرات شیعہ کے سلف نے ہرچند کہ دعوی خلافت بلافصل مین رایگان اپنی عمر عزیز کو تلف
کیا اور ایسا ہی کچھہ ہمارا الیقین تاسف کیساتہہ اونکی خلف کی نسبت ہی مگر ہنوز ایسی حدیثین درباب
خلافت بلافصل یا افضلیت برخلفاء ثلثہ بہ نسبت جناب امیر رض کتب مستندہ اہل سنت سے نہ دکہلا سکے
اور نہ انشاءاللہ تعالیٰ قیامت تک دکہلا سکتے ہین جنسے وسے حدیثین جو حضرت رسولخدا صلعم نے درباب
خلافت بلافصل حضرت صدیق اکبر رض ونیز افضلیت حضرت خلفاء ثلثہ رض ارشاد فرمائین منسوخ سمجھی جاوین
چونکہ ہم اس بحث کو بمقابلہ شیخ احمد صاحب دیوبندی حصہ دوم بدرالدجی مین مشرح لکھہ چکے ہین لہذا
حاجت تکرار کی نہین اگر حضرات اہلتشیع بمقابلہ اہلسنت حوصلہ مباحثہ کا رکہتے ہین تو پہلے کچھہ احادیث
خلافت بلافصل ونیز افضلیت دربارۂ جناب امیر رض کتب مستندہ اہلسنت سے اخذ فرماوین جو ہرحال مین
بلاتاویل احادیث خلافت بلافصل حضرت صدیق اکبر رض ونیز افضلیت حضرت خلفاء ثلثہ رض پر ترجیح صریح
رکہتے ہون ہم دعوی سے کہتے ہین کہ یہ امر بہی حضرات شیعہ کے امکان سے باہر ہے باقی رہی
فضیلت تو اوسکے منکر کو ہم خارجی ناصبی جانتے ہین باوصف اسکے کہ حضرات شیعہ کو بخوبی معلوم ہی
کہ کسی طرح سے ممکن نہین ہی جو جناب امیر رض کو خلفاء ثلثہ رض کے اوپر ترجیح دیسکین پہر بہی حضرات
شیعہ ہٹ دہرمی سے باز نہین آتے ہین اور وہی اپنی پورانی لکیر پیٹے چلے جاتے ہین حق و
باطل کی تمیز ہی نہین چنانچہ فی زماننا اوسی رسم دیرینہ کو ازسرنو شیخ حبیب احمد صاحب ساکن

+ یہ دعوی بالکل غلط ہے
مثال کے طور پر
طبری کو ملاحظہ
جو کہ متفق علیہ ہے
در خلافت بلا فصل
حدیث غدیر ملاحظہ ہو

سہارنپور و منشی فرزند علی صاحب ساکن بڈہانہ نے جنکے تمول و مذہب کا حال عوام کو معلوم ہو چکا ہے برعکس بکثرت اقوال جناب امیر رض مثل - انا لکم وزیرا خیر لکم منی امیرا - اللہ ما کانت فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ اربۃ - واللہ لاسلمن ما سلمت امور المؤمنین وغیرہ وغیرہ پہر تازہ کیا ہے طرفہ یہ کہ ہمسے بہی خواستگار جواب کے ہوتے ہین چونکہ ہمارے مخدوم اسوۃ علماء عظام زبدۃ فضلاء کرام جناب معلی القاب مولانا مولوی حاجی شیخ محمد احسان اللہ صاحب ادام اللہ برکاتہ وحسناتہ رئیس دہلی افضل المطابع سے خاص و عام مین اسم بامسمی جواب باصواب شائع فرما چکے ہین وہی جملہ اہلسنت کیواسطے فرض کفایہ ہے لہذا ہمکو بہی حاجت تکرار جواب کی نہین قطع نظر اگر اسپر بہی ہے کہ ہم ہی جواب دین تو اسکا جواب یہ ہے کہ بفضلہ ہم قبل از وقائع ہونے اشتہارات شیعہ سے جزو کل سوالات واہیات لغویات خرافات جو محض بے اصل سے نقل کی نقل لی گئی ہے بدر الدجی مین قلع وقمع کر چکنے ہین بابد و دید و شنید شنید حق یہ ہے کہ ہمارے مولانا صاحب ممدوح کے جواب دندان شکن بل گردن زن نے مخالفین مشتہرین کے چہکے چہوڑا دیے ہین دانت کہٹے کر دیے ہین اتنے شربت کے گہونٹ جسقدر پان پیتے چلے جاتے ہین انعقاد جلسہ مشروطہ سے گہبراتے ہین اور صاحب کیون نہ گہبراوین کہ در اصل چور کے پانون کتنے ع

ای وا سے ز محرومی دیدار دگر ہیچ

سوم حضرات شیعہ اپنی اوس تاریخ سے جسکو وہ بحجت درجہ مستند و معتمد سمجہے ہون امورات ذیل کا جواب باصواب ارقام فرماوین اول حضرت اسد اللہ الغالب رض ابن ابیطالب مظہر العجائب والغرائب نے کتنے ملک کفار اشرار کے فتح کیے دوم امیر باذل نے جو مال و منال کہ راہ خدا یا اپنے اہلبیت یا صفا مین صرف کیا آیا وہ مکسوبہ تہا یا مغتنمہ خلفاء ثلثہ رض سوم امام المومنین رض حیدر کرار غیر فرار نے کتنے کروڑ کفار فجار کو مسلمان باایمان کیا چہارم صفدر نامدار - ع - لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار نے کتنے مدعیان نبوت وطالبان رسالت کذاب کو مثل قوم عاد تباہ و ہلاک و برباد کیا پنجم دستور المعظم سند یافتہ آسمانی و دستار بند غدیر نے کس حد تک روے زمین پر اسلام کو شائع و ذائع فرمایا ششم امامت

دستگاہ ولایت پناہ نے کتنی ہزار مساجد تعمیر فرمائین ہفتم شجاع بےمثال نے کتنی مرتبہ کافران روم و شام وگبران عجم وایران کو شکست فاش دی ہشتم مستحق خلافت بلا فصل کے زمانہ عدالت نشانہ مین امن جانی ومالی واصلاح دینی ودنیوی بندگان خدا کو حاصل تہی یا اونکے زمانہ مین جو معاذ اللہ قابلیت امامت کی نرکہتے تہے نہم وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے وقت مین خارجی ناصبی سبائی مذہب حادث ہوئے یا کسی اور زمانہ مین دہم حاجت روائے دوجہان نے باین ہمہ قدرت ومقدرت کیون مال ومنال غنیمت ناجائز مجاہدین رض کسری وقیصر پر تصرف کیا۔ یازدہم جناب امیر المومنین رض نے باوصف طاقت ید اللہی وقوت نامتناہی کے کیون اپنی عمر عزیز کو تقیہ مین نہایت ہی مذلت وخواری سے ضائع کیا اگر یہ فعل اقبح بنص آسمانی مستحسن ومفترض تہا تو پہر اکثر مقامات پر جوہر ذو الفقار کے دکہانا کیا معنی پس یہ امر مفروضہ خواہ بطمع جاہ ومناصب خواہ بغرض شوکت خلافت مبنی بر خطا وقصور ہے یا اور کیا۔

مصرعہ این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم

تمم

واضح ہو کہ ہمارے سوالات لاجواب مندرجہ بدر الدجی کو شائع ہوئے مدت مدید گذری مگر ہنوز کسی صاحب اجتہاد کا حوصلہ نہ پڑا کہ اونکے جواب باصواب لکہنے مین عاقلانہ قلم تہذیب رقم اوٹہاوین اس سکوت صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ کا نام عجز تمام نہ کہا جاوے تو کیا کہنا چاہئے جملہ شائقین مناظرہ بینظیر کا تو یقین بشیر اسپر ہے کہ حضرات مجتہدین متشیعین لاجواب ہوگئے ورنہ سکوت محض چہ معنی دارد تحفہ اثنا عشریہ ومنتہی الکلام لاجواب مقبول خاص وعام کے جواب لکہنے والونکے ذریت آیات بینات وہدیۃ الشیعہ سراسر صواب معروف انام کے جواب دینے والونکی ہمت باین ہمہ نسبت عالی ہوا سے وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى کا نونمین گودڑ ٹہونسنا اور آنکہو نپر پٹی باندہنا دلیل شکست فاش کی ہے یا کچہہ اور طرفہ یہ کہ باین ہمہ عوام کو مغالطہ مین ڈالنے کی ارادت سے امام غائب کی طرح گوشہ عافیت مین بیٹہکر عامیونکو ہماری

مقابلہ مین کمرہمت کی بندہانا اورٹٹی کی اوٹ مین تہوتہے تیر لگانا سوائے اسکے کوئی علاج آزار فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًاط کا بن ہی نہین پڑتا مگر صد آفرین اون حضرات شیعہ کے حوصلہ وہمت پر کہ باوصف مات پر مات کہانیکے پہر بہی منصوبہ معرکہ آرائی کار رکہتے ہین اور از راہ فرزین طبعی پیادہ ہوکر سوار کی چال چلتے ہین اگر یہ بات بموجب آیہ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًاط کے کذب پر محمول نہو تو ہمارے علماء صادق الایمان واثق الایقان بلند حوصلہ عالی ہمت کی مستعدی بہی بفضل خدا بمقتضاے جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یقیناً قابل اطمینان ہو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بہی اون سالکان مسلک طریقت وناسکان منسک حقیقت کی ہمرکابی مین پاپوش برداری کو حاضر ہین ہان اول ہم اپنی کل تالیفات مقدم کا جواب باصواب حسب شرائط مشتہرہ لینگے بعد اوسکے حضرات شیعہ کے رسالہ سجادیہ وعبقاب ومجلدات غدیر من گرٖ طہمت موخر کا جو مثال نزہت اثناء عشریہ واقتصاء الافہام وتحفۃ الاشعریہ ورمی جمرات وغیرہ کتب نامقبول بل نامعقول محض بے اصل صریح نقل ورنقل کا جواب باصواب دینگے بالفعل تا تعین جلسہ مجتہدین شیعہ صرف ہماری دو تین ہی سوال مندرجہ بالا رسالہ ہذا کا جواب باصواب مہذبانہ تحریر فرماوین عامیونکی خرافات قابل التفات نہوگی مصرعہ پری نہفتہ رخ ودیو در کرشمہ وناز ؎
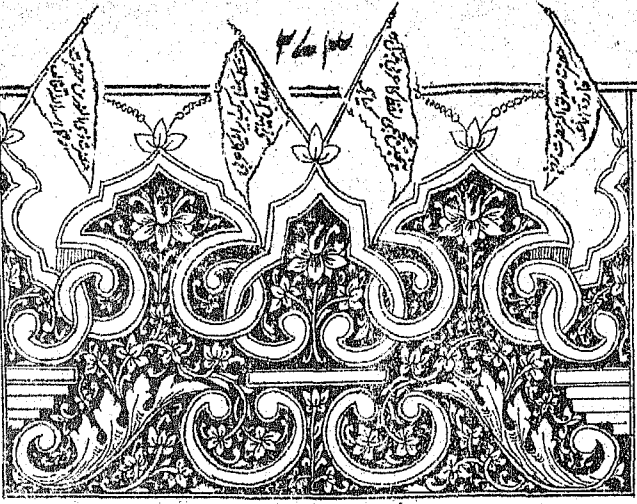
اطلاع

رسالہ ہذا حسب قانون مطابع داخل گورنمنٹ بہی ہوچکا ہے کوئی صاحب بغیر اجازت مؤلف قصد طبع کا نہ فرماوین ورنہ بعیوض نفع کے نقصان اوٹہاوینگے۔

العبد
محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ حصہ اول تذکرۃ الخلفاء معروف بہ اخبار الہدیٰ در ۱۳۱۳ ہجری در مطبع ستارہ ہند آگرہ مطبوع گردید

افتخار الہدیٰ بجواب افتراے صاحب معیا الہدیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مشکلکشائے ہر دو جہان قادر قدیر حقیقی ؏ تیرے سوا کوئی نہین مشکلکشا کریم۔ ولغت ہمائے انس و جان بے شبہت و نظیر تحقیقی ؏ بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر۔ احقر زمان محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی خدمت مین اصحاب انصاف و ارباب اعطاف کے عرض کرتا ہی۔ واضح ہو کہ حضرات شیعہ نے جیسے اس ہیچمدان کے مناظرہ پر ہیبت سے کچّی کہائی ہی۔ الحق ایسی مصیبت تو انکو آغاز دین ابن سبائی سے آجتک پیش نہین آئی ہے ؎

ملنا تیرا اگر نہین آسان تو سہل ہے	دشوار تو یہی ہے کہ دشوار ہی نہین

کمرین اوٹ گئین پست ہو گئے جی چہوٹ گئے خو ہیلے ہگ گئے کچّے غم پا لیتے ہین عرضیان دریا مین ڈال لیتے ہین امام ضامن ثامن کے ضمان کے طلبگار مولی مشکلکشا کے امان کے امیدوار امام غائب کو پکارتے ہین سرون کو دیوارون پر مارتے ہین چولین ڈہیلی ہو گئین جانون پر بن گئی قافیہ تنگ ہے عقل دنگ ہے منہ پیٹتے ہین چہاتی کوٹتے ہین عالم حیرانی ہے سخت پریشانی ہے

کف افسوس ملتے ہین دل ہی دل مین جلتے ہین بغلین جہانکتے ہین مفر کی راہ تاکتے ہین سکتہ کا عالم ہے ناک مین دم ہے عامی ماتمی لباس ہین تو خواص بدحواس سینے شق ہین رنگ فق ہین ہونٹ چاٹتے ہین بوٹیان کاٹتے ہین حالت ظاہری خراب کیفیت باطنی پرپیچ و تاب سودائے خام پکاتے ہین جہوٹی تہمتین لگاتے ہین ؎

جب لگے منہہ بہی چڑانے دیتے دیتے گالیان ۔۔۔ زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجے دہن بگڑا

اب شیعون سے سوائے منہہ چڑانے اور زہرخند فرمانے کے اور کچہہ تدبیر ہی نہین بن پڑتی مگر نوشتہ تقدیر سے بےبس ہین لمؤلفہ ؎

خوبی تقدیر چہ آورد پیش ۔۔۔ کرد جگر سبیّان راریش ریش

مجبوری کا بہلا ہو جسنے اُن کو اس امرنامناسب کی طرف متوجہ کیا کہ ہماری نسبت قسم قسم کے الزام صریح اتہام قائم کرکے اپنے دل محزون کو خوش کر لیتے ہین جنکی حقیقت مین کوئی اصلیت نہین الغرض اس خلاف داب مناظرہ سے مطلب ابن سبا کے چیلون کا سوائے اسکے نہین ہی کہ کسی نہ کسی صورت سے مشاقان مباحثہ کو جسکی شہرت تمام ممالک مغربی و شمالی مین مچ رہی ہے ہماری جانب سے بدظن کرین چونکہ ہمارے قدردان بفضل الٰہی سبہی تو صاحب سلیقہ و ذی علم ہین وے حق شناس ہرگز مفتریون کے دہوکے دہڑی مین نہ آئینگے ۔ لمؤلفہ ؎

تول لیتے ہین نگاہون مین وہ مشتاقون کو ۔۔۔ ڈہیلے ہین سنگ ترازو تو ترازو آنکہین

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعض شیعہ نے بایماء اکثر روسار اکبرآباد کے اظہار الہدیٰ کے دو جواب طبع کروائے اور نفس الامر مین ایک بہی کارآمد نہ ہوا ؎

تم تو کہتے تہے میان ہم بہی سپر چہیرینگے ۔۔۔ کونہہ کے زور کیا تب بہی نہ لوٹا پاپڑ

اور صاحب کیونکر اظہار الہدیٰ کا جواب ہو سکتا ہے کہ بعون اللہ اُسکی تکمیل جمیل نے جس کو ماشاءاللہ عرف مین اسم بالمسمّٰی بدر الدجیٰ کہتے ہین بڑے ڈبل صاحبان اجتہاد ڈپلومہ یافتہ کے دلون کو مانند کلف ماہ کے داغدار کر دیا پہر عوام شیعہ کس شمار قطار مین ایسے اقوال پراگندہ مانند گوزشتر

یادر ہوا ہوا کرتے ہین حق یہ ہے کہ بدر کامل کے مقابل مین کرمک شب تاب چیز ہی کیا ہے علی ہذا
شمس الضحےٰ نسیاً منسیاً ہنگئی معیار الہدیٰ ہباً منثوراً ہوگئی مگر بیتمیز کو دیدہ بینا درکار ہے ؎

زلف و رخسار صنم دیکھکے معلوم ہوا		چہرہ کفر سیہ ہے رخ اسلام سفید	

جسکا جی چاہے وہ ہمارے مقابلہ مین آئے ؎

آنکھہ پڑتے ہی نکلے چاہ جو بہرو ہو جائے		جسپہ مین ہون متوجہ وہ ارسطو ہو جائے	

ع تا من قلم انداز م وگیرم قلم را۔ جو حوصلہ رکھے وہ حرف بحرف بکا الدجے کی تردید مین قلم تہذیب رقم اوٹھاوے ہم بھی تو موسمقر سے نہین انشاءاللہ کتان کی طرح دہجیان اوڑا دینگے گیا ہے گو وہ اوکھاڑ کر رکھدینگے چھری کو خربزہ سے نسبت ہوگی۔ ہر حال مین مخالف ہی کو خفت ہوگی۔ ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ صاحب شمس الضحےٰ نے لتاڑ کی گالی گلوج کے قصد مین گرم بازاری کی ہمنے اونکے ہنگامہ طوفان خیز کو ایک ہی دم مین سرد کردیا۔ اب دلیل امام غائب سے پلول مار رہے ہین گوشہ عافیت مین بیٹھے پچتا رہے ہین ؎

ہاتھ ملتے ہین ستم اونکو جو یاد آتے ہین		خود بخود منفعل جور ہین شرماتے ہین	

ہر چند کہ شیعون کے اُستاد اوّل نے ہجو نویسی و زبان درازی مین کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہین کیا قطع نظر اسکے اکثر میر صاحبون نے ہمکو شکوہ آباد کا تیلی فرمایا اور بعض مرزا صاحبون نے ہمکو جیتے جی مردہ بنایا واللہ ہمکو ایسی بیباکانہ حرکتون اور بیہودہ شرارتون مخالفین کا مطلق خیال بھی نہ ہوا مگر صاحب معیار الہدیٰ فیروزآبادی کی فریبی کارروائی خلاف داب مناظرہ نے البتہ ہمارے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے بلکہ ناحق کو بھی سخت صدمہ پہونچایا ہے اور صاحب کیونکر اثر نہ پڑے اور صدمہ نہ پہونچے کہ نفس الامر مین اوس حاسدانہ کید عظیم کا کچھ بھی تو وجود نہین۔ ع بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست ❊ گو مطلب مفتری کا اس اختراع بے سود سراسر زیان سے سوائے اسکے نہین کہ جسطرح سے ہو سکے شائقین انصاف دوست کو ہمارے نامی گرامی مباحثہ سے جسکا تذکرہ حدود عرب و عجم تک ہو رہا ہے مدظن کردے جبکہ ہم بفضل خدا اُس الزام صریح

ف تمام کلام دلیل امام غائب کا عین الحیات مولفہ ملا باقر مجلسی مطبوعہ سلطان المطابع صفحہ ۵ مین محمد بن عثمان عمروی لکھا ہے اگر تمکو اون کا کھوج ملجاوے تو تم اون سے اپنی مظلومیت کی داد چاہتے ہو اگر کوئی مذہبی داد رس و داد دہ ہے ۱۲

اتہام سے بالکل ہی پاک ہین اور چشمک زنی حاسدان بدنظر سفاک سے بیباک پھر ہم سے کسکی جان جو چشم چار کرے ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ٭ چونکہ ہمارے ذمہ مفتری جدید ناسعید کے افترا صریح کا جواب دندان شکن بل گردن زن دینا فرضاً واجب تہا اس لئے مشتے نمونہ خروارے ہدیہ ناظرین مناظرہ کیا جاتا ہے تاکہ شائقین علم الیقین کا شبہہ جو کیا دلنے براہ عناد ڈالنا چاہا ہے رفع دفع ہوجائے ٭

بدزنی بزم مین جب دم ہوئی پروانہ کو		شمع نے آگ رکہی سر پہ قسم کہانے کو

پہلا افترا یہ ہے کہ علی حسین مالک مطبع یوسفی واقع دہلی نے حسب منشا نیم حکیم افتخار علی جیو فیروزآبادی کے ٹائٹل پر اپنی طرف سے یہ عبارت پُرخسارت لکہدی ہے کہ صاحب اظہار الہدیٰ نے جناب فاطمہؓ دختر رسولؐ خدا کو معاذ اللہ کافرہ تک لکہا ہے۔

جواب حاشا و کلّا ہمارے تمام و کمال مناظرہ مین اس بہتان ایجاد حسّاد کا نشان بہی نہین ہی اگر معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نصیب اعدا کچہہ بہی اس کذب صریح کا اثر ہوتا تو بیشتر ہمکو اہل سنّت ہی کی دار و گیر سے دامن چہوڑانا مشکل پڑتا تا بدیگران چہ رسد قطع نظر اسکے مفتری اگر اپنے دعوی مین حق بجانب تہے تو کیون اُنہون نے صفحہ و سطر کا حوالہ نہ دیا پس یہی حجّت قوی دعوی تبرائیون کی تردید کے واسطے بس ہے۔ امر واقعی یہہ ہے کہ یہ ستم ہامانی باغوائے شیطانی ابن سبا کے چیلوں نے ایسا سرزد ہوا ہے جسکو نہ شیعہ پسند کرینگے اور نہ سُنّی بلکہ ظالم تبرّائیون کو دائرہ اسلام سے قطعی خارج سمجہینگے واللہ یہ بیت حسب حال اُس بدمآل کے ہے جو ایسا کلمۃ الکفر نسبت بضعہ رسولؐ اللہ کے لکھے وہ موذی ملعون کونین ہی ٭

نہ تو زیر دین محمدی نہ زبر زمذہب علیوئی		تیری وہ مثل ہے بے رافضی نہ اِلکذی نہ ولاذی

صد افسوس صاحبان اجتہاد لکہنؤ کے حال پر کہ انھون نے بہی باوصف اصلاح فرمانے معیار الہدیٰ کے جسکا اقرار خود ہی حکیم جو نے صفحہ ۷ سطر ۲ مین کیا ہے کیون نہ اپنے معتقد کو ایسی حرکت ناشایستہ سے باز رکہا ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی + ہم کہتے ہین کہ جسنے ایسا ترک

ادب کلمہ نسبت حضرت فاطمہ زہرا بنت سید الانبیا کی شان مین لکہا وہ مردود بلاشک خارجی ناصبی غالی ہے یقیناً اُس ملعون کا حشر و نشر زمرۂ خوارج و نواصب مین ہوگا۔ اللّٰھم زد اور ہزار حیف مالک مطبع یوسفی کے آل پر جسنے بغیر تحقیق باغوائے حکیم جیو ایسے کلمۃ الکفر کو جس کے سُننے سے اہل ایمان کی روح کانپتی ہے ٹٰیٹل پر بڑے فخر سے درج کردیا ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ✤ صحیح یہ ہے کہ شیعہ ہماری بحث سے لاجواب بلکہ ذچ ہوکر اپنے حفظ مذہب کے لئے اب ایسی کارروائیان کرتے ہین کہ دیسی کسی کافر سے بہی ظہور مین نہین آسکتی ہین۔ یہ رسم ابن سبا کے چیلون کی جدید نہین بلکہ قدیم سے اظلم ایساہی کرتے چلے آئے ہین چنانچہ ہمارے دعوی حق بجانب کی صداقت پر منہج الیقین جسکو وصایا ے امام جعفر صادق کہتے ہین شہادت دیتی ہے اُسکے باب تقیہ مین حضرت ابو محمد اللہ سے روایت ہے کہ پکا شیعہ تو وہی ہے جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جناب امیرؑ کو خارجیون اور ناصبیون کے کہنے سے بے تکلف گالیان دے اور بیزار ہو جب یہ حال ہے قوم خذلان مآل کے عقائد پر مکائد کا پھر دعوی محبت کیسا ۵

ترا کہ میسر شود این مقام		کہ با دوستانت خلافست جنگ	

خیر حکیم جیو بس غنیمت ہے کہ تمنے شیخ بہر آوردہ عالم عالم شیعان کی حمایت تو کی اور کسی سے تو کچھہ بھی نہ بن پڑا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است ✤ ہان اسقدر تمہاری اور اُن کی تحریر میں تمیز ویۂ مین البتہ فرق ہے کہ اُنھون نے حضرت فاطمہ زہرا کو صفحہ ۷۸ کی بحث کلمۂ اہلبیت مین بسبب مونث ہونے کے مد اہلبیتؑ سے مطلق خارج کیا ہے اور تمنے اُنسے بڑھکر یہ کام کیا کہ حضرت معصومہ کو صاف صاف معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد معیار الہدیٰ کے ٹٰیٹل پر اپنی طرف سے کافرہ تک لکھدیا ہے ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند ✤ ہم یقین کرتے ہین کہ عوام شیعان پاک بالخصوص روساء اکبر آباد جو ہماری کتاب لاجواب کا جواب سُنتے ہی موچھون مین تر ہو جاتے ہین تمہاری ایسی حرکت خارجیانہ وجرأت ناصبیانہ پر ضرور سے دار و گیر فرمائینگے اور صاحب کیون نہ وہ تمسے دار و گیر فرماوین کہ تم تو حد سے گذر گئے انشاء اللہ یہ دہبا تمہارے چھوڑانے سے

یہ روایت حضرت ابو عبد اللہ ... کلینی نے کافی مین اور قمی نے قرب الاسناد مین نہایت فخر سے نقل کی ہے۔ آعوذ باللہ من ... ۱۲

قیامت تک نہ چھوٹیگا ؎

مجتہد راز بان فضیحت کرد	جوز ہمیغمز را سبکساری

دوسرا افترا یہ ہے کہ حکیم جیو شروع دیباچہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مولوی جہانگیر خان صاحب کی زبان درازی ہجو نویسی پر غایت درجہ کا افسوس ہوا اور یہی خیال کیا گیا کہ ایسے حضرات بیباک کی تحریرات بیہودہ اور مضامین خلاف تہذیب کا جواب سوائے خاموشی کے اور کیا ہونا چاہیئے جواب - سبحان اللہ بقول شخصے - اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے - اجی حکیم جیو آپ بھی عجیب سمجھ کے آدمی ہین خیر و شر مین تمیز نہین حق و باطل مین تفریق نہین ع پڑین پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا سمجھے - یہہ تو وہی مثل ٹھہری کہ نیکی برباد گناہ لازم شکریہ در کنار لگے ہمکو اولٹا قائل کرنے ؎

کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان	مصلحت را تہمتے بر آہوی چین بستہ اند

ہم کہتے ہین کہ ہمارا احسان بے پایان خاص و عام شیعان کی اوپر لازم و متحتم ہے گو بظاہر از راہ ندامت کے کفران نعمت کرین مگر باطن مین بالیقین فرط شوق سے ہمارے مناظرہ بی نظیر کی وقعت کرتے ہین اور صاحب کیون نہ وقعت کرین کہ وے کتابین جو انکو کبھی خواب و خیال مین بھی نظر نہین پڑتی تہین - ہمنے عربی و فارسی سے اُردو مین کر اسیوجہ سے توجہ منصف مزاج ہین گو وہ اپنی آبائی ابن سبامی مذہب مذبذب پر براہ تعصب اڑھی کیون نہ رہین - مگر اسقدر تو داد دہی ہی دیتے ہین کہ جلد دعوی جہانگیر خان کے لاجواب ہین ؎

حق عیان چون مہر انور آمدہ	لیک اندر شہر کوران آمدہ

اگر آپ جیسے ہی جمیع اہل تشیع کا حال ہوتا تو کون ہمارے اظہار ہدایت سے عبرت پکڑتا ؎

صفا ہست در آب آئینہ نیز	ولیکن صفا را بباید تمیز

ہم کہتے ہین کہ آپنے ہمارے اظہار الہدی کو انصاف کے نظر سے ہرگز نہین دیکھا اگر دیکھتے تو دیدہ و دانستہ تاریخی کارگذاریون خلفاء رہدیین کو بچہوڑ دیتے اور اپنے مسائل و عقائد سے وکہتا پہوڑا سمجھکر نہ منہ موڑ لیتے حالانکہ ہمکو معاینہ انوار الہدیٰ سے بخوبی معلوم ہوچکا تہا کہ ہماری اور

شیخ احمد صاحب کے درمیان مین بناے مخاصمت تاریخی ہی حالات پر قائم ہوئے تھے قطع نظر آپ نے اکثر معاملات مین شیخ ماہر علم کلام کے مخالفت کی اگر آپ اونسے زیادہ اجتہاد کا رتبہ رکھتے تھے تو اونکی جز و کل دعاوی کی موافقت کرتے ۵

	در جدل و شنام کار سوقیان باشد بلے		ننگ دارد علم از کاریکہ ملا کردہ است	

دیکھو شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ شیعون کا یقیناً بہتروان فرقہ ہی یعنی بالاتفاق قطعی ناری اور آپ لکھتے ہین کہ نہین نہین شیعون کا تہتروان فرقہ ہے۔ ہم کہتے ہین کہ بلاشک اس بحث مین شیخ صاحب ہی حق بجانب ہین اسلئے کہ اونکا اجہاد رشاد مقبول شیعان پاک ہو چکا ہے پس حسب اقرار اونکے تمہارا انکار محض ناسزا ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ متعہ مستحب ہے اور آپ لکھتے ہین کہ مثل نکاح کے سنت ہی ہم لکھتے ہین کہ شیعون کے نزدیک متعہ کا رتبہ جملہ فرائض سے بڑھکر ہی بلکہ نجات شیعان پاک کے اسی کار خیر پر موقوف ہے ذرا ملاحظہ کیجئے منہج الصادقین کے شروع پارہ والمحصنات کو۔ شیخصاحب نے لکھا ہے کہ باہم حضرت امام زین العابدین و حضرت محمد بن الحنیفہ کے درباب امامت ازبس نزاع ہوا تھی کہ نوبت محاکمہ کے حجر اسود تک پہونچی۔ آپنے اس عناد و فساد معصومین کا کچھہ تذکرہ اپنی کتاب مین نہ کیا۔ ہم کہتے ہین کہ آپ سے بہ سبب خجالت یا عدم لیاقت کے مطلق جواب نہ بن پڑا۔ شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ فی مابین حضرت علی و حضرت عقیل صرف آدہ پاؤ یا تین چھٹانک جو پر اسقدر جھگڑا ہوا کہ معاذ اللہ بعقیدہ شیعان نوبت شکست بیعت و کفر و کفران نعمت کے پہونچی آپنے شیعون کا تہتک و ننگ سمجھکر ایسے اظہر من الشمس معاملہ سے عمداً چشم پوشی کی ہم کہتے ہین کہ آپکو اور آپکے حامیون کو اسبار مین ندامت اوٹھانی پڑی شیخصاحب نے لکھا ہے کہ حرمین کے شرفا اور صحابی اور صحابی زادی سبھی تو سوائے بہتر کے شقی اور بے ایمان لوگ تھے الخ آپ لکھتے ہین کہ جملہ بنی ہاشم اور بعض صحابہ دین پر قائم رہے ہم کہتے ہین کہ اس باب مین ہر دو برادر یکرنگ صریح خطا پر ہین معائنہ کیجئے۔ حدیث امام جعفر صادق کو کتاب الخصال شیخ صدوق مین شیخصاحب نے لکھا ہے کہ حضرت زہرا داخل اہلبیت نہین

سطر ۱
روایت امام جعفر صادق بارہ ہزار اصحاب با اصفیا ۱۲

کیونکہ لفظ اہلبیت مذکر ہے آپ نے بسبب انحراف باطنی کے آنحضرتؐ کی شان مین معاذ اللہ ٹھیل
معیار الہدیٰ پر کافرہ لکھا ہے ہم کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد پر فساد کی رو سے ہر دو صاحب قطعی دائرہ
اسلام سے خارج ہین۔ شیخصاحب نے لکھا ہے کہ جناب امیرؑ کے اور چچاؤن کا حال سوائے حضرت
امیر حمزہؓ کے ایسا تھا جیسا کہ ابوجہل ملعون کا آپنے بہ نسبت ابی طالب کے شیخصاحب سے کچھہ
بھی مواخذہ نکیا ہم کہتے ہین کہ بلاشبہ شیخصاحب نے ابی طالب کو بھی مثل ابوجہل کے ملعون
لکھا ہے۔ شیخ صاحب نے لکھا ہی کہ جناب امیرؑ آٹھ برس کی عمر مین مسلمان ہوئے تھے آپنے
اس راز کو پوشیدہ کرنا مناسب و مصلحت سمجھا ہم کہتے ہین کہ شیخصاحب نے آنجناب کی معصومیت
مین بٹا لگایا ہے شیخصاحب نے لکھا ہے کہ آئمہؑ درحقیقت انبیاء غیر مرسلین ہین آپنے اس
مضمون مخالف قرآن و حدیث کیطرف آنکھہ اوٹھا کر بھی ندیکھا ہم کہتے ہین کہ آپنے دیدہ و دانستہ
شیخصاحب کے عیب پوشی کی ہے شیخصاحب نے لکھا ہے کہ قرآن موجودہ بے ترتیب و
ناقص ہے آپنے لکھا ہے کہ اصلی با ترتیب قرآن ہنوز صاحب الامر پاس ہے دنیا مین اوسکا وجود
ہی نہین۔ ہم کہتے ہین کہ ایسے اعتقاد پر فساد کی رو سے جملہ امام و مجتہدین شیعان پاک بیدین ٹھہرے
اور بسبب گم کرنے ہدایت کے جناب امیرؓ و نیز صاحب الامر مظنونہ شیعان خاطی و عاصی ٹھہرے

گھایل تیری نگہہ کا بنوع دگر ہر ایک	زخمی کچھہ ایک بندۂ درگاہ ہے نہین

اجی حکیم جیو بیشتر اختلافات فی مابین و اجتماع ضدین شیخصاحب کا تصفیہ اپنے گھر مین کر لیا ہوتا تبھی
اظہار الہدیٰ کے جواب کا دعویٰ کیا ہوتا ذرا بدر الدجیٰ کے حصہ دوم کو بچشم عبرت کی نظر سے ملاحظہ
فرمائے یقین تو یہ ہے کہ اس مرتبہ یہ عقدۂ مالا ینحل لکھنو جانے سے بھی حل نہ ہونگے ہان
اگر صاحب الامر حاکم ہر وقت یا اونکے وکیل زمانہ بھر کے گوٹ گشت اس مشکل کو آسان کردین سو
اونکی کچھہ خبر نہین ہے۔

چو گرگان ہم باک دارند و بیم	رود درمیان کاروان سلیم

صحیح تو یہ ہے کہ حکیم جیو نے شیخصاحب کی تالیف کسیف کو اینٹ کی عینک آنکھون پر لگا کر معائنہ

فرمایا ہے جب سے اونکو شیخ زبان دراز کے زباندرازی و ہجو نویس کے ہجو نویسی کی کیفیت مشاہدہ ہوئی
ہم کہتے ہین کہ آپنے اون سے چار حصّہ زیادہ اور انہون نے آپ سے دس حصّہ زیادہ بیتہذیبی و بیباکی
مین قلم فرسائی کے جب آپکے عینک کے ہی تا لین سدراہ نگاہ تہین تو اونکے نزدیک لیل و نہار مساوی ہی

سُنا ہے یار کی پتلی کمر ہے — کہان ہی کسطرف ہے اور کدہر ہے

اب ہم پوست کندہ لکھتے ہین کہ شیخصاحب دیوبندی نے کچہ اہلسنت ہی کی ہجو نویسی مین زباندرازی
نہین کی ہی بلکہ نہایت بیتہذیبی و بیباکی سے ابطال مذہب مذبذب امامیہ و استیصال تمام متعصب حضرات
شیعہ مین بہی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے مگر دیدۂ بصیرت کحل انصاف کا محتاج ہے ہٹ دہری
سے کام نہین چلتا ہے سارا زمانہ ایکطرف وہ شوخ تنہا ایکطرف ۔ اجی حکیم جیو آپ تو ہمکو ناحق ہی ہجو نویسی
و زبان درازی و بیہودگی و بیباکی مین مطعون کرتے ہین اور اپنے اصول و بنی صریح ہجو پر لغو کیطرف
کچھ توجہ ہی نہین فرماتے ہین پیشتر اپنے اصول کو دیکھہ لیا ہوتا تب ہی ہماری نسبت جو چاہتے سو کہتے ؎

جامی چہ لاف میزنی از پاکدامنی — بر خرقۂ تو این ہمہ داغ شراب چیست

اگر ہمکو مرزا جان جانان مظہر کے مظلومیت سے عبرت نہوتی تو ہم آپکو ضرور ہی اصل استبصار جو اصول الربعہ
شیعہ مین سے ایک نایاب کتاب ہی دکہلا دیتے اور عرض کرتے ؎

گر تو خواہی شوی برین واقف — رو تماشائی این گلستان کن

جب آپ اپنے اصول ہی مین پہچے ہین تو ضرور ہے کہ آپ مصداق اس شعر کے سمجھے جاوین ؎

از قول خویش نادمم از فعل منفعل — شرمندہ ام ز گفتہ و از کردہ شرمسار

لہذا اوس سے درگذر کر بموجب مفت کرم داشتن مناسب وقت معلوم ہوا کہ جملہ حضرات شیعہ کی استفادہ
کیواسطے کتاب مذکور سے چند باب قلمبند کیےجاوین منجملہ اونکے ایک باب سراپا صواب دخول فی الدبر کا
ہے اس باب مین جتنی روایتین ہین اونکے راوی حضرت ابی عبداللہ ہین اسمار الرجال بہی سب قوی ہین
اسلیئے کہ صحاح مین ضعیف کا ادخال بس محال ہے غرضکہ حضرت موصوف سے کے معاذ اللہ عام اجازت
ہے کہ حضرات شیعہ بیکھٹکے بل بے دہڑک از سر نو رسم مردہ امّت حضرت لوط کو زندہ کرین اور تا زیست

اس کار خیر کو جائز و روا سمجھین سے

گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد	تا نہ بینم رخ تو روح رسیدن ندہم

یہہ باب ہی اس بیان مین کہ مرد کو کیا کرنا جائز ہی عورت کے ساتھ جبکہ وہ حیض سے ہو

خبر دی مجھے احمد بن عبدون نے علی ابن زبیر سے اوسنے روایت کی علی ابن حسن بن فضال سے اونے روایت کی محمد اور احمد سے جو دونون بیٹے ہین حسن کے اونہون نے اپنے باپ سے اوسنے عبداللہ ابن بکر سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے اونہون نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا جب ہو حیض سے عورت اوسکا خاوند جہان چاہے مباشرت کرے علاوہ خون کی جگہہ کے۔ روایت ہے علی بن حسن سے اوسنے روایت کی محمد ابن علی سے اوسنے محمد ابن اسمٰعیل سے اوسنے منصور بزرج سے اوسنے اسحاق ابن عمار سے اوسنے عبدالکریم ابن عمرو سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ حائضہ عورت کی خاوند کو کہان تک اوس سے صحبت درست ہے کہا ہر شے جائز ہے علاوہ فرج کے روایت ہے علی بن حسن سے اوسنے روایت کی محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے اوسنے محمد بن ابی عمیر سے اوسنے ہشام ابن سالم سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس مرد کی بارے مین جو عورت سے مباشرت کرے علاوہ فرج کے اس حال مین کہ وہ حائضہ ہو کہا بے دہڑک کرے اگر فرج سے بچے خبر دی مجھکو شیخ نے احمد بن محمد سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے صفار سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے برقی سے اوسنے اسمٰعیل سے اوسنے عمر بن حنظلہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مرد کو عورت سے کہانتک مباشرت جائز ہے کہا دونون رانون مین۔ روایت ہے احمد ابن محمد سے اوسنے روایت کی برقی سے اوسنے عمر بن یزید سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ مرد کو حائضہ سے کہان تک مباشرت جائز ہے کہا سرین کے بیچ مین مگر اندر تک نہ پہونچنے دے۔ روایت کی ہے علی بن حسن نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے اوسنے محمد بن عمیر سے اوسنے حماد بن عثمان سے اوسنے عبداللہ حلبی سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے حائضہ

عورت کے بارے مین کہ اوسکا زوج کہان تک مجاز ہے کہا عورت تہ بند باندہے کہ گہٹنیون تک چہپا ہوا اور
ناف باہر نکلی ہو پہر مرد تہ بند کے اوپر جو چاہے سو کرے۔ یہہ روایت بہی اوسی نے کی علی بن اسباط سے
اوسنے اپنے چچا یعقوب ابن سالم احمر سے اوسنے ابی بصیر سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے
کہا وہ سوال کئے گئے حائضہ سے کہ اوس کا زوج کہانتک اختیار رکہتا ہے کہا تہ بند باندہے گہٹنیون
تک اور پنڈلیان باہر رہنے دے پہر خاوند تہ بند کے اوپر جو چاہے سو کرے۔ یہ روایت بہی اوسی نے
کی عباس ابن عامر سے اوسنے حجاج خشاب سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے حیض و نفاس والی عورت کا حال کہ اوسکا خاوند اوس سے کیا کر سکتا ہے کہا عورت اپنا پیراہن پہنکر
خاوند کے ساتہ سو جائے۔ **شرح صاحب استبصار**۔ پس وجہ ان خبار مین دو باتون مین سے
ایک بات ہے یا یہ کہین کہ یہ مستحب ہے اور اوّل کے حدیثون مین جواز اور رخصت ہے یا تقیہ پر محمول
کرین اسلئے کہ اکثر عوام کے موافق ہے اور وہ جو روایت کی ہے علی بن حسن نے عباس بن عامر اور
جعفر بن محمد سے اونہون نے ابان بن عثمان سے اوسنے عبد الرحمان بن عبد اللہ سے کہا مینے
سوال کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ مرد کو کیا کرنا جائز ہے اوس عورت سے جسکا خون جاری ہو
کہا کچہ نہین پاک ہونے تک۔ پس وجہ اس قول مین یہہ ہے کہ فرج مین جماع نکرے اوسکے سوائے
مختار ہے اور وہ دونون باتین جو ہمنے اوّل اخبار مین بیان کی ہین وہ یہان بہی ممکن ہین یعنی ہر حال مین
دخول فی الدبر ہے جائز ہے۔ اسیطرح بیچ مستند تفسیر خلاصۃ المنہج مین ملا فتح اللہ کاشانی نے مسئلہ
دخول فی الدبر کو اکثر علما امامیہ کے نزدیک جائز لکہا ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمین ست
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَلْبَابِ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ اب اس مقام پر حضرات امامیہ کی اس اتہام
کا جواب باصواب دینا ضروری سمجہا گیا کہ امام مالک بہی اس لواطت صغریٰ و خباثت کبریٰ کے قائل
ہوئے ہین *

جواب۔ حاشا و کلّا حضرات امامیہ کے اس خبط بے ربط کا متعلق اکثر کتب مذاہب اربعہ اہلسنّت مین

نہین ہے ہان اس فعل شنیع کے حرمت میں البتہ اصرار و تکرار ہے لہذا ہم اوس الزام کا سد و اتہام فاسد کی تردید کتب آئمہ اربعہ اہلسنّت سے کرتے ہین وباللہ التّوفیق ؎

بلبل ز ادب پا نہ نہد در صفت گلزار		تا گل بطلبگاری او لب نکشاید	

آیۂ کریمہ جس سے شیعیان پاک جواز وطی دبر لطیفہ کا مسئلہ اخذ فرماتے ہین یہ ہے ۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ترجمہ عورتین تمہاری کہتی ہین (یعنی جیسے کہیت مین بیج ڈالنے سے غلہ پیدا ہوتا ہے ویسے ہی فرج مین نطفہ ڈالنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے) پس آؤ اپنی کہتی مین (یعنی خاص اپنی عورت کی ہی فرج مین صحبت کرو) جسطرح سے چاہو (یعنی جیسے چاہو فرج ہی کا آسن باندہو) اور اپنے نفسونکے واسطے آگے کی تدبیر کرو (یعنی اس آئین نیت اولاد کی رکہو) اور ڈرتے رہو خدا سے (یعنی اوسکی امر و نہی سے) اور جان رکہو تمکو اوس سے ملنا ہے (یعنی جزائے اعمال و سزائے افعال کے) اور خوشخبری سنا دو ایمان والون کو (یعنی جنّت کے) اس آئہ کریمہ کے قیود محکم سے صاف ظاہر ہے کہ خالق اکبر نے سوائے وطی فی القبل کی ہرگز ہرگز وطی فی الدبر کو جائز نہین فرمایا ہے اسلیئے کہ دبر کثیفہ موضع حرث نہین ہے بلکہ موضع فرث ہے مگر روافض جو انکی بہروسہ پر اس لواطت صغریٰ کے قائل اور اس فعل پلید کبرئے کی فاعل ہوتے ہین ۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِهِمْ **شان نزول**

اس آئیہ کریمہ کی یہ ہی روایت ہے حضرت جابر رضؓ سے درّ المنثور مین کہ قوم یہود علیہم یہود کہا کرتے تھے کہ جسنے مباشرت کی فرج مین پیچھے سے اور عورت کو حمل رہا تو اوسکا بچہ احول یعنی بہینگا ہوگا ۔ لہذا اسکی تردید مین یہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین تمہاری کہیتی ہین آؤ جسطرح سے کچاہو خواہ مجبّیہ خواہ غیر مجبّیہ مگر صمام واحد ہو چنانچہ امام نووی نے مسلم کی شرح مین فرمایا کہ مُجَبِّیَۃ بضم میم و فتح جیم و کسرہ باء موحدہ مشدّدہ و فتح یاء تحتانیہ بمعنی مکبوبۃ علیٰ وجہہا یعنی منہ کی بہل عورت پر پڑنا اسکی مراد خاص اوس آسن سے ہی کہ مرد عورت کو چت لٹا کر صحبت کری اور صمام بکسر صاد مہملہ بمعنی نقب یعنی سوراخ پس صمام واحد بمعنی سوراخ فرج ہوا پچہہ اور نہین جابر رضؓ سے روایت ہے کہ انصار کا معمول تہا کہ اپنی عورتون سے صحبت کروٹ سے کیا کرتے

تھے اور قریش بیچ تیسر الوصول مین ہے کہ بیچ بجائے مہملہ یعنی وطی المراۃ مقبلۃ علی قفاھا
یعنی عورت کو چت لٹاکر جماع کرنا ناگاہ کسی قریشی نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا چاہا کہ اپنی عادت کے
مطابق جماع کرے عورت نے مرد سے کہا کہ یون نہین ہماری طور پہ پیش آجب یہ قصہ حضرت رسولخدا
کے حضور مین پیش ہوا اوسوقت خداے تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ عورتین تمہاری کہیتی ہین پس
آؤ اپنی کہیتی مین جسطرح جسے کہ چاہو خواہ کہڑے خواہ بیٹھے خواہ چت خواہ پٹ بشرطیکہ صمام واحد ہو یعنی
اگر کوئی مثل قوم ناعاقبت اندیش کے دوسرے نامناسب مکان مین واردات کریگا تو اوس لوطی ظالم
پر حسب قانون تعزیر دفعہ وَاللّٰذَانِ یَاْتِیَانِ مداخلت بیجا کا جرم قائم کیا جاویگا۔ پہر ابن عباسؓ سے
روایت ہے وہ فرماتے ہین کہ کچہہ لوگ قبیلہ بنی حمیر کے حضرت رسولخدا کی حضور مین حاضر ہوئے اونہون
نے آنحضرتؐ سے بہت باتین پوچہین اون مین سے ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ مین اپنی عورتون
کو بہت پیار کرتا ہون اور مُجَبِّیَہ اون سے جماع کرتا ہون آپ کیا فرماتے ہین اسباب مین پس حق تعالی نے
سورۂ بقر مین اونکے سوالون کے جواب نازل فرمائے اور اوس شخص کے حق مین آیۂ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کے
نازل ہوئی تب آنحضرتؐ نے اوس سائل کو بتایا کہ تو اپنی عورتون سے مقبلۃ ومدابرۃ صحبت کیا کر بشرطیکہ
صمام واحد ہو۔ روایت ہے حسن سے فرمایا کہ یہودون نے مسلمانون سے کہا کہ تم عورتون سے جماع کرتا
ہو بہائم کیطرح یہ ابراک یعنی اونکو اپنے سینے کے نیچے لیکر تب خدائے تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُکُمْ
حَرْثٌ لَّکُمْ الخ یعنی کچہہ مضائقہ نہین جسطرح سے چاہو فرج ہی مین صحبت کرو۔ یہ ہین شان نزول آئیہ کریمہ کے
کتب معتبرہ اہلسنت مین جن سے قطعی حرمت دخول فی الدبر کے ثابت ہے یہ لب لباب ہے درمنثور کا اور
انہین شان نزول کے مطابق احادیث صحیحہ درباب تحریم اس فعل بیہ لوطیہ کے بروایات مستندہ آئمہ اربعہ
وغیرہ اہلسنت اون کی مسندون مین موجود ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چنانچہ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے اپنی
مسند مین ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو اخراج کیا کہ آنحضرتؐ کے خدمت سراسر
برکت مین ایک عورت عرض کرنے لگی کہ میرا شوہر مجہہ سے مُجَبِّیَۃً ومُقْبِلَۃً جماع کرتا ہے مجہکو ناگوار گزرتا ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر صمام واحد ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ نے اپنے

آلام مین خزیمہ ابن ثابت کے طور پر اخراج کیا ہی کہ ایک سائل نے آنحضرتؐ سے ایتان النساء فی ادبارھن کا مسلہ پوچھا فرمایا لا باس یعنی کچہہ ڈر نہین جب سائل جواب سنکر چلا آنحضرتؐ نے اوسکو پہر بلایا اور فرمایا کہ کیونکر کہا تو نے اگر ایتان دُبر سے تیری یہ مراد ہے کہ جانب دُبر سے قبل مین صحبت کرے تو ٹہیک ہے اور اگر تیرا مطلب ایتان دبر سے خاص دبر ہی تو ہرگز جائز نہین ہی اور اللہ نہین شرم کرتا ہے بیان کرنے حق مین خبردار عورتون سے ہرگز جماع دبر مین نکرنا۔ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ نے ابن یزید سے اخراج کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نہین شرم کرتا ہے بیان کرنے حق سے نہ جماع کرو عورتون کی سرینون مین اور ابن عدی نے کامل مین ابن مسعودؓ سے اخراج کیا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا عورتون سے ہرگز جماع نہ کرو اون کی سرینون مین فی در المنثور۔ عقبہؓ بن عامر نے کہا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ اوسپر لعنت ہے جو عورتون کی دبر مین داخل کرتا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا اللہ تعالی نظر رحمت سے اوسکو نہین دیکھتا ہے جو مرد یا زن کی دبر مین لواطت کرتا ہے اور عمر ابن شعیب نے اپنے باپ سے اور او سنے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ جو عورت کے دبر مین لواطت کرتا ہے یہی لواطت صغری ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب نے جسنے مرد یا عورت کی دُبر مین جماع کیا وہ بیشک کافر ہوا۔ حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو جو مرتکب لواطت کا ہوا تہا مارنے کا حکم کیا تہا۔ کسی شخص نے طاوس رحمۃ اللہ سے دخول فی الدبر عورت کا مسلہ دریافت کیا فرمایا کفر ہی کیونکہ قوم لوط کی ابتدا یہی تہی کہ پہلی عورتون کی مقعدون مین جماع کیا کرتے تہے رفتہ رفتہ مرد مرد سے مبتلا ہوگئے۔ نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ وطی فی الدبر کسی حال مین حلال نہین ہے نہ انسان کے ساتہہ نہ حیوان کے ساتہہ۔ شرح موطا مین لکہا ہے کہ وطی فی الدبر قطعی حرام ہے جو کوئی نادانستہ مبتلا ہوگا اوسکو باز رکہینگے نہ مانیگا تو تعزیر کرینگے اور ہدایہ مین ہے کہ جو کوئی عورت کے موضع مکروہ یعنی دبر مین وطی کریگا یا عمل قوم لوط کا بجا لاویگا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اوسپر حد نہین صرف تعزیر پاویگا اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مثل زانی کے محدود ہوگا۔ اور جامع صغیر مین ہی کہ لوطی کو بہا[ڑ] ...

قیدر کہینگے کہ توبہ کرے۔ یہ ہین احادیث وآثار واقوال صحیحہ صریحہ حضرت رسولخدا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور فقہای محدثین اہلسنت کے کہ نہال حلت وطی فی الدبر کا قطعی استیصال کرتے ہین اور قضیہ اباحت کا انفصال غرضکہ جملہ محدثین وفقہا رحمہم اللہ علیہم اجمعین اہلسنت کے یکرو دیکزبان ہین کہ یہ فعل پلید سرتاپا حرام ہے ٥

معلوم نہین تجھکو منجم خبر غیب		یہ بندہ کا ن ہے نہ کہلی ہی نہ کہلیگی۔

اب ملاحظہ فرمائے اسی استبصار مین عاریت کے چند باب۔

ابواب ذیل مین اسکا بیان ہی کہ مرد حلال کرے اپنی لونڈی غیر کیواسطے

اس باب مین ذکر ہے اس امر کے جواز کا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کسی برادر اسلامی کے واسطے حلال وماذون الوطی کرے۔ خبر دی ہے مجھے احمد بن عبدون نے ابی الحسن علی بن محمد بن الزبیر القرشی سے اوسنے علی بن الحسن بن فضال سے اوسنے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے اوسنے حسن بن علی سے اوسنے علاء بن رزین سے اوسنے محمد بن مسلم سے اوسنے ایک سبطین علیہما السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا اوس شخص کے بارے مین جو حلال کرے اپنے بہائی کیواسطے اپنی لونڈی کا فرج کہا اوس شخص کیواسطے حلال ہے جو کچھ لونڈی سے اوسکے مالک نے حلال کردیا ہی۔ اوسنے خبر دی اپنے دونون بہائیون سے اونہون نے اپنے باپ سے اوسنے عبد اللہ بن بکر سے اوسنے ضریس بن عبد الملک سے کہا مضائقہ نہین ہے اگر کوئی شخص اپنے بہائی کیواسطے اپنی لونڈی حلال ومباح کرے۔ اوسینے روایت کی ہی جعفر بن محمد بن حکیم سے اوسنے کرام بن عمرو سے اوس نے محمد بن مسلم سے اوسنے ابی جعفر علیہ السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا۔ کوئی شخص حلال کرسکتا ہی اپنی لونڈی کا فرج اپنے بہائی کیواسطے فرمایا ہان کچھ مضائقہ نہین ہے۔ موہوب مجاز ہے اوس امر مین جو واہب نے لونڈی سے حلال کیا ہے۔ اوس نے روایت کی ہے محمد بن عبد اللہ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اوسنے ہشام بن سالم سے اوسنے محمد بن مضارب سے کہا راوی نے فرمایا مجھے ابی عبد اللہ علیہ السلام

نے اے محمد یہ لونڈی لے تیری خدمت کریگی اور تو اوس سے مجامعت کا فائدہ اوٹھاویگا۔ اور جب
تو باہر جائے ہمین واپس دیدینا۔ خبر دی محمد بن یعقوب نے عدۃ سے اوسنے ہمارے اصحاب سے
اونہون نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحیی نے احمد بن محمد سے وعلی بن ابراہیم نے اپنے باپ
سے اون سب نے ابن محبوب سے اوسنے ابن رباب سے اوسنے ابن بصیر سے کہا مین نے سوال
کیا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جسنے حلال کیا اپنی بیٹے کیواسطے اپنی لونڈی
کا فرج فرمایا وہ اوسکے واسطے حلال ہے مین نے کہا کیا اوسکے واسطے اوسکی قیمت حلال ہے۔ فرمایا
نہین اوسکے واسطے وہ حلال ہے جو اوسکی مان نے حلال کیا ہے۔ اوسی نے روایت کی عدۃ سے اونکے
ہمارے اصحاب سے اونہون نے سہل ابن زیاد سے اوسنے احمد بن محمد بن ابی لنصر سے اوسنے عبد الکریم
سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السّلام سے کہا مین نے اون سے کہا کیا مرد حلال کرسکتا ہے اپنے بہائی
مومن کیواسطے اپنی لونڈی کا فرج فرمایا ہان وہ مجاز ہے اوس امر مین جو اوسکے واسطے حلال کیا ہے۔
اوسنے روایت کی محمد ابن یحیی سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل بن بزیع سے کہا
مین نے سوال کیا ابی الحسن علیہ السّلام سے ایک عورت کے بارہ مین جسنے میرے واسطے اپنی لونڈی
حلال کی فرمایا تیرے واسطے حلال ہے۔ مین نے کہا وہ دل لگی کرتی تہی فرمایا تجہے اوسکے دلکا کیا علم۔ اگر
تو جانے کہ وہ دل لگی کرتی ہے تو درست نہین ہے لیکن وہ جو روایت کی ہے احمد بن محمد بن علی نے
حسن بن علی بن یقطین سے اوسنے اپنی بہائی حسین سے اوسنے علی بن یقطین سے کہا مین نے اوس
سے دریافت کیا کہ اوس شخص کے بارہ مین کہ وہ اپنی لونڈی کا فرج حلال کرے۔ کہا مین پسند نہین کرتا تو
اس مین ایسی کوئی بات نہین ہے جس سے فعل مذکور کی حرمت لازم آوے اسواسطے کہ کراہت کے
مقام وارد ہی اور اس کراہت پر تصریح کی ہے اپنے اس قول سے مین اسے پسند نہین کرتا۔ اور کراہت
کی یہ وجہ ہے کہ اس فعل مین عوام سے ہمارے ساتھ کوئی موافق نہین ہے اور اسی وجہ ہمین برا کہتے
ہین۔ تو ایسے کام سے پرہیز کرنا بہتر ہے اگرچہ حرام نہین ہی۔ اور یہ بہی جائز ہے کہ اوس حالت مین وہ ہی
جب ولد کی آزادی شرط نہ کی گئی ہو اگر شرط کیجائے کراہت زائل ہوگی۔ اسکی دلیل یہ یہ روایت ہے حسین

بن سعید کی صفوان بن یحیٰی سے اوسنے روایت کی اسحٰق بن عمار سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جو اپنی زوج کے واسطے اپنی لونڈی کی فرج حلال کرے فرمایا مین اسے مکروہ جانتا ہون اگر حاملہ ہوگئی تو کیا کیا جاویگا مین نے کہا عورت کہتی ہے اگر لونڈی حاملہ ہوگی تجہسے تو ولد تیرا ہے (یعنی حر ہے) فرمایا تو مضائقہ نہین ہے مین نے کہا اگر مرد اپنے مومن بہائی کیواسطے حلال کرے فرمایا کچہہ ڈر نہین لیکن وہ جو روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحیٰی نے احمد بن حسن سے اوسنے عمرو بن سعید سے اوسنے مصدق بن صدقہ سے اوسنے عمار سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس عورت کے بارہ مین جو اپنی زوج سے کہے میری لونڈی تیرے انتفاع کیواسطے ہے فرمایا اوس سے مجامعت جائز نہین ہے تاوقتیکہ اوسکے ہاتہ فروخت کرے یا بخشدے تو اسکی توجیہ یہ ہے کہ ہم اسے محمول کرینگے اسی صورت پر کہ عورت زوج سے کہے تیری خدمت کیواسطے ہے علاوہ فرج کے اسلئے کہ یہ ظاہر ہے عورتین اپنے ازواج کو لونڈی کے ساتہہ مجامعت کی اجازت نہین دیتے ہین اور جب یہ بات ہی جسکا ہمنے بیان کیا تو زوج کو لونڈی کا فرج کسی حال مین حلال نہ ہوگا۔ لیکن وہ جو روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحیٰی نے احمد بن محمد سے اوسنے حسن بن علی بن یقطین سے اوسنے اپنے بہائی حسین سے اوسنے اپنے باپ علی بن یقطین سے اوسنے ابی الحسن ماضی علیہ السلام سے وہ سوال کئے گئے کیا غلام کو حلال ہے لونڈی سے وطی کرے بلا نکاح اگر اوسکے مالک نے حلال کی ہو فرمایا اوسے حلال نہین ہے تو اس مین یہ وجہ ہے کہ ہم اسے خاص کرینگے غلام کے ساتہہ آزاد کیواسطے یہ حکم نہین ہے اور مکروہ ہونیکا یہ سبب ہے کہ حلال کرنا گویا مالک کرنا ہے غیر کو لونڈی کی فرج کا۔ واقع مین ملک کے باعث سے اوس کی مجامعت مباح ہوتی ہے تو جب غلام کسی شے کا مالک ہو نہین سکتا یہہ بہی اوسکے واسطے درست نہین ہوگا۔ یہ بہی ممکن ہے اوس خبر کا یہ مطلب ہو کہ مالک نے غیر معین لونڈی حلال کی تو حلال نہوگی ضرور ہے جسکا حلال کرنا منظور ہوا وسے معین کرے۔ اوسکی دلیل یہ روایت ہے احمد بن محمد بن عیسیٰ کی محمد بن ابی عمیر سے اوسنے روایت کی فضیل مولیٰ راشد سے کہا مین نے کہا ابی عبداللہ علیہ السلام سے میرے مالک کا میرے پاس مال ہے مین نے اوس سے

سوال کیا کہ میرے واسطے حلال کرے جو لونڈی مین خریدون ۔ مالک نے کہا اگر حلال کرنا مجھے جائز ہے
تو تجھے حلال ہی ۔ اس امر کا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا اگر تیرے واسطے کوئی خاص
لونڈی حلال کرے تو وہ تیرے واسطے حلال ہی اور اگر مالک یہ کہے کہ خرید لے ان مین سے جو چاہے تو
ان مین سے کسیکے ساتھ وطی نکر سوائے اوس لونڈی معین کے کہ اوسے دیکھکر کہے یہ تیرے واسطے حلال ہے
اور اگر تیرا ذاتی مال ہو تو اوس سے جو چاہے خرید لے ۔

اس باب مین حلال کی ہوئی لونڈی کے ولد کا حکم ہی

علی بن حسن نے روایت کی ہے فضال سے اوسنے محمد بن علی سے اوسنے حسن بن محبوب سے اوس نے
ربان بن عثمان سے اوسنے دریس بن عبدالملک سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے
آدمی اپنے بھائی مومن کیواسطے حلال کرتا ہے اپنی لونڈی کا فرج فرمایا وہ اوسے حلال ہے مین نے
کہا اگر اوسکا ولد پیدا ہوا فرمایا وہ لونڈی کے مالک کا ہے ۔ مگر اوس صورت مین کہ لونڈی کے مالک سے
شرط کر لی ہو ولد کے آزاد ہونیکی جب اوسنے حلال کی تہی ۔ روایت کی حسین بن سعید نے فضالہ بن ایوب سے
اوسنے ربان بن عثمان سے اوسنے حسین عطار سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے
فرج عاریۃ لینے کے بارہ مین فرمایا کچھہ مضائقہ نہین مین نے کہا اگر اوسکا ولد ہو فرمایا وہ لونڈی کے
مالک کا ہے ۔ مگر در صورت شرط کر لینے کے ۔ مگر وہ جو روایت کی ہے حسین بن سعید نے قاسم بن محمد سے
اوسنے سلیم فرا سے اوسنے حریز سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس شخص کے بارہ مین جو حلال
کرے اپنے لونڈی کا فرج اپنے مومن بھائی کیواسطے فرمایا اسکا کچھہ ڈر نہین ہے مین نے کہا اگر اوس
شخص نے لونڈی سے بچہ جنایا فرمایا بچہ صاحب ولد کو ملیگا اور لونڈی اوسکے مالک پر واپس کیجائے ۔
اور وہ جسے روایت کی احمد بن محمد بن عیسی نے علی بن حکم سے اوسنے داؤد بن نعمان سے اوسنے اسحاق
بن عمار سے کہا مین نے عرض کی ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس مرد کے بارہ مین کہ اپنے مومن بھائی
کیواسطے اپنی لونڈی کی فرج حلال کرے یا آزاد عورت اپنی لونڈی کسی بھائی کیواسطے حلال کرے فرمایا اوسے

حلال ہے جو حلال کیا گیا مین نے کہا اگر اوسکے بچہ ہوا فرمایا ولد حر ہے ۔ اور وہ خبر جسے روایت کی
محمد بن حسن صفار نے یعقوب بن یزید سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل بن بزیع سے اوسنے صالح بن عقبہ
سے اوسنے عبداللہ بن محمد سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے اوس شخص کے بارہ
مین جو اپنے کسی بہائی سے کہے میری لونڈی تیرے واسطے حلال ہے فرمایا وہ حلال ہوگئی مین نے کہا
اگر اوسکے بچہ ہوا فرمایا بچہ اوسکے باپ کا ہے اور بچہ کی مان اوسکے مالک کو دیجاوے اور مین یہ پسند کرتا
ہون کہ جب یہ صورت ہو مالک لونڈی اوس شخص کو لونڈی بہی بخشدے ۔ اور وہ جو روایت کی محمد بن یعقوب
نے علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے والد سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اوسنے سلیم سے اوسنے حریز
سے اوسنے زرارہ سے کہا مین نے ابی جعفر علیہ السلام سے ایک شخص اپنی لونڈی حلال کرتا ہے اپنے
بہائی کیواسطے فرمایا کیا مضائقہ ہے راوی نے کہا مین نے عرض کی اگر لونڈی کے بچہ ہوا فرمایا بچہ اوسکے
باپ کے ساتھہ ملحق ہوگا اور لونڈی اوسکے مالک کو ملیگی مین نے کہا مالک نے اس کی اجازت نہین دی تہی ۔
فرمایا اوسنے اجازت دی ہے اوسے بچہ ہونیکا کب اطمینان تہا ۔ پس یہ اخبار متقدمہ اخبار کے خلاف نہین
ہین دو وجہ سے اوّل اون مین یہ بات کہان ہے کہ بچہ بی شرط مرد حر کے ساتھہ ملحق ہوگا بلکہ مجمل ہے ۔
اور اخبار متقدمہ تفصیل وار وارد ہین اگر شرط کی بچہ حر ہوگا ورنہ غلام تو ان مجملہ اخبار کو بہی اسی پر محمول کرنا چاہیئے
اور یہ قول سابق (اوسنے اجازت دی ہے اوسے بچہ ہونیکا کب اطمینان تہا ۔) اس شرط کو مانع نہین ہی
کہ اگر بچہ ہو باپ کے ساتھہ ملحق ہوگا ۔ مالک نے اوسے اجازت نہین دی ہے ۔ اسطور سے کہ جماع کریگی
کہ ولد پیدا ہو غالب اوقات بلکہ حکم کیا ہے پرہیز کا اگرچہ یہ شرط بہی کی گئی ہے کہ اگر ولد ہوا حر ہوگا ۔ جیسا
ہمنے سابق بیان کیا اگر ہم اخبار متاخرہ کے ظاہر پر عمل کرین کہ بہرحال بچہ آزاد ہوگا ۔ تو اخبار سابقہ کے جنمین
ذکر شرط ہے حذف کرنیکی ضرورت ہوگی اور یہ جائز نہین اب ایسی راہ پر چلنا چاہیئے جس سے اخبار مین توافق
ہو ۔ اور دوسری یہ وجہ ہے کہ امام علیہ السلام کا یہ قول (ولد صاحب ولد کے ساتھہ ملحق ہوگا) محمول کرین
اس معنی پر کہ قیمت کے ساتھہ ملحق ہوگا اسلیئے کہ ولد اوسکے باپ کا غلام تو ہی نہین جس سبب سے قبضہ کروا دیا
جاوے بلکہ بذریعہ قیمت دیا جائیگا ۔ اسکی دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی حسین ابن سعید نے حسن ابن

محبوب سے اوسنے جمیل بن صالح سے اوسنے ضریس بن عبدالملک سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص کے بارہ مین جو حلال کرے اپنے بہائی مومن کیواسطے اپنی لونڈہی اور وہ اوسکے کام مین آتی ہے فرمایا اوسے حلال ہے مین نے کہا اگر بچہ ہوگا کیا کیا جائیگا فرمایا وہ لونڈہی کے مالک کا ہے مگر جسوقت حلال کی گئی یہہ شرط ہو جائے اگر بچہ ہوا حر ہے اگر مالک نے یہ شرط ہو گئی آزاد ہوگا مین نے کہا مالک لونڈہی کا اوس شخص کے بچہ کا مالک ہوگا۔ فرمایا اگر اوسکے پاس مال ہے قیمت دیکر خرید لے۔ اور روایت کی محمد بن حسن صفار نے ابراہیم بن ہاشم سے اوسنے عبدالرحمن بن حماد سے اوسنے ابراہیم بن عبدالحمید سے اوسنے ابی الحسن علیہ السلام سے ایک عورت کے بارہ مین جسنے کسی شخص سے کہا میری لونڈہی کا فرج تجھے حلال ہے۔ اوسنے لونڈہی سے جماع کیا وہ بچہ جنی۔ ولد بعوض قیمت اوسکے والد کو ملیگا۔

اس باب مین یہ ذکر ہے کہ تحلیل کا لفظ معتبر ہے نہ عاریۃ کا

محمد بن یعقوب نے روایت کی علی سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے کہا مجھے خبر دی قاسم بن عروہ نے ابی عباس بقباق سے کہا سوال کیا ایک شخص نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے اور ہم اونکے حضور مین تہے فرج کے عاریۃ لینے سے فرمایا حرام ہے۔ پہر کچہہ دیر ٹہر کر فرمایا لیکن اگر مرد اپنی لونڈہی اپنے بہائی کیواسطے حلال کرے مضائقہ نہین ہے۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی حسین بن سعید نے فضالہ بن ایوب سے اوسنے ابان بن عثمان سے اوسنے حسین عطار سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے فرج کے عاریۃ لینے کے بارہ مین فرمایا کچہہ مضائقہ نہین ہے مین نے کہا اگر اوس سے ولد پیدا ہو فرمایا لونڈہی کے مالک کا ہے۔ مگر درصورت شرط کرنے کے تو اس خبر مین یہ وجہ ہے کہ ہم محمول کرین سائل کا سوال عاریۃ فرج سے مجاز پر اور مراد عاریۃ سے تحلیل ہو جسکا ہم نے سابق مین بیان کیا۔ اور عاریۃ اس وجہ سے کہا کہ نہ عقد دائمی ہے اور نہ ملک دائمی پس مشابہ ہوا عاریۃ کے جو واپس ہو سکتی ہے اور اسی کا اطلاق کیا گیا اگرچہ عند التحقیق عاریۃ نہین کہہ سکتے چنانچہ خبر اول سے واضح ہے۔ اب حکیم جی آپ ہی فرمائیے کہ درحقیقت ہم زبان دراز و ہجو نویس و بیہودہ و بیباک و بی تہذیب

ہین یا در اصل آپ ہی کے اصول مین ایسے خرافات و اہیات مرقوم ہین جو کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے

اندکی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم		کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اب معائنہ کیجئے اسی استبصار مین متعہ کا باب ۔

یہ باب افضل الطاعات متعہ شریفہ مین ہے اس باب مین حلت متعہ کا بیان ہے

محمد بن یعقوب نے روایت کی عدۃ سے جو ہمارے اصحاب سے ہے اوسنے سہل بن زیاد سے اور روایت کی علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے انہون نے ابن ابی الحجزان سے اوسنے عاصم بن حمید سے اوسنے ابی بصیر سے کہا مین نے سوال کیا ابی جعفرؑ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین فرمایا قرآن مین یہ آیت نازل ہوی ہے ۔ (فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ط) اور اوسنے روایت کی محمد بن اسمٰعیل سے اوسنے فضل بن شاذان سے اوس نے صفوان سے اوسنے بن مسکان سے کہا مین نے سُنا ابی جعفرؑ علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ علیؓ علیہ السلام فرماتے تھے اگر نہ ہوتا یہ امر جو پیش قدمی کی ہے بن خطابؓ نے نہین زنا کرتے مگر کم ۔ اوسنے روایت کی محمد بن یحییٰ سے اوسنے عبداللہ بن محمد سے اوسنے علی بن حکم سے اوسنے ربان بن عثمان سے اوسنے ابی مریم سے اوسنے ابی عبداللہؑ علیہ السلام سے فرمایا متعہ کے بارہ مین قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت جاری ہے اوسنے روایت کی علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے بن محبوب سے اوس نے علی السائی سے کہا مین نے کہا ابی الحسنؓ علیہ السلام سے مین آپ پر قربان مین عورات متعہ کیا کرتا تہا پہر مین نے اوسے مکروہ جانا اور منحوس سمجہا ۔ تو رکن اور مقام کے درمیان مین اللہ سے عہد کر لیا اور نذر مانی کہ پہر نکرونگا اب یہ مجہہ پر دشوار ہے اور اپنی قسم پر نادم ہون لیکن مجہہ مین اتنی وسعت نہین ہے کہ علانیہ نکاح کرون ۔ فرمایا مجہہ سے تو نے عہد کیا اللہ سے اوسکی نافرمانی کا بخدا اگر تو حکم نمانیگا نافرمان ہوگا ۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے محمد بن احمد بن یحییٰ نے ابی الجوزا سے اوس نے

حسین بن علوان سے اوسنے عمرو بن خالد سے اوسنے زید بن علی سے اوسنے اپنے بزرگون سے اونہون نے علی علیہ السلام سے فرمایا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدہون کا گوشت اور نکاح متعہ۔ تو اس روایت مین یہ وجہ ہے کہ اسے ہم تقیہ پر محمول کرین اسلئے کہ یہ عامۂ اہل اسلام کے مذہب کے موافق ہے اور اخبار سابقہ کتاب اللہ سے موافق ہین اور فرقہ محققہ یعنی شیعون کا اسپر اجماع ہے تو ان پر عمل واجب ہے نہ اس شاذ روایت پر۔

اس باب مین یہ ذکر ہی کہ متعہ نکرنا چاہیئے مگر ایماندار خداشناس پاکدامن عورت کے ساتھ نہ بدکار مخالف سے

روایت کی محمد بن یعقوب نے محمد بن یحیی سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے عباس بن موسی سے اوس نے اسحاق بن عمار سے اوسنے ابی سارہ سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین مجھسے فرمایا حلال ہے اور تو نکاح نکر مگر پاکدامن سے اللہ تعالی فرماتا ہے (وَالَّذِینَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ) پس نہ رکھہ اپنی فرج کو جہان تو اپنی درہم پہ بیخوف نہو۔ اوسی نے روایت کی علی بن ابراہیم سے اوسنے محمد بن عیسی سے اوسنے یونس سے اوسنے محمد بن فضیل سے کہا مین نے سوال کیا ابی الحسن علیہ السلام سے خوبصورت بدکار عورت کے بارہ مین کیا جائز ہے کسی شخص کو اوس سے متعہ کرے ایک دن یا زاید کے واسطے کہا اگر مشہور ہو ساتھہ زنا کے نہ متعہ کر اوس سے نہ نکاح کر۔ اوسنے روایت کی عدۃ سے جو ہمارے اصحاب مین سے ہے اوس نے احمد بن محمد برقی سے اوسنے داود بن اسحق خذاء سے اوس نے محمد بن فضیل سے کہا مین نے سوال کیا ابی عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین فرمایا ہان جائز ہے اگر عارفہ ہو کہا راوی نے فرمایا پیش کر اوسپر اور کہہ اوس سے اگر قبول کیا نکاح کر اوس سے اور اگر انکار کیا تیرے قول پر راضی ہونے سے چھوڑ اوسے۔ اور بچو تم کواشف اور دواعی اور بغایا اور ذوات ازواج سے مین نے کہا کواشف کون ہین فرمایا وہ عورتین کہ آشکار رہتی ہین اور اونکے

گہر معلوم ہین اور زنا کرتی ہین مین سے لئے کہا دواعی کون ہین فرمایا وہ عورتین کہ بلاتی ہین اپنی جانب اور وہ معروف
ہون ساتہہ برائی کے مین سے نے کہا لبغایا کون ہین فرمایا جو مشہور ہین ساتہہ زنا کے مین سے لئے کہا ذوات ازواج
کون ہین فرمایا جو طلاق دی گئی ہین خلاف سنت اسلام لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن محمد نے
ابی الحسن علی سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے کہ مرفوع کرتا ہے وہ خبر کو ابی عبداللہ علیہ السلام کی جانب
فرمایا متعہ نکر مومنہ کے ساتہہ کہ اوسے تو ذلیل کریگا تو خبر منقطع الاسناد مرسل ہے پس معارض نہین ہوسکتی
ایسے خبر اون مستند خبرون کے ساتہہ جنسے چند خبرین ہمنے سابق مین بیان کین - و بتقدیر تسلیم احتمال ہے
یہہ مراد ہو کہ اگر عورت شریف خاندان سے ہو اوس سے متعہ نکرنا چاہیئے کیونکہ یہہ اوسکے قرابت دارون کا
باعث ننگ ہے اور اوسکی ذلت کا سبب اگرچہ شرعاً کچہہ خوف نہین - اور وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن
یحییٰ نے احمد بن محمد سے اوسنے علی بن حدید سے اوسنے جمیل سے اوسنے زرارہ سے کہا سوال کئے
گئے عمار اور مین اونکے پاس تہا اوس شخص کے بارہ مین جو عورت فاجرہ سے نکاح متعہ کرے کہا کچہہ مضائقہ
نہین - اور اگر دوسرا نکاح ہو جائے دروازہ محفوظ کرے - یعنی اگر نکاح دوامی بدکار عورت کے ساتھ
تو واجب ہے اوسکی حفاظت اور حفاظت کرے دروازہ کی استواری سے تاکہ باہر نجائے - اور اوسنے روایت
کی ہے سعدان سے اوس نے علی بن یقطین سے کہا مین نے کہا ابی الحسن علیہ السلام سے اہل مدینہ کی
عورتین کیسی ہین فرمایا فاسقہ ہین مین نے کہا کیا اونسے نکاح کرون فرمایا ہان - تو وجہ ان دونون خبرون
مین یا جو ان جیسی ہین یہہ ہے کہ ہم محمول کرین جواز پر اور اخبار سابقہ فضل اور استحباب پر اسیطرح وہ خبر جسے
روایت کی ہے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے حسن بن علی بن فضال سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے اوسنے
ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا کچہہ مضائقہ نہین ہے - اگر مرد متعہ کرے یہودیہ یا نصرانیہ سے درآنحالیکہ
اوسکے پاس حرہ ہو - اور اوسنے روایت کی ہے محمد بن سنان سے اوس نے ریان بن عثمان سے اوسنے
زرارہ سے کہا مین نے سنا وہ کہتے تہے کچہہ مضائقہ نہین یہودیہ یا نصرانیہ کی ساتہہ نکاح متعہ کیا جائے اگرچہ مرد
بی بی رکہتا ہے - اوسنے روایت کی اسمٰعیل سے وہ کہتا تہا کچہہ ڈر نہین یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کیا جائے
اگرچہ بی بی ہو اوسنے روایت کی اسمٰعیل بن سعد اشعری سے کہا مین نے اونسے دریافت کیا ایک

شخص کے بارہ مین جو یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرے کہا مین اس مین کچھ مضائقہ نہین دیکھتا کہا مین نے دریافت کیا اور مجوسیہ سے کہا مجوسیہ سے نہین اور علیہ السلام کا یہ قول (مجوسیہ سے نہین) یہ ایک قسم کی کراہت پہ محمول ہے اور ایسی حالت مین کہ اور پہ قادر نہو۔ مگر جب اور نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہین۔ اسپر دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے محمد بن سنان سے اوسنے رضا علیہ السلام سے کہا مین نے اونسے سوال کیا یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح کے بارہ مین کہا کچھ مضائقہ نہین مین نے کہا مجوسیہ سے کہا کچھ مضائقہ نہین یعنی درصورت متعہ اوسنے روایت کی ابی عبداللہ برقی سے اوسنے ابن سنان سے اوسنے منصور صیقل سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا کچھ مضائقہ نہین مرد مجوسیہ سے متعہ کرے۔ اوسنے روایت کی برقی سے اوسنے فضل ابن عبدربہ سے اوسنے حماد بن عیسیٰ سے اوسنے ہمارے بعض اصحاب سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے مثل خبر متقدم۔ پس وجہ ان اخبار مین جواز ہے اور رفع حرمت اگرچہ افضل اور بہتر یا کدامن مومنات کے ساتھہ متعہ کرنا ہے جیسا ہمنے سابق مین بیان کیا۔ اسی زاید واضح کرتی ہے وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے معویہ بن حکیم سے اوسنے ابراہیم بن عقبہ سے اوسنے حسن تفلیسی سے کہا سوال کیا مین نے رضا علیہ السلام سے۔ کیا ہم متعہ کرین یہودیہ اور نصرانیہ سے فرمایا حرہ مومنہ سے تیرا متعہ کرنا مجھے زاید پسند اور اسکی عزت حرمت اوس سے زاید ہے۔

اس باب مین کوانریون سے متعہ کرنیکا بیان ہے

روایت کی محمد بن احمد بن یحییٰ نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے اوسنے محمد بن سنان سے اوسنے ابی سعید قماط سے کہا سوال کئے گئے ابوعبداللہ علیہ السلام متعہ کے بارہ مین ایسی کوانری کے ساتھہ کہ اپنے ماباپ کے ہمراہ رہتی ہین کہا مضائقہ نہین اور مین وہ نہین کہتا جو یہ بی خبر آدمی کہتے ہین۔ ابوسعید نے روایت کی حلبی سے کہا مین نے اون سے سوال کیا کوانریون کے ساتھہ متعہ کرنیکا اس حال مین کہ وہ اپنے والدین کے ساتھہ ہون بے اذن اوسکے والدین کے کہا کچھہ مضائقہ نہین ہے اگر اوسکی بکارت زائل نکرے جبتک وہ والدین کے ساتھہ ہے چاہیئے اوس سے پرہیز کیا جائے۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے احمد بن

محمد نے اسکی دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی احمد بن محمد بن ابی نصر نے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے کہا فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے متعہ کی ہوئی عورتیں اون چار عورتوں میں سے جانو جنکے ساتھ نکاح کی اجازت ہے تب صفوان ابن یحییٰ نے اون سے عرض کی۔ کیا احتیاطاً فرمایا ہان۔

اس باب مین بیان ہے عقد متعہ کے جواز کا بلا حضور شہود

خبر دی حسین ابن سعید نے قاسم بن عروۃ سے اوسنے ابن بکر سے اوسنے زرارہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک شخص کے بارہ مین جسنے بی گواہ نکاح متعہ کیا فرمایا نکاح قطعی دائمی مین ہے اگر گواہ نہون کچھ مضائقہ نہین ہے نکاح کرنیوالے اور اللہ کے درمیان مین (یعنی خدا کی جانب سے کچھ مواخذہ نہوگا) اور نکاح دائمی مین شہود کی ضرورت ہوئی اولاد کی وجہ سے۔ اگر یہ نہو تا کچھ ڈر نہ تہا۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے حسین سعید نے صفوان سے او سنے ابن نکان سے اوسنے معلی بن خنیس سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے دریافت کیا۔ متعہ مین کتنے گواہ کافی ہین فرمایا ایک مرد اور دو عورتین۔ مین نے کہا فرمائیے اگر گواہ کوئی بہی نملا۔ کہا یہ نہین ہوسکتا کہ کوئی بہی نہ ملے۔ مین نے کہا فرمائیے اگر کسیکی اطلاع پانے سے کچھ اندیشہ ہو تو اوسوقت ایک مرد کافی ہوگا۔ فرمایا ہان۔ کہا راوی نے مین نے کہا مین آپپر قربان ہون شاید مسلمین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بے گواہ نکاح کر لیتے تہے فرمایا نہین تو یہ خبر پہلی خبر کے منافی نہین ہی اسلئے کہ خبر مین بے گواہ نکاح متعہ کرنیکی ممانعت نہین ہے اتنی بات ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین بےگواہ نکاح نہین کرتے تھے اور یہ کیا ضرور ہے کہ اوس عہد مین نہوا ہو تو حرام ہوجائے چنانچہ اب بہت اشیاء مباح وغیرہ ہم جانتے ہین جو اوس عہد مین نہ تہین اس سے حرمت لازم نہ آئی۔ علاوہ برین ممکن ہے خبر بطور احتیاط واقع ہوئی ہو نہ بر سبیل ایجاب و فرضیت۔ تاکہ جو عورت ذی علم نہ ہو اس فعل کو زنا خیال نکرجائے۔ اور ہمارے بیان کو واضح کرتی ہے وہ خبر جسنے روایت کی ہے حسین بن سعید نے حسن بن محبوب سے اوسنے محمد بن فضیل سے اوسنے حارث بن مغیرہ سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا متعہ مین کتنے گواہ چاہئین

فرمایا ایک مرد اور دو عورتین مین نے کہا اگر گواہ مکروہ جانین فرمایا ایک مرد کافی ہوگا۔ اور یہ عورت کی وجہ
سے ہے تاکہ وہ اپنے دل مین یہ نکھے کہ مین گناہ اور فجور کرتی ہون۔

اس باب مین یہہ ذکر ہے کہ ثبوت میراث متعہ مین اگر شرط کرلیگی ہو جائز ہے اور ضرور پہونچیگی

خبر دی محمد بن یعقوب نے علی ابن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے احمد بن محمد بن ابی نصر
سے اوسنے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے فرمایا نکاح متعہ میراث کے ساتھہ بھی ہے اور بے میراث بھی
اگر میراث شرط کرلی ہوئیگی ورنہ نہین۔ خبر دی حسین بن سعید نے نضر سے اوسنے عاصم بن حمید سے اوسنے
محمد بن مسلم سے کہا مین نے دریافت کیا متعہ مین کتنا مہر ہے فرمایا جسقدر پر دونون راضی ہوجائین جس
مدت تک چاہین مین نے کہا فرمایئے اگر عورت حاملہ ہوگئی وہ مرد کا ولد ہے اگر وہ مرد امر جدید کرنا چاہے۔
(یعنی بعد گذرنے اجل متعہ کے اوسی عورت سے پھر نکاح کرے) اور عورت کے واسطے اوس مرد
سے عدت نہین ہے اور غیر سے پینتالیس[۴۵] راتین ہین اور اگر میراث شرط کی گئی تو دونون شرط پر رہینگے۔
لیکن وہ خبر جسے روایت کی محمد بن احمد بن یحیی نے احمد بن محمد سے اوسنے برقی سے اوسنے حسن بن
جہم سے اوسنے حسن بن موسی سے اوسنے سعید بن یسار سے اوسنے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا
مین نے اون سے دریافت کیا اوس شخص کا حال کہ عورت سے متعہ کرے بی شرط میراث فرمایا اون
دونون مین میراث نہین ہے شرط کیجائے یا نہین۔ تو یہہ منافی نہین ہے پہلے دونون خبرون سے
اسلیئے کہ اسکے یہ معنی ہین اون دونون مین میراث نہین ہے خواہ نفی میراث شرط کیگئی یا نہین اس واسطے
نفی میراث متعہ مین لازم احکام مین سے ہے اور ثبوت ارث شرط کیجانب محتاج ہے۔ اور ہمارے بیان کی
دلیل وہ خبر ہے جسے روایت کی محمد بن احمد بن یحیی نے محمد بن حسین سے اوسنے جعفر بن بشیر سے اوسنے
حماد بن عثمان سے اوسنے جمیل بن صالح سے اوسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا مین نے سوال کیا
ابی عبداللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارہ مین فرمایا اللہ اور رسول کیجانب سے حلال ہے۔ مین نے

کہا اوسکا حکم کیا ہے فرمایا اوسکے احکام مین سے ہے یہ بات کہ نہ عورت مرد کی وارث ہوگی اور نہ مرد عورت کا۔ پھر مینے کہا اوس کی عدت کسقدر ہے کہا پینتالیس دن یا برابر ایک حیض کے۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے ابن فضال سے اوسنے محمد بن مسلم سے کہا مین نے سُنا ابی جعفر علیہ السلام سے فرماتے تھے ایسے شخص کے بارہ مین جو کسی عورت سے متعہ کرے کہ دونون وارث ہونگے جبکہ شرط نہ کی ہو اور شرط نکاح کے بعد ہوئی ہو تو وجہ اس خبر مین یہ ہے کہ اسکے یہ معنی کرنا چاہئین جب شرط نکی ہو مدت معین تو دونون وارث ہونگے۔ دلیل اسکی وہ خبر ہے جسے روایت کی محمد بن یعقوب نے علی ابن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے عمرو بن عثمان سے اوسنے ابراہیم بن فضل سے اوسنے ابان بن تغلب سے کہا مینے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا مین عورت سے کیا کہون جب اوسکے ساتھ تخلیہ ہو کہا تو یہ کہہ۔ مین تجھے بطور متعہ نکاح مین لیتا ہون موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تو وارث میری اور نہ مین وارث تیرا اتنے دن کے واسطے یا اتنے سال کیواسطے بعوض اسقدر درہم کے اور مدت معین کرین جسپر دونون راضی ہوجائین خواہ کم ہو خواہ زائد۔ اگر عورت نے کہا ہان اچھا تو راضی ہوگئی اور وہ تیری زوجہ ہے اور تو بہ نسبت غیر کے اوسکے واسطے سزاوار تر ہے مین نے کہا مجھے شرم آتی ہے دونون کی شرط کرنے سے کہا شرط نکرنا تیرے واسطے زائد مضر ہے۔ مین نے کہا کسطرح کہا اگر تو شرط نکریگا دائمی نکاح ہوجائیگا۔ عدۃ مین تیرے ذمہ نفقہ آئیگا اور وہ وارث ہوگی اور تو اوسے طلاق نہ دے سکیگا۔

اس باب مین یہ بیان ہی کہ متعہ مین کسقدر مدت کافی ہی

خبر دی محمد بن یعقوب نے عدۃ سے جو ہمارے اصحاب مین سے ہی اوسنے سہل بن زیاد سے اوسنے ابن محبوب سے اوسنے علی رباب سے اوسنے عمر بن حنظلہ سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے۔ کہا جتنے دن کی چاہے شرط کرے اوسنے خبر دی محمد بن یحییٰ سے اوسنے احمد بن محمد سے اوسنے محمد بن اسمٰعیل سے اوسنے ابی الحسن رضا علیہ السلام سے کہا مین نے اون سے دریافت کیا انسان نکاح متعہ

کرے ایک سال اور کم وزائد کے واسطے کہا ہان اگر ہو کچھہ معہود نقدی معین مدت کے وعدہ پر۔ کہا
راوی نے مین نے کہا بے طلاق جدا ہو جاتی ہے۔ کہا ہان۔ لیکن وہ خبر جسے روایت کی ہے محمد بن
یعقوب نے محمد بن یحیٰی سے اونے احمد بن محمد سے اونے ابن فضال سے اونے ابن بکر سے
اونے زرارہ سے کہا مین نے اونسے کہا کیا جائز ہے مرد عورت سے متعہ کرے ایک ساعت یا دو ساعت
کیواسطے کہا ایک ساعت یا دو ساعت کے حد پر اطلاع دشوار ہے۔ لیکن ذکر کرے ایک بار کی استادگی یا
دو بار کی استادگی یا ایک دن اور دو دن کے واسطے اور مثل اسکے۔ اونے جسنے روایت کی عدۃ سے جو ہمارے
اصحاب مین سے ہے اونے سہل بن زیاد سے اونے ابن فضال سے اونے قاسم بن محمد سے اونے
ایک شخص سے جسکا نام لیا تہا کہا مین نے سوال کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص کے بارہ مین جو
عورت سے متعہ کرے ایک بار کی استادگی پر کہا کچھہ مضائقہ نہین مگر جب فارغ ہو جائے مونہہ پہیر لے
اور نہ دیکہے۔ تو وجہ ان دونو خبرون مین ایک قسم کی رخصت ہے اور احتیاط اخبار سابقہ کی مضمون مین ہے یعنی
مقررہ دن یا معینہ مہینون کا ذکر ہو۔ لیکن ایک گہڑی یا دو گہڑی یا ایک بار یا دو بار یہ ایسے امور ہین۔ کہ
تحقیقًا ان کا حصہ وحصول نہین ہو سکتا اور بہتر یہ ہے کہ دونون خبرون مین ایک دفعہ یا دو دفعہ سے
یہ مراد ہو کہ جواز اوس حالت مین ہے کہ مضاف ہو معین دن یا خاص دنون کی جانب لیکن اگر دفعہ کو مبہم
ذکر کیا اور معین دن کی جانب نسبت نہ کی عقد دائمی ہو جائیگا جس مین تفریق نہوگی سوائے طلاق کے۔
اس کی دلیل وہ خبر ہے جسنے روایت کی محمد بن احمد بن یحیٰی نے محمد بن الحسین سے اونے موسیٰ بن سعدان
سے اونے عبداللہ بن قاسم سے اونے ہشام جوالیقی سے کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے
عرض کی کیا عورت سے نکاح کیا جاوے مبہم ایک بار کے واسطے کہا راوی نے فرمایا یہ تیرے واسطے
زائد مشکل ہوگا تو اوسکا وارث ہوگا اور وہ تیری میراث لیگی اور تو اوسے طلاق نہ دے سکیگا مگر دو گواہ
کے روبرو مین نے عرض کی اصلحک اللہ کسطور سے نکاح کرون کہا معدود اور معین دنون کے
واسطے بعوض مہر معین کے جسقدر پر تم دونون راضی ہو جاؤ۔ پس جب وہ دن گذر جائینگے اوسے طلاق
ہو جائیگا بمقتضائے شرط کے اور اوسکے واسطے نفقہ نہین ہے تجہپر مین نے کہا مین اوس سے کیا

کہون کہا اوس سے یہ کہہ مین تجھہ سے نکاح کرتا ہون موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے جو میرے اور تیرے ولی ہین اتنے ماہ کیواسطے اسقدر درہم پر اس شرط سے کہ اللہ میرے واسطے کفیل
ہے تجھپر کہ تو میری وفادار ہے اور یاری نہ دیگا تجھے اور نہ تجھسے اولاد چاہون گا۔ اور نہ تیری عدۃ کا نفقہ
مجھپر اور جب مدت شرط کی گذرجائے دوسرا نکاح نہ کرنا پنتالیس دن تک اگر کوئی بچہ پیدا ہو اوس کی مجھے
اطلاع دینا۔

اس باب مین یہ بیان ہی کہ متعہ کا بچہ اوسکے باپ کو ملیگا

خبردی احمد بن محمد بن ابی نصر نے عاصم بن حمید سے اوسنے محمد بن مسلم سے اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام
سے کہا مین نے عرض کی فرمائے اگر وہ حاملہ ہوجائے کہا بچہ خاوند کا ہے۔ خبردی محمد بن یعقوب نے
علی بن ابراہیم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے ابن ابی عمیر سے اور اور اشخاص سے کہا پانی (نطفہ)
مرد کا ہے جہان چاہے اوسے رکھے لیکن اگر بچہ ہوا انکار نکرے۔ اور بچہ کے انکار کے بارہ مین تشدد کیا
اوسنے روایت کی علی بن ابراہیم سے اوسنے مختار بن محمد سے اور محمد بن حسن سے عبد اللہ حسین سے
دونون نے فتح بن یزید سے کہا مین نے سوال کیا ابی حسن رضا علیہ السلام سے متعہ کی شرطون کے
بارہ مین فرمایا اسکے اور یہہ شرطین ہین۔ اگر عورت نے قبول کیا تو جائز ہے۔ اور مین وہ نہین کہتا ہون
جسکے مجھے خبر دیگئی کہ اہل عراق کہتے ہین پانی میرا ہے اور زمین تیری اور مین تیری زمین کو پانی نہین
پلاؤنگا۔ اگر وہان گھاس اوگی تو زمین والیکی ہے۔ اسلئے کہ شرطین فاسد ہین۔ اگر تجھے خدا اولاد دے
قبول کرنا یہ ظاہر بات ہے اگر کوئی پوشیدہ کرنا چاہے تو پوشیدہ۔ خبردی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے
محمد بن اسمٰعیل بن بزیع سے کہا ایک شخص نے رضا علیہ السلام سے دریافت کیا۔ اور مین سن رہا تھا
ایک آدمی کے بارہ مین کہ وہ عورت سے نکاح متعہ کرے اور یہ شرط کرے کہ اوس سے اولاد نچاہے گا۔
پھر بعد ازان عورت کے بچہ ہو کیا بچہ سے انکار کرے۔ پس آپنے اس بارہ مین تشدد فرمایا اور کہا
جانکر کریگا اور کیونکر انکار کریگا اسکو بڑی بات جان کر مرد نے کہا مین عورت سے بدگمان ہون۔

فرمایا تجھے نکاح نکرنا چاہیئے مگر امانت دار عورت سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زناکار مرد نکاح نکرے مگر زناکار عورت یا مشرکہ سے اور زناکار عورت سے نکاح نکرے مگر بدکار مرد یا مشرک کو اور یہ مومنین پر حرام ہے - لیکن وہ خبر جسے روایت کی حسین بن سعید نے صفوان سے اوسنے ابن مسکان سے اوسنے عمر بن حنظلہ سے کہا مین نے دریافت کیا ابی عبداللہ علیہ السلام سے متعہ کی شرطین کہا عورت سے شرط کرے جتنا دینا چاہے اور اگر چاہے تو اولاد کی بھی شرط کرلے اور ان دونون مین میراث نہین ہے پس وجہ اس قول مین (اگر چاہے تو اولاد کی بھی شرط کرلے) یہی کہ مراد عزل نکرنا ہے (عزل کے معنی ہین عضو تناسل فرج سے باہر نکالکر منزل ہونا) اور اس طور سے صحبت کرنا کہ عادت کے موافق بچہ کا سبب ہو - اسلئے کہ مرد کو اختیار ہی عزل کی شرط کرے یا اندر فرج کے منزل ہونیکی - پس امام علیہ السلام نے اوس امر سے کہ وہ ولد کا سبب ہے یا مانند سبب کے تعبیر کی بلفظ ولد مجازا - اور خبر مین اختیار شامل نہین ہے بچہ کے قبول یا نہ قبول کرنیکی کسی حال مین - اجی حکیم جیواب آپ ہی تھوڑی دیر تک تعصب بالائے طاق رکھکر انصاف سے فرمائے کہ ہمنے کونسی زبان درازی وبیہودگی و بے تہذیبی کی ہے جسپر آپ ہمکو ناکردہ گناہ بدنام کرتے ہین ہم دعوی سے کہتے ہین کہ ہمنے اپنی طرف سے کوئی بات واہیات نہین لکہی اور نہ آیندہ ارادہ ہے ع کہ این شیوہ ختم است بر دیگران + ہان یہ امر واقعی ہے کہ جو کچھہ ہمنے لکہا ہے وہ تمہارے ہی کتب سے اکثر لکہا ہے چنانچہ استبصار کے کل روایات کو اصل استبصار سے مطابقت کر لیجئے اور ہماری مظلومیت کی داد دیجئے ہم پھر لکھتے ہین کہ جو مسائل لاطائل وعقائد پر مکائد حضرات شیعہ کی طریقت مین روا ہین وہ کسی ملت ملل ونحل مین جائز نہین قطع نظر آپنے تو شیخ احمد صاحب سے بھی بڑھکر بیہودگیان کین ہین جیسا کہ آپ کی کتاب خراب کے ہر حرف سے بے تہذیبی عیان ہے ہر لفظ مین سبّ وقذف بیان ہے ۵

	مذہب معلوم واہل مذہب معلوم		دشنام بکذب ہے کہ طاعت آمد	

طلسم افترا یہ ہے کہ حکیم جیو فیروزآبادی اور مالک مطبع یوسفی دہلی نے ایک فتویٰ ہمارے علماے کو دہوکہ دیکر جو حقیقت مین قابل لائبل ہے لکھوالیا ہے اور اوسکو معیار الہدیٰ کی پشت پر براہ کید چھپوا دیا ہے خلاصہ اُس عناد قلبی وفساد دلی مفتریون کا یہ ہے - لکھتے ہین عنوان فتوی پر کہ مولوی جہانگیر خان مصنف اظہار الہدیٰ کے

وبدرالدجی نے جناب امیرؑ کے ظہور خوارق کو اتیتون اور جوگیون وغیرہ سے منسوب کیا تھا۔ اسلیئے وہ حسب فتوی علماء اہل سنت کے دائرہ اسلام سے خارج کئے گئے۔

جواب - معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہمنے جناب امیر کرم اللہ وجہہ کی خاص کشف وکرامات کو ہرگز ہرگز خوارق سے جسکو عوام استدراج بولتے ہین عمداً وسہواً بہی منسوب نہین کیا ہے فی الواقع خوارق فعل اتیتون اور جوگیون ہی کا ہے الحق اس کلمہ ترک ادب کو اولیاء کرام سے کیا مناسبت اور اصفیاء عظام کو کہ ارکان اسلام ہین ان ذلان کفر سے کیا مشابہت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک - ہان یہ عقیدہ عنیدہ خاص الخاص ابن سبا کے چیلون کا ہے وہ البتہ جناب امیرؑ سید الاولیاء سند الاصفیاء کی نسبت خوارق کے مدعی ہین چنانچہ انوار الہدی مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۳۰ سطر ۳ مین بڑے فخر سے یہ دعوی کیا گیا ہے ہان خوب ہی یاد آیا یہ دعوی صرف مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی ہی کا نہین ہے بلکہ مستفتی خود بہی اپنے استفتا مین مدعی خوارق کے ہوئے ہین ع یکی درد باشد یکے راہ زن + پس اس صورت مین ہر دو برادر یکرنگ اپنے ہی دعوی نامناسب کی رو سے اگرچہ بسبب رفض کے پہلے سے ہی خارج از اسلام تو تھے ہی اور بہی رہے سہے دائرہ دین سے مطلقاً خارج ہوگئے ع اذ خویشتن گم است کرا رہبری کند + اب ہم اپنی مظلومیت کی داد حضرات شیعان پاک بالخصوص روساء اکبر آباد سے جوبانی مبانی اس مناظرہ کے ہین چاہتے ہین ع اسے خانہ برانداز چمن کچہہ تو ادہر بہی + اور صاحب کیون نہ ہم داد خواہ ہون کہ بفضل خدا اصل مین ہماری کوئی خطا نہین ہے ۔ ہ

فہم کے دیکھنے والے تو بہت ہین ولیکن	اور یہان حسن شناسان سخن تھوڑے ہین

لہذا اس موقع پر اصل عبارت استفتا کی مع جواب باصواب علماء دہلی نقل کیجاتی ہے تاکہ اہل انصاف پر صاف روشن ومبرہن ہوجاوے کہ اصل مین کسکی خطا ہی ۔ ہ

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان	تا سیہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص علی مرتضی کی نسبت لکہتا ہی

کہ اگر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیوں اور اتیتوں اور حکمائے یونان و اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ فقط

دریافت و تنقیح طلب یہ امر ہے کہ علی مرتضیٰ کی کشف و کرامات و خوارق عادات کو جوگیوں اور اتیتوں اور حکمائے یونان و اہل طلسم سے منسوب کرنے اور اس قسم کے عقیدے رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں۔

الجواب

صورت سؤل میں جو شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کشف و کرامات کو بعینہٖ اتیتوں یعنی جوگیوں کے شعبدے واستدراجات قرار دیتا ہے حقیقت میں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اوس کو چاہیئے کہ کرامات و استدراجات میں فرق معلوم کرے۔ الخ

مہر محمد حبیب خاں صاحب امام مسجد سنہری	مہر سید محمد ابوالحسن صاحب	مہر سید محمد نذیر حسین صاحب	مہر سید محمد عبدالسلام صاحب	مہر محمد کرامت اللہ صاحب

فی الواقع یہ فتویٰ ہمارے علمائے دین و مفتیان شرع متین کا بلا شک و شبہ درست و بجا و راست و زیبا ہے اگر قبل از طبع فتویٰ ہذا اہل نفاق ہمارے بھی نظر سے گذرانتے تو بلا توقف ہم بھی اوس پر یقیناً اپنی مہر ثبت کرتے ع درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ لیکن اب بھی ہمارا صاد ہے الحق ہمارے نزدیک بھی جو خارجی حضرت مرتضیٰ علی کی کشف و کرامات کو بعینہٖ خوارق عادات بتاوے یا اپنے کرتب کا دوسرے کو تہمت لگاوے وہ موذی صرف دائرہ اسلام سے ہی خارج نہیں ہے بلکہ دنیا میں ملعون و مردود اور آخرت میں مبغوض و مطرود ہے خدا اوسکا دونوں جہان میں منہ کالا کرے ؎

ٹھکر جانے کا ظالم نے نرالا ڈھب نکالا ہے		دور رنگی اس کی باتوں نے ہنسا کر مار ڈالا ہے

اب ہم حسب فرمان علمائے ذی شان اہل سنت والجماعت کے اپنے عقائد بے مکائد کا ٹھیک ٹھیک اظہار کرتے ہیں ع می تراود چہ کنم آنچہ درآوند دل است۔ ہم بالیقین بتصدیق دل و اقرار

زبان معجزات وبینات کو انبیاء اللہ سے اور کشف وکرامات کو اولیاء اللہ سے اور استدراجات وخوارق عادات کو جوگیون اور اتیتون وغیرہ سے منسوب کرتے ہین یہی ہے ہمارا صدق دل سے اعتقاد غفور الرحیم ایسے ہی اعتقاد پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین - ہان جو اسکے خلاف ہے وہ اظلم البتہ خارجی ناصبی ہے گو خود را سید میگویاند - ؎

ولد الزنا ست حاسد منم آنکہ طالعمن		ولد الزنا کش آمد چو ستارہ یمانی	

امر واقعی تو یہ ہے کہ اگر حضرات شیعہ جناب امیرؑ کی کشف وکرامات کو بڑھاتے ہین تو مثل معجزات وبینات انبیاء اللہ کے بتاتے ہین اور جو گھٹاتے ہین تو آنجنابؑ کو خوارق عادات ٹھہراتے ہین چنانچہ ہر دو عقائد پر کاربند شیخ دیوبندی کی انوار الہدیٰ کے صفحہ ۳۰ مین موجود ہین اگر ایسے بدعقیدہ اور اوسکے سنگتیون کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جاوے تو بجا بلکہ عین سزا ہے - ؎

ایک ہم ہی تیری چال سے پستے نہین صنم		پامال کبک بھی تو ہوئے کوہسار مین	

اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ جو کچھ مفتریون نے ہماری نسبت افترا کی ہین ہم بفضل الٰہی ببرکت رسالتؐ پناہی بالکل ہی اون تہمتون سے بری ہین ؏ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت - اور صاحب ہم کیون کر بری نہون کہ مفتریون نے استفتا مین صریح کید عظیم کو کام فرمایا ہے بلکہ ہمارے علمائے حسّاد نے اپنی اصلی خبث طینت سے اس طرح پردہ ہوکہ دیا ہے جیسے کہ پادری لوگ بقولیکہ زر ودسگ ہم پیاد رشغال سست مسلمانون کو دہوکے دیا کرتے ہین - مگر قربان اپنے علمائے بیدار مغز دوراندیش روشن ضمیر کے کہ انھون نے جواب استفتا مین لفظاً بعینہٖ کی ایسی قید لگادی کہ سائل کے کید عظیم وشدید جسیم کا جزو کل قلع وقمع ہوگیا اور جو الزام سراسر اتہام مفتریون نے ہماری نسبت ناحق ہی قائم کئے تھے وہ انہین کے سر پڑے بقولے کہ چاہ کن را چاہ درپیش - اسلئے کہ استفتا مین سائلون نے ہماری عبارت بعینہٖ نقل نہین کی بلکہ ایک جملہ مین سے کچھ کلمات اپنے مفید مطلب ہر چند کہ بے معنی ہین تراش لئے ہین بلاشک یہ کید اسکے مشابہ ہے جیسا کہ کسی عیسائی نے ایک مسلمان ناواقف سے کہا کہ میان تمہارے قرآن مین نماز پڑھنا منع ہے یَآ اَیُّھَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو تم نماز کے پاس نجاؤ۔ مسلمان سنکر گھبرایا اُسوقت ہمسا کوئی واقفکار بہی اس جلسہ مین شریک تھا سنکر کہنے لگا کہ اجی پادری صاحب آپنے وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی بقیہ آیت کو کیون چہوڑ دیا اسکو معنی بیان کیجئے پادری صاحب نادم ہوکر اپنے گرجا گہر مین گہس گئے واللہ یہی حال ہے ہمارے حسّاد پر کیّاد کا کہ اُنھون نے ازراہ قساوت قلبی شائقین مناظرہ بے نظیر کے دلون مین شکوک ڈالنے کے ارادۂ ناصواب سے ہماری اصل عبارت پوری نقل نہین کی بلکہ کل جملہ سے ایک جزو لیکر ہمارے علماے دین سے استفتا کیا کہ ایک شخص اعتقاد رکہتا ہے کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ کے کشف و کرامات مثل خوارق جوگیون و اتیتون وغیرہ کے ہے فقط (لفظ فقط کیّاد نے علماء کے دہوکہ دینے کے واسطے اپنی طرف سے لکہا ہے) اسپر ہمارے علماء حق گو نے کہ ارکان اسلام ہین یہہ جواب باصواب دیا کہ اگر سائل کا سوال بعینہ ہے تو البتہ وہ شخص جو ایسا عقیدہ رکہتا ہے یعنی جناب امیرؑ کے کشف و کرامات کو جوگیون اور اتیتون وغیرہ کے خوارق سے نسبت دیتا ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اُسکو چاہیئے کہ توبہ کرے اور اگر سائل کی عبارت استفتا بعینہ نہین ہے تو وہ شخص مسلمان ہے اُسکو کوئی حاجت توبہ کی بہی نہین ہے۔ اب ہم اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ہماری عبارت مفتریون نے بعینہ درج استفتا نہین کی بلکہ چند لفظ اصل عبارت سے لیکر استفتا کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب مولوی شیخ احمد دیوبندی وکیل جے پور نے انوار الہدیٰ مطبوعہ عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۱۳ مین نسبت جناب امیرؓ کے خوارق عادت ہونے کا دعوی کیا اور آنجنابؓ کے کشف و کرامات کو بدرجہا حقیر و بے توقیر سمجہا اُسکے جواب مین ہمنے بجنسہٖ یہ عبارت الزاماً لکہی جسکو ہم معیار الہدیٰ ہی کے صفحہ ۸۳ اسے نقل کرتے ہین کیون کہ حسّاد نے صفحہ ہذا مین ہماری عبارت بعینہ نقل کی ہے وہو ہذا۔ اگر شیعہ کہین کہ جناب امیرؓ بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر

خوارق جوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بہی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون۔ یہ ہی اصل عبارت ہماری کتاب لاجواب کی اے ابن سبا کے چیلو سچ کہو کہ جب ہمارے جواب دندان شکن بل گردن زن مین استفہام انکاری موجود ہے تو کیونکر ہم حکیم افتخار علی فیروزآبادی کے ملزم اور مالک مطبع یوسفی کے مجرم ٹہہر سکتے ہین ٥

خاک اوڑانے سے قمر گرد مین چہپتا ہی کہین		تین مین تو ہے نہ تیرہ مین تو کودن ہے غبی

اس موقع مناسب پر وہ امر بہی قابل اظہار ہین جو ہماری اسی عبارت لاجواب کے جواب الجواب مین مولوی شیخ احمد نے شمس الضحےٰ مین اور حکیم افتخار علی جیو نے معیار الہدیٰ مین تحریر کئے ہین مولوی صاحب شمس الضحےٰ کے صفحہ ۲۹۷ مین برخلاف اپنے دعوی کے جو انوار الہدیٰ مین بڑے طمطراق سے کیا تہا چپکر بطریق تجاہل عارفانہ تحریر فرماتے ہین۔ یہہ بہی آپ ہی کا کام ہے کہ معجزات انبیاؑ و اوصیا کو جوگیون اور اہل طلسمون کے شعبدون سے تشبیہ دوالخ اور حکیم جیو معیار الہدیٰ مین بطرز جہل مرکب حامیانہ وبکرسے لکہتے ہین کہ صاحب انوار الہدیٰ نے بوجوہ کثیرہ استحقاق امامت وخلافت جناب امیرؑ ثابت کیا ہے ذرا بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے الخ اجی حکیم جیو ہم کیا انصاف کی نظر کرین شیعان اکبرآباد سے انصاف کروایئے جن کے جواب کا نام سنتے ہی باچہین کہلجاتی ہین موچہین تر ہو جاتی ہین پہولے جامہ مین نہین سماتے ہین خوشی کے عالم مین بغلین بجاتے ہین اور اگر ہم سے ہی انصاف کرانا چاہتے ہو تو ہم پہر وہی کہتے ہین کہ شیخ دیوبندی مدعی خوارق ہوئے تہے اور حکیم جیو فیروزآبادی نے ناحق کو بہی اُن کی پشت پناہی مین کمر ہمت چست کی در اصل ہر دو صاحب خطا پر ہین کیونکہ دونون مدعیون کے جواب الجواب سے تصدیق دعوی خوارق کی نسبت جناب امیرؑ کے ہوتی ہی ٥

عوض بوسہ کے ہمنے گالیان دین یا کہ حضا ئنے ۔۔۔ ذرا انصاف تو کیجئے نکالا کسنے شر پہلے

بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت - ہان فلاطون زبان یہ تو بتلائیے کہ تم نے معیار الہدیٰ کے صفحہ ۱۸۳ مین ہمارا جواب الزامی پورا نقل کیا اور استفتا مین کیون اُس کو ادہورا کر دیا کیا استفتا لکہتے وقت بنگ پیکر بیٹھے تھے جسکی موجون مین خود غلطی کر گئے یا معجون فلک سیر چکہ گئے تہے جسکے سکر مین دہشت ہو ہمارے استفہام انکاری جملہ خبریہ کو ہضم فرما گئے ؎

خود غلط املا غلط انشا غلط ۔۔۔ دیکھیئے ہوتا ہے اب کیا کیا غلط

واللہ تم بہی بڑے چال باز ہو خوب ہی مسلمانون کو دہوکے دیتے ہو ؎

نیش عقرب نہ از پے کین ست ۔۔۔ مقتضائے طبیعتش این ست

کیون حکیم جیو تم بیچارے عبد اللہ بن سبا کی ہجو مین جو تمام جہان کے شیعان پاک کا دادا پیر بلکہ اُستاد اوّل ہے ایک رسالہ لکہنے کا وعدہ کرتے ہو اور اپنی لغو حکمت عملیون پر کچہہ خیال نہین فرماتے انصاف سے بسا بعید ہے پہلے اپنی سوء مزاجی طبیعت نادرست کا تو علاج کر لو تب دوسرون کا قارورہ دیکہنا ؎

ہمیشہ جہوٹی حکایات لکہ کے جیتا کر ۔۔۔ گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

سچ کہو اے ارسطوے دوران تمکو ایسی فریبی کارروائیون سے شرم تو نہ آئی ہو گی واقعی یہان بوند بہی نہین ڈہلکتی ہو گی ؎

بد نہ بولے زیر گردون گر کوئی میری سنے ۔۔۔ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

غرضکہ حکیم جیو نے براہ کید استفتا مین اسقدر عبارت ہماری اصلی عبارت سے نقل کی ہے جسکو ہم اُنہین کے استفتا سے نقل کرتے ہین - اگر بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تھے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جوگیون اور راہبون اور حکماے یونان و اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین فقط اب وہ عبارت بہی سُنئے جو ہمارے اصل مضمون الزامی

سے حکیم جیو نے نکالکر اپنے مطلب کے معنی بنا لئے ہین وہ اصل عبارت ہماری کتاب کی یہ ہے اگر شیعہ کہین کہ جناب امیرؑ بسبب ظہور خوارق کے حقدار امامت تہے اور مدار کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر خوارق جیوگیون اور اتیتون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے سرزد ہوتے ہین چاہیئے کہ وہ بہی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اس عبارت مین سے شیاد نے لفظ شیعہ کا بہی اپنے حفظ مذہب کے واسطے نکالڈالا تاکہ علماے اہل سنت والجماعت کو شبہہ نہ پڑے کہ سائل شیعہ ہے اور اسم پاک جناب امیرؑ کو بہی نہین معلوم کس مصلحت سے حذف کیا حالانکہ ہماری اصل عبارت مین موجود ہے اور ہماری آخر عبارت مین سے اسقدر جملہ خبر یہ دور کردیا چاہیئے کہ وہ بہی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق ہون اور پہر اسپر بہی طرہ یہ کہ جو عبارت حکیم جیو نے استفتا مین اصل عبارت اظہار الہادی کو تحریف کر کے لکہی ہے اس مین اپنی طرف سے لفظ فقط اور بڑہا دیا ہے تاکہ علماء کو وہم ہو کہ ہو خلاصہ یہ کہ سقراط زمن بقراط فن کمالات زور مین کامل بل اکمل ہین مگر انجام کو نتیجہ سواے وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ کے اور کچھ نہ ملا ؎

چہری کا تیر کا تلوار کا تو گہاو پڑا		لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا	

حق یہ ہے کہ ایسے غوغائیون کے فریب مانند گوزشتر پا در ہوا ہوا کرتے ہین ؎

چتلے ہین جتنے سانپ وہ ڈستے کبہی نہین	بادل جو ہین گرجتے برستے کبہی نہین

اجی حکیم جیو تم تو علم کلام مین بالکل ہی ناواقف نکلے تمہارے نزدیک رطب و یابس ایک ہی چیز ہے آلو بخارا کو تو آلو بیچارا اور لسان الثور کو گاے کی جیب سمجہتے ہو کیا کودون دیکر پڑہے ہو

نظم

صاحب پیچش کو بتایا کتول	واسطے ہیضے کے لکہا اسپغول
لکہدیا مجنون کو شیر شتر	کہدیا مستسقی کو جا فصد کر
جسکو کہ سمجہا کہ اسے ہے صرع	کہنے لگا دوا سے مار القرع

بقول شخصے نیم حکیم خطرۂ جان اب تو ہم تمہارے چہیڑ کے سبب سے بیہ غذ غذ جیان صاف کہتے

ہین کہ جو کچھہ کہ ہمنے مولوی شیخ احمد مدعی خوارق کے جواب مین لکھا اُسپر تمنے ہماری نسبت علماء اہل سنت
سے فتوی کفر کا لیا ہمنے اوس سے بھی بڑہ کر شیعان اکبر آباد کے سوالات کے جوابات بے نظیر
تحریر کئے ہین دیکھین تم کہانتک فتوی لو گے ؎

ساغر مے کی طرح اے ساقی
چھپر نامست کہ بھرے بیٹھے ہین

سنو شیعو گوش ہوش سے اپنے سوالون کے جواب ایک مرزا صاحب نے ہمارے ایک دوست
سنی المذہب کی معرفت ہمسے دریافت فرمایا کہ قرآن مین اصحاب النّار و اصحاب الجنّۃ کیون آیا ہے اس
قسم کی آیتین دیکھہ کر ہمکو تعجب ہوتا ہے ہمنے معاً جواب دیا کہ مرزا صاحب سے کہدو کہ جیسا آپ اصحاب
النّار کی آیت پر تعجب کرتے ہین ویسا ہی ہمکو اس آیت سے بڑھکر آیہ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ وآیہ
ائِمَّۃً یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ پر تعجب آتا ہے کیونکہ خوارج مردود و نواصب مطرود بسبب مطلق مقید
ہونے کلمہ ائمۃ اور مثل ان کے دیگر آیات کے معاذ اللہ کچھہ اور ہی معنی لیتے ہین جسکا
جواب شیعون پر سخت دشوار ہے اور اہل سنّت کے نزدیک نہایت آسان اِسلئے کہ اہل سنّت
کلمہ امام کو بھی مانند کلمہ اصحاب کے عام جانتے ہین جیسے امام ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک
و امام حنبل وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین یا آیہ اصحاب النّار کا یہ مطلب ہوگا کہ جناب امیرؓ اپنے
اصحاب سے بسبب اُن کی نافرمانی و عدول حکمی کے ہمیشہ بیزار رہتے تھے ہم اسبات کو شیعون کی
ہی اصح الکتاب نہج البلاغت سے ثابت کرتے ہین وھو ھذا لمّا اضطرب علیہ اصحابہ
فی امر الحکومۃ یا ایھا الناس انّہ لم یزل امری معکم علی ما احب حتّی انہکم
الحرب وقد واللہ اخذت منکم بیعۃ وترکت وھی لعدو وکم انھك ولقد کنت
امس امیرًا فاصبحت الیوم مامورًا وکنت امس ناھیا فاصبحت الیوم منھیا
قد احببتم البقاء ولیس لی ان احملکم علی ما تکرھون ترجمہ جسوقت
کہ پریشان حال ہوئے اصحاب اِن کی حکومت کے کام مین جناب امیرؓ نے فرمایا کہ اے
آدمیو تحقیق شان یہ ہی کہ میرا کام تمسے ہمیشہ پڑتا ہے اوسطرح پر کہ مین اس کو دوست رکھتا ہون

اُسپر یہان تک کہ کمزور و پست ہمت ہوگئے تم اور بالتحقیق قسم ہے تمہ مجکو خداے پاک کی کہ مین نے
تمسے بیعت لی ہے اور حال یہ کہ تم بیعت توڑڈالتے ہو اور یہ تمہارے دشمن کیواسطے مفید ہے کیونکہ
تم سست پڑ گئے اور البتہ تحقیق کل مین تمہارا حاکم تہا اور آج مین تمہارا محکوم ہوگیا اور کل مین تمکو
روکتا تہا اور آج تم مجکو روکتے ہو اور بالتحقیق رکہا تمنے دوست زندگی کو اور نہین مجکو تمہارا اعتبار
اوسپر جسکو تم بُرا جانتے ہو سوائے اسکے بکثرت خطب جناب امیرؑ درباب بیزاری اپنے اصحابؓ
کے جو صبح کو بیعت کرتے اور شام کو توڑ دیتے مرقوم ہین اگر مرزا صاحب کو یقین نہو تو وہ اپنی
مستند کتاب نہج البلاغت و صحیفہ کاملہ کو ملاحظہ کرلین ع آنار پدیدست صنادید عجم را + اور اگر
مرزا صاحب براہ عناد قلبی و فساد دلی کے آیہ اصحاب النار کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اصحابؓ رسالت
مآب پر قیاس کرینگے تو یہ گمان غلط اُنکا ہرگز صحیح نہوگا اسلئے کہ بفضل خدا اصحابؓ حضرت سید
الانبیا کی شان مین بکثرت آیات بینات مثل كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَكَذَٰلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
وغیرہم نازل ہین ع بڑے رتبے ہین اُن کے بے شبہ دین محمدؐ مین + واللہ جیسے مرزا صاحب نے
ہمارا ترکی بترکی جواب سُنا ہے امام مہدی مظنونہ شیعان کی طرح غائب ہوگئے آجتک
صورت نہین دکھائی ۔ ہ

ہرکہ گردن بدعوی افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

پھر دوسرے میر صاحب نے ایک آیہ کریمہ ہمارے دوسرے دوست اہل سنت کے ہاتھ
بھیجی جسکے عدد اصحابؓ ثلثہ کے اسما مبارک سے برابر تھے ہرچند کہ وہ آیت تہدید کفار مین
وارد ہے مگر اشرار نے اُسکو بخلاف قواعد شریعت کے اور ہی طرز ناروا پر قیاس کیا ہے ہم نے
اوسکا جو کچھہ کہ جواب لکہا وہ شیعان نزدیک و دور مین مثل ہمارے نام کے مشہور ہے کیونکہ
بامید جواب الجواب وہ جواب اکبر آباد سے ملفوف ہوکر لکھنؤ کو بھیجا گیا تہا مگر بفضل خدا ہنوز صدا اسکے

برنجاست کا مضمون راست ہوا دہ سوال وجواب یہ ہین واضح ہو کہ حضرات شیعہ جب مناظرہ مین بمقابلہ
اہل سنت کے پست ہوتے ہین اور اُن سے سوائے منھ چڑانے یا گالیان سنانے کے
کوئی جواب عقلی ونقلی نہین بن پڑتا تب مجاہیل ذلیل براہ جہل مرکب بلکہ محض خبط بے ربطا ایسی نابکار
کارروائیون مین اپنی اوقات عزیز کو خراب کرتے ہین کہ نہ وہ شرعًا راست آتی ہین اور نہ عرفًا ٹھیک
ہوتی ہین تفصیل اِس فعل عبث کی اجمالًا یہ ہے کہ کسی رافضی متعصب ملعون ومبغوض نے از روئے
نفاق قلبی وشقاق دلی کے عدد آیہ کریمہ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ○ کو اسمار مبارک
اصحاب ثلثہ رض سے جنکی فضیلت مین کلام آلہی واحادیث رسالت پناہی واقوال آئمہ رض ناطق ہے۔
ونیز بکثرت کتب شیعہ شاہد ہین مطابق کرکے بموجب یُوَسْوِسُ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ عام مین شہرت
دے رکھی ہے حالانکہ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ○ ایسی سوء ادبی کی کارروائی ناروا کی سبب
سے خود ہی مصداق ضلّوا واضلّوا کا بنا ہے ع بدنام کنندہ نکونامے چند + خدا کی پھٹکار ایسے
غالی بدشعار پر جو مصاحبان رسول مقبول ومعاونان دین واسلام پر براہ خبث باطن تہمت قائم کرے
بلاشک وہ عوغائی واہی اہل ایمان کے نزدیک دنیا مین مردود وآخرت مین مطرود ہے اس لئے کہ ظالم
اپنے زعم فاسد ووہم کاسد مین جو بہتان کہ نسبت حضرات اصحاب رض ثلثہ قائم کرتا ہے وہی بہتان بعینہ
صاحبزادگان جناب امیر رض ونیز فرزندان دیگر آئمہ رض پر عائد ہوتا ہے بلکہ یہی صاحبزادے آئمہ کرام رض کے
معاذ اللہ بعقیدہ شیعان پاک زیادہ تر ملزم ٹھہرتے ہین کیونکہ وہ صاحبزادے کسی لقب سے
ملقب نہین صرف اُنکے اصلی اسمار پر اکتفا کیجاتے ہے بخلاف اسمار مبارک حضرات اصحاب رض ثلثہ
کے کہ ہر سہ صاحب کے واسطے القاب خاص معین ہین مثل صدیق رض اکبر وفاروق رض الاعظم وغنی رض ذی
النورین قطع نظر اگر یہی قاعدہ مصنوعہ شیعات فرض کرلیا جائے تو یقین ہے کہ اس افترا فاحش
سے معاذ اللہ خدا وانبیا ع وملائکہ واولیار بھی بری نہین ہوسکتے ہین یار وکوئی اِن عقل کے دشمنون
خانہ برانداز ایمان سے دریافت کرے کہ تم تو از روئے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ کے اپنے فرض مذہبی
کو ادا ہی کرچکے اگر اہل سنت بھی بسبب اپنی مظلومیت کے بضرورت تمہاری اس شرارت پر خسارت

کا مذکور خوارج و نواصب سے کردین اور وہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بیساختہ کہہ بیٹھین کہ اسمار مبارک ایلیا۔ محمد تقی۔ جعفر صادق۔ بہی تو آیۂ کریمہ اِنَّا مِنَ المُجرِمِینَ الخ سے ہمعدد ہوتے ہین اُسوقت رؤس الشیاطین سوائے اسکے اپنے سر مخذول کو گریبان خجالت و ندامت مین ڈالین اور کیا جواب دیسکتے ہین ـــہ

این دام ترا قصد شکارے دگرے گرد		کان صید کہ تیری بکمند تو نیاید	

مزید بران اگر خوارج یا نواصب بیدین کہ دشمن آل اطہر کے ہین آیۂ کریمہ فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الکُفرِ کو نعوذ باللہ ہمعدد اسماے مقدس۔ مولیٰ مشکل کشا۔ محمد تقی کا ٹھہراوین یا آیۂ کریمہ اَئِمَّةً یَدعُونَ اِلَی النَّارِ کو معاذ اللہ ہمعدد اسمار شریف اسد اللہ حیدر علی حسن حسین زین العابدین کا بتا دین تو بلا شبہ ابن سبا کے چیلون پاس بجز خسر الدنیا و الاخرۃ کے اور کچھہ ہرگز جواب نہ ہوگا کیونکہ ان دونون آیتون مین صراحت مقید مطلق کی موجود ہے برعکس آیۂ ماسبق کے کہ اُس مین صراحت بالکل ہی مفقود ہے ـــہ

دل مین حاسد کے بھڑکتی ہی اگر نار حسد		پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہ ہی کار حسد	

اجی حکیم جیو آپ تو داب مناظرہ مین بالکل ہی کورے نکلے چند روز کرے پر تعلیم پاتے تب ہمارے مقابلہ مین قلم اُٹھاتے ـــہ

مشو ہم ہیچہ بامن گرچہ سحر سامری دانی		زبانم در سخن گفتن ید بیضاست میگویم	

جب تمکو مادہ ہی نہ تہا تو کیون دوسرون کے بہروسے پر جو خود ہی ہمارے مناظرہ لاجواب سے بحر حیرت مین غرقاب ہو رہے ہین اس دریاے ناپیدا کنار مین قدم رکہا جس سے مانند ہار ہی مین غوطے کھانے لگے کیا تمکو خبر نہ تہی کہ ہمارے مقابلہ مین مولوی شیخ احمد دیوبندی اور سید جواد حسین و سید سجاد حسین جلیپوری اور نواب سید عترت حسین شکوہ آبادی نے کیسی ادہیر لوٹیا ڈبولی جب اُن طوفان بے تمیزی اوٹھانے والون کا بیڑا پار نہ لگا تو تمسے نوآموز کب ساحل مراد کو پہونچ سکتے ہین سیکہو حکیم جیو سیکہو ہنوز تم داب مناظرہ

مین نابلد ہو بالخصوص ہمارے مقابلہ مین ؎

حسد چہ میبری ای سست نظم بر حافظ	قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است

اجی حکیم جیو ہمنے اپنے جزو کل مناظرہ مین کوئی سوء ادبی نہین کی بلکہ جو کچھہ کہ لکھا حسب عقائد پر مکائد حضرات شیعہ سے کہے ہی لکھا اور اوسیکے مطابق کلمہ تکلہ جواب دیا چنانچہ ایسا ہی اہل مناظرہ کرتے چلے آئے ہین مگر سمجھنے کو دیدۂ بصیرت درکار ہے ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد	عیب نماید ہنر ش در نظر

ازان جملہ یہ ہے کہ ایک رافضی نے کسی فاضل کامل اہل سنت سے پوچھا کہ مولوی صاحب حضرت علیؓ کی تو تعریف کیجئے فاضل نے جواب دیا کہ کونسے علی آیا رافضیون کے علی یا اہل سنت کے بتاؤ نہین کی توصیف بیان کردن سائل نے گھبرا کر کہا کہ میرے نزدیک ایک ہی علی ہین فاضل نے ہنسکر فرمایا کہ رافضیون کے علی خیالی ہین جو ہمیشہ مغلوب رہا کئے ہین خلافت کھو بیٹھے عزت سے ہاتھ دہو بیٹھے ذلت کو عزت پر مقدم رکھا ناموس کو برباد کر دیا فی الجملہ انکا وجود نابود قطعاً دنیا سے مفقود ہے اور فی الواقع اہل سنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جنکا لقب مقدس اسم با مسمےٰ اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرایب ہے نگاہ سے کفار کو ڈرانے والے نظر سے اشرار کو ترسانے والے جنکے اسم صفات سے خوبیان اسم ذات کی ظاہر و باہر ہین ؎

ایک مین کیا خوب گر دیکھے انکے حسن آفرین	اپنی صناعی پہ حیران خود وہ صورت گر رہے

رافضی لاجواب ہو کر امام باڑے مین جا چھپا ازان جملہ یہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہلسنت سے دریافت کیا کہ خلیفہ بمعنی خلافت کنندہ ہو سکتے ہین یا نہین عالم نے جواب دیا کہ ہان ہو سکتے ہین مگر میر صاحب یہ تو فرمائیے کہ اگر کوئی خارجی یا ناصبی آپ سے پوچھہ بیٹھے کہ آیۂ فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ وَاَئِمَّةً يَدْعُونَ اِلَى النَّارِ کے معنی کیا ہین تو اس کا تم کیا جواب دوگے رافضی نادم ہو کر اپنی زن ممتوعہ کے خانہ سے بے تکلف مین چلا گیا

از آن جملہ یہہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے کہا کہ حضرت صدیق اکبر مین امامت
کی قابلیت نہ تھی کیونکہ وہ کبھی کسی معرکہ مین نہین بھیجے گئے عالم نے جواب دیا کہ اوّل تو یہہ تہمت
صریح غلط ہے اسلیئے کہ تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ حضرت صدیق اکبر بہت سے معرکون مین
بحکم حضرت رسولخدا بھیجے گئے اور اگر اس اتہام کو بھی صحیح فرض کرلیا جاوے تو حضرت امام حسنین
ونیز دیگر ائمہ بھی تو کسی معرکہ مین نہین بھیجے گئے وے صاحب کب امامت کے لائق ہو سکتے
ہین رافضی دندان شکن جواب سنکر سخت پشیمان ہوا از انجملہ یہہ کہ ایک رافضی نے کسی عالم اہل
سنت سے کہا کہ حضرت عثمان کی لاش تین روز بے گور وکفن دہوپ مین پڑی رہی بڑی اہانت
ہوئی عالم نے جواب دیا کہ اوّل تو یہ بات محض جھوٹ ہے اور اگر سچ بھی ہے تو یہ اہانت شہدائے کربلا
کی اہانت سے بدرجہا کم ہے رافضی گردن زن جواب پاکر حیران رہ گیا از آن جملہ یہ کہ ایک
رافضی نے کسی عالم اہل سنت سے سوال کیا کہ آپ حضرت مولی علی کو مشکل کشا جانتے ہین یا
نہین جواب دیا کہ ہرگز نہین کہا کیا سبب فرمایا کہ وہ بیچارے اپنی تو مشکل آسان ہی نہ کرسکے
تو پھر دوسرون کی کیا مشکلکشائی کرسکتے ہین غرضکہ مناظرہ مین خواہ تحریری ہو خواہ تقریری
اس قسم کے جوابات کثیر الوقوع ہوتے ہین وے ہرگز ہرگز داخل عقائد نہین ہو سکتے ہین۔
چنانچہ ایسے ہی جوابات اہل اسلام یہود ونصاری کو دیا کرتے ہین کیونکہ یہود مردود حضرت
عزیر کو اور نصاری نابکار حضرت عیسی کو اور شیعان بیانیہ حضرت علی وحضرت امام حسن وحضرت
امام حسین کو ابناء اللہ کہتے ہین اُن کا جواب باصواب مسلمان یہ دیتے ہین کہ جب باعتقاد فاسد
تمہارے کے خدائے پاک معاذ اللہ بیٹا رکھتا ہے تو بسبب تسلسل نسب کے لازم آتا ہے
کہ اُس کا کوئی باپ بھی ہو جب نصاری کہتے ہین کہ تمام گناہون سے عیسائی پاک ہین اس لئے
کہ خدا نے اپنے بیٹے عیسی کو عیسائیون کے گناہ کا کفارہ کیا ہے اُسوقت مسلمان جواب
دیتے ہین کیا خوب گناہ کرین عیسائی اور ناکردہ گناہ سولی پر دہرا جاوے خدا کا اکلوتا پیارا بیٹا واہ
رے انصاف عیسائیون کے خدا کا نقل عجیب ایک پادری نے کسی عالم متبحر اہلسنت سے

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ جمیع اہل تشیع حضرت صدیق اکبر کو غاصب وحضرت فاروق اعظم کو ظالم اور سوائے چار صحابہ کے جملہ اصحاب کو مرتد وکاحال عرض کرہی دیا خدا نے جواب دیا کہ اے میرے حبیب تم اپنے نواسون کو ہی لئے پھرتے ہو دیکھو تو میرے اکلوتے ہی بیٹے کو ظالمون نے سولی پر رکھدیا تا بدیگران چہ رسد پادری مخذول نے جواب معقول سنکر سیدہی گرجے کی راہ لی بہرحال ایسے جواب الزامی ہرگز عقائد پہ مبنی نہین ہوتے بفرض محال اگر ہوتے ہین تو اس الزام سے مجتہدین شیعہ بہی بری نہین ہوسکتے ہین کیون کہ اُنھون نے بہی اس سے بڑہ کر سوء ادب بیان کی ہین ہم ایک نمونہ شیعون کو اُنہین کی مستند کتاب سے دکہلاتے ہین اور اپنی مظلومیت کی داد شیعون سے چاہتے ہین صوارم مین بجواب مسئلہ اوّل باب الٰہیات کے مولوی دلدار علی صاحب جو شیعون کے قبلہ وکعبہ بہی ہین تحریر فرماتے ہین لابد کہ نبی ملزم شود وساکت بماند وخائب وخاسر گردد وپیش خدائے خود از حقیقت حال خبر دہد ولابد کہ حق تعالیٰ چون حق بجانب بندگان خود بہ بیند خلائق را معذور دارد وخود ہم از چنین بعثت وارسال نادم وپشیمان گردد نعوذ باللہ از خرافاتیکہ مآل کار آن قول بہ ندامت وپشیمانی جناب حق سبحانہ وتعالیٰ ورسل اوباشد فقط اگر ہم ہی شیعون کے قبلہ وکعبہ کی عبارت مذکورہ سے دو لفظ ایک استفہام انکار دوسرا نہی کا نکال کر بغیر اسکے کہ کچہ اوس مین اپنی طرف سے کمی یا بیشی یا تغیر تا تبدل مثل حسّاد کرکے استفتا کرین تو بلا شک وشبہ اونہین کے جانشین بے تکلف

وہ اہل بدعت اور اہل اہوا میں سے ہیں پس اگر سہواً نماز پڑھے مضائقہ نہیں اور اگر دانستہ
پڑھتا ہے تو گنہگار ہے فقط حررہ خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح — مہر

الجواب صحیح — بندہ محمود عفی عنہ

الجواب صحیح — مہر (۲۰ جمادی ۱۳ محمد منفعت) — محمد منفعت علی عفی عنہ

کوئی چیز ہے یا نہیں ہے

جلتا ہی جو خورشید سے اے حاسد بدگمان	ہے خوبی گفتار خداداد ہماری

اب تم یہ تو بتلاؤ کہ تمنے قابل لییل کیوں ہماری نسبت لکھا کہ جہانگیر خان دائرہ اسلام سے خارج ہے نہ یہ عبارت فتوی کی ہے اور نہ ہماری تحریر سے اس کا نتیجہ نکلتا ہے اگر ہم اپنی مظلومیت کی داد حکام عدالت نظام سے چاہیں تو سوائے اسکے کہ تمہارا حال تباہ ہو اور کیا ثمرہ اٹھا سکتے ہو ع نتیجہ کار بد کا کار بد ہے + ذرا اس کام کا انجام تو سوچ لیا ہوتا

قرض لے پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان	رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

شاید یہ گمان رکھتے ہو کہ معیار الہدی کا جواب ندیا گیا تو یہ دہوکہ دل سے دور رکہنا ضرور انشاء اللہ بشرط زندگی عنقریب بطرز جدید تمہارے زہر خند کا جواب الجواب باصواب لکہا جاوے گا وہ اور ہی ہوتے ہیں جو ہمسائگی کی عار کو گوارا کرتے ہیں اگر ہم جواب نہ لکہیں تو تم چاروں کے بجنے کہنا

چہیڑ خوبان سے چلی جائے اسد	گر نہیں وصل تو حسرت ہی سہی

دیکہنا اسوقت کسکی ترکی تمام ہوتی ہے

یادگار زمانہ ہیں ہم لوگ	یاد رکہنا فسانہ ہیں ہم لوگ

استفتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ جمیع اہل تشیع حضرت صدیق اکبر کو غاصب و حضرت فاروق اعظم کو ظالم اور سوائے چار اصحابؓ کے جملہ اصحابؓ کو مرتد و ورائے ایک یا دو کے تمام ازواج رسول اللہ کو کافرہ جانتے ہین چنانچہ اسکا ثبوت کتب اصول و فقہ شیعہ مین بکثرت موجود ہے حاجت تشریح کی نہین ہے قطع نظر اس کے شیعہ اپنی میت کو نجس سمجھتے ہین اور اس کے مس کرنیوالے پر غسل واجب جانتے ہین مثل غسل جنابت و احتلام کے باین ہمہ عقائد اگر کوئی اہل سنت بپاس قرابت یا بپاس رفاقت اہل تشیع کی میت کو جبکو شیعہ ہاتھہ نہ لگاوین اپنے کندھون پر اٹھاوے اور اس کے جنازہ پر جبکہ انکا مجتہد نماز اپنے مذہب کی ادا کر چکے دوبارہ سنی المذہب کی نماز پڑھے یا ان کے مجتہد کا ہی نماز مین شامل ہو جاوے تو ایسے مذبذب کے حق مین کیا حکم ہے بینوا توجروا۔

الجواب

جو شیعہ شیخین رضی اللہ عنہما کو سب کرتے ہین فقہاء رحمہم اللہ کو ان کی تکفیر مین اختلاف ہے بعض فقہاء نے ان کی تکفیر فرمائی ہے درمختار مین ہے فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وھو المختار للفتوی وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف پس جبکہ شیعہ کا ایمان ہے مختلف فیہ ہے تو اسکے جنازہ کی نماز پڑھنی نہین چاہیئے۔ علاوہ ازین اگر بقول بعضے فقہاء کے شیعہ کو مسلم ہی قرار دیا جاوے تاہم ان کی نماز جنازہ اور ابتدا بسلام اور باہم کھانا پینا ملنا جلنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ

وہ اہل بدعت اور اہل اہوا میں سے ہیں پس اگر سہواً نماز پڑھے مضائقہ نہیں اور اگر دانستہ
پڑھتا ہے تو گنہگار ہے فقط حررہ خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح

مہر — بندہ محمود عفی عنہ — مہر

محمد منفعت علی عفی عنہ

وتوکل علی العزیز الرحیم

مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

جو شیعہ نصوص قطعیہ کے منکر ہیں مثلاً معاذ اللہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت
قذف کرتے ہیں یا الوہیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معتقد ہیں یا یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وحی
درحقیقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجی جاتی تھی مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام بغلط حضرت
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچاتے تھے وہ لوگ باتفاق اہل سنت کافر ہیں ان کے
جنازہ کی نماز اہل سنت کو قطعاً ممنوع ہے۔ اور جو اہل تشیع ایسے عقائد تو نہیں رکھتے مگر سب الشیخین رض
کرتے ہیں ان کے کفر میں قدمائے اہل سنت کف لسان کرتے تھے مگر متاخرین نے انکی بھی
تکفیر کی ہے پس اہل سنت کو انکے جنازہ کی نماز سے بھی احتراز لازم ہے۔ اور جو اہل سنت بپاس
قرابت یا بپاس رفاقت شیعوں کے نماز جنازہ میں ان کے مجتہد کے ساتھ شریک ہونگے
یا علیحدہ پڑھینگے وہ گنہگار ہوں گے اور اگر انکے عقائد کو برا سمجھا مگر انکی جنازہ کی نماز میں شریک
ہونگے وہ بھی مثل انکے شمار کئے جائینگے بموجب حدیث شریف من تشبہ بقوم فہو منہم
واللہ اعلم بالصواب

مہر

محمد لطف اللہ عفی عنہ — علیگڈھوی

بے شبہہ جو اہل تشیع کہ نصوص قطعیہ سے منکر ہو اوس کا جنازہ پڑھنا اہل سنت کو جائز نہیں ہے فقط

دوست محمد مدرس اوّل مدرسہ عربیہ اسلامیہ آگرہ مُہر [مہر]

امام جامع مسجد آگرہ

استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہ می فرمایند علماے دین و مفتیان شرع متین اندرین مسئلہ شخصے دعوے مذہب اہلسنّت والجماعت می کند لاکن در مطبع خود و باہتمام خویش و بصرف خود بر حاشیۂ قرآن مجید تفسیرے بموجب عقائد مذہب شیعہ طبع می کند۔ اندرین تفسیر در مقامات مختلفہ و متعددہ نسبت خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین و در بارہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا الفاظ شنیع از ہمین قبیل کافر۔ فاسق۔ فاجر۔ غاصب۔ منافق۔ دشمن اہل بیت و غیرہم بکثرت مرقوم اند و آن شخص وقت صحت و مقابلہ کاپی این الفاظ را از زبان خود ادا می کند پس بموجب حدیث شریف و مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شخصے کہ ازو ہمین فعل بوقوع در آید آیا اہل سنّت والجماعت است یا نہ و دیگر مسلمانان را با چنین کس رسم و ربط داشتن جائز است یا نہ فقط بیّنوا و توجروا من اللہ تعالےٰ۔

الجواب

عمل و فعل آن شخص نہ بر وفق قول اوست کہ بظاہر دعویٰ سنّیت خود می کند و در ترویج مذہب اہل بطلان و خذلان سعی بجا می آرد و کلمات سبّ صحابہ و شیخین مطبوع می کناند و رواج می دہد پس بظاہر دعوائش کہ از اہل سنّت و جماعت ہستم صرف از راہ تقیہ و تغلیط و تلبیس است ورنہ مذہب باطل و کلمات کفر و فسق را بدین طور رواج دادن و شائع نمودن از اہل حق ممکن نہ بود پس اگر حقیقۃً آن شخص کلمات

طعن صحابہؓ و لعن شیخینؓ را معتقد است و شیوع و رواج آن را مکروہ و مبغوض نمید اند چنانکہ ظاہر
حال اوست فاسق است اشد فسق و ضال و مبتدع است بلکہ نزد بعض کافر و ملحد اعاذ باللہ تعالیٰ منہ
واگر اعتقاد کلمات مذکورہ نسبت صحابہؓ ندارد صرف بغرض حصول دنیا دین برباد میدہد و مذہب اہل
باطل را رواج میدہد مستحق تعزیر و قابل مواخذہ است افک حضرت صدیقہ و انکار صحبت حضرت
صدیق رضی اللہ عنہما را باتفاق کفر و الحاد گفتہ اند و اکثر علماء سب شیخین رضی اللہ عنہما و لعن و طعن ایشان را
نیز کفر و زندقہ فرمودہ اند بلکہ بعض بسوئے عدم قبول توبہ ساب رفتہ اند صاحب درمختار آوردہ
او الکافر بسب الشیخین او بسب احدہما فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین
او طعن فیہما کفر و لا تقبل توبتہ و بہ اخذ الدبوسی و ابو اللیث و ہو المختار للفتوی
الخ و صاحب ردالمحتار شامی بعد تصنیف قول بالا فرمودہ نعم لا شک فی تکفیر من قذف
السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا او انکر صحبۃ الصدیق او اعتقد الالوہیۃ فی علی او ان جبرئیل
غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف القرآن و لکن لو تاب تقبل
توبتہ الخ پس آن شخص را لازم است اگر در دعوی خود صادق است و تقیہ را در معتقدات
خود راہ ندادہ کہ از فعل و کردار باطل خود توبہ کند و در پے آزار اہل اسلام بلکہ آزار حق تبارک
و تعالیٰ و رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد فی الحدیث القدسی
من اللہ تبارک و تعالیٰ من عادی الی ولیا آذنتہ بالحرب او کما قال۔
قال اللہ تعالیٰ و من یتولہم منکم فانہ منہم۔ دوستی اہل ضلال بسوئے
ضلال می کشد و بقعر جہیم می اندازد و موافقت بایشان ہم از ایشان میکند فَلَا تَقْعُدْ
بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ آن شخص بعد استماع نہی شرعی و وعید قرآنی
اگر از فعل خود توبہ نکند و از حرکات خویش رجوع نہ نماید اورا از اہل سنت و الجماعت نہ پندارند
و با او مخالطت نہ نمایند و ترک سلام و کلام کنند۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى
الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ و فی حدیث مسلم و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ

الا اثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئا الحديث وروى البيهقي مرسلا من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام وعن نافع ان رجلا الى ابن عمر فقال ان فلانا يقرء عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرءه مني السلام الحديث فقط والله تعالى اعلم كتبه الاحقر عزيز الرحمن الديوبندي عفي الله عنه

الجواب صحیح	اصاب المجیب و اجاد المنقبت	اجاد المجیب
محمد منفعت علی عفی عنہ	خلیل احمد عفی عنہ	بندہ محمود علی عفی عنہ
مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند	مدرس دوم	مدرس اوّل
مہر ۱۳۰۲ محمد منفعت علی	الجواب صحیح	الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ
صحیح الجواب	حبیب الرحمن عفی عنہ	مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند
محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند	دیوبندی	

اسیطرح پر ایک فتوی مطبع نظامی واقع کانپور مین بسعی بلیغہ جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جلال پوری مطبوع ہوکر مفید خاص و عام اہل اسلام ہوا ہے جزاک اللہ فی الدارین خیراً ۔ تمہید اوس حق الامر کی یہ ہے کہ بعض حضرات اہل سنّت والجماعت نکاح عورت سنّیہ کا مرد شیعہ تبرائی کے ساتھ بسبب غفلت و ناواقفیت مسئلہ کے کرتے ہین اور اُس کو زندہ در گور کردیتے ہین اور مصداق خسر الدنیا والآخرۃ کے ہوتے ہین ۔ نقصان دنیوی یہ ہے کہ اکثر علمائے محققین کے نزدیک نکاح مذکور صحیح و جائز نہین پس ہمیشہ وہ عورت مرتکب زنا و حرام کی ہوئی اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوئی اور جو اُس سے عاجز ہو کے اپنا

مذہب بدل ڈالا یعنی شیعہ ہو گئے تو اور بھی زیادہ مستحق عذاب شدید
اُخروی ہوئے۔ اسکے بعد فتویٰ طویل مطبوع ہے جسپر بہت سے مواہیر
علماء متبحر کے ہیں مسلمان مطبع موصوف سے اس
فتویٰ کو طلب فرماویں اور عمل کریں ✦✦

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰی

۱۸۹۶ء

قطعۂ تاریخ

چو در مطبع ستارہ ہند نامی	طبع شد تذکرہ چون در مکنون
بہر سیدم زہاتف گفت برگو	زہی ردِ روافض سال موزون ۱۳۱۳ھ

ایضاً

چھپ چکا جب تذکرہ بولے خرد	سیزدہ و سیزدہ صد سال ہے
دل نے کہا اور یہہ لکھہ مادہ	رد ہوا رافضی ۔ بد سال ہے ۱۳۱۳ھ

شکر خدا حصہ دوم بھی اہل انصاف کے نظروں مین مقبول ہوا۔

بالخیر تمت

صحت نامہ تذکرۃ الخلفاء معروف بہ اخبار الہدیٰ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۸	کبھی	بھی	۱۰	۶	خالی	خالی ہو	۱۱	۱۱	رحمہا	رحمہما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۴	رحمہ	رحمتہ	۴۸	۲۱	الْخَبِيْرِ	الْخَبِيْرُ	۱۳۴	حاشیہ ۱۴	مسند	مستند
۱۷	۱	وجھوہمین	وجھوہمین سے	۵۰	۱	دِيْنَهُمْ	دِيْنَهُمْ	۱۴۱	۲۰	اسکاکام	اسکام کا
۲۲	۱	عرینین	عرینیین	〃	۱۴	یعبدونی	یَعْبُدُوْنَنِي	۱۴۶	۱۰	آپ	اپنے
۴۱	۲۰	طبری	طبرسی	۵۱	۴	سکرویہ	میکرویہ	۱۵۳	۱۴	اردن	اردن سے
۴۴	۷	لطمع	بطمع	〃	۷	تَطَؤُهَا	تَطَؤُهَا	۱۵۹	۱۶	سلیط	سلیط رض
۴۵	۳	کرتے	لکھتے	۵۹	۱۴	حدیث	حدیث کلینی	۱۶۳	۱۲	عراق	عراق نے
۴۶	۳	عتبہ	عتبہ	۶۰	۱۷	تَرٰهُمْ	تَرٰهُمْ	۱۸۳	۱۳	محص	محقق
		الْاَرْضِ	الْاَرْضَ	۶۱	۲	والَّذِيْنَ	وَالَّذِيْنَ	۱۸۷	۵	طفر	ظفر
۴۷	۱۹	الْاٰيَةِ	الْاٰيَةِ	〃	۷	صلوتہم	صلاتہم	۲۰۶	۷	جالہ	حبالہ
۴۷	۱۹	الْفِرْدَوْسِ	الْفِرْدَوْسَ	۶۲	۶	بَشَرِ	بَشِيْرِ	۲۳۵	۱۷	بقطبعت	بقطیعت
۴۷	۱۹	الَّذِيْنَ	الَّذِيْنَ	۸۱	۱۹	عیسٰی	عشی	۲۴۱	۹	خلافت	خلافت
۴۷	۱۹	الْقَوْمِ	الْقَوْمَ	۸۲	۲	〃	〃	۲۴۴	۷	قال	قال لہ
۴۸	۱	مَغَارِبِهَا	مَغَارِبِهَا	〃	〃	شہر	شہیر	۲۴۴	حاشیہ	فی نہج البلاغت	فی نہج البلاغت ۵
۴۸	۳	نمایند	نماید	〃	۱۲	عیسٰی	عنسی	۲۴۶	۱۱	صنادق	صادقا
۴۸	۴	کلیہ	کلیۃ	۸۳	۵	〃	〃	۲۶۲	۹	سیاک	سبیل
۴۸	۵	مغادبھا	مغادبھا	〃	۶	〃	〃	۲۷۵	۶	گیرم	گیرند
۴۸	۱۶	الزکوٰۃ	الزکوٰۃ	۹۰	۳	حیبر	خیبر	۲۷۸	۱۰	شیطان	شیعان
۴۸	۱۷	بالمعروف	بالمعروف	۱۰۰	۷	سپارم	می سپارم	۲۸۳	۵	وہی	وے
〃	۱۹	الامور	الامور	۱۰۵	۱۹	پس	بس	۲۹۰	۱۳	جبنے	جنے
								۲۹۳	۱۷	جورات	عورات
〃	۲۱	تعزمن	تعزمن	۱۳۳	۷	کلثوم	کلثوم	۲۹۴	۱۳	کس	کسی

شیعہ و سنی کا مناظرہ اور اوسکا نتیجہ یعنے رسالہ **اسرار الہدی** سے رسالہ بدر الدجے (معروف بہ تکملۂ اظہار الہدی) مذکورہ بالا جناب مولوی جہانگیر خان صاحب شکوہ آبادی سنی کا ایسا لاجواب ہے کہ آج تک اوسکا جواب کسی شیعہ سے نہین ہوا۔

بدر الدجے کو سیکڑون ہی شیعہ نے فرط شوق سے پڑھا چونکہ بحث معقول و مدلل تھی اہل انصاف کے دل قبول ہی کیا چاہین اکثر حضرات شیعہ سنی ہوگئے منجملہ اونکے منشی سید جوہر علے صاحب مچھلی شہری بھی (جو بڑے ہی لائق اپنے مذہب کے ذی علم تھے بتائید ایزدی سنی ہوگئے ایسے بڑے قابل رکن اعظم کا اپنے گروہ مین سے نکلکر ہم مذہب مخالفین ہوجانا اہل شیعہ کو سخت ہی ناگوار گذرا (جیساکہ ہونا چاہئے) پس تمام شہر کے شیعہ جمع ہوئے اور جمہوری راے سے منشی صاحب موصوف سے چند ایسے سوال کئے کہ جنکے جواب اپنے ذہن مین محال تصور کرتے تھے۔ مگر حق حق ہی ہے اور باطل باطل منشی صاحب نے بفضل خدا و اعانت مولوی جہانگیر خان صاحب شکوہ آبادی اہل سنت کی کتب معتبرہ سے وہ دندان شکن جواب دئے کہ دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے اور اوسپر غضب یہ کیا کہ اہل شیعہ کی کتب احادیث و تفاسیر مستند سے بھی ثابت کر دیا جو اونکو بلا عذر ماننا پڑا۔ اب سب تم بجو دہین ٤ کاٹو تو لہو نہیں بدن مین۔ اس رسالہ مین علاوہ اسکے اہل نواصب کے اون اعتراضون کے جواب بھی منجانب اہل سنت دئے ہین جو شیعہ و سنی دونون پر عاید ہوتے تھے۔ آخر کتاب مین صرف ایک سوال اہل سنت کی طرف سے شیعون پر قایم کرکے کتاب کو ختم کر دیا ہے۔ قیمت فی جلد گیارہ آنے معہ محصول ویلیو پے ایبل۔

القول الصحیح الموثوق فی عقد سیدتنا ام کلثوم مع سیدنا الفاروق رضی اللہ عنہ

(من تصنیف حضرت سید شاہ برکات حسین صاحب سجادہ نشین مارہرہ درگاہ حضرت برکت اللہ صاحب قدس سرہ)

رسالہ ہذا اثبات عقد کلثوم مع الفاروق مین ایک بےنظیر کتاب ہے جو بےمثالی مین اپنی آپ ہی جواب ہے خوبیاں اسکے ملاحظہ ناظرین پر موقوف ہے ٤ شنیدہ کے بود مانند دیدہ **قیمت نو آنے معہ محصول**۔

المشتہر

محمد شاہ خان و منشی بندہ علی خان مالکان مطبع ستارہ ہند واقع قاضی گلی آگرہ